لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الأحزاب:۲۱]

سنن وآداب

قرآن وحدیث کی روشنی میں

یہ کتاب روزمرہ کے معمولات، عبادات، معاملات، معاشرت اور سیاسیات وغیرہ سے متعلق تقریباً ۱۹۰۰ رسنتوں اور آداب پر مشتمل ہے۔

تالیف

ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی

استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ادارۃ الصدیق، ڈابھیل گجرات

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الأحزاب: ٢١]

سنن وآداب

قرآن وحدیث کی روشنی میں

یہ کتاب روز مرہ کے معمولات، عبادات، معاملات، معاشرت اور سیاسیات وغیرہ سے متعلق تقریباً ۱۹۰۰ رسنتوں اور آداب پر مشتمل ہے۔

تالیف

ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی

استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ناشر

ادارۃ الصدیق، ڈابھیل گجرات

تفصیلات

کتاب کا نام:.................... سنن و آداب قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلف:.................................. ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی

کمپوزنگ وسیٹنگ:.............. محمد ساجد پٹنی، عبداللہ مانگرولی

صفحات:.................................. ۴۸۰

ناشر:.................................. إدارۃ الصدّیق، ڈابھیل گجرات

99133,19190 / 99048,86188

IDARATUSSIDDEQ

AT.PO.DABHEL

DIST:NAVSARI GUJRAT INDIA 396415

Email:idaratussiddiq@gmail.com

ملنے کے پتے

- مفتی سلیمان شاہوی (دار العلوم فلاح دارین ترکیسر) 9925060234
- کتب خانہ نعیمیہ دیوبند 09756202118
- مکتبۃ الاتحاد دیوبند 09897296985

فہرست

عبادات

معاشرت

معاملات

سیاسیات

علمیات

تبلیغیات

تقریظ سیدی وسندی حضرت اقدس
مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرورِ کائنات حضورِ اکرم ﷺ کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانیت کو زندگی گذارنے کا جو طریقہ عطا فرمایا، اُس میں ہر کام کو عمدگی اور اچھائی کے ساتھ انجام دینے کی تعلیم دی گئی ہے، اِسی کو اصطلاحِ شریعت میں ''ادب'' اور شائستگی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ویسے تو ادب کی تعریف ''مایحمد فعله ولا یلام علیٰ ترکه'' سے کی گئی ہے؛ لیکن عموماً آداب کے عنوان سے جو امور پیش کیے جاتے ہیں، اُن میں فرائض وواجبات، سنن ومستحبات تمام کو شامل کرلیا جاتا ہے، مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس عمل کے بھی آداب بیان کیے جارہے ہیں، اُس کو شریعتِ مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق عمدہ سے عمدہ طریقے سے انجام دیا جائے۔

قدیم زمانے سے اِس موضوع پر علمائے کرام مستقل تصانیف ترتیب دیتے چلے آرہے ہیں، اردو زبان میں بھی یہ مبارک سلسلہ جاری ہے۔ عزیز گرامی مولانا مفتی ابوبکر پٹنی صاحب زید مجدہم نے بھی اِس طرف توجہ فرما کر اچھا خاصا ذخیرہ ترتیب دے کر اُمت کی خدمت میں پیش کیا ہے، جس میں اُنھوں نے دلائل ومآخذ کی نشان دہی کا بھی اہتمام فرمایا ہے۔ احقر نے اِس مجموعے کے بڑے حصے کا مطالعہ کیا ہے، بحمد اللہ اطمینان بخش پایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ عزیز موصوف کو جزائے خیر عطا فرما کر امت کو اِس سے بیش از بیش علمی فائدہ پہنچائے، اور موصوف کو اِس نوع کی مزید علمی خدمات کی توفیقِ ارزانی نصیب فرمائے۔ (آمین)

فقط

کتبہ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری

مؤرخہ ٦/ ذی القعدۃ الحرام ١٤٣٣ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرورِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ تعالی وسلم کے ذریعہ اللہ تعالی نے انسانیت کو زندگی گزارنے کا جو طریقہ عطا فرمایا اسمیں ہر کام کو عمدگی اور اچھائی کے ساتھ انجام دینے کی تعلیم دی گئی ہے: اسی کو اصطلاح شریعت میں ادب اور شائستگی سے تعبیر کیا جاتا ہے، ویسے تو ادب کی تعریف ما یُحمدُ قولاً و فعلاً (لا یُلامُ علیہ) ترکیب سے کی گئی ہے لیکن عموماً آداب کے عنوان سے جو امور پیش کئے جاتے ہیں انمیں فرائض و واجبات وسنن ومستحبات تمام کو شامل کر لیا جاتا ہے، مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس عمل کے بھی آداب بیان کئے جا رہے ہیں اسکو شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق عمدہ سے عمدہ طریقہ سے انجام دیا جائے،

قدیم زمانہ سے اس موضوع پر علمائے کرام مستقل تصانیف ترتیب دیتے چلے آرہے ہیں، اردو زبان میں بھی یہ مبارک سلسلہ جاری ہے، عزیز گرامی مولانا مفتی ابوبکر پٹنی صاحب زید مجدہم نے بھی اس طرف توجہ فرماکر اچھا خاصا ذخیرہ ترتیب دیکر امت کی خدمتمیں پیش کیا ہے، جسمیں انہوں نے دلائل و ماخذ کی نشاندہی کا بھی اہتمام فرمایا ہے، احقر نے اس مجموعہ کے بڑے حصہ کا مطالعہ کیا ہے: بحمد اللہ اطمینان بخش پایا، اللہ تعالی عزیز موصوف کو جزائے خیر عطا فرماکر امت کو اس سے بیش از بیش فائدہ پہنچائے اور موصوف کو اس نوع کی مزید علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے (آمین)

فقط کتبہ
احمد خانپوری
۱۴۳۳ھ
۲۶ ذوالقعدۃ الحرام

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین،
وعلیٰ اٰلہ وأصحابه أجمعین، ومن تبعھم بإحسان إلیٰ یوم الدین.

لقد کان لکم في رسول اللہ أسوۃ حسنة

بہ حیثیت مسلمان کے ہمیں ہر آن ہر لحظہ اور ہر لمحہ یہ فکر دامن گیر رہنی چاہیے، کہ ہمارا ہر کام سنتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو؛ عادات وعبادات، معاملات ومعاشرت، رفتار وگفتار، نشست وبرخاست، سفر وحضر، حتیٰ کہ صبح سے شام تک کی تمام مصروفیات کا دائرۂ کار اِس سے مربوط ومنسلک ہو۔

ہماری حیاتِ مستعار کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ، ہم سے اتباعِ سنت کا کماحقہٗ اہتمام نہیں ہورہا ہے، حالاں کہ اگر ہم تھوڑی سی توجہ دیں تو یومیہ سیکڑوں سنتوں پر بہ آسانی عمل ہوسکتا ہے، اور روزانہ برتے جانے والے کاموں کو ہم سنتوں کے قالب اور اسلامی آداب کے سانچے میں بڑی سہولت سے ڈھال سکتے ہیں۔

سونا جاگنا، کھانا پینا، سفر وحضر، گھر میں آمد ورفت، دوستوں اور ہمسایوں سے ملاقات وغیرہ امور ہماری روزانہ کی ضرورتیں ہیں، اِسی طرح طہارت ونماز، مسجد میں آنے جانے کا عمل بارہا پیش آتا رہتا ہے۔ اِن چیزوں میں جو جو سنتیں اور آداب ہم سے چھوٹ رہے ہیں، اِن کا جائزہ لیا جائے اور ان کے تدارک کی فکر کریں، اور اپنے ماتحتوں کو بھی اس پر توجہ دلائیں، تو ایک ایک فرد کی زندگی میں

یومیہ ہزار سے زیادہ سنتیں داخل ہو سکتی ہیں، شرط یہ ہے کہ ہم ذرا سی ہمت اور نیک نیتی سے کام لیں۔ آپ کے اِس ہمت وحوصلہ اور حسن نیت میں یہ کتاب ''سنن وآداب قرآن وحدیث کی روشنی میں'' ان شاء اللہ العزیز معاون ومد ثابت ہوگی۔

راقم السطور نے اِس کتاب میں روزانہ برتے جانے والے تمام دینی، دنیوی وطبعی امور کے تعلق سے ضروری چیزیں نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے؛ لہٰذا یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے سنتوں اور آداب کا ایک باغیچہ ہے جس کی ہر مسلمان کو صبح وشام سیر کرنا چاہیے اور اپنی پسند کے اور اپنے مناسبِ حال پھول چننے چاہیے۔

اِس کتاب کی تالیف کا پسِ منظر یہ ہے کہ، چند سال قبل مادر علمی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے طلبہ کے درمیان ہفتے میں ایک روز سنتوں کا مذاکرہ شروع کیا گیا، جس کا طریقۂ کار یہ اختیار کیا گیا کہ: اس دن چند سنتیں بیان کی جاتیں، اور اگلے ہفتے اُن سنتوں پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے تعلق سے جائزہ لیا جاتا، پھر جس سنت پر عمل کے بارے میں کوتاہی محسوس ہوتی اُس پر دوبارہ تاکید کر کے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جاتی، جس کا سلسلہ بحمد اللہ ہنوز جاری ہے۔

اِن سنن وآداب کے بارے میں سوچا گیا کہ اِن کو بالترتیب معتبر کتب کے حوالے سے یکجا کر کے اسے کتابی شکل دے دی جائے؛ تاکہ اُس سے استفادہ میں سہولت ہو، چناں چہ محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق سے اِس کا باقاعدہ آغاز ۱۰ ارمحرم الحرام ۱۴۳۰ھ بہ روز چہار شنبہ مسجد نبوی ﷺ کے مقام: ''روضة من

ریاض الجنۃ "میں نصف شب کو کر دیا گیا، اور آہستہ آہستہ یہ کام آگے بڑھتا رہا، اور الحمدللہ اختتام کو پہنچ گیا جسے موجودہ شکل میں آپ دیکھ رہے ہیں۔

کام کی نوعیت کچھ اِس طرح ہے

۱) آسانی کے پیشِ نظر سنتوں کے بیان کرنے میں مختصر الفاظ سے کام لیا گیا ہے۔

۲) تمام سنن وآداب معتبر کتب سے لی گئی ہیں، اور اُن کا حوالہ دے دیا گیا ہے؛ البتہ بعض چیزیں اصولِ شریعت کے ماتحت آتی ہیں، اُن میں حوالے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

۳) مستفیدین کی سہولت کی غرض سے آیاتِ کریمہ واحادیث مبارکہ کا ترجَمہ دے دیا گیا ہے۔

۴) بیش تر آیاتِ کریمہ کا ترجَمہ "توضیح القرآن آسان ترجمۂ قرآن" (حضرت مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ) سے نقل کیا گیا ہے۔

۵) جو سنن وآداب قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر کتب سے لی گئی ہیں اُن میں نقلِ عبارت کا اہتمام کیا گیا ہے نہ ترجَمے کا۔

۶) موقع بہ موقع پڑھی جانے والی مسنون دعائیں، سنتوں کے ضمن میں بیان کر دی گئی ہیں۔

ملحوظہ: اِس کتاب کے بعض اہم مآخذ ذیل میں مندرج ہیں:

(۱) موسوعةُ الآداب الإسلامية المُرتبة على الحروف الهجائية

[مؤلفہ: ابو عمر عبد العزیز بن فتحی بن السید عید ندا]

(۲) الأدب في الدين [مؤلفہ: امام ابو حامد الغزالی]

تغمّدهما اللہُ تعالیٰ بغُفرانه ورحمته

اِس کتاب کی تیاری میں عزیز القدر مفتی عبد اللہ صاحب مانگرولی سلّمہٗ ربُّہٗ کا قابلِ قدر تعاون مجھے مُیسَّر آیا، نیز کچھ حوالوں کی تلاش و جستجو میں عزیز القدر مفتی عمران صاحب تھرادوی سلّمہٗ ربُّہٗ کا تعاون بھی بہم پہنچا؛ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِن کے اور دیگر جملہ مُعاوِنین کے علم وعمل میں ترقی نصیب فرمائے، اور دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ: اِس کتاب میں اگر کسی طرح کی کوئی فروگذاشت محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں، ہم آپ کے مشکور وممنون ہوں گے، اِن شاء اللہ العزیز۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے انتہائی عاجزی اور مسکنت سے دعا گو ہوں کہ: اِس ''بِضاعۃ مُزجاۃ'' کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت سے نواز کر علم وعمل دونوں سے تہی دامن راقم اور تمام مسلمانوں کے لیے اتباعِ سنت کا ذریعہ بنائے، اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا، إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۝

کتبہ العبد: ابو بکر بن مصطفیٰ پٹنی

۳۰/ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بروز دوشنبہ

باسمہ تعالیٰ

حَامداً ومُصلّیاً ومُسلّماً

اضافہ شدہ ایڈیشن کے بارے میں حرفے چند

قارئین کے ہاتھوں میں موجود کتاب ''سنن وآداب'' اضافہ شدہ ہے۔ یہ کتاب جب خواص وعوام کے ہاتھوں میں پہنچی تو بحمداللہ سب نے ہی اِس کو پسند کیا، اور متعدد مدارس نے اپنے ہفتہ واری تربیتی نظام میں شامل کیا، اور کئی مکاتب نے اِس کے چیدہ چیدہ ابواب بھی داخلِ نصاب کیے؛ نیز کئی قدردانوں نے مساجد میں دوتین آداب کے سننے سنانے کا معمول بنایا؛ اِس لیے سوچا گیا کہ اِس میں مزید ضروری چیزیں شامل کرلی جائیں، اور ترتیب وحوالے کے تعلق سے مزید مُنقَّح ومُہذَّب اور محقَّق بنانے کی کوشش کی جائے؛ چناں چہ اِس میں تقریباً پانچ سو سنن وآداب کا اضافہ کیا گیا ہے، اِس سے پہلے والی طباعت میں تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) سنن وآداب تھے، جب کہ اِس وقت اُنیس سو (۱۹۰۰) سے زائد ہیں۔

اِس عملِ تنقیح واضافہ کے دوران ''آداب وسنن'' نامی کتاب (مؤلفہ: مولانا اسلام الحق صاحب مظاہری مدظلہ) ہمارے پاس پہنچی، اُس کی خوبیوں کو بھی حالیہ طباعت میں کشید کیا گیا ہے۔

اِس طباعت میں سعادت ومسرت اور خوبی کی بات یہ ہے کہ: میرے

مشفق ومحترم استاذ حضرت مولانا ابراہیم صاحب پٹنی دامت برکاتہم العالیہ نے پوری کتاب پر حرف بہ حرف نظر فرما کر مناسب اصلاحات فرمائی۔ فجزاهم الله تعالىٰ خير الجزاء في الدارين۔

اضافے میں حسبِ سابق عزیزی القدر مفتی عبداللہ صاحب مانگرولی سلّمہٗ کا تعاون میسر رہا، نیز مفتی معاذ صاحب بمبوی سلمہٗ بھی اِس کارِ خیر میں شریک رہے، اور اگر یہ کتاب ظاہری خوبیاں لیے ہوئے ہے تو وہ برادرم مولوی محمد ساجد صاحب سلمہٗ کی شب وروز کی کاوش کا نتیجہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِن سب ہی حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور اِس کتاب کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے۔ آمين يا ربَّ العالمين.

العبد: ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی

۱۹؍صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

بروز شنبہ

دربارِ
توحید و رسالت
کے
حقوق و آداب
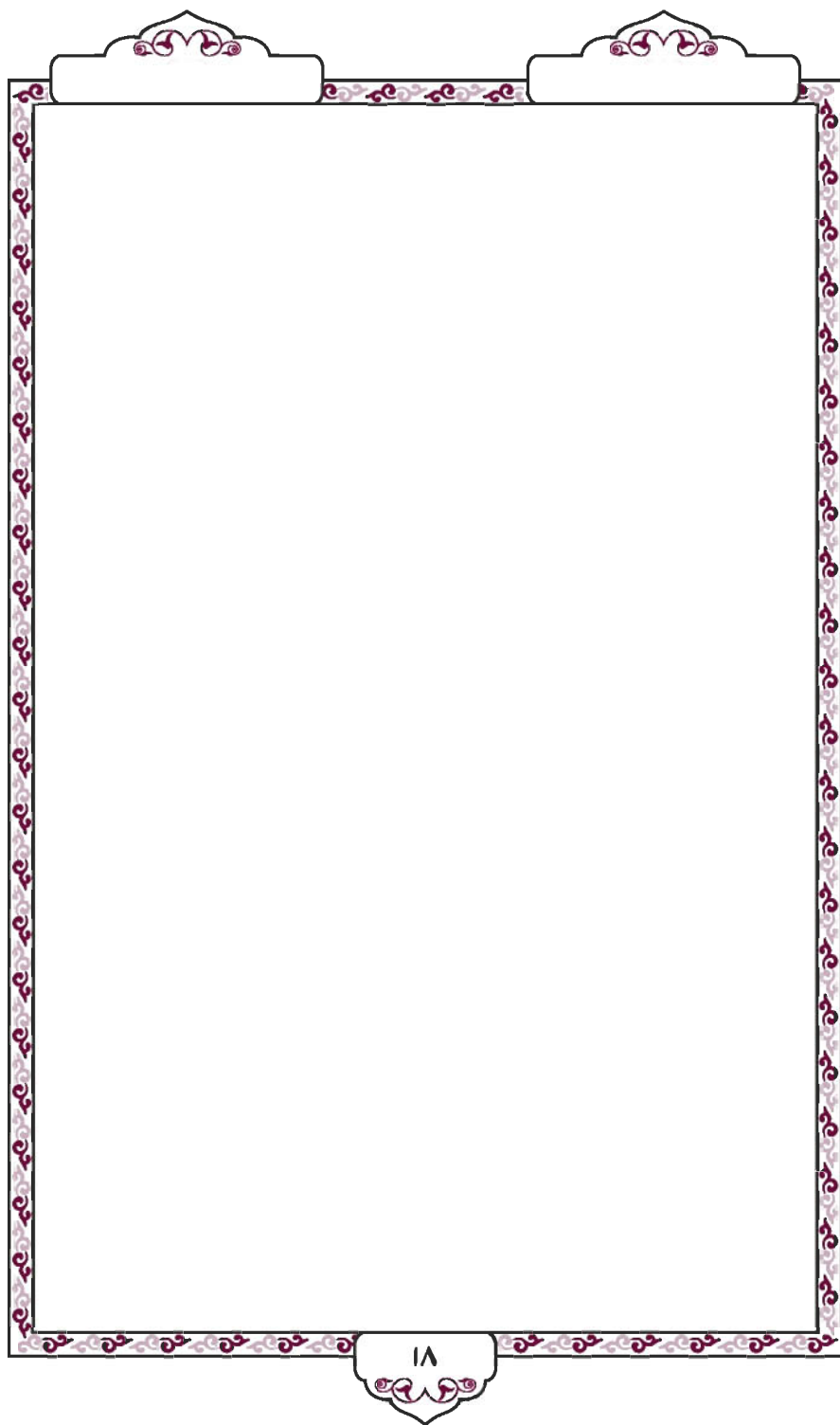
دربارِ توحید کے حقوق وآداب

(۱) عبادت صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی کرنا(۱)۔

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعظیم کرنا(۲)۔

(۳) اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے رہنا(۳)۔

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہنا اور نافرمانی کو چھوڑ دینا(۴)۔

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾. [البينة: ۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُنھیں اِس کے سوا کوئی اَور حکم نہیں دیا گیا تھا کہ: وہ اللہ کی عبادت اِس طرح کریں کہ، بندگی کو بالکل یکسو ہو کر صرف اُسی کے لیے خالص رکھیں، اور نماز قائم کریں، اور زکوۃ ادا کریں، اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے۔

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾. [الفتح: ۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تاکہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اُس کی مدد کرو، اور اُس کی تعظیم کرو، اور صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔

(۳) قال اللہ تعالیٰ: ﴿ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾. [الزمر: ۱۶] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ وہی چیز ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے؛ لہٰذا اے میرے بندو! میرا خوف دل میں رکھو۔

(۴) قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ . وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾. [النساء: ۱۳، ۱۴] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اُس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا...... اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا، اُسے اللہ دوزخ میں داخل کرے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کو ایسا عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔

⑤ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے عاجز ومحتاج بنے رہنا[5]۔

⑥ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا[6]۔

⑦ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا[7]۔

⑧ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے حیا کرنا[8] (یعنی ہر وہ کام جو لوگوں کے سامنے شرم وحیا کی وجہ سے نہیں کیا جاتا، اُسے اللہ سے شرم کرتے ہوئے بہ درجۂ اولیٰ نہ کرنا)۔

⑨ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر بہ کثرت کرنا[9]۔

---

⑤ قال الله تعالىٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ﴾ . [فاطر:١٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔

⑥ قال الله تعالىٰ: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ . [المائدة:٢٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنا بھروسہ صرف اللہ پر رکھو، اگر تم واقعی صاحبِ ایمان ہو۔

⑦ قال النبي ﷺ حكاية عن الله تبارك وتعالىٰ: أنا عند ظن عبدي بي . [بخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله سبحانه وتعالىٰ ويحذركم الله نفسه،٢٠:١١٠١، ح:] آپ ﷺ نے اللہ رب العزت کا ارشاد نقل فرمایا کہ: مَیں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ (یعنی جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے، مَیں اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں)۔

⑧ (كما جاء في حديث طويل:) قيل: يارسول الله! فإن كان أحدنا خاليا؟ قال: فالله أحق أن يستحيىٰ منه من الناس . [ابن ماجه، أبواب النكاح، باب التستر عند الجماع، ص:١٣٨، ح: ١٩٢٠] (ایک طویل حدیث میں منقول ہے:) اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اگر ہمارے گھر میں (میاں بیوی کے سوا) کوئی نہ ہو تو (کیا پھر بھی سترِ عورت ضروری ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے مقابلے میں اللہ اِس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

⑨ قال الله تعالىٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ . [الأحزاب، ٤٢،٤١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرو۔

⑩ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرنا[10]۔

⑪ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت کا تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ ہونا[11]۔

⑫ اپنے معاملات میں شریعت ہی کو حکم بنانا[12]۔

⑬ دین کی آسانی کا یقین رکھنا[13]۔

---

⑩ قال النبي ﷺ: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه [ترمذي، أبواب الزهد، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ۲:۵۷، ح:۲۳۰۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ (بھی) اُس سے ملنا پسند کرتے ہیں، اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتے ہیں۔

⑪ قال النبي ﷺ: ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان، (وعدَّمنها): من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما [بخاري، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، ۱:۷، ح: ۱۶] آپ ﷺ نے فرمایا: تین صفات جس میں پائی جائیں گی اُسے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی: (اُن میں سے ایک وہ شخص بھی ہے) جس کے نزدیک اللہ اور رسول کی محبت اُن کے ماسوا تمام چیزوں سے زیادہ ہو۔

⑫ قال الله تعالیٰ: ﴿اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ﴾ [النساء:۱۰۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک ہم نے حق پر مشتمل کتاب تم پر اِس لیے اُتاری ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان اُس طریقے کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے تم کو سمجھا دیا ہے۔

⑬ قال النبي ﷺ: إن الدين يسر [بخاري، كتاب الإيمان، باب الدين يسر، ۱: ۱۰، ح:۳۹] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دین آسان ہے۔

دربارِ رسالت ﷺ کے حقوق و آداب

① آپ ﷺ پر ایمان لانا①۔

② آپ ﷺ کی اطاعت و پیروی کرنا②۔

③ سب سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت کرنا③۔

④ آپ ﷺ کے متعلق سب سے افضل ہونے کا اعتقاد رکھنا④۔

⑤ آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعتقاد رکھنا⑤۔

---

① قال الله تعالیٰ: ﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ [الفتح:۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔

② قال الله تعالیٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ [النساء:۵۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی بھی اطاعت کرو۔

③ قال النبي ﷺ: لا يؤمن أحدكم حتیٰ أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين [بخاري، كتاب الإيمان، باب حب الرسول ﷺ من الإيمان، ۱: ۷، ح: ۱۵] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک مَیں اُس کے نزدیک اس کے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

④ قال النبي ﷺ: أنا قائد المرسلين ولا فخر [رواه الدارمي، مشكوة، كتاب المناقب، باب فضائل سيد المرسلين ﷺ، ۲: ۵۱۴] آپ ﷺ نے فرمایا: میں انبیاء کا (بھی) مقتدا ہوں اور مجھے اِس پر کوئی غرور نہیں ہے۔

⑤ قال الله تعالیٰ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الأحزاب: ۴۰] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (مسلمانو!) محمد (ﷺ) تم مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں؛ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔

(۶) آپ ﷺ کے متعلق معصوم و بے گناہ ہونے کا یقین کرنا⑥۔

(۷) آپ ﷺ کی ادنیٰ مخالفت سے بھی اپنے آپ کو بچانا⑦۔

(۸) آپ ﷺ کی محبت میں غلو (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مخصوص صفات کو آپ ﷺ کے لیے ثابت ماننے) سے بچنا⑧۔

(۹) کثرت سے آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجتے رہنا⑨۔

(۱۰) اہلِ بیت اور آپ ﷺ کی آل اولاد سے محبت رکھنا⑩۔

---

⑥ الأنبياء عليهم السلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر، والكفر والقبائح، يعني قبل النبوة وبعدها [شرح الفقه الأكبر: ۱۳۲، ۱۳۳]

⑦ قال الله تعالىٰ: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّه مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِه جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا﴾ [النساء: ۱۱۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے، اور مؤمنوں کے راستے کے سوا کسی اَور راستے کی پیروی کرے، اُس کو ہم اُسی راہ کے حوالے کردیں گے جو اُس نے خود اپنائی ہے، اور اُسے دوزخ میں جھونکیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

⑧ قال النبي ﷺ: لا تطروني كما أطرت النصارىٰ عيسىٰ بن مريم، إنما أنا عبد الله فقولوا: عبد الله ورسوله [شمائل ترمذي، باب ماجاء في تواضع رسول الله ﷺ، ص: ۲۰۵، ح: ۳۲۸] آپ ﷺ نے فرمایا: میری مبالغہ آمیز تعریف مت کرو، جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی مبالغہ آمیز تعریف کی ہے، مَیں اللہ کا بندہ ہی ہوں اس لیے کہو: (آپ ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

⑨ قال النبي ﷺ: أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم عَلَيَّ صلاة [ترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۱: ۱۱۰، ح: ٤٨٤] آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہوگا۔

⑩ قال النبي ﷺ: أحبوا الله لما يغذوكم من نعمة، وأحبوني لحب الله، وأحبوا أهل بيتي

⑪ صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا⑪۔

لحبي [مشكوة، كتاب المناقب، باب مناقب أهل البيت، الفصل الثالث، ٢: ٥٧٣] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمھیں نعمتوں کی غذا عطا کرتا ہے، اور اللہ سے محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو، اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت کرو۔

⑪ قال النبي ﷺ: الله الله في أصحابي، لا تتخذوهم غرضا من بعدي، فمن أحبهم فبحبي أحبهم، ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم [ترمذي، أبواب المناقب، باب في من سب أصحاب النبي ﷺ، ٢: ٢٢٥، ح: ٣٨٦٢] آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو! میرے بعد ان کو اپنی اغراض کا نشانِ طعن نہ بنانا، جو شخص اُن سے محبت کرتا ہے میری محبت کی وجہ سے اُن سے محبت کرتا ہے، اور جو اُن سے دشمنی رکھتا ہے مجھ سے دشمنی کے سبب اُن کو دشمن رکھتا ہے۔

معمولاتِ یومیہ
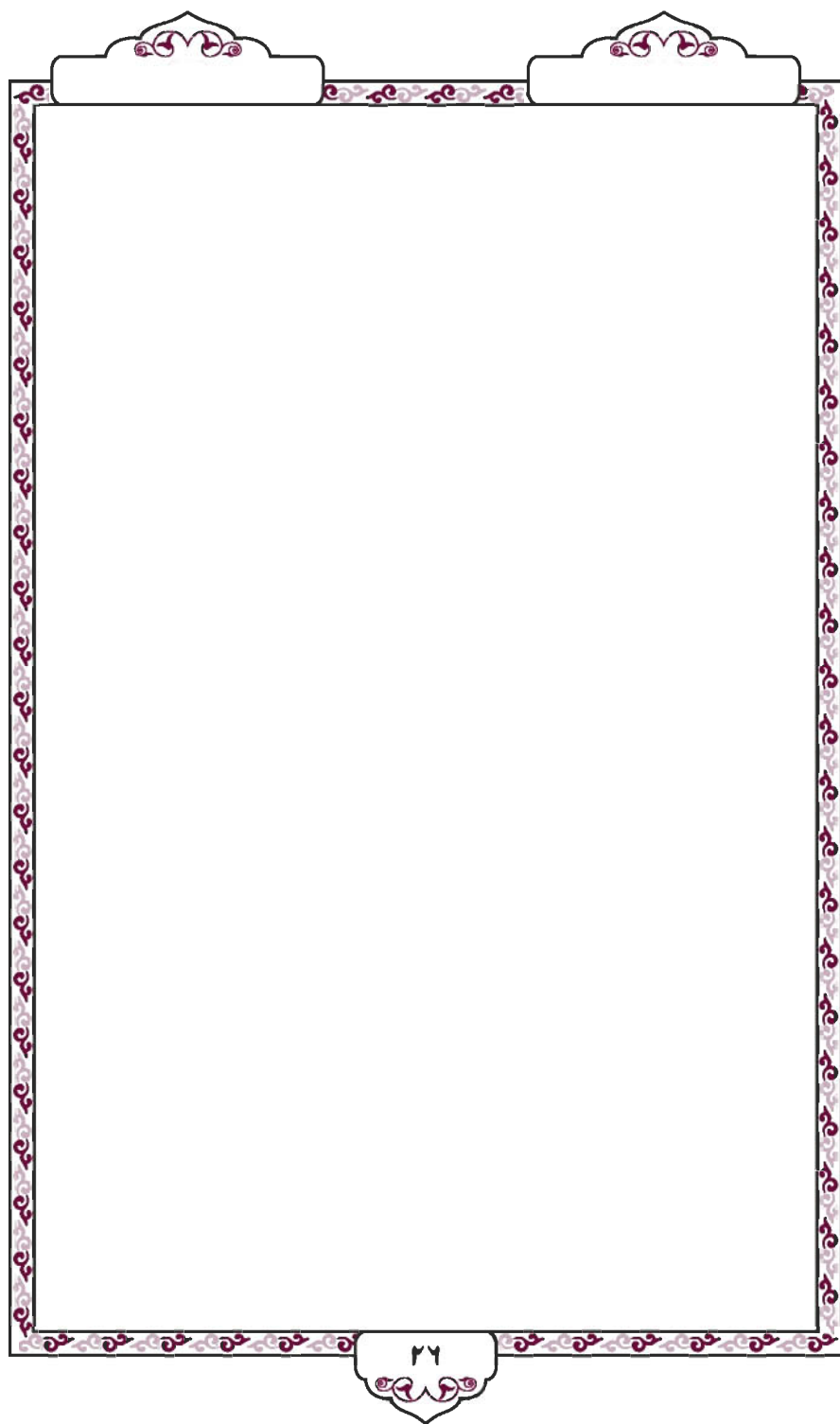
سونے کے آداب

① رات کو جلدی سو جانا① (مگر یہ کہ دینی یا دنیوی کوئی ضروری کام ہو)۔

② گھر کے دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر اچھی طرح بند کر دینا②۔

③ برتن اور مشکیزے وغیرہ ڈھانک دینا③۔

④ چراغ (اور زائد لائٹیں وغیرہ) بجھا دینا④۔

⑤ با وضو سونا⑤۔

⑥ ہاتھوں میں چکناہٹ ہو تو اُسے دھو کر سونا⑥۔

---

① قال أبو برزة: أن النبي ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها [بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء، ١: ٨٠، ح: ٥٦٨] حضرت ابو برزہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

② قال النبي ﷺ: أغلقوا الباب [مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب تخمير الإناء إلخ، ٢: ١٧٠، ح: ٢٠١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ بند کرو۔

③ قال النبي ﷺ: غطوا الإناء وأوكوا السقاء [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: برتن ڈھانک دو اور مشکیزے باندھ دو۔

④ قال النبي ﷺ: إذا نمتم فاطفئوا سرجكم [أبو داود، كتاب الأدب، باب في إطفاء النار بالليل، ٢: ٧١٤، ح: ٥٢٤٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنا چراغ بجھا دو۔

⑤ قال النبي ﷺ: إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة [بخاري، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، ١: ٣٨، ح: ٢٤٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو اپنے بستر پر آنے لگے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کر۔

⑥ قال النبي ﷺ: من نام وفي يده غمر ولم يغسله فأصابه شيء فلا يلومن إلا نفسه [أبو داود، كتاب الأطعمة، باب في غسل اليد من الطعام، ٢: ٥٣٨، ح: ٣٨٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا:

⑦ بستر جھاڑ کر سونا[7]۔

⑧ سرمہ لگانا[8]۔

⑨ سونے سے پہلے وصیت کرنا۔ (شرح شرعۃ الاسلام ص:۳۱۸)

⑩ اچھی نیت سے سونا[9]۔

⑪ سونے سے پہلے توبہ کر لینا[10]۔

⬅ جو شخص اس حال میں سو جائے کہ اُس کے ہاتھ میں چکناہٹ ہو اور وہ اُس کو نہ دھوئے، پھر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

⑦ قال النبي ﷺ: إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفض فراشه بداخل إزاره [بخاري، كتاب الدعوات، باب، ۲: ۹۳۵، ح: ٦٣٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (سونے کے لیے) اپنے بستر کے قریب آئے تو اُسے چاہیے کہ اپنی تہ بند کے اندرونی حصے سے بستر کو جھاڑ لے۔

⑧ قال ابن عباس: كان النبي ﷺ يكتحل قبل أن ينام بالإثمد [شمائل ترمذي، باب ماجاء في كحل رسول الله ﷺ، ص: ٤] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ سونے سے پہلے اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔

⑨ قال سلمان لأبي الدرداء: إن لنفسك عليك حقا [ترمذي، أبواب الزهد، باب، ۲: ٦٧، ح: ۲٤١٣] حضرت سلمانؓ نے حضرت ابودرداءؓ کو (نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا کہ: تیری ذات کا بھی تجھ پر حق ہے۔

⑩ قال النبي ﷺ: من قال حين يأوي إلى فراشه "اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ" ثلاث مرات، غفر الله له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر، وإن كانت عدد ورق الشجر، وإن كانت عدد رمل عالج، وإن كانت عدد أيام الدنيا [ترمذي، باب ماجاء في الدعاء إذا أوى إلى فراشه، ۲: ۱۷۷، ح: ۳۳۹۷] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات استغفر الله إلخ تین مرتبہ پڑھے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، اگر چہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں، اگر چہ تہ بہ تہ جمے ہوئے ریت کے ذرات کے برابر ہوں، اگر چہ دنیا کے دنوں کی تعداد کے برابر ہوں۔

⑫ اپنے دل کو کینہ اور حسد سے پاک کر کے سونا⑪۔

⑬ تہجد کی نیت کر کے سونا⑫۔

⑭ حدیث میں وارد مسنون دعائیں پڑھ کر سونا⑬۔

---

⑪ قال النبي ﷺ لأنس بن مالك: يابني! إن استطعتَ أن تصبح وتمسي وليس في قلبك غِشٌّ لأحد فافعلْ [ترمذي، أبواب العلم، باب الأخذ بالسنة واجتناب البدعة، ۲: ۹٦، ح: ۲٦۷۸]
آپ ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے پیارے بیٹے! اگر تُو صبح وشام اِس حال میں کر سکے کہ تیرے دل میں کسی کے متعلق کینہ نہ ہو، تو تُو ایسا کر۔

⑫ قال النبي ﷺ: من أتى فراشه وهو ينوي أن يقوم يصلي من الليل، فغلبته عينه حتى يصبح، كتب له مانوى وكان نومه صدقة عليه من ربه [نسائي، كتاب الصلاة، باب من أتى فراشه وهو ينوي القيام فنام، ۱:۱۹۹، ح:۱۷۸۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر آئے اور اُس کی نیت رات کو اٹھ کر عبادت کرنے کی تھی؛ مگر نیند اُس پر غالب آگئی یہاں تک کہ صبح ہوگئی، تو اُس کو اُس کی نیت کا ثواب ملے گا، اور اُس کی نیند اُس کے رب کی طرف سے اُس پر انعام ہوگی۔

⑬ [۱] بِاسمِك رَبِّي وَضَعتُ جَنبِي وَبِك أَرفَعُه، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرسلْتَها فَاحفَظْها بِمَا تَحفَظُ به عِبادَك الصَّالِحِينَ. [بخاري،۱۱:۲، ۱۲٦۱]

[۲] اَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَك مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا (بِمَا تَحْفَظُ بِه عِبَادَك الصَّالِحِيْنَ) وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا (وَارْحَمْهَا)، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْعَافِيَةَ.
[مسلم ٤:۲۰۸۳]

[۳] بِاسمِك اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحيا. [بخاري ۱:۱۱۳۱]

[٤] اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰواتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوْذُبِك مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِه؛ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَك شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَك شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَك شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَك شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنا مِنَ الْفَقْرِ. [مسلم، كتاب الذكر، الدعاء عند النوم، ۲:۳٤۸، ح:۲۷۱۳]

⑮ آیت الکرسی پڑھ کر سونا⑭۔

[٥] الحمدُللهِ الَّذِي أَطعَمَنَا وسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا ، فَكَم مِمَّن لاَ كَافِيَ لَه وَلَامُؤوِيَ . [مسلم، ٤:٢٠٨٤]

[٦] اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَه ؛ أَشْهَدُ أَنْ لَاَّ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (وَحْدَك لاَ شَرِيْك لَك) ، أَعُوْذُ بِك مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرَكِه ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا أَوْ أَجُرَّه إِلٰى مُسْلِمٍ . [أبوداود ، ٣١٧٤]

[٧] اَللّٰهُمَّ أَسلمتُ نَفسِي إليك ، وَفوَّضتُ أَمرِي إِلَيك، ووَجَّهتُ وَجهِي إِلَيك ، وَأَلجَأْتُ ظَهرِي إِليك، رَغبةً وَّرَهبَةً إِلَيك ، لَامَلجَأَ ولَا مَنجَأَ مِنك إِلَّا إِلَيك ، اٰمَنتُ بِكِتَابِك الَّذِي أَنزَلتَ ، وَبِنَبِيِّك الَّذِي أَرسَلْتَ . [بخاري، ١: ١١٣١] (حصن المسلم ص: ٧٢ تا ٧٧)

[٨] اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَومَ تَبعثُ عِبَادَكَ . [أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقول عند النوم، ٢: ٦٨٨، ح: ٥٠٤٥]

[٩] تسبیحات فاطمہ (٣٣ مرتبہ سبحان اللہ، ٣٣ مرتبہ الحمدللہ، ٣٤ مرتبہ اللہ اکبر) [مشكوة، باب مايقول عند الصباح، ١:٢٠٩]

[١٠] اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ (تین مرتبہ) [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في الدعاء إذا أوىٰ إلى فراشه، ٢:١٧٧، ح:٣٣٩٧]

[١١] لَا إِلٰهَ إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ، لَهُ الْملك وَله الْحَمد، وَهُوَ على كل شَيْء قدير، وَلَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللّٰه، سُبْحَانَ الله وَبِحَمْدِهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله وَالله أكبر . [عمل اليوم والليلة للنسائي، ١:٤٧١، ح:٨١١]

[١٢] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَثَقِّلْ مِيزَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِى الْأَعْلٰى . [المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الدعاء، ١: ٧٢٤، ح: ١٩٨٢]

⑭ لما أتى الشيطان إلى أبي هريرة ، وقال له : إذا أويت إلى فراشك فاقرأ اٰية الكرسي : الله لا إله إلا هوالحي القيوم حتى تختم الآية، فإنك لن يزال عليك من الله حافظ، ولا يقربك شيطان حتى تصبح؛ ولما أخبر أبوهريرة النبي ﷺ بذلك، قال له: أما إنه قد صدقك وهو كذوب [بخاري، كتاب الوكالة ، باب إذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا الخ، ١: ٣١٠، ح: ٢٣١١] جب شیطان

(۱۶) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ کر سونا(۱۵)۔

(۱۷) سورۂ کافرون پڑھ کر سونا(۱۶)۔

(۱۸) سورۂ اخلاص اور معوِّذتین (سورۂ فلق، سورۂ ناس) پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دَم کر کے اپنے پورے جسم پر پھیرنا(۱۷)۔

حضرت ابوہریرہؓ کے پاس آیا تو اُن سے کہنے لگا: جب تُو سونے کے لیے لیٹے تو آیۃ الکرسی (اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم اخیر تک) پڑھ لیا کر، تو (اس کی برکت سے) صبح تک اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا متعین رہے گا، اور کوئی شیطان صبح تک تیرے قریب بھی نہ ہوگا، اور جب حضرت ابوہریرہؓ نے آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے بات تو سچی کہی؛ مگر ہے وہ جھوٹا۔

(۱۵) قال النبي ﷺ: الآيتان من أخر سورة البقرة مَنْ قرأهما في ليلة كفتاه [بخاري، كتاب المغازي، باب، ۲:۵۷۲، ح:۴۰۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو اُن کو رات میں پڑھ لے گا، یہ اُس کے لیے کافی ہوں گی۔

(۱۶) قال النبي ﷺ: من قرأ قل يأيها الكفرون قرأ ربع القرآن، وتباعدت منه الشياطين، وبرئ من المشركين، ويعافى من فزع النوم، وقال ﷺ: مروا صبيانكم يقرؤنها عند النوم فلا يعرض لهم شيء [مجموع فيه عشرة أجزاء حديثية، حديث ابن سماك والخلدي، ۱: ۷۶، ح:۳۵۷] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ قل يأأيها الكفرون پڑھی تو گویا اس نے چوتھائی قرآن پڑھا، اور شیطان اس سے دور بھاگے گا، اور وہ شرک سے بری ہوگیا، اور نیند میں گھبراہٹ سے اسے عافیت نصیب ہوگی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو حکم کرو کہ وہ اِسے سوتے وقت پڑھیں؛ تاکہ انھیں کوئی مصیبت نہ پہنچے۔

(۱۷) قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ إذا أوىٰ إلى فراشه نفث في كفيه بقل هو الله أحد وبالمعوذتين جميعا، ثم يمسح بهما وجهه ومابلغت يداه من جسده [بخاري، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، ۲: ۸۵۵، ح: ۵۷۴۸] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب سونے کے لیے

⑲ سورۂ الم سجدہ، سورۂ ملک، سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر پڑھ کر سونا[18]۔

⑳ مسبحات (یعنی: سورۂ حدید، حشر، تغابن، جمعہ، اور سورۂ اعلیٰ) پڑھ کر سونا[19]۔

㉑ داہنی کروٹ پر سونا[20]۔

㉒ چہرے کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر سونا اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَومَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ[21]۔

⬅ بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر پھونکتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچتے، پھیرتے۔

⑱ قال جابر: كان النبي ﷺ لا ينام حتى يقرأ تنزيل السجدة وتبارك [ترمذي،أبواب الدعوات، باب ماجاء فيمن يقرأ من القرآن عند المنام، ۲: ۱۷۷، ح: ۳۴۰۴] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب تک الم سجدہ اور سورۂ ملک نہ پڑھ لیتے تب تک سوتے نہیں تھے۔

قالت عائشة: كان النبي ﷺ لا ينام حتى يقرأ الزمر وبني إسرائيل [أيضاً، ۲: ۱۷۸، ح: ۳۴۰۵] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

⑲ قال عرباض بن سارية: أن رسول الله ﷺ كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد [أبوداود، كتاب الأدب ، أبواب النوم ، باب مايقول عند النوم ، ۲: ۶۸۹، ح: ۵۰۵۷] حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ سونے سے پہلے مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے) پڑھا کرتے تھے۔

⑳ قال النبي ﷺ: ثم اضطجع على شقك الأيمن [بخاري، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، ۱: ۳۸، ح: ۲۴۷] آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جا۔

㉑ قالت حفصة: أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يرقد وضع يده اليمنىٰ تحت خده، ثم يقول: "اللّٰهُمَّ قني عذابك يوم تبعث عبادك" ثلاث مرات [أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقول عند النوم، ۲: ۶۸۸، ح: ۵۰۴۵] حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے ⬅

(۴۳) نیند آنے تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا[۴۲]۔

(۴۴) نیند نہ آنے پر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِّيْ جَاراً مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعاً أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ[۴۳]۔

(۴۵) حالتِ جنابت میں سونا ہو تو استنجاء (ناپاکی دھوکر) وضو کرنا[۴۴]۔

⬅ تو اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ قني عذابك يوم تبعث عبادك: اے اللہ! مجھے تو اُس دن عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

[۴۲] قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ [آل عمران:۱۹۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: جو اُٹھتے، بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

[۴۳] قال بريدة: شكا خالد بن الوليد المخزومي إلى النبيﷺ، فقال: يا رسول الله! ما أنام الليل من الأرق، فقال النبيﷺ: إذا أويت إلى فراشك فقل: اللّٰهُمَّ رب السموات السبع وما أظلت، ورب الأرضين وما أقلت، ورب الشياطين وما أضلت، كن لي جارا من شر خلقك كلهم جميعا أن يفرط علي أحد منهم أو أن يبغي، عز جارك، وجل ثناؤك، ولا إله غيرك، ولا إله إلا أنت. [ترمذي، أبواب الدعوات، باب، ۲: ۱۹۲، ح: ۳۵۲۳] حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید مخزومی نے اللہ کے نبیﷺ کے سامنے شکایت کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ کے رسول! مجھے رات کو نیند ہی نہیں آتی، تو آپﷺ نے فرمایا: جب تُو اپنے بستر پر لیٹا کرے تو یہ دعا پڑھ لیا کر: اللّٰهُمَّ رب السموات إلخ

[۴۴] قالت عائشة: كان النبيﷺ إذا أراد أن ينام وهو جنب غَسَّلَ فرجه وتوضأ للصلاة [بخاري، كتاب الغسل، باب الجنب يتوضأ ثم ينام، ۱: ۴۳، ح: ۲۸۸] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔

(۲۶) جب خواب دیکھے تو آداب خواب کی رعایت کرنا۔[تفصیل کے لیے خواب کے آداب ملاحظہ فرمائیں۔]

(۲۷) رات کو گھبرا کر آنکھ کھل جائے تو یہ دعا پڑھنا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ[۲۵]۔

(۲۸) آنکھ کھلنے پر مسواک کرنا[۲۶]۔

(۲۹) اوندھے منھ نہ سونا[۲۷]۔

(۳۰) چت لیٹنے کی صورت میں ایک پیر کھڑا کر کے دوسرے پیر پر نہ چڑھانا[۲۸]۔

---

(۲۵) قالت عائشة : كان النبي ﷺ إذا تضوَّر من الليل قال : "لاإله إلا الله الواحد القهار رب السموات والأرض ومابينهما العزيز الغفار" [مستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الدعاء، أما حديث رافع بن خديج،١:٧٢٤، ح:١٩٨٠] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب رات میں تڑپ کر اٹھ جاتے تو یہ دعا پڑھتے: لاإله إلا إلخ۔

(۲۶) قال ابن عمر: كان النبي ﷺ لايتعار من الليل ساعة إلاأجري السواك على فيه[المعجم الكبير للطبراني، باب عطاء بن أبي رباح،١٢:٤٣٨، ح:١٣٥٩٨] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب بھی رات کو بیدار ہوتے تو اپنے منھ میں مسواک پھیرتے تھے۔

(۲۷) لأن النبي ﷺ قال لمن رآه نائما على بطنه: إن هذه ضجعة لا يحبها الله تعالى [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في كراهية الاضطجاع على البطن، ٢:١٠٥، ح:٢٧٦٨] آپ ﷺ نے اوندھے منھ سوئے ہوئے شخص کو دیکھ کر فرمایا: اس طرح لیٹنے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پسند نہیں فرماتے ہیں۔

(۲۸) قال جابر: أن النبي ﷺ نهى أن يرفع الرجل إحدى رجليه على الأخرى وهو مستلق على ظهره [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في كراهية في ذلك، ٢:١٠٥، ح:٢٧٦٦] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص چت لیٹنے کی صورت میں ایک پیر کو دوسرے پیر پر چڑھائے۔

(۳۱) دو آدمیوں یا دو عورتوں کا ایک چادر یا ایک بستر میں نہ سونا[۲۹]۔

(۳۲) بغیر منڈیر کی چھت پر نہ سونا[۳۰]۔

(۳۳) عام راستے پر نہ سونا[۳۱]۔

(۳۴) بیٹھے ہوئے مجمع کے درمیان نہ سونا[۳۱]۔

(۳۵) قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے کھانے کے بعد سونا[۳۲]۔

---

(۲۹) قال النبي ﷺ: ولا يفضي الرجل إلى الرجل في الثوب الواحد، ولا تفضي المرأة إلى المرأة في الثوب الواحد [ترمذي،أبواب الآداب، باب ماجاء في كراهية مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة، ۲: ۱۰۷، ح: ۲۷۹۳] آپ ﷺ نے فرمایا: نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے (چادر) میں داخل ہو، اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں داخل ہو۔

(۳۰) قال النبي ﷺ: من بات على سطح بيت ليس له حجار فقد برئت منه الذمة [أبوداود، كتاب الأدب، باب في النوم على سطح ليس عليه حجار، ۲: ۶۸۷، ح: ۵۰۴۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی گھر کی ایسی چھت پر رات گزارے جس کی دیوار نہ ہو تو اس سے میرا ذمہ بری ہے۔

(۳۱) قال جابر بن عبد الله : نهى رسول الله ﷺ أن يرقد الرجل بين القوم، وأن ينام على قارعة الطريق [مجمع الزوائد، كتاب الأدب، باب النهي عن الاضطجاع بين القوم، ۸: ۱۰۰، ح: ۱۳۱۸۶] حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے لوگوں کے درمیان اور عام راستے پر سونے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۲) قال النبي ﷺ: قيلوا، فإن الشيطان لا يقيل [مجمع الزوائد، كتاب الآداب، باب القيلولة، ۸: ۱۰۹، ح: ۱۳۲۵۶] آپ ﷺ نے فرمایا: قیلولہ کرو؛ اس لیے کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے۔

بیداری کے بعد کے آداب

(۱) جلدی سے بیدار ہونا[۱]۔

(۲) نیند کا خُمار اُڑانے کے لیے آنکھوں کو مَلنا[۲]۔

(۳) اللہ کی نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے اٹھنے کی منقول دعائیں پڑھنا[۳]۔

---

(۱) قال الأشعث: إذا سمع الصارخ قام فصلیٰ [بخاري، كتاب التهجد، باب من نام عند السحر، ۱: ۱۵۲، ح: ۱۱۳۱] حضرت اشعث فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب مرغ کی بانگ سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

(۲) قال ابن عباس: بِتُّ عند خالتي ميمونة فجعل يمسح النوم عن وجهه [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله إن الذين يذكرون الله، ۲: ۶۵۷، ح: ۴۵۷۰] حضرت عبداللہ بن عباس اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر رات گزارنے کے واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ نے نیند دور کرنے کے لیے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

(۳) قال حذيفة بن اليمان: كان النبي ﷺ إذا قام قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ [بخاري، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ۲: ۹۳۴، ح: ۶۳۱۲] حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ بیدار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے: الحمد لله إلخ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندگی بخشی، اور اُسی کی جانب دوبارہ اٹھ کر جانا ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ. [حصن المسلم به حواله ابن ماجه ۲: ۳۳۵]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِيْ، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِه. [حصن المسلم به حواله ترمذي ۵: ۴۷۳]

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،

④ سورۂ آل عمران کا آخری رکوع پڑھنا①۔

سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

[أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقول الرجل إذا تعار من الليل، ۲: ۶۸۹، ح: ۵۰۶۰]

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْماً ، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ .

[أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقول الرجل إذا تعار من الليل، ۲: ۶۹۰، ح: ۵۰۶۱]

① قال ابن عباس: استيقظ رسول الله ﷺ فجعل يمسح النوم عن وجهه، ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة اٰل عمران [شمائل ترمذي ، باب ماجاء في عبادة رسول الله ﷺ ، ص: ۱۷۶، ح: ۲۶۵] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ بیدار ہوئے تو اپنے ہاتھوں کو نیند دور کرنے کے لیے اپنے چہرے پر پھیرا، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھی۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۝۱۹۰ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝۱۹۱ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۝۱۹۲ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۝۱۹۳ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۝۱۹۴ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۝۱۹۵ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ۝۱۹۶ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ۝۱۹۷ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۝۱۹۸ وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۝۱۹۹

⑤ مسواک کرنا⑤۔

⑥ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین تین مرتبہ دھونا⑥۔

⑦ وضو کرنا اور اُس میں ناک برابر صاف کرنا⑦۔

⑧ گھر والوں کو بیدار کرنا⑧۔

➡ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۲۰۰

[آل عمران: ۱۹۰ تا ۲۰۰]

⑤ قال ابن عمر: فإذا استيقظ (النبي ﷺ) بدأ بالسواك [مسند أحمد، مسند عبدالله بن عمر، ۱۰: ۱۸۷، ح: ۵۹۷۹] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ بیدار ہوتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

⑥ قال النبي ﷺ: إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها ثلاثا، فإنه لا يدري أين باتت يده [مسلم، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي، ۱: ۱۳۶، ح: ۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ دھولے؛ کیوں کہ اُسے نہیں معلوم کہ اُس کے ہاتھوں نے رات کہاں گذاری ہے۔

⑦ قال النبي ﷺ: إذا استيقظ أحدكم من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاث مرات؛ فإن الشيطان يبيت على خياشيمه [بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ۱: ۴۶۵، ح: ۳۲۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کرے، اور تین مرتبہ ناک صاف کرے؛ کیوں کہ شیطان آدمی کے ناک کے بانسے پر رات گزارتا ہے۔

⑧ قال النبي ﷺ: إذا استيقظ الرجل من الليل وأيقظ أهله وصليا ركعتين، كتبا من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الحث على قيام الليل، ۱: ۲۰۵، ح: ۱۴۵۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، اور دونوں دو رکعتیں پڑھیں تو (مرد کا نام) کثرت سے ذکر کرنے والوں میں اور (عورت کا نام) کثرت سے ذکر کرنے والیوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

⑨ نماز پڑھنا⑨۔

❀❀❀❀❀

⑨ قال النبي ﷺ: يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم إذا هو نام ثلاث عقد، يضرب مكان كل عقدة "عليك ليل طويل فارقد"، فإن استيقظ فذكر الله انحلت عقدة، فإن توضأ انحلت عقدة، فإن صلى انحلت عقده كلها؛ فأصبح نشيطا طيب النفس؛ وإلا أصبح خبيث النفس كسلان [بخاري، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافة الرأس، ١: ١٥٣، ح: ١١٤٢]

آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی سوجاتا ہے تو شیطان اس کی پیشانی پر تین گرہیں لگاتا ہے، اور ہر گرہ پر یہ کہتا ہے: توسوجا، رات بہت لمبی ہے، پس اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر وضو کرتا ہے تو (دوسری) گرہ کھل جاتی ہے، پھر نماز پڑھتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح کرتا ہے چست اور خوشگوار حالت میں؛ ورنہ وہ صبح کرتا ہے سست اور بری حالت میں۔

خواب کے آداب

خوابوں کے متعلق عام آداب

(۱) جھوٹا خواب بیان نہ کرنا[1]۔

(۲) عالم یا خیر خواہ کے علاوہ کسی کے سامنے خواب بیان نہ کرنا[2]۔

(۳) خواب کی تعبیر میں جلدی نہ کرنا[3]۔

(۴) تعبیر دینے والے کا تعبیر دینے سے پہلے یہ دعا پڑھنا: خَيْرٌ تَلْقَاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ ، وَخَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِأَعْدَائِنا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ[4]۔

---

(۱) قال النبي ﷺ:من تحلم بحلم لم يره، كلف أن يعقد بين شعيرتين ولن يفعل [بخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه، ٢: ١٠٤٢، ح:٧٠٤٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا، تو اسے اِس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے، اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا۔

(۲) قال النبي ﷺ:لا تقص الرؤيا إلا على عالم أو ناصح[ترمذي، أبواب الرؤيا، باب، ٢: ٥٤، ح:٢٢٨٠] آپ ﷺ نے فرمایا: خواب کسی عالم یا خیر خواہ کے علاوہ دوسرے کے سامنے بیان نہ کرو۔

(۳) قال النبي ﷺ:الرؤيا على رجل طائر مالم تعبر، فإذا عبرت وقعت [أبوداود، كتاب الأدب، باب في الرؤيا، ٢: ٦٨٥، ح:٥٠٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: خواب (گویا) پرندکی ٹانگ پر لٹکا ہوا ہے، معبر اوّل نے اس کی جو بھی تعبیر دی وہ بعجلت وقوع پذیر ہو جاتی ہے (پرند کی ٹانگ میں ثبات وقرار نہیں ہوتا)۔

(۴) قال ابن زمل: كان رسول الله ﷺ إذا صلى الصبح استقبل الناس بوجهه، وكان يعجبه الرؤيا، فيقول: هل رأى أحدكم رؤيا ؟ فقال ابن زمل : فقلت : أنا يا نبي الله! فقال: خير تلقاه، وشر توقاه ، وخير لنا ، وشر لأعدائنا، والحمد لله رب العالمين ، اقصص .

نوٹ: جس نے نبیٔ کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا اُس نے آپ ﷺ کو ہی دیکھا⑤۔

اچھے خواب کے متعلق آداب

① اچھے خواب پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا⑥۔

② خوش ہونا⑦۔

③ اپنے خیر خواہ کے علاوہ کسی اَور کے سامنے بیان نہ کرنا⑦۔

④ اُس کی اچھی تعبیر لینا⑧۔

➡ [عمل اليوم والليلة، باب مايقول إذا استعبر الرؤيا، ١: ٦٩٤] ابن زمل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوجاتے، اور آپ کو خواب بہت پسند تھے، چناں چہ آپ ﷺ فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ابن زمل فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی: خير تلقاه إلخ، پھر فرمایا: اپنا خواب بیان کرو۔

⑤ قال النبي ﷺ: من رآني في النوم فقد رآني [مسلم، كتاب الرؤيا، ٢: ٢٤٢، ح:٢٢٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے (واقعتاً) مجھے ہی دیکھا۔

⑥ قال النبي ﷺ: إذا رأى أحدكم رؤيا يحبها فإنما هي من الله، فليحمد الله عليها [بخاري، كتاب التعبير، باب الرؤيا من الله، ٢: ١٠٣٤، ح: ٦٩٨٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے؛ لہٰذا اس پر اللہ کی حمد بیان کرے۔

⑦ قال النبي ﷺ: فإن رأى رؤيا حسنة فليبشر، ولا يخبر بها إلا من يحب [مسلم، كتاب الرؤيا، ٢: ٢٤١، ح:٢٢٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: پس اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو، اور اپنے خیر خواہ کے علاوہ کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔

⑧ قال النبي ﷺ: إذا رأى أحدكم الرؤيا الحسنة فليفسرها وليخبر بها [السلسلة الصحيحة: ١٣٤٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کی اچھی تعبیر لے، اور اس کی خبر دے۔

برے خواب کے متعلق آداب

① بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارنا[۹]۔

② تین مرتبہ أعوذ باللہ من الشيطان الرجيم پڑھنا[۹]۔

③ پہلو بدل دینا[۹]۔

④ اللہ سے اُس خواب کی اچھائی مانگنا اور اُس کی برائی سے پناہ چاہنا[۱۰]۔

⑤ دو رکعت نماز پڑھ لینا[۱۱]۔

⑥ کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرنا[۱۱]۔

---

⑨ قال النبي ﷺ: إذا رأىٰ أحدكم الرؤيا يكرهها، فليبصق عن يساره ثلاثاً، وليستعذ بالله من الشيطان ثلاثاً، وليتحول عن جنبه الذي كان عليه [مسلم، كتاب الرؤيا، ۲: ۲۴۱، ح: ۲۲۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند نہیں کرتا، تو اُسے چاہیے کہ بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے، اور تین مرتبہ "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھے، اور کروٹ بدل لے۔

⑩ قال النبي ﷺ: الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان، فإذا حلم أحدكم حلما يخافه فليبصق عن يساره، وليتعوذ بالله من شرها، فإنها لا تضره [بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ۱: ۴٦۵، ح: ۳۲۹۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کا اثر ہے؛ لہٰذا جب تم میں سے کوئی ایسا برا خواب دیکھے جس سے وہ ڈر جائے تو بائیں طرف تھتکار دے، اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہے، پھر وہ خواب اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

⑪ قال النبي ﷺ: فإذا رأى أحدكم مايكره فليقم فليصل، ولا يحدث بها الناس [مسلم، كتاب الرؤيا، ۲: ۲۴۱، ح: ۲۲٦۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے، اور کسی سے وہ خواب بیان نہ کرے۔

قضائے حاجت کے آداب

① (اگر قریب میں پردے کے ساتھ استنجے کا نظم نہ ہو، اور کھلی جگہ میں استنجاء کی نوبت پیش آئے تو) کہیں دور جا کر استنجاء کرنا[1]۔

② کسی جگہ چھپ کر قضائے حاجت کرنا[2]۔

③ مناسب جگہ میں قضائے حاجت کرنا[3]۔

④ سخت زمین پر پیشاب کرنے کی نوبت آئے تو کھود کر نرم کر لینا[4]۔

⑤ ممنوع جگہوں مثلاً: راستے میں، سایہ دار جگہوں میں، مسجد کے در و دیوار پر، کیڑے مکوڑوں کے سوراخ میں قضائے حاجت نہ کرنا[5]۔

---

① قال عبدالرحمن بن أبي قراد: وكان (النبي ﷺ) إذا أراد الحاجة أبعد [نسائي، كتاب الطهارة، باب الإبعاد عند إرادة الحاجة، ١: ٤، ح:١٦] حضرت عبدالرحمن بن ابو قرادؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کو جب استنجاء کا تقاضا ہوتا تو بہ قصد دوری اختیار فرماتے۔

② قال عبدالله بن جعفر: كان أحب ما استتر به رسول الله ﷺ لحاجته هدف أو حائش نخل [مسلم، كتاب الحيض، باب التستر عند البول، ١: ١٥٥، ح:٣٤٢] حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لیے جن چیزوں سے پردہ کرتے تھے، اُن میں سب سے پسندیدہ چیز ریت کا تودہ یا کھجوروں کے جھنڈ تھے۔

③ قال النبي ﷺ: إذا أراد أحدكم أن يبول فليرتد لبوله [أبوداود، كتاب الطهارة، باب الرجل يتبوأ لبوله، ١: ٢، ح:٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو اُس کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔

④ فإذا أراد أن يبول وكانت الأرض صلبة رمحها بحجر، أو حفر حفيرة حتى لا يترش عليه البول [عالمگيري ١: ٥٠]

⑤ قال النبي ﷺ: اتقوا الملاعن الثلاث: البراز في الموارد، وقارعة الطريق، والظل.

⑥ غسل خانے میں پیشاب نہ کرنا⑥۔

⑦ وضو کی جگہ پر پیشاب نہ کرنا⑦۔

⑧ دینی تحریرات کو لے کر بیت الخلاء نہ جانا⑧۔

⑨ سرڈھانپ کر جانا⑨۔

⑩ جوتے، چپل پہننا⑨۔

⑪ بائیں پیر سے داخل ہونا۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص:۶۱)

[أبوداود، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهي عن البول فيها، ١: ٥، ح:٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: تین لعنت کی چیزوں: گزرگاہ میں، عام راستے میں اور سایے میں قضائے حاجت (پاخانہ) کرنے سے بچو۔

⑥ قال النبي ﷺ: لا يبولن أحدكم في مستحمه؛ فإن عامة الوسواس منه [ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها، باب كراهة البول في المغتسل، ص:٢٦، ح:٣٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے؛ اس لیے کہ زیادہ تر وساوس اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

⑦ ويكره أن يبول في موضع يتوضأ فيه أو يغتسل [عالمگيري ١: ٥٠]

⑧ قال أنس: كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء وضع خاتمه [أبوداود، كتاب الطهارة، باب الخاتم يكون فيه ذكر الله، ١: ٤، ح:١٩] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

ويدخل فيه كل ماكان فيه اسم الله تعالىٰ من القرطاس والدراهم إذا كان فيه اسم الله تعالىٰ؛ بل إذا كان منقوشا فيه الحروف، فينبغي لمن دخل الخلاء أن يمنعه قبل دخول الخلاء [بذل المجهود ١: ٢٢٩]

⑨ قال حبيب بن صالح: كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء لبس حذاءه وغطىٰ رأسه [سنن كبرىٰ للبيهقي، كتاب جماع أبواب الاستطابة، باب تغطية الرأس عند دخول الخلاء، ١: ١٥٥، ح:٤٥٦] حضرت حبیب بن صالح ؒ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنے جوتے پہن لیتے اور اپنا سرڈھانپ لیتے۔

⑫ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث[10]۔

⑬ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منھ اور پیٹھ نہ کرنا[11]۔

⑭ کھڑے کھڑے پیشاب نہ کرنا[12]۔

⑮ بہ وقتِ ضرورت اور بہ قدرِ ضرورت ستر کھولنا[13]۔

⑯ بائیں پیر پر زور دے کر بیٹھنا[14]۔

---

⑩ قال أنس: كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء قال: اللّٰهُمَّ إني أعوذبك من الخبث والخبائث [بخاري، كتاب الوضوء، باب مايقول عند الخلاء،١: ٢٦، ح:١٤٢] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ إني إلخ اے اللہ! مَیں شیاطین مَردوں اور شیاطین عورتوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

⑪ قال النبي ﷺ: إذا أتى أحدكم الغائط فلايستقبل القبلة ولا يولها ظهره [بخاري، كتاب الوضوء، باب لاتستقبل القبلة بغائط أو بول إلا عند البناء جدار أو نحوه،١: ٢٦، ح:١٤٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کرے تو قبلے کی طرف نہ رخ کرے اور نہ اُس کی طرف پیٹھ پھیرے۔

⑫ قالت عائشة: من حدثكم أن النبي ﷺ كان يبول قائما فلا تصدقوه، ماكان يبول إلا قاعدا [ترمذي، أبواب الطهارة، باب النهي عن البول قائما،١: ٩، ح:١٢] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: جو شخص تمھارے سامنے یہ بیان کرے کہ آپ ﷺ کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے تو اس کی تصدیق نہ کرو؛ کیوں کہ آپ ﷺ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

⑬ قال ابن عمر: أن النبي ﷺ كان إذا أراد الحاجة لا يرفع ثوبه حتى يدنوا من الأرض [أبوداود، كتاب الطهارة، باب كيف التكشف عند الحاجة،١: ٣، ح: ١٤] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا لباس زمین سے قریب ہونے تک نہیں اٹھاتے تھے۔

⑭ يميل على اليسرىٰ [عالمگیری ١: ٥٠]

(۱۷) دونوں رانوں کو خوب کشادہ کر کے بیٹھنا(۱۵)۔

(۱۸) پیشاب پاخانے کی طرف نہ دیکھنا(۱۶)۔

(۱۹) بلاضرورت بیٹھے نہ رہنا(۱۷)۔

(۲۰) بیت الخلاء میں (زبان سے) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر نہ کرنا(۱۸)۔

(۲۱) کسی سے بات چیت نہ کرنا(۱۹)۔

(۲۲) اگر چھینک آئے تو دل میں الحمد للہ کہنا(۲۰)۔

(۲۳) داہنے ہاتھ سے شرم گاہ کو نہ چھونا(۲۱)۔

---

(۱۵) ویوسع بین رجلیه [عالمگیری۱: ۵۰]

(۱۶) ولا ینظر إلیٰ مایخرج منه [عالمگیری۱: ۵۰]

(۱۷) ولا یطیل القعود علی البول والغائط [عالمگیری۱: ۵۰]

(۱۸) قد ألقیٰ رجل بالسلام علی النبي ﷺ وهو یبول، فقال له رسول الله ﷺ :إذا وجدتني علیٰ مثل هذه الحال فلاتسلم علي [ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها، باب الرجل یسلم علیه وهو یبول، ص: ۲۹، ح: ۳۵۲] ایک شخص نے آپ ﷺ کو- جب کہ آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے- سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: جب تُو مجھے اِس حالت میں دیکھے تو سلام نہ کیا کر۔

(۱۹) قال النبي ﷺ:لایتناجیٰ اثنان علیٰ غائطهما ینظر کل واحد منهما إلیٰ عورة صاحبه، فإن الله عزوجل یمقت علیٰ ذلك[ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها، باب النهي عن الاجتماع علی الخلاء والحدیث عنده، ص: ۲۹، ح: ۳۴۲] آپ ﷺ نے فرمایا: دو شخص قضائے حاجت کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کریں کہ ہر ایک دوسرے کے ستر کو دیکھ (بھی) رہا ہو؛ اِس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس (طرح کی حرکت) سے ناراض ہوتے ہیں۔

(۲۰) فإن عطس یحمدالله بقلبه ولا یحرك لسانه[عالمگیری۱: ۵۰]

(۲۱) قال النبي ﷺ: إذا بال أحدکم فلا یأخذن ذکره بیمینه [بخاري، کتاب الوضوء،

(۲۴) داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرنا[۲۲]۔

(۲۵) استبراء کرنا (یعنی پیشاب کے قطرے نکلنے سے اطمینان حاصل کر لینا)۔

(نور الایضاح:۸ ۱۳ مطبوعہ: کنز العلم ڈابھیل)

(۲۶) ڈھیلے اور پانی دونوں کو استعمال کرنا[۲۳]۔

(۲۷) ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کی صورت میں طاق عدد کی رعایت کرنا[۲۴]۔

(۲۸) ممنوع چیزوں مثلاً ہڈی، لید وغیرہ سے استنجاء نہ کرنا[۲۵]۔

⬅ باب لا يمسك ذكره بيمينه إذا بال، ۱: ۲۷، ح:۱۵۴] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے شرم گاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۲) قال النبي ﷺ: ولا يستنجي بيمينه [بخاري، كتاب الوضوء، باب لا يمسك ذكره بيمينه إذا بال، ۱: ۲۷، ح:۱۵۴] آپ ﷺ نے فرمایا: اور داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔

(۲۳) قال النبي ﷺ في قوله تعالیٰ: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ [التوبة: ۱۰۸] نزلت هذه الآية في أهل قباء كانوا يستنجون بالماء، فنزلت فيهم هذه الآية [أبوداود، كتاب الطهارة، باب في الاستنجاء بالماء، ۱: ۷، ح:۴۴] آپ ﷺ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان فيه رجال إلخ کے متعلق فرمایا کہ: یہ آیت اہلِ قبا کے متعلق نازل ہوئی، یہ لوگ (ڈھیلے کے بعد) پانی سے (بھی) استنجاء کرتے تھے؛ لہٰذا ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کا ترجمہ: اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

(۲۴) قال النبي ﷺ: من استجمر فليوتر [بخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا، ۱: ۲۸، ح: ۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو ڈھیلے سے استنجاء کرے تو وہ طاق عدد لے۔

(۲۵) قال النبي ﷺ: لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام [ترمذي، أبواب الطهارة، باب كراهية ما يستنجى به، ۱: ۱۱، ح:۱۸] آپ ﷺ نے فرمایا: لید اور ہڈی سے استنجاء مت کرو۔

(۲۹) پہلے داہنا پیر باہر نکالنا(۲۶)۔

(۳۰) بیت الخلاء سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھنا: غُفْرَانَكَ، اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيْ الْأَذىٰ وَعَافَانِيْ(۲۷)۔

(۳۱) قضائے حاجت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل واحسان سمجھنا(۲۷)۔

(۳۲) قضائے حاجت کے بعد مزید ستھرائی کے لیے (صابن مٹی وغیرہ سے) ہاتھ دھونا(۲۸)۔

---

(۲۶) ویستحب له عند الخروج بقدم الیمنیٰ [عالمگیری۱: ۵۰]

(۲۷) قالت عائشة: أن النبي ﷺ کان إذا خرج من الغائط قال: غفرانك [أبوداود، كتاب الطهارة، باب مایقول الرجل إذا خرج من الخلاء، ۱: ۵، ح:۳۰] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو دعا پڑھتے: غفرانك۔

قال أنس: کان النبي ﷺ إذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله الذي أذهب عني الأذیٰ وعافاني [ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها، باب مایقول إذا خرج من الخلاء، ص:۲۶، ح:۳۰۰] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: الحمدلله إلخ، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کردیا اور مجھے عافیت بخشی۔

(۲۸) قال أبوهريرة: کان النبي ﷺ إذا أتی الخلاء أتيته بماء في تور أو ركوة، فاستنجیٰ ثم مسح يده على الأرض [أبوداود، كتاب الطهارة، باب الرجل يدلك يده بالأرض إذا استنجیٰ، ۱: ۷، ح:۴۵] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: جب آپ ﷺ کو استنجاء کا تقاضا ہوتا تو میں مٹی یا چمڑے کے چھوٹے برتن میں پانی لے آتا، تو آپ ﷺ استنجاء فرماتے، پھر زمین پر اپنا ہاتھ رگڑتے۔

غسل کے آداب

① غسل خانے میں پہلے بایاں پیر داخل کرنا۔(الفتاوی الحدیثیۃ:٦١)

② حتی الامکان ستر کو چھپانا۔[الأدب في الدين:٥٤]

③ پردہ کے ساتھ غسل کرنا①۔

④ شروع میں اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک دھولینا②۔

⑤ شرمگاہ کو دھولینا③۔

⑥ بدن پر کوئی ظاہری گندگی ہو تو پہلے اُس کو صاف کر لینا③۔

⑦ غسل سے پہلے (سننِ وضو کی رعایت کرتے ہوئے) وضو کرنا④۔

---

① قالت أم هاني : ذهبت إلى رسول الله ﷺ عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره [بخاري، كتاب الغسل، باب التستر في الغسل من الناس،١: ٤٢، ح: ٢٨٠] حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس فتح مکہ کے موقع پر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ نے (چادر وغیرہ سے) آڑ کر رکھی تھی۔

② قالت عائشة: إن النبي ﷺ كان إذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه [بخاري، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل،١: ٣٩، ح: ٢٤٨] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو ابتداءً دونوں ہاتھ دھوتے۔

③ قد ورد في حديث ميمونة:ثم أفرغ على شماله فغسل مذاكيره [بخاري، كتاب الغسل، باب الغسل مرة واحدة،١: ٣٩، ح:٢٥٧] حضرت میمونہؓ ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لیا، اور اپنی شرم گاہ کو دھویا۔

④ قالت عائشة: إن النبي ﷺ كان إذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه، ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة [بخاري، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل،١: ٣٩،ح:٢٤٨] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

⑧ قبلہ رخ ہو کر غسل نہ کرنا۔ (کبیری:۵۱)

⑨ اگر پانی جمع ہو رہا ہو تو پیروں کو اخیر میں دھونا⑤۔

⑩ زیادہ پانی استعمال نہ کرنا⑥۔

⑪ سر کو بقیہ جسم سے پہلے دھونا⑦۔

⑫ سر کے بعد پہلے داہنی جانب پھر بائیں جانب پانی ڈالنا⑧۔

آپ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو ابتداءً دونوں ہاتھ دھوتے، پھر ایسا ہی پورا وضو فرماتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

⑤ قالت ميمونة: وضعت للنبي ﷺ ماء يغتسل به ثم تنحیٰ من مقامه فغسل قدميه [بخاري، كتاب الغسل، باب تفريق الغسل والوضوء،۱: ۴۰،ح:۲۶۵] حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کے غسل کرنے کے لیے پانی رکھا۔۔۔پھر آپ ﷺ نے اس جگہ سے ہٹ کر اپنے قدم مبارک دھوئے۔

⑥ قال النبي ﷺ: يجزئ من الوضوء مد، ومن الغسل صاع [ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء في مقدار الوضوء والغسل من الجنابة،ص:۲۴،ح:۲۷۰] آپ ﷺ نے فرمایا: وضو میں ایک مُد اور غسل میں ایک صاع پانی کافی ہے۔

(صاع: ۳:کلو، ۱۴۹: گرام، ۲۸۰ ملی گرام۔ مُد: ۷۸۷ گرام، ۳۲۰ ملی گرام) [الاوزان المحمودۃ ص:۳۹]

⑦ قال جابر: كان النبي ﷺ يأخذ ثلث أكف، فيفيضها علیٰ رأسه ثم يفيض علیٰ سائر جسده [بخاري، كتاب الغسل، باب من أفاض علیٰ رأسه ثلاثا،۱: ۳۹، ح:۲۵۶] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ تین چلو پانی لیتے تھے اور اپنے سر مبارک پر بہاتے تھے، پھر اپنے بقیہ جسم پر بہاتے تھے۔

⑧ قالت عائشة: كنا إذا أصاب إحدانا جنابة أخذت بيديها ثلاثا فوق رأسها، ثم تأخذ بيدها علیٰ شقها الأيمن، وبيدها الأخریٰ علیٰ شقها الأيسر [بخاري، كتاب الغسل، باب من بدأ بشق الأيمن في الغسل،۱: ۴۱، ح:۲۷۷] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: ہم میں سے جب کسی کو

مسئلہ: فرض غسل میں بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے⑨۔

⑬ پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا⑩۔

⑭ غسل کے درمیان دعا وغیرہ نہ پڑھنا۔ (کبیری:۵۲)

⑮ غسل کرتے وقت بات چیت نہ کرنا۔ [الأدب في الدين:۵۴۔ کبیري :۵۱]

⑯ سلام نہ کرنا۔ [الأدب في الدين :۵۴]

⑰ غسل خانے میں پیشاب نہ کرنا⑪۔

⑱ پہلے داہنا پیر باہر نکالنا۔ (الفتاوی الحدیثیۃ،ص:۶۱)

➡ جنابت لاحق ہوجاتی تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتی، پھر ہاتھ میں پانی لے کر داہنی طرف اور دوسری مرتبہ پانی لے کر بائیں طرف بہاتی۔

⑨ قال النبي ﷺ: أما الرجل فلينثر رأسه فليغسله حتى يبلغ أصول الشعر [أبوداود، کتاب الطهارة ، باب المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل، ۱: ۳۳، ح: ۲۵۵] آپ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔ رہا مرد، تو وہ اپنے سر کے بالوں کو کھول دے اور اسے دھوئے، یہاں تک کہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

⑩ قال رسول الله ﷺ: أما أنا، فأفيض على رأسي ثلاثا وأشار بيديه كلتيهما [بخاري، کتاب الغسل، باب من أفاض على رأسه ثلاثا، ۱: ۳۹، ح: ۲۵۴] آپ ﷺ نے فرمایا: البتہ میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں، اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

⑪ قال عبدالله بن مغفل: أن النبي ﷺ نهى أن يبول الرجل في مستحمه [ترمذي، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية البول في المغتسل، ۱: ۱۲، ح: ۲۱] حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

لباس کے آداب

① پاک صاف لباس پہننا[1]۔

② لباس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت سمجھنا[2]۔

③ سفید کپڑے پہننا[3]۔

④ نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا[4]۔

⑤ غیر مسلموں کا سا لباس نہ پہننا[5]۔

---

① قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ [المدثر:٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔

② قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا﴾ [الأعراف:٢٦] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمھارے لیے لباس نازل کیا ہے جو تمھارے جسم کے اُن حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا عیب ہے، اور جو خوش نمائی کا ذریعہ بھی ہے۔

③ قال النبي ﷺ: البسوا الثياب البيض؛ فإنها أطهر وأطيب [نسائي، كتاب الجنائز، باب أي الكفن خير، ١: ٢٠٩، ح: ١٨٩٧] آپ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنو؛ اِس لیے کہ یہ زیادہ پاک اور صاف رہتے ہیں۔

④ قال أنس: كان رسول الله ﷺ إذا استجد ثوبا لبسه يوم الجمعة [سبل الهدیٰ والرشاد، جماع أبواب سيرته ﷺ في لباسه، ٧: ٢٦٩] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ کو نیا کپڑا میسر ہوتا تو اسے جمعہ کے دن پہنتے۔

⑤ قال النبي ﷺ: ليس منا من تشبه بغيرنا [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في كراهية إشارة اليد في السلام، ٢: ٩٩، ح: ٢٦٩٥] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ دوسروں کی مشابہت اختیار کرے۔

⑥ متکبروں کا سا لباس نہ پہننا[6]۔

⑦ لباس میں مَردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مَردوں کی مشابہت اختیار نہ کرنا[7]۔

نوٹ: مَردوں کا ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا حرام ہے[8]۔

مسئلہ: مَردوں کو ریشم کے کپڑے اور سونا استعمال کرنا ناجائز ہے[9]۔

⑧ کپڑے پہننے میں داہنی طرف سے شروع کرنا[10]۔

---

[6] قال النبي ﷺ: من لبس ثوب شهرة ألبسه الله يوم القيامة ثوبا مثله، ثم يلهب فيه النار [أبوداود، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ٢: ٥٥٨، ح: ٤٠٢٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن اسی جیسا لباس اسے پہنائیں گے، پھر ان ہی کپڑوں میں آگ بھڑکائی جائے گی۔

[7] قال أبوهريرة: لعن رسول الله ﷺ الرجلَ يلبس لبسة المرأة والمرأةَ تلبس لبسة الرجل [أبوداود، كتاب اللباس، باب في لباس النساء، ٢: ٥٦٦، ح: ٤٠٩٨] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے اُس مرد پر جو عورتوں کا سا لباس پہنے اور اُس عورت پر جو مَردوں کا سا لباس پہنے، لعنت فرمائی ہے۔

[8] قال النبي ﷺ: ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار [بخاري، كتاب اللباس، باب ماأسفل من الكعبين ففي النار، ٢: ٨٦١، ح: ٥٧٨٧] آپ ﷺ نے فرمایا: ازار کا جو حصہ ٹخنوں کے نیچے لٹکتا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

[9] قال النبي ﷺ: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلايلبس حريرا ولاذهبا [أحمد، تتمة مسند الأنصار، حديث أبي أمامة الباهلي، ٢٦: ٥٨٦، ح: ٢٢٢٤٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ نہ ریشم پہنے اور نہ سونا۔

[10] قال أبوهريرة: كان رسول الله ﷺ إذا لبس قميصا بدأ بميامنه [ترمذي، أبواب اللباس، باب ماجاء في القميص، ١: ٣٠٦، ح: ١٧٦٦] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کرتہ پہنتے تو داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔

(۹) نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِه وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَه، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّه وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَه[۱۱]۔

(۱۰) عام کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھنا: اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِن غَيرِ حَولٍ مِّنِّي وَلَاقُوَّةٍ[۱۲]۔

(۱۱) گریبان میں بٹن لگانا[۱۳]۔

نوٹ: آپ ﷺ سے گریبان کا کھلا چھوڑ دینا بھی ثابت ہے[۱۴]۔

---

(۱۱) قال أبوسعيد الخدري: كان رسول الله ﷺ إذا استجد ثوبا سماه باسمه: إما قميصا أو عمامة، ثم يقول: اللّٰهُمَّ لك الحمد أنت كسوتنيه، أسألك من خيره وخير ما صنع له، وأعوذبك من شره وشر ما صنع له [أبوداود،أول كتاب اللباس، ۲: ۵۵۸، ح: ۴۰۲۰] حضرت ابوسعید خدری﷜ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کپڑے کا نام-قمیص یا عمامہ- لیتے پھر یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ لك الحمد إلخ اے اللہ! تیرے ہی لیے حمد ہے کہ تُو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، مَیں تجھ سے اِس کی اور جس غرض سے بنایا گیا ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں، اور اس کے اور جس غرض سے بنایا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

(۱۲) قال النبي ﷺ: من لبس ثوبا فقال: "الحمدلله الذي كساني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولاقوة" غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر [أبوداود ، أول كتاب اللباس ، ۲: ۵۵۸ ، ح: ۴۰۲۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھی: الحمدلله إلخ تو اُس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دعا کا ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، اور میری قوت اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا۔

(۱۳) قال النبي ﷺ: ذرَّه عليك ولو بشوكة [كنز العمال،باب المدخل، ۱۵: ۳۰۱، ح:۴۱۱۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: کپڑے کو بٹن لگاؤ اگرچہ کانٹے سے ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۴) قال معاوية بن قرة عن أبيه: أتيت رسول الله ﷺ في رهط من مزينة لنبايعه، وإنّ قميصه لمطلق،أوقال زر قميصه مطلق [شمائل ترمذي،باب ما جاء في لباس رسول الله ﷺ،ص:۷۱،ح:۵۸]

⑫ لنگی کا اگلا حصہ، پچھلے حصے سے قدرے نیچا رکھنا⑮۔

⑬ کپڑے اتارنے میں بائیں طرف سے ابتدا کرنا۔ (شرح شرعۃ الاسلام: ۲۶۰)

⑭ لباس نکالتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ پڑھنا⑯۔

⑮ کسی کو صاف دھلے ہوئے کپڑے پہنے دیکھے تو یہ دعا دینا: اِلْبِسْ جَدِيْداً، وَعِشْ حَمِيْداً، وَمُتْ شَهِيْداً⑰۔

➡ حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے پاس قبیلۂ مزینہ کی ایک جماعت کے ساتھ بیعت کے مقصد سے حاضر ہوا، تو (میں نے دیکھا کہ) آپ ﷺ کے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

⑮ قال عكرمة: أنه رأى ابن عباس يأتزر، فيضع حاشية إزاره من مقدمه على ظهر قدميه، ويرفع من مؤخره، قلت: لم تأتزر هذه الإزرة؟ قال: رأيت رسول الله ﷺ يأتزرها [أبوداود، كتاب اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ۲: ۵٦٦، ح: ٤٠٩٥] حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں: انھوں نے حضرت ابن عباسؓ کو لنگی پہنے ہوئے دیکھا، کہ ان کی لنگی کے اگلے حصہ کا کنارہ پاؤں کی پشت کے قریب تھا اور پیچھے سے کچھ اوپر تھا، تو میں نے پوچھا کہ: آپ اس طرح کیوں لنگی پہنتے ہیں؟ تو فرمایا: میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو اسی طرح لنگی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

⑯ قال النبي ﷺ: ستر بين أعين الجن وعورات بني آدم أن يقول الرجل المسلم إذا أراد أن يطرح ثيابه: بسم الله الذي لا إله إلا هو [عمل اليوم والليلة لابن السني، باب مايقول إذاخلع ثوبا لغسل أو نوم، ۱: ۲٤٠، ح: ۲۷۳] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان شخص کا کپڑے نکالتے وقت بسم الله الذي لا إله إلا هو پڑھنا، جنات کی آنکھوں اور انسان کے ستر کے درمیان پردہ ہے۔

⑰ قال ابن عمر: أن النبي ﷺ قال لمن لبس ثوبا غسيلا: البس جديدا وعش حميدا ومت شهيدا [ابن ماجه، باب مايقول الرجل إذا لبس ثوبا جديدا، ص: ۲٥٤، ح: ۳٥٥٨] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس شخص کو جس نے صاف ستھرے کپڑے پہنے تھے، یہ دعا دی: البس جديدا إلخ: تُو نیا کپڑا پہنتا رہ، اور تُو اچھی زندگی گزار، اور شہادت والی موت نصیب ہو۔

انگوٹھی کے آداب

① بلاضرورت انگوٹھی نہ پہننا①۔

نوٹ: آپ ﷺ سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا ثابت ہے②۔

② چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننا③۔

③ انگوٹھے میں انگوٹھی نہ پہننا④۔

---

① قال أبو ريحانة: أن النبي ﷺ نهى عن لبس الخاتم إلا لذي سلطان [شرح معاني الآثار، باب لبس الخاتم لغير سلطان، ٤: ٢٦٥، ح: ٦٧٩٨] حضرت ابوریحانہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حاکم کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔
وإنما يتختم القاضي والسلطان لحاجته إلى الختم، فأما غيرهما فالأفضل أن يترك؛ لعدم الحاجة إليه [هدايه، ٤: ٤٥٩]

② قال علي: أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه [أبوداود، كتاب الخاتم، باب ماجاء في التختم في اليمين أو اليسار، ٢: ٥٨٠، ح: ٤٢٢٦] وقال ابن عمر: كان يتختم في يساره [أيضاً، ح: ٤٢٢٧] حضرت علیؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

③ قال أنس: لبس النبي ﷺ الخاتم في خنصره [بخاري، كتاب اللباس، باب الخاتم في الخنصر، ٢: ٨٧٣، ح: ٥٨٧٤] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہنی۔

④ قال علي: نهاني رسول الله ﷺ أن أتختم في هذه وفي هذه، يعني الخنصر والإبهام [ابن ماجه، كتاب اللباس، باب التختم في الإبهام، ص: ٢٥٩، ح: ٣٦٤٨] يحتمل أنه نهى عن الجمع بين الخاتمين، أو كان لعلي علة فنهى بسببها [حاشية الحديث] حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے اِس میں اور اِس میں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

نوٹ: چھوٹی انگلی میں پہننے کی ممانعت حضرت علیؓ سے منقول ہے جو کسی عارض پر مبنی ہے

④ انگوٹھی کے نگینے کو اندرونی حصے میں رکھنا[۵]۔

⑤ مَردوں کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی (ساڑھے چار گرام سے کچھ کم) پہننا[۶]۔

نوٹ: عورتوں کے لیے صرف سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے، دیگر دھاتوں کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے[۷]۔

نوٹ: ایک سے زائد نگینے والی انگوٹھی پہننا درست نہیں۔(عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، ۵: ۳۳۳)

⬅ ورنہ آپ ﷺ سے پہننا ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں مذکور ہے۔

⑤ قال عبدالله: أن النبي ﷺ جعل فصه في بطن كفه [بخاري، كتاب اللباس، باب من جعل فص الخاتم في بطن كفه، ٢: ٨٧٣، ح:٥٨٧٦] حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں:۔۔۔آپ ﷺ نے انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی جانب رکھا۔

⑥ قال عبدالله: اتخذ (النبي ﷺ) خاتما من ورق [بخاري ، كتاب اللباس، باب خواتيم الذهب، ٢: ٨٧١، ح:٥٨٦٥] حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی۔

⑦ قال بريدة: أن رجلا جاء إلى النبي ﷺ وعليه خاتم من شبه، فقال له: ما لي أجد منك ريح الأصنام، فطرحه، ثم جاء وعليه خاتم من حديد، فقال: ما لي أرى عليك حلية أهل النار! فطرحه، فقال: يارسول الله! من أي شيء أتخذه؟ قال: اتخذه من ورق، ولا تتمه مثقالا [أبوداود، كتاب الخاتم، باب ماجاء في خاتم الحديد، ٢: ٥٨٠، ح: ٤٢٢٣] حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں: ایک شخص اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ مَیں تجھ سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں! چناں چہ اُس نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر وہ آیا تو اُس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تیرے بدن پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں! چناں چہ اس نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی، پھر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاندی کی اور وہ بھی پورے مثقال (کے وزن) کی نہ ہو۔
التختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه للرجال والنساء جميعا [عالمگیري ٥: ٣٣٥]

عطر لگانے کے آداب

① خوشبو کی دھونی لینا①۔

② ممکن ہو تو مشک وعنبر استعمال کرنا②۔

③ مَردوں کو مردانہ اور عورتوں کو زنانہ خوشبو لگانا③۔

④ سر اور ڈاڑھی میں خوشبو لگانا④۔

---

① قال نافع: كان ابن عمر إذا استجمر استجمر بالألوة غير مطراة، وبكافور يطرحه مع الألوة، ثم قال: هكذا كان يستجمر رسول الله ﷺ [مسلم، كتاب الألفاظ من الأدب وغيرها، باب استعمال المسك، ٢: ٢٣٩، ح:٢٢٥٤] حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت ابن عمرؓ جب دھونی لیتے تو (گاہے) خالص عود کی دھونی لیتے جس میں کسی خوشبو کی ملاوٹ نہ ہوتی، اور (گاہے) عود کے ساتھ کافور کی ملاوٹ کرتے اور فرماتے: آپ ﷺ اسی طرح سے دھونی لیا کرتے تھے۔

② قال محمد بن علي: سألت عائشة: أكان رسول الله ﷺ يتطيب؟ قالت: نعم، بذِكارة الطيب: المسك، والعنبر [نسائي، كتاب الزينة، باب العنبر، ٢: ٢٣٩، ح: ٥١١٩] حضرت محمد بن علیؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ: کیا اللہ کے نبی ﷺ خوشبو استعمال فرماتے تھے؟ تو فرمایا: جی ہاں! سب سے عمدہ خوشبو یعنی مشک اور عنبر استعمال فرماتے تھے۔

③ قال النبي ﷺ: طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه، وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه [شمائل ترمذي، باب تعطر رسول الله ﷺ، ص:١٤٤، ح:٢٢٣] آپ ﷺ نے فرمایا: مَردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلے اور رنگ غیر محسوس ہو، اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نظر آئے اور خوشبو غیر محسوس ہو۔

④ قالت عائشة: كنت أطيب النبي ﷺ بأطيب ما نجد، حتى أجد وبيص الطيب في رأسه ولحيته [بخاري، كتاب اللباس، باب الطيب في الرأس واللحية، ٢: ٨٧٧، ح: ٥٩٢٣] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں آپ ﷺ کو ہمارے یہاں موجود سب سے اچھی خوشبو لگاتی تھی، حتیٰ کہ میں خوشبو کا اثر آپ کے سر اور ڈاڑھی میں محسوس کرتی تھی۔

⑤ بیوی کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا⑤۔

⑥ ہتھیلی میں عطر لے کر اُسے ہتھیلی میں رگڑنا، اور پھر ڈاڑھی (کپڑوں وغیرہ) میں لگانا⑥۔

عطر لگانے کے مواقع

① جمعہ کے دن عطر لگانا⑦۔

② عیدین میں عطر لگانا⑧۔

③ تہجد کے وقت عطر لگانا⑨۔

---

⑤ قالت عائشة: طيبت النبي ﷺ بيدي لحرمه، وطيبته بمنًى قبل أن يفيض [بخاري، كتاب اللباس، باب تطييب المرأة زوجها بيديها، ٢: ٨٧٧، ح: ٥٩٢٢] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ ﷺ کے احرام کے وقت خوشبو لگائی، اور میں نے آپ ﷺ کو منیٰ میں آپ ﷺ کے طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

⑥ قال يزيد بن أبي عبيد: أن سلمة بن الأكوع كان إذا توضأ يأخذ المسك، فيديفه في يده، ثم يمسح به لحيته [مجمع الزوائد، كتاب الطهارة، باب الطيب بعد الوضوء، ١: ٢٢٠، ح: ١٢٣٣] حضرت یزید بن ابو عبیدؒ فرماتے ہیں کہ: سلمہ بن اکوع جب وضو کرتے تو مشک ہاتھ میں لے کر اسے رگڑتے، پھر اسے اپنی ڈاڑھی پر ملتے۔

⑦ قال النبي ﷺ: ويمس من الطيب ما قدر عليه ولو من طيب المرأة [مسلم، كتاب الجمعة، ١: ٢٨٠، ح: ٨٤٨] آپ ﷺ نے فرمایا: اور (جمعہ کے دن) جو خوشبو میسر ہو لگائے، اگر چہ عورت ہی کی خوشبو ہو۔

⑧ ثم الطيب يتأكد للرجال في نحو يوم الجمعة والعيد [جمع الوسائل، باب في تعطر رسول الله ﷺ، ٣: ٥]

⑨ قال أنس: كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل استنجى وتوضأ، ثم بعث يطلب الطيب من رباع نسائه [سبل الهدىٰ والرشاد، الباب الثاني في استعماله ﷺ الطيب ومحبته له، ٧: ٣٣٧] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب رات میں بیدار ہوتے تو استنجاء کرتے وضو فرماتے

④ وضو کے بعد عطر لگانا⑩۔

⑤ احرام کے وقت عطر لگانا⑪۔

⑥ تلاوت کے وقت عطر لگانا⑪۔

⑦ تدریس کے وقت عطر لگانا⑪۔

⑧ ذکر کے وقت عطر لگانا⑪۔

⑨ جماع کے وقت عطر لگانا⑪۔

⑩ مجامع اور مجالس کے موقع پر عطر لگانا⑫۔

⑪ روایتِ حدیث کے وقت عطر لگانا⑬۔

پھر اپنے گھر کی عورتوں سے خوشبو منگواتے۔

⑩ قال يزيد بن أبي عبيد : أن سلمة بن الأكوع كان إذا توضأ يأخذ المسك، فيديفه في يده، ثم يمسح به لحيته[مجمع الزوائد،كتاب الطهارة، باب الطيب بعد الوضوء، ١: ٢٢٠، ح:١٢٣٣]

حضرت یزید بن ابو عبیدؒ فرماتے ہیں کہ: سلمہ بن اکوعؓ جب وضو کرتے تو مشک ہاتھ میں لے کر اسے رگڑتے، پھر اسے اپنی ڈاڑھی پر ملتے۔

⑪ ثم الطيب يتأكد للرجال في نحو يوم الجمعة، والعيد، وعند الإحرام، وحضور المحافل، وقراءة القرآن، والتعليم، والذكر، ويتأكد لكل واحد منهما عند المباشرة ؛ فإنه من حسن المعاشرة . [جمع الوسائل، باب في تعطر رسول الله ﷺ، ٣: ٥]

⑫ قالت عائشة : كان رسول الله ﷺ يكره أن يخرج إلى أصحابه يوجد منه إلا ريح طيبة [سبل الهدىٰ والرشاد،الباب الثاني في استعماله ﷺ الطيب ومحبته له،٧: ٣٣٧] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ صحابہ کے پاس عمدہ خوشبو لگائے بغیر جانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

⑬ قال ثابت : كنت إذا أتيت أنسا دعا بطيب ، فمسح بيديه وعارضيه [مجمع الزوائد،

(۱۲) حیض ونفاس سے پاک ہونے کے بعد عطر لگانا[۱۳]۔

❀❀❀❀❀

کتاب العلم، باب الطیب عند التحدیث، ۱: ۱٦۹، ح:۷۷۷] حضرت ثابتؒ فرماتے ہیں: جب میں حضرت انسؓ کے پاس (احادیث حاصل کرنے کی غرض سے) حاضر ہوتا، تو آپ خوشبو منگواتے اور اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگاتے۔

(۱۳) قالت أم عطية:.....وقد رخص لنا عند الطهر إذا اغتسلت إحدانا من محيضها في نبذة من كُسْتِ أظفار [بخاري، كتاب الحيض، باب الطيب للمرأة، ۱: ٤٥، ح: ۳۱۳] حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں:.......... جب ہم حیض سے پاک ہوتیں تو اس وقت تھوڑی سی قُسطِ ہندی کو استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی۔

بالوں کے آداب

① بالوں کو سلیقے سے رکھنا①۔

② سر کے بالوں میں تیل لگانا②۔

③ گاہے گاہے کنگھی کرتے رہنا③۔

④ کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا④۔

⑤ درمیان میں مانگ نکالنا⑤۔

---

① قال النبي ﷺ: من كان له شعر فليكرمه [أبوداود، كتاب الترجل، باب في إصلاح الشعر، ٢: ٥٧٣، ح: ٤١٦٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے بال ہوں اسے چاہیے کہ اُس کا اکرام کرے (سلیقے سے رکھے)۔

② كان النبي ﷺ يكثر دهن رأسه ويسرح لحيته بالماء [شعب الإيمان، فصل في إكرام الشعر وتدهينه، ٨: ٤٢٨] آپ ﷺ کثرت سے سر میں تیل لگاتے اور ڈاڑھی میں پانی سے کنگھی کرتے۔

③ قال عبدالله بن مغفل: نهى رسول الله ﷺ عن الترجل إلا غبا [ترمذي، أبواب اللباس، باب ماجاء في النهي عن الترجل، ١: ٣٠٥، ح: ١٧٥٦] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے بلاناغہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

④ قالت عائشة: كان النبي ﷺ يعجبه التيمن في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله [بخاري، كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ١: ٢٩، ح: ١٦٨] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ داہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے، جوتا پہننے، کنگھی کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں اور دیگر تمام امور خیر میں۔

⑤ قال ابن عباس: أن رسول الله ﷺ كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رءوسهم، وكان أهل الكتاب يسدلون رءوسهم، وكان رسول الله ﷺ يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء، ثم فرق رسول الله ﷺ رأسه [بخاري، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ١: ٥٠٣، ح: ٣٥٥٨] آپ ﷺ اپنے بالوں کو بے مانگ چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین اپنے سروں (کے بالوں)

⑥ گاہے گاہے بڑے بال موافق سنت رکھنا۔ (موسوعۃ الآداب الاسلامیۃ: ۴۷۵)

مسئلہ: سر کے کچھ بال بڑے اور کچھ چھوٹے رکھنا درست نہیں ⑥۔

⑦ سر کے بال کتروانے یا منڈوانے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا ⑦۔

⑧ بالوں کو دفن کر دینا۔ (عالمگیری ۵: ۳۵۸)

⑨ کفار کے مشابہ بال نہ رکھنا ⑧۔

⬅ کی مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب سروں (کے بالوں) کی مانگ نہیں نکالا کرتے تھے، اور اللہ کے رسول ﷺ اُن چیزوں میں جن میں کوئی حکم نازل نہ ہوا ہو، اہلِ کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے، پھر اللہ کے نبی ﷺ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا۔

⑥ قال ابن عمر: أن النبي ﷺ نهى عن القزع [بخاري، كتاب اللباس، باب القزع، ۲: ۸۷۷، ح: ۵۹۲۰] حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے قزع (کچھ بال چھوٹے رکھنے اور کچھ بڑے رکھنے) سے منع فرمایا ہے۔

⑦ قال أنس بن مالك: لما رمى النبي ﷺ الجمرة نحر نسكه، ثم ناول الحالق شقه الأيمن فحلقه، فأعطاه أبا طلحة، ثم ناوله شقه الأيسر فحلقه، فقال: اقسمه بين الناس [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء في أي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۱: ۱۸۱، ح: ۹۱۲] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: جب نبیِ کریم ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کر لی تو اپنی قربانی ذبح کی، پھر (حلق کی غرض سے پہلے) اپنے سر کی دائیں جانب حالق کے سامنے پیش فرمائی، اُس نے اُس جانب کا حلق کیا، آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کو دیے۔ پھر حالق پر سرِ مبارک کی بائیں جانب پیش کی، اُس نے اس حصے کا حلق کیا، آپ ﷺ نے وہ بال بھی ابو طلحہ کو دے کر فرمایا: اِن کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

⑧ قال النبي ﷺ: ليس منا من تشبه بغيرنا [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في كراهية إشارة اليد في السلام، ۲: ۹۹، ح: ۲۶۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کی مشابہت اختیار کرے۔

⑩ عورتوں کا مَردوں کے مشابہ بال نہ رکھنا⑨۔

⑪ سفید بالوں پر خضاب لگانا⑩۔

مسئلہ: کالا خضاب لگانا جائز نہیں⑪۔

⑫ سفید بالوں کو نہ اُکھاڑنا⑫۔

⑬ کان کے بال کاٹنا یا اکھاڑنا۔ (ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں، ص:۱۰۰)

---

⑨ قال ابن عباس: لعن النبي ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال [بخاري، كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، ٢: ٨٧٤، ح: ٥٨٨٥] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مَردوں پر، اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

⑩ قال النبي ﷺ: إن اليهود والنصارىٰ لا يصبغون فخالفوهم [بخاري، كتاب اللباس، باب الخضاب، ٢: ٨٧٥، ح:٥٨٩٩] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہود ونصاریٰ خضاب نہیں کرتے، پس تم اُن کی مخالفت کرو۔

⑪ قال النبي ﷺ: يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام لا يريحون رائحة الجنة [أبوداود، كتاب الترجل، باب ماجاء في خضاب السواد، ٢: ٥٧٨، ح: ٤٢١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ کالا خضاب لگائیں گے کبوتر کے سینے کی طرح، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائیں گے۔

⑫ قال عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: أن النبي ﷺ نهى عن نتف الشيب [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في النهي عن نتف الشيب، ٢: ١٠٩، ح: ٢٨٢١] حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد: شعیب سے اور شعیب اپنے دادا: عبداللہ بن عمرو ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے بوڑھاپے (سفید بال) کو اکھاڑنے سے منع فرمایا ہے۔

ڈاڑھی اور مونچھ کے آداب

① ڈاڑھی کو بڑھانا اور اُسے نہ کاٹنا⑬۔

② ڈاڑھی میں کنگھی کرنا اور اسے درست رکھنا⑭۔

③ آئینہ دیکھ کر ڈاڑھی درست کرنا⑮۔

④ آئینہ دیکھتے وقت یہ دعا پڑھنا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي⑯۔

⑤ ڈاڑھی میں گرہیں نہ لگانا⑰۔

---

⑬ قال النبي ﷺ: أحفوا الشوارب وأعفوا اللحیٰ [مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ١: ١٢٩، ح: ٢٥٩] آپ ﷺ نے فرمایا: مونچھوں کو نہ چھوڑو اور ڈاڑھی کو نہ چھیڑو۔

⑭ كان النبي ﷺ يكثر دهن رأسه و يسرح لحيته بالماء [شعب الإيمان، فصل في إكرام الشعر وتدهينه، ٨: ٤٢٨] آپ ﷺ کثرت سے سر میں تیل لگاتے اور ڈاڑھی میں پانی سے کنگھی کرتے۔

⑮ قالت عائشة: كان ينظر في المرأة إذا سرح لحيته [المعجم الأوسط للطبراني، باب من اسمه أحمد، ٦: ٢٦٤، ح: ٦٣٦٧] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ اپنی ڈاڑھی درست کرتے وقت آئینے میں دیکھ لیا کرتے۔

⑯ قال علي بن أبي طالب: أن النبي ﷺ كان إذا نظر وجهه في المرأة قال: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي [عمل اليوم والليلة، باب مايقول إذا نظر في المرأة، ١: ١٢٨، ح: ١٦٣] حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔

⑰ قال النبي ﷺ: يارويفع! لعل الحياة ستطول بك بعدي، فأخبر الناس أنه من عقد لحيته أو استنجىٰ برجيع دابة أو عظم، فإن محمدا بريء منه [أبوداود، كتاب الطهارة،

⑥ ڈاڑھی کے بال جب ایک مُشت سے زیادہ لمبے ہوجائے تو اسے کاٹ دینا[۱۸]۔

نوٹ: [۱] خط بنانا جائز ہے۔ (ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں، ص:۷۰)

[۲] ریش بچہ بھی ڈاڑھی ہی کے حکم میں ہے، ریش بچہ کے دائیں یا بائیں کنارے کی جانب جو بال ہوں اُن کو کاٹنا درست ہے۔ (ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں:۵۵)

⑦ مونچھیں کتروانا[۱۹]۔

❁❁❁❁❁

➡ باب ماينهى أن يستنجى به،۱: ۶، ح:۳۶] آپ ﷺ نے فرمایا: اے رویفع! شاید تیری زندگی میرے بعد طویل ہوگی، پس لوگوں کو بتلادینا کہ جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی، یا جانور کی مینگنی سے یا ہڈی سے استنجاء کیا، تو محمد (ﷺ) اُس سے بری ہے۔

⑱ قال عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده : أن النبي ﷺ كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها [ترمذي ، أبواب الآداب ، باب ماجاء في الأخذ من اللحية ، ۲ : ۱۰۵ ، ح : ۲۷۶۲]
حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب) سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ) سے نقل فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ (کے ریش مبارک کے بال جب لمبے ہوجاتے تھے تو) لمبائی چوڑائی سے کچھ بال کاٹ لیا کرتے تھے۔

⑲ قال النبي ﷺ : من لم يأخذ من شاربه فليس منا [ترمذي ، أبواب الآداب ، باب ماجاء في قص الشارب، ۲ : ۱۰۵ ، ح : ۲۷۶۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مونچھوں کو نہ کتروائے وہ ہم میں سے (ہمارے طریق پر) نہیں ہے۔

تیل لگانے کے آداب

① بالوں میں اتباعِ سنت کی نیت سے تیل لگانا①۔

② تیل لگانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

③ بائیں ہاتھ میں تیل کو رکھ کر ابتداءً دونوں بھووں پر، پھر آنکھوں (پلکوں) پر اور پھر سر پر لگانا②۔

نوٹ: ''شرح شرعۃ الاسلام'' (ص:۲۶۶) میں پلکوں کے بعد مونچھ، ڈاڑھی اور پھر سر پر لگانے کا تذکرہ ہے۔

❀❀❀❀❀

---

① كان النبي ﷺ يكثر دهن رأسه ويسرح لحيته بالماء [شعب الإيمان،فصل في إكرام الشعر وتدهينه٨: ٤٢٨] آپ ﷺ کثرت سے سر میں تیل لگاتے اور ڈاڑھی میں پانی سے کنگھی کرتے۔

② قالت عائشة: كان إذا ادهن صب في راحته اليسرى فبدأ بحاجبيه ثم عينيه ثم رأسه [كنز العمال ،كتاب الشمائل ، الباب الثالث في شمائل تتعلق بالعادات المعيشة ، ٧ : ١٢٤ ، ح : ١٨٢٩٩]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب تیل لگاتے تو پہلے بائیں ہتھیلی میں لیتے، پھر بھوؤں سے ابتدا فرماتے، پھر پلکوں پر، پھر سر پر لگاتے۔

ناخن کاٹنے کے آداب

① ہر جمعہ کو ناخن کاٹنا[1]۔

② ناخن کاٹ کر گندی جگہ پر نہ پھینکنا۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ۴:۴۵۶)

③ ناخن کاٹ کر دفن کر دینا[2]۔

نوٹ: رسول اکرم ﷺ ہاتھ کے ناخن کٹوانے میں ترتیب ذیل کا لحاظ فرماتے تھے:

داہنا ہاتھ: شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی پھر چھنگلی۔

بایاں ہاتھ: چھنگلی، اس کے برابر والی، بیچ والی، اس کے برابر والی، انگوٹھا۔ پھر داہنے ہاتھ کا انگوٹھا۔ (العطور المجموعۃ، ص ۳۰۳۔ تذکرۃ الخلیل، ۳۲۹)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ: دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے، پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (فتح الباری ۱۰:۳۴۴)

---

① عن ابن عباس: التقليم يوم الجمعة يدخل الشفاء ويخرج الداء [كنز العمال، باب تقليم الأظفار، ٦: ٦٥٩، ح: ١٧٢٥٨] عن عائشة: من قلم أظفاره يوم الجمعة وقي من السوء إلى مثلها [كنز العمال، باب الحلق والقص والتقصير، ٦: ٦٥٦، ح: ١٧٢٤١] حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے: جمعہ کے دن ناخن کاٹنا شفاء کا باعث ہے اور بیماری کو دور بھگاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن ناخن کاٹے وہ آئندہ جمعہ تک ناگوار حالت سے محفوظ رکھا جائے گا۔

② عن جابر: ادفنوا دماءكم وأشعاركم وأظفاركم كي لا تلعب بها السحرة [كنز العمال، باب الحلق والقص والتقصير، ٦ : ٦٥٦ ، ح : ١٧٢٤٥] حضرت جابرؓ سے مروی ہے: اپنے خون، بالوں اور ناخنوں کو دفن کر دو، تاکہ جادوگر اس سے نہ کھیلیں۔

وضاحت: علامہ ابن حجرؒ نے یوں تو دیگر طریقے بھی نقل کیے ہیں؛ لیکن زیادہ زور اِسی طریقے کے اولیٰ ہونے پر دیا ہے؛ تاکہ ابتداء بالیمنیٰ پر مکمل عمل ہو۔

سرمہ لگانے کے آداب

① سونے سے پہلے سرمہ لگانا①۔

② اِثمد سرمہ لگانا (نہ ملنے پر جو بھی سرمہ مُیسر ہو، لگالے)②۔

③ پہلے داہنی آنکھ میں سرمہ لگانا③۔

④ طاق عدد کی رعایت کرنا۔ (یعنی ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ لگانا، یا داہنی میں تین مرتبہ اور بائیں میں دو مرتبہ④۔)

---

① قال ابن عباس: كان النبي ﷺ يكتحل قبل أن ينام بالإثمد [شمائل ترمذي، باب ما جاء في كحل رسول الله ﷺ، ص:٦٨، ح:٥٠] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ سونے سے پہلے اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔

② قال النبي ﷺ: اكتحلوا بالإثمد؛ فإنه يجلو البصر وينبت الشعر [ترمذي، أبواب اللباس، باب ماجاء في الاكتحال، ١: ٣٠٥، ح:١٧٥٧] آپ ﷺ نے فرمایا: اثمد سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو بڑھاتا ہے۔

③ قالت عائشه: كان النبي ﷺ يحب التيمُّن ما استطاع [بخاري، كتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد، ١: ٦١، ح:٤٢٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ حتی الوسع داہنی طرف کو پسند فرماتے تھے۔

④ قال عقبة بن عامر: وكان إذا اكتحل اكتحل وترا [مسند أحمد، مسند الشاميين، مسند عقبة بن عامر، ٢٨: ٦٣٩، ح:١٧٤٢٦] حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سرمہ لگاتے تو طاق عدد کی رعایت کرتے ہوئے سرمہ لگاتے۔

قال ابن عباس: كان النبي ﷺ يكتحل قبل أن ينام بالإثمد ثلاثا في كل عين [شمائل ترمذي، باب ما جاء في كحل رسول الله ﷺ، ص:٦٨، ح:٥٠] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ اثمد سرمہ لگاتے تھے۔

چپل پہننے کے آداب

① بہ نیتِ سنت چپل پہننا[1]۔

② جتنا ممکن ہو اُتنا جوتے کے ساتھ ہی چلنا (یعنی جوتے پہننے کے مواقع میں بلاوجہ ننگے پاؤں نہ چلنا)[2]۔

③ جوتوں کو صاف رکھنا[3]۔

④ یکساں جوتے پہننا[4]۔

⑤ جوتوں میں غلو سے کام نہ لینا (بہت زیادہ پُرتکلّف جوتے نہ پہننا)۔

(اسوۂ رسول اکرم ﷺ ص: ۱۴۱)

---

① قال ابن عمر: إني رأيت رسول الله ﷺ يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها، فأنا أحب أن ألبسها [شمائل ترمذي، باب ماجاء في نعل رسول الله ﷺ، ص: ۷۸، ح: ۷۶] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: مَیں نے اللہ کے نبی ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا جس میں بال نہیں تھے اور آپ ﷺ اُسے پہن کر وضو فرما رہے تھے؛ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ مَیں بھی ایسے ہی جوتے پہنوں۔

② قال النبي ﷺ: استكثروا من النعال؛ فإن الرجل لا يزال راكبا ما انتعل [مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب استحباب لبس النعال، ۲: ۱۹۷، ح: ۲۰۹۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جوتے بہ کثرت پہنا کرو؛ اس لیے کہ آدمی جب تک جوتے کے ساتھ چلتا ہے سوار ہی شمار ہوتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: إن الله طيب، يحب الطيب؛ نظيف يحب النظافة [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في النظافة، ۲: ۱۰۷، ح: ۲۷۹۹] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاکیزہ ہے، پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں۔ ستھرے ہیں، صفائی کو پسند کرتے ہیں۔

④ قال النبي ﷺ: إن الله جميل يحب الجمال [مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر، ۱: ۶۵، ح: ۲۷۵] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ حسین ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔

(۶) جوتوں میں مشرکین ومتکبرین اورآوارہ لوگوں کی مشابہت اختیار نہ کرنا[۵]۔

(۷) مَردوں کا زنانہ جوتے اور عورتوں کا مردانہ جوتے نہ پہننا[۶]۔

(۸) ایسے جوتے جن پر اللہ ورسول کا نام ہو، نہ پہننا (چوں کہ اس میں اللہ ورسول ﷺ کی توہین ہے جو ہلاکت کا باعث ہے، جیسا کہ کسریٰ کے واقعے سے ظاہر ہے)[۷]۔

(۹) دونوں جوتوں کو پہن کر چلنا (یعنی ایک جوتا پہن کر نہ چلے)[۸]۔

(۱۰) جوتے بائیں ہاتھ سے اُٹھانا[۹]۔

---

۵ قال النبي ﷺ: ليس منا من تشبه بغيرنا [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في كراهية إشارة اليد في السلام، ۲: ۹۹، ح:۲۶۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کی مشابہت اختیار کرے۔

۶ قال ابن عباس: لعن النبي ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال [بخاري، كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، ۲: ۸۷٤، ح: ٥٨٨٥] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مَردوں پر، اور مَردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۷ قد ورد: فدفعه إلیٰ عظيم البحرين إلیٰ كسریٰ فلما قرأه مزقه فدعا عليهم رسول الله ﷺ أن يمزقوا كل ممزق [بخاري، كتاب المغازي، كتاب النبي ﷺ إلیٰ كسریٰ وقيصر، ۲: ٦٣٧، ح: ٤٤٢٤] حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ نے آپ ﷺ کے خط کو بحرین کے بادشاہ کسریٰ کو دیا تو اُس نے پڑھ کر پھاڑ دیا...... (اِس توہین کے نتیجے میں) اللہ کے نبی ﷺ نے بددعا کی کہ: اللہ ان کو چکنا چور ریزہ ریزہ کردے، (چناں چہ ایسا ہی ہوا)۔

۸ قال النبي ﷺ: لينعلهما جميعا أو ليخلعهما جميعا [مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب استحباب لبس النعال في اليمنیٰ، ۲: ۱۹۷، ح: ۲۰۹۷] آپ ﷺ نے فرمایا: یا تو دونوں جوتوں کو پہنے یا دونوں جوتوں کو اتاردے۔

۹ قال أنس بن مالك: كنا جلوسا مع رسول الله ﷺ فقال: يطلع عليكم الآن رجل

(۱۱) پہننے سے پہلے جوتوں کو جھاڑ لینا۔(شرح شرعۃ الاسلام: ۲۶۳) (تا کہ کوئی موذی چیز تکلیف نہ پہنچائے، جیسا کہ سونے سے پہلے بستر جھاڑنے کی شریعت میں تعلیم ہے)[10]۔

(۱۲) (اگر کھڑے ہوکر پہننے میں گرنے کا اندیشہ ہو یا دِقّت ہو تو) بیٹھ کر جوتے پہننا[11]۔

(۱۳) جوتے پہننے میں داہنے پیر سے اور نکالنے میں بائیں پیر سے ابتدا کرنا[12]۔

⬅ من أهل الجنة فطلع رجل من الأنصار، تنطف لحيته من وضوئه، قد تعلق نعليه في يده الشمال إلخ [مسند أحمد، مسند أنس بن مالك، ۲۰: ۱۲۴، ح: ۱۲۶۹۷] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تمھارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا، چناں چہ ایک انصاری شخص آئے جن کی ڈاڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، اور اُنھوں نے اپنے دونوں جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے الخ۔

(۱۰) قال النبي ﷺ: إذا أوى أحدكم إلىٰ فراشه فلينفض فراشه بداخل إزاره [بخاري، كتاب الدعوات، باب، ۲: ۹۳۵، ح: ۶۳۲۰] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بستر پر سونے کے ارادے سے آئے تو اُسے چاہیے کہ اپنی تہ بند کے اندرونی حصے سے چادر (بستر) کو جھاڑ لے۔

(۱۱) قال أنس: أن النبي ﷺ نهى أن ينتعل الرجل وهو قائم [ترمذي، أبواب اللباس، باب ماجاء في كراهية المشي في النعل الواحد، ۱: ۳۰۷، ح: ۱۷۷۵] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲) قال النبي ﷺ: إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنىٰ، وإذا نزع فليبدأ بالشمال؛ ليكن اليمنىٰ أولهما تنعل وأخرهما تنزع [مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب استحباب لبس النعال في اليمنىٰ، ۲: ۱۹۷، ح: ۲۰۹۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی جوتا پہنے تو داہنی طرف سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتدا کرے؛ تا کہ داہنی طرف والا حصہ پہننے میں پہلا اور نکالنے میں اخیری ہو۔

گھر سے نکلنے کے آداب

① (اگر موقع ہوتو) گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا[1]۔

② گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَن نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا[2]۔

③ گھر سے نکلتے وقت سلام کرنا[3]۔

---

① قال النبي ﷺ: إذا خرجت من منزلك فصل ركعتين، تمنعانك مخرج السوء [بزار ١: ٣٥٧، ح:٧٤٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر، یہ دو رکعتیں تجھے گھر سے نکلنے کے دوران ناگواری سے بچائیں گی۔

② قالت أم سلمة: أن النبي ﷺ كان إذا خرج من بيته قال: بسم الله توكلت على الله، اللّٰهمَّ إنا نعوذبك من أن نزل، أو نضل، أو نَظلِم، أو نُظلَم، أو نجهَل، أو يُجهَل علينا [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا خرج من بيته، ٢: ١٨١، ح:٣٤٢٧] حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بسم الله إلخ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! اس بات سے کہ ہم پھسل جائیں، یا گمراہ ہو جائیں، یا ہم ظلم کریں، یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم نادانی کریں، یا ہم پر نادانی کی جائے؛ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔

③ قال النبي ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله، وإذا خرجتم فاودعوا أهله بسلام [شعب الإيمان للبيهقي، باب مقاربة أهل الدين وإفشاء السلام، فصل في سلام من دخل بيته إلخ، ١١: ٢٣١، ح: ٨٣٥٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، اور جب گھر سے نکلو تو گھر والوں کو سلام کہہ کر جدا ہو۔

④ گھر سے نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھنا : اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ[④]۔

④ قالت أم سلمة: ماخرج رسول اللهﷺ من بيتي قط إلا رفع طرفه إلى السماء فقال: اللّٰهُمَّ إني أعوذبك أَن أَضِلَّ أَو أُضَلَّ أَو أَزِلَّ أَو أُزَلَّ أَو أَظلِمَ أَو أُظلَمَ أَو أَجهَلَ أَو يُجهَلَ عَلَيَّ [أبوداود، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا خرج من بيته، ٢: ٦٩٥،ح:٥٠٩٣] حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبیﷺ کبھی بھی میرے گھر سے نہیں نکلے مگر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ إني أعوذبك أَن أَضِلّ إلخ۔ اے اللہ! میں اس بات سے کہ مَیں گمراہ ہوں، یا گمراہ کیا جاؤں، یا مَیں پھسلوں، یا پھسلایا جاؤں، یا مَیں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا مَیں نادانی کروں یا مجھ پر نادانی کی جائے؛ تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گھر میں داخل ہونے کے آداب

① کھنکھار کر یا جوتوں کو حرکت دے کر گھر والوں کو اپنے آنے سے باخبر کرنا①۔

② دروازہ میانہ انداز سے کھٹکھٹانا②۔

③ دائیں پیر سے داخل ہونا③۔

④ گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا④۔

⑤ گھر والوں کو سلام کرنا⑤۔

---

① قال الإمام أحمد بن حنبل: إذا دخل الرجل بيته استحب له أن يتنحنح أو يحرك نعليه [تفسير ابن كثير تحت قوله تعالى: حتىٰ تستأنسوا وتسلموا علىٰ أهلها] امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں: جب آدمی گھر میں داخل ہو تو اُس کے لیے مناسب ہے کہ وہ کھنکھار لے، یا اپنے جوتوں کو حرکت دے۔

② قد قرع بعض الناس الباب بعنف وبشكل متواصل على الإمام أحمد بن حنبل، فقام وفتح الباب وهو يقول: هذا دق الشرط [من أدب الإسلام، ص:١٧] کسی نے امام احمدؒ کا دروازہ زور زور سے اور مسلسل کھٹکھٹایا، تو کھڑے ہو کر دروازہ کھولا اور فرمایا: یہ تو پولیس (وارنیٹر) کی طرح کھٹکھٹانا ہے۔

③ قالت عائشة : كان النبي ﷺ يحب التيمُّن ما استطاع [بخاري، كتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد، ١: ٦١، ح: ٤٢٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ حتی الوسع داہنی طرف کو پسند فرماتے تھے۔

④ قال النبي ﷺ : إذا ولج الرجل بيته فليقل : "اللّٰهُمَّ إني أسئلك خير المولج

⑥ گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک کرنا⑤۔

⑦ دو رکعت نماز پڑھنا⑥۔

❁❁❁❁❁

⬅ وخير المخرج، بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا" ثم يسلم على أهله [أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقول الرجل إذا دخل بيته، ۲: ۶۹۵، ح:۵۰۹۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے: اللھم إني إلخ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ دعا کا ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے بہترین داخل ہونے اور بہترین نکلنے کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے، اور اللہ ہی کے نام پر- جو ہمارا رب ہے- بھروسہ کرتے ہیں۔

⑤ قالت عائشة أن النبي ﷺ كان إذا دخل بيته بدأ بالسواك [مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، ۱: ۱۲۸، ح: ۲۵۳] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو پہلے مسواک کرتے۔

⑥ قال النبي ﷺ: وإذا دخلت بيتك فصل ركعتين تمنعانك مدخل السوء [بزار، ۱: ۳۵۷، ح:۷۴۶] آپ ﷺ نے فرمایا: اور جب تُو گھر میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے، یہ تجھے گھر میں داخل ہونے کے دوران ناگواری سے بچالے گی۔

چلنے کے آداب

① نیک نیت سے قدم اٹھانا، اور اپنی رفتار کو حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی رفتار کے مطابق بنانے کی سعی کرنا① (یعنی قدرے تیزی کے ساتھ، جھکتے ہوئے، مضبوطی سے قدم اٹھانا)۔

کوئی بھی مباح کام کیا جارہا ہو تو شروع کرنے سے پہلے اچھی نیت کر لینا، مثلاً: کھانے کے لیے جارہا ہو تو یہ نیت کرلے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے اس لیے جارہا ہوں، وغیرہ۔

② تواضع سے چلنا، تکبر سے نہ چلنا②۔

③ چلنے میں بناوٹی خشوع نہ کرنا③۔

---

① كان علي إذا وصف رسول الله ﷺ قال: كان إذا مشى تقلع كأنما ينحط من صبب [شمائل ترمذي، باب في مشية رسول الله ﷺ، ص:٩٦، ح:١١٨] حضرت علیؓ جب آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے تو کہتے: جب آپ ﷺ چلتے تھے تو قوت سے پیر اٹھاتے تھے، گویا آپ ﷺ نشیب میں اتر رہے ہیں۔

قال أبوهريرة: وما رأيت أحدا أسرع في مشيته من رسول الله ﷺ [شمائل ترمذي، باب في مشية رسول الله ﷺ، ص:٩٥، ح:١١٧] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: اور میں نے چال میں رسول اللہ ﷺ سے تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا۔

② قال الله سبحانه وتعالى: وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا [الإسراء: ٣٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور زمین پر اکڑ کر مت چلو، نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔

③ قد رأى عمر بن الخطاب شابا يمشي متمارضا، فسأله أمريض أنت؟ قال: لا، فرفع عمر الدرة، فضربه بها وأمره أن يمشي بقوة [موسوعة الآداب الإسلامية، ص:٧٨٢]

④ ایک چپل پہن کر نہ چلنا④۔

⑤ کبھی کبھی ننگے پیر چلنا⑤۔

⑥ مضبوطی کے ساتھ چلنا⑥۔

⑦ بار بار پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا⑦۔

⑧ عورتوں کا راستے کے درمیان میں نہ چلنا⑧۔

➡ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک جوان کو دیکھا جو بیماروں کی سی چال چل رہا تھا، تو اُس سے پوچھا: کیا تُو بیمار ہے؟ تو اُس نے کہا: نہیں، تو آپؓ نے کوڑا اُٹھایا اور اسے مارا، اور اُس کو قوت کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔

④ قال النبي ﷺ : لينعلهما جميعا أو ليخلعهما جميعا [مسلم ، كتاب اللباس والزينة ، باب استحباب لبس النعال في اليمنىٰ إلخ، ۲: ۱۹۷، ح:۲۰۹۷] آپ ﷺ نے فرمایا: یا تو دونوں جوتوں کو پہنے یا دونوں جوتے اتار دے (البتہ دو تین قدم چلنے میں مضائقہ نہیں)۔

⑤ قال فضالة بن عبيد : كان النبي ﷺ يأمرنا أن نحتفي أحيانا [أبوداود، أول كتاب الترجل، ۲: ۵۷۳، ح:٤١٦٠] حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ کبھی کبھی ننگے پیر چلا کریں۔

⑥ كان عَلِيٌّ إذا وصف رسول الله ﷺ قال: كان إذا مشىٰ تقلع كأنما ينحط من صبب [شمائل ترمذي ، باب في مشية رسول الله ﷺ، ص: ۹۶، ح: ۱۱۸] حضرت علیؓ جب آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے تو کہتے: جب آپ ﷺ چلتے تھے تو قوت سے پیر اٹھاتے تھے گویا آپ ﷺ نشیب میں اتر رہے ہیں۔

⑦ كان النبي ﷺ لا يلتفت وراء ه إذا مشىٰ [صحيح الجامع ٤٨٧٠] آپ ﷺ چلتے وقت (بار بار) پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔

⑧ قال النبي ﷺ: ليس للنساء وسط الطريق [شعب الإيمان ، كتاب الحياء ، فصل في حجاب النساء والتغليظ في سترهن ، ۱۰ : ۲٤۱ ، ح : ۷٤۳۸] آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے راستے کے درمیان میں چلنا (مناسب) نہیں ہے۔

راستے کے آداب

① سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا[1]۔

② غیر محرم عورتوں سے نظر کی حفاظت کرنا[2]۔

③ اچھی باتوں کا حکم کرنا[3]۔

④ بری باتوں سے منع کرنا[4]۔

⑤ راہ گیروں کو راستہ بتلانا[5]۔

⑥ مظلوم کی مدد کرنا[6]۔

---

① قالوا: وماحقها یارسول الله؟ قال: ورد السلام [بخاري، کتاب المظالم، باب أفنية الدور والجلوس فيها، ۱: ۳۳۳، ح:۲٤٦٥] صحابہ نے عرض کیا: راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کا جواب دینا۔

② قالوا: وماحقها یا رسول الله؟ قال: غض البصر [أیضاً] صحابہ نے عرض کیا: راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نگاہوں کو پست رکھنا۔

③ قالوا: وماحقها یا رسول الله؟ قال: وأمر بالمعروف [أیضاً] صحابہ نے عرض کیا: راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی باتوں کا حکم کرنا۔

④ قالوا: وماحقها یا رسول الله؟ قال: ونهي عن المنکر [أیضاً] صحابہ نے عرض کیا: راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بری باتوں سے روکنا۔

⑤ قال النبي ﷺ: إن کنتم لابد فاعلین .... واهدوا السبیل [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء علی المجالس في الطریق، ۲: ۱۰۱، ح: ۲۷۲٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اگر راستے پر بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ...... راہ گیر کو راستہ بتایا کرو۔

⑥ قال النبي ﷺ: إن کنتم لابد فاعلین ...... وأعینوا المظلوم [أیضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: اگر راستے پر بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ...... مظلوم کی مدد کرو۔

⑦ راستے میں اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچانا[7]۔

⑧ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا[8]۔

⑨ راستے میں قضائے حاجت نہ کرنا اور نہ ہی کچرا ڈالنا[9]۔

⑩ عرفاً ناپسندیدہ سمجھے جانے والے کام نہ کرنا۔

⑪ راستے کے متعلق حکومتی قوانین کی پابندی کرنا[10]۔

---

⑦ قالوا : وماحقها يا رسول الله؟ قال : وكف الأذىٰ [بخاري ، كتاب المظالم ، باب أفنية الدور والجلوس فيها ، ١ : ٣٣٣ ، ح : ٢٤٦٥] صحابہ نے عرض کیا: راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو تکلیف سے بچانا۔

⑧ قال النبي ﷺ: الإيمان بضع وسبعون شعبة ، فأفضلها قول لاإله إلا الله ، وأدناها إماطة الأذى عن الطريق [مسلم، كتاب الإيمان،باب بيان عدد شعب الإيمان الخ،١: ٤٧،ح: ٣٥] آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، اُن میں سب سے افضل لا إله إلا الله ہے اور سب سے کم درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ: اتقوا اللعانين الذي يتخلى في طريق الناس أو في ظلهم [مسلم ، كتاب الطهارة ، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ١: ١٣٢، ح: ٢٦٩] آپ ﷺ نے فرمایا: لعنت کی دو چیزوں سے بچو: (اُن میں سے ایک اُس شخص کا عمل ہے) جو لوگوں کے راستے میں یا اُن کے سایے میں قضائے حاجت کرتا ہے۔

⑩ قال النبي ﷺ: اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد حبشي [بخاري ، كتاب الأحكام ، باب السمع والطاعة للإمام ، ٢ : ١٠٥٧ ، ح : ٧١٤٢] آپ ﷺ نے فرمایا: سنو اور مانو اگرچہ تم پر حبشی غلام کو حاکم بنایا جائے۔

سلام کے آداب

(۱) سلام کو عام کرنا[۱]۔

(۲) اسلامی الفاظ سے سلام کرنا[۲]۔

(۳) مکمل سلام کرنا، یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[۳]۔

---

(۱) قال البراء بن عازب: أمرنا رسول الله ﷺ بسبع: وإفشاء السلام [بخاري، كتاب الاستيذان، باب إفشاء السلام، ۲: ۹۳۱، ح: ٦٢٣٥] حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے: (ان میں سے ایک ہے:) سلام کو پھیلانا۔

(۲) قال النبي ﷺ: خلق الله آدم علىٰ صورته طوله ستون ذراعا، فلما خلقه قال: اذهب فسلم علىٰ أولئك نفر من الملئكة جلوس، فاستمع مايحيونك، فإنها تحيتك وتحية ذريتك، فقال: السلام عليكم، فقالوا: السلام عليك ورحمة الله، فزادوه ورحمة الله [بخاري، كتاب الاستيذان، باب بدء السلام، ۲: ۹۱۹، ح: ٦٢٢٧] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کی شکل میں پیدا فرمایا، اُن کی لمبائی ساٹھ گز تھی، سو جب ان کی تخلیق ہوئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: فرشتوں کی فلاں جماعت بیٹھی ہوئی ہے اُس کو جا کر سلام کرو، اور وہ آپ کو (جواباً) جو سلام کریں اس کو غور سے سنو، کیوں کہ وہی آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا، تو آپ نے جا کر کہا: السلام علیکم، تو فرشتوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ، فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔

(۳) قال عمران بن حصين: جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: السلام عليكم، فقال النبي ﷺ: "عشر"، وجاء أخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله، فقال النبي ﷺ: "عشرون"، وجاء ثالث فقال: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقال النبي ﷺ: "ثلاثون" [أبوداود، كتاب الأدب، باب كيف السلام، ۲: ۷۰٦، ح: ٥١٩٥] حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں: ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم، آپ ﷺ نے فرمایا: دس نیکی، پھر دوسرے شخص نے آ کر کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا: بیس نیکی، پھر تیسرے شخص نے آ کر کہا:

④ مُردوں کے سلام کے الفاظ سے سلام نہ کرنا (السلام علیکم کے بہ جائے "علیک السلام" سے سلام کی ابتداء نہ کرنا)④۔

⑤ سلام میں غیر مسلموں کی مشابہت اختیار نہ کرنا⑤۔

⑥ سلام میں پہل کرنا⑥۔

مسئلہ: اگر دو مسلمانوں کی آپس میں ملاقات ہو اور دونوں بہ یک وقت سلام کریں تو دونوں پر جواب دینا واجب ہے⑦۔

⬅ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ﷺ نے فرمایا: تیس نیکی۔

④ قال النبي ﷺ: لا تقل عليك السلام ؛ فإن عليك السلام تحية الموتى [أبوداود، كتاب اللباس، باب ماجاء في إسبال الإزار، ۲: ۵٦٤، ح: ٤٠٨٤] آپ ﷺ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہو؛ اس لیے کہ علیک السلام مُردوں کا سلام ہے۔

⑤ قال النبي ﷺ: ليس منا من تشبه بغيرنا ، لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارىٰ ؛ فإن تسليم اليهود الإشارة بالأصابع ، وتسليم النصارىٰ الإشارة بالأكف [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في كراهية إشارة اليد في السلام، ۲ : ۹۹ ، ح : ۲٦۹٥] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کی مشابہت اختیار کرے، تم یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار مت کرو؛ اِس لیے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے، اور نصاریٰ کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔

⑥ سئل النبي ﷺ عن الرجلان يلتقيان أيهما يبدأ بالسلام؟ فقال: أولاهما بالله [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في فضل الذي يبدأ بالسلام، ۲: ۹۹، ح: ۲٦۹٤] آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ: دو آدمی ملے تو اُن میں کون سلام میں پہل کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو اللہ (کی رحمت) سے زیادہ قریب ہو۔

⑦ فإن سلما معا يرد كل واحد [عالمگیري، كتاب الكراهية، باب السلام، ٥ : ۳۲٥]

⑦ اہلِ کتاب اور مشرکین کو سلام میں پہل نہ کرنا⑧۔

⑧ غیر مسلموں کے سلام کے جواب میں صرف وَعَلَيْكُم کہنا⑨۔

⑨ گفتگو شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا⑩۔

⑩ (سلام کا جواب نہ ملے تو) تین مرتبہ سلام کرنا⑪۔

⑪ چھوٹے کا بڑے کو، گزرنے والے کا بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹی جماعت کا بڑی جماعت کو سلام میں پہل کرنا⑫۔

⑫ بچوں کو سلام کرنا⑬۔

---

⑧ قال النبي ﷺ: لا تبدؤوا اليهود ولا النصارىٰ بالسلام [مسلم، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، ٢: ٢١٤، ح: ٢١٦٧] آپ ﷺ نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو۔

⑨ قال النبي ﷺ: إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا وعليكم [بخاري، كتاب الاستيذان، باب كيف الرد علىٰ أهل الذمة السلام، ٢: ٩٢٥، ح: ٦٢٥٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمھیں اہلِ کتاب سلام کریں تو (اُن کے جواب میں) صرف ''وعلیکم'' کہو۔

⑩ قال النبي ﷺ: السلام قبل الكلام [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب السلام قبل الكلام، ٢: ٩٩، ح: ٢٦٩٩] آپ ﷺ نے فرمایا: بات سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

⑪ قال أنس: أن رسول الله ﷺ كان إذا سلَّم سلَّم ثلاثا [بخاري، كتاب الاستيذان، باب التسليم والاستيذان ثلاثا، ٢: ٩٢٣، ح: ٦٢٤٤] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

⑫ قال النبي ﷺ: يسلم الصغير على الكبير، والمار على القاعد، والقليل على الكثير [بخاري، كتاب الاستيذان، باب يسلم الصغير على الكبير، ٢: ٩٢١، ح: ٦٢٣٤] آپ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کرے۔

⑬ قال ثابت البناني: أن أنس بن مالك مر علىٰ صبيان فسلم عليهم، وقال:

⑬ محرم عورتوں کو سلام کرنا⑬۔

⑭ سونے والوں کی موجودگی میں بیدار لوگوں کو معتدل آواز سے سلام کرنا⑮۔

⑮ مجلس سے جدائیگی کے وقت سلام کرنا⑯۔

نوٹ: مسلمان اور کفار کے مشترکہ مجمع میں سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے⑰۔

⬅ كان النبي ﷺ يفعله [بخاري، كتاب الاستيذان، باب التسليم على الصبيان، ٢: ٩٢٣، ح: ٦٢٤٧]
حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالکؓ کا گزر بچوں کے پاس سے ہوا تو ان کو سلام کیا اور فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے۔

⑭ قالت أسماء بنت يزيد: أن رسول الله ﷺ مر في المسجد يوما وعصبة من النساء قعود فألوىٰ بيده التسليم [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في التسليم على النساء، ٢: ٩٩، ح: ٢٦٩٨] حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں: نبی ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے، عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

⑮ قال مقداد: فيجيء (النبي ﷺ) من الليل، فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان [مسلم، كتاب الأشربة، باب إكرام الضيف، ٢: ١٨٤، ح: ٢٠٥٥] حضرت مقدادؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ رات میں جب گھر تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہو جائے اور بیدار آدمی سن لے۔

⑯ قال النبي ﷺ: إذا انتهىٰ أحدكم إلى المجلس فليسلم، فإذا أراد أن يقوم فليسلم فليست الأولىٰ بأحق من الآخرة [أبوداود، كتاب الأدب، باب في السلام إذا قام من المجلس، ٢: ٧٠٧، ح: ٥٢٠٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے، پھر جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ سلام کرے، اس لیے کہ پہلا سلام آخری سلام سے زیادہ اولیٰ نہیں ہے۔

⑰ قال أسامة بن زيد أن النبي ﷺ مر بمجلس فيه أخلاط من المسلمين واليهود فسلم عليهم [بخاري، كتاب الاستيذان، باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ٢: ٩٢٤، ح: ٦٢٥٤] حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا گزر ایک مجلس سے ہوا جس میں مسلمان اور یہود مخلوط تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔

مسئلہ: اگر مجلس میں کئی لوگ موجود ہیں؛ مگر آنے والے نے کسی کا نام لے کر سلام کیا تو صرف اُسی کے ذمہ جواب دینا واجب ہے۔ (عالمگیری ۵:۳۲۵)

⑯ تھوڑی دیر کی جدائی کے بعد پھر سے سامنا ہو جائے تو سلام کرنا[18]۔

⑰ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرنا[19]۔

⑱ اگر خالی گھر ہو تو اِس طرح سلام کرنا : اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ . [شامي: ٤١٣]

⑲ سلام کا جواب دینا[20]۔

⑳ سلام کرنے والے کو اُس کے الفاظ سے بہتر الفاظ میں یا کم از کم ان ہی الفاظ میں جواب دینا[21]۔

---

⑱ قال النبي ﷺ : إذا اصطحب رجلان مسلمان فحال بينهما شجر أو حجر أو مدر فليسلم أحدهما على الآخر [شعب الإيمان، مقاربة أهل الدين، فصل في أهل الخيام والبيوت، ١١: ٢٣٧، ح: ٨٤٧١] آپ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان ساتھ جارہے ہوں اور چلتے چلتے دونوں کے درمیان درخت یا پتھر یا کوئی کچا مکان حائل ہو جائے تو (پھر ساتھ ہو جانے پر) دونوں ایک دوسرے کو (دوبارہ) سلام کرے۔

⑲ قال النبي ﷺ: إذا ولج الرجل بيته فليقل: اللّٰهُمَّ إني أسألك خير المولج (إلىٰ أن قال:) ثم ليسلم علىٰ أهله [أبوداود، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا دخل بيته، ٢: ٦٩٥، ح: ٥٠٩٦] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی جب گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اللّٰهُمَّ إني أسألك خير المولج وخير المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا ، پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

⑳ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم خمس (وفيه) : رد السلام [بخاري، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ١: ١٦٦، ح: ١٢٤٠] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: (مِن جملہ ان میں سے) سلام کا جواب دینا۔

㉑ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿ وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ﴾

(٢١) غائبانہ سلام بھیجنا(٢٢)۔

(٢٢) غائبانہ سلام کا جواب عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ سے دینا(٢٣)۔

❁❁❁❁❁

⊃ [النساء: ٨٦] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تمھیں کوئی شخص سلام کرے تو تم اُسے اُس سے بھی بہتر طریقے پر سلام کرو، یا (کم از کم) اُن ہی الفاظ میں اُس کا جواب دے دو۔

(٢٢) قال النبي ﷺ لعائشة : إن جبريل يقرأ عليك السلام [بخاري، كتاب الاستيذان، باب إذا قال فلان يقرئك السلام، ٢ : ٩٢٤، ح : ٦٢٥٣] آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا: حضرت جبرئیل تمھیں سلام عرض کرتے ہیں۔

(٢٣) فقلت : أبي يقرئك السلام ، فقال : عليك وعلىٰ أبيك السلام [أبوداود، كتاب الأدب، باب في الرجل يقول فلان يقرئك السلام، ٢ : ٧١٠، ح : ٥٢٣١] ایک صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کا سلام عرض کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عليك وعلىٰ أبيك السلام۔

کھانے کے آداب

کھانے کے متعلق عام آداب

① حلال غذا کھانا[1]۔

② تقویت علی العبادۃ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کی نیت سے کھانا کھانا[1]۔

③ کھانے پینے میں فضول خرچی نہ کرنا[2]۔

④ پیٹ بھرا ہوا ہونے کی حالت میں نہ کھانا[3]۔

⑤ پیٹ بھر کر نہ کھانا[4]۔

---

① قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿يَأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ [المؤمنون: ٥١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے پیغمبرو! پاکیزہ حلال چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

② قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ [الأعراف:٣١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی مت کرو۔

قال النبي ﷺ: كلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا مالم يخالطه إسراف أو مخيلة [ابن ماجه، كتاب اللباس، باب البس ماشئت، ص: ٢٥٧، ح: ٣٦٠٥] آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو اور کپڑے پہنو جب تک کہ اُس کے ساتھ اسراف اور تکبر نہ ملے۔

③ قال عبد الله بن عمر: نهىٰ رسول الله ﷺ عن الجلوس علىٰ مائدة يشرب عليها الخمر، وأن يأكل الرجل وهو منبطح علىٰ بطنه [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب الجلوس علىٰ مائدة عليها بعض مايكره، ٢: ٥٣٠، ح: ٣٧٧٤] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا جہاں شراب پی جارہی ہو، اور بھرے پیٹ کھانے سے بھی منع فرمایا۔

④ قال الشافعي: ماشبعت منذ ست عشرة سنة إلا مرة، فأدخلت يدي فتقيأتها؛

⑥ راستے میں نہ کھانا⑤۔

⑦ نماز سے پہلے کچی پیاز، لہسن وغیرہ بدبودار چیز نہ کھانا⑥۔

⑧ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد کھانا اور قیلولہ کرنا⑦۔

⑨ شام (رات) کا کھانا ترک نہ کرنا⑧۔

⑩ سونے چاندی کے برتن میں نہ کھانا⑨۔

لأن الشبع يثقل البدن، ويقسي القلب، ويزيل الفطنة، ويجلب النوم، ويضعف عن العبادة [سير أعلام النبلاء ١٠: ٣٦] امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ: مَیں نے سولہ سال میں صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور اُس کو بھی قے کر کے نکال دیا؛ اِس لیے کہ پیٹ بھر کر کھانا بدن کو بوجھل کر دیتا ہے، دل کو سخت کر دیتا ہے، عقل کو ختم کر دیتا ہے، نیند کو کھینچ لاتا ہے، اور عبادت میں سستی پیدا کر دیتا ہے۔

⑤ قال النبي ﷺ : الأكل في السوق دناءة [مجمع الزوائد، كتاب الأطعمة، باب الأكل في السوق، ٥: ٢٥، ح: ٧٩٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: بازار میں کھانا بے حیائی اور کمینہ پن ہے۔

⑥ قال النبي ﷺ: من أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أوفليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته [بخاري، كتاب الأذان، باب ماجاء في الثوم الني، ١: ١١٨، ح: ٨٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے یا (فرمایا) ہماری مسجد سے دور رہے، اور اپنے گھر بیٹھا رہے۔

⑦ قال سهل بن سعد: كنا نقيل ونتغدى بعد الجمعة [بخاري، كتاب الاستيذان، باب القائلة بعد الجمعة، ٢: ٩٢٩، ح: ٦٢٧٩] حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

⑧ قال النبي ﷺ: تعشوا ولو بكف من حشف، فإن ترك العشاء مهرمة [ترمذي، أبواب الأطعمة، باب ماجاء في فضل العشاء، ٢: ٧، ح: ١٨٥٦] آپ ﷺ نے فرمایا: شام کو کھاؤ چاہے ایک مٹھی ردی کھجوریں ہوں؛ اس لیے کہ شام کو نہ کھانا بڑھاپے کا سبب ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ: لاتشربوا في آنية الذهب والفضة ولاتأكلوا في صحافها [بخاري، كتاب الأطعمة، باب الأكل في إناء مفضض، ٢: ٨١٦، ح: ٥٤٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: سونے چاندی کے برتن میں نہ پیو، اور نہ سونے چاندی کی طشتریوں میں کھانا کھاؤ۔

⑪ ایک ساتھ مل کر کھانا[10]۔

کھانے سے پہلے کے آداب

① کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا[11]۔

نوٹ: ہلکے ناشتے کے لیے ہاتھ نہ دھوئے جاسکے تو کوئی حرج نہیں[12]۔

② دسترخوان بچھا کر کھانا[13]۔

---

⑩ قال النبي ﷺ : اجتمعوا علیٰ طعامکم واذکروا اسم الله علیه ، یبارك لکم فیه [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب في الاجتماع على الطعام،۲: ۵۲۸،ح:۳۷۶٤] آپ ﷺ نے فرمایا: مل کر کھانا کھاؤ اور کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو، کھانے میں برکت ہوگی۔

⑪ قال النبي ﷺ: برکة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده [شمائل ترمذي،باب ماجاء في صفة وضوء رسول الله ﷺ عند الطعام، ص:۱۲۹، ح:۱۹۱] آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے سے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

⑫ قال جابر بن عبدالله : أقبل رسول الله ﷺ من شعب من الجبل وقد قضی من حاجته ، وبین أیدینا تمر علیٰ ترس أو حجفة ، فدعوناه ، فأکل معنا وما مس ماء [أبوداود ، كتاب الأطعمة، باب في طعام الفجأة، ۲: ۵۲۸، ح:۳۷۱۳] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ پہاڑ کی وادی پر اپنی ضرورت سے فارغ ہوکر ہمارے پاس تشریف لے آئے، اور اس وقت ہمارے سامنے ڈھال پر کچھ کھجوریں رکھی ہوئی تھیں، ہم نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی، آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ کھجوریں تناول فرمائیں، اور آپ نے پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

⑬ قیل لقتادة: علیٰ ما کانوا یأکلون؟ قال: علی السفر [بخاري، كتاب الأطعمة،باب الخبز المرقق والأكل على الخوان والسفر، ۲: ۸۸۱،ح:۵۳۸٦] حضرت قتادہؒ سے پوچھا گیا کہ: (آپ ﷺ اور صحابہ) کس چیز پر کھانا تناول فرماتے تھے؟ تو فرمایا کہ: دسترخوان پر۔

۳ جوتے چپل اتار کر کھانا[۱۴]۔

۴ تواضع سے کھانا اور انکساری والی نشست اختیار کرنا[۱۵]۔

نوٹ: کھانے کے لیے بیٹھنے کے تین مستحب طریقے علامہ شامیؒ نے نقل فرمائے ہیں:

[۱] ''اُکڑو'' یعنی آدمی سرین پر بیٹھے اور گھٹنوں کو کھڑا رکھے؛ اسی کو علامہ شامیؒ نے پہلا درجہ دیا ہے۔

[۲] ''دوزانو'' یعنی جیسے ہم نماز میں قعدہ کے اندر بیٹھتے ہیں، لیکن اس میں یہ ہے کہ نماز میں بیٹھنے کے دوران تو بائیں پاؤں کو بچھا کر دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے ہیں، اور کھانے کے لیے بیٹھنے میں دونوں پاؤں کو بچھایا جائے گا، اور ایک کی پشت دوسرے پر رکھ کر اور آگے کی طرف جھک کر بیٹھیں گے۔

[۳] اور تیسری ہیئت یہ ہے کہ بایاں پاؤں نیچے موڑ کر، اور دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر بیٹھے۔

ملحوظہ: ٹیبل کرسی پر بیٹھ کر کھانا جائز ہے؛ مگر زمین پر بیٹھ کر کھانا اقرب الی السنۃ ہے۔

(حدیث کے اصلاحی مضامین ۹: ۴۳۴)

---

۱۴ قال النبي ﷺ: إذا أكلتم الطعام فاخلعوا نعالكم فإنه أروح لأقدامكم [مجمع الزوائد، كتاب الأطعمة، باب خلع النعال عند الأكل، ٥: ٢٣، ح: ٧٩١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے جوتوں کو اتار دو؛ اس لیے کہ یہ تمھارے پیروں کو زیادہ راحت پہنچانے والا ہے۔

۱۵ قال النبي ﷺ: آكل كما يأكل العبد، وأجلس كما يجلس العبد [أبويعلى، مسند عائشة، ٨: ٣١٨، ح: ٤٩٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے، اور ایسے بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے۔

⑤ کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ اللّٰہ پڑھنا[16]۔

⑥ کھانے میں عیب نہ نکالنا[17]۔

⑦ کھانے کو نہ سونگھنا[18]۔

کھانے کے دوران برتے جانے والے آداب

① داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا[19]۔

② چھوٹا لقمہ لینا۔[الأدب في الدين :٥٦]

③ تین انگلیوں سے کھانا[20]۔

---

⑯ قال النبي ﷺ: یاغلام! سم الله [بخاري، کتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٢: ٨٠٩، ح: ٥٣٧٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے۔
قال النبي ﷺ: إذا أصبتم مثل هذا وضربتم بأيديكم، فقولوا بسم الله وبركة الله [المعجم الأوسط، باب من اسمه احمد، ٢: ٣٦٥، ح: ٤٢٤٧] (حضور ﷺ کے سامنے دسترخوان پر بہت ساری چیزیں رکھی ہوئی تھیں تو) آپ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا: جب تم ایسی چیزیں پاؤ اور اپنے ہاتھوں کو اس کی طرف بڑھاؤ تو کہو: بسم اللہ و برکۃ اللہ۔

⑰ قال أبوهريرة: ماعاب النبي ﷺ طعاما قط [بخاري، کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ١: ٥٠٣، ح: ٣٥٦٣] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

⑱ قال النبي ﷺ: لا تشموا الطعام كما تشمه السباع [كنز العمال، باب المدخل، ١٥: ٢٦١، ح: ٤٠٨٧٣] آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کو مت سونگھو جیسا کہ درندے سونگھتے ہیں۔

⑲ قال النبي ﷺ: یاغلام! سم الله، وكل بيمينك [بخاري، کتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٢: ٨٠٩، ح: ٥٣٧٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا۔

⑳ قال كعب بن مالك: كان رسول الله ﷺ يأكل بثلاث أصابع [مسلم، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع، ٢: ١٧٥، ح: ٢٠٣٢] حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ

④ اپنے سامنے سے کھانا[21]۔

نوٹ: اگر مختلف اقسام کے کھانے یا پھل رکھے ہوں تو دوسری طرف سے بھی اٹھا کر کھا سکتے ہیں[22]۔

⑤ برتن کے اطراف سے کھانا، بیچ میں سے نہ کھانا[23]۔

⑥ چبا چبا کر کھانا۔ [الأدب في الدين :٥٥]

⑦ دستر خوان پر گرا ہوا لقمہ اٹھا کر کھالینا[24]۔

⑧ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَه وَاٰخِرَه پڑھنا[25]۔

تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے۔

[21] قال النبي ﷺ: وكل مما يليك [بخاري، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ۲: ۸۰۹، ح:٥٣٧٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اور اپنے سامنے سے کھا۔

[22] قال النبي ﷺ في قصة طويلة : ياعكراش! كل من حيث شئت؛ فإنه غيرلون واحد [ترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ۲: ۷، ح:١٨٥٧] آپ ﷺ نے ایک موقع پر حضرت عکراش سے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ؛ اس لیے کہ یہ ایک قسم کی کھجوریں نہیں ہیں۔

[23] قال النبي ﷺ: إن البركة تنزل وسط الطعام ، فكلوا من حافتيه ولا تأكلوا من وسطه [ترمذي، أبواب الأطعمة، باب ماجاء في كراهية الأكل من وسط الطعام، ۲: ۳، ح:١٨٠٥] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے؛ لہٰذا برتن کے اطراف میں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔

[24] قال النبي ﷺ: إذا سقط لقمة أحدكم فليمط عنها الأذى وليأكلها ، ولا يدعها للشيطان [مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع، ۲: ۱۷٦، ح:٢٠٣٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اُس کو صاف کر کے کھالے، اور اُسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔

[25] قال النبي ﷺ: إذا أكل أحدكم فليذكر اسم الله، فإن نسي أن يذكر اسم الله في أوله

(۹) جب کھانے میں مکھی گر جائے (اور کھانا چاہے اور ٹھنڈا ہو) تو مکھی کو پورا ڈبو کر پھینک دینا اور پھر وہ کھانا کھالینا(۲۶)۔

(۱۰) دورانِ طعام اچھی باتیں کرنا(۲۷)۔

(۱۱) بہت زیادہ گرم کھانا نہ کھانا(۲۸)۔

(۱۲) کھانے پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا(۲۹)۔

نوٹ: روٹی کو بیچ سے کھانا اور کنارے سے چھوڑ دینا مکروہ ہے۔(نصاب الاحتساب:۱۴۸)

⬅ فليقل: بسم الله أوله وآخره [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ۲: ۵۲۹، ح: ۳۷۶۷]
آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے، پس اگر وہ شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو یوں کہے: بسم الله أوله وآخره۔

(۲۶) قال النبي ﷺ: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه ؛ فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر دواء [بخاري، كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب إلخ، ۱: ۴۶۷، ح: ۳۳۲۰]
آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کے پینے میں مکھی گر جائے تو اُسے ڈبو کر نکال دے؛ اِس لیے کہ اُس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں علاج (دوا) ہے۔

(۲۷) لا تسكتوا على الطعام فإن ذلك من سيرة العجم، ولكن يتكلمون بالمعروف ويتحدثون بحكايات الصالحين في الأطعمة وغيرها [إحياء العلوم، الباب الأول فيما لا بد للمنفرد منه، ۲: ۷]

(۲۸) قال النبي ﷺ: إنه (أي الطعام الذي ذهب فوره ودخانه) أعظم للبركة [مسند أحمد، مسند النساء، حديث أسماء بنت أبي بكر، ۴۴: ۵۲۱، ح: ۲۶۹۵۸] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھانا جو زیادہ گرم نہ ہو، بڑی برکت والا ہوتا ہے۔

(۲۹) قال النبي ﷺ: ثلاث نفخات يكرهن : نفخة حيث يسجد ، ونفخة في الشراب ، ونفخة في الطعام [كنز العمال، فصل في أذكار التحريمة، ۸: ۱۳۷، ح: ۲۲۲۲۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تین پھونکیں ناپسندیدہ ہیں: ایک: سجدے کے وقت پھونک مارنا، دوسری: مشروب میں پھونک مارنا، تیسری: کھانے میں پھونک مارنا۔

⑭ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔[30]

کھانے کے بعد کے آداب

① برتن کو صاف کرنا۔[31]

② انگلیوں کو منہ سے صاف کرنا۔[32]

③ انگلیوں کو تین مرتبہ منہ سے صاف کرنا۔[33]

④ پہلے بیچ کی انگلی پھر شہادت کی پھر انگوٹھا صاف کرنا۔[34]

---

[30] قال النبي ﷺ: لا آكل متكئا [بخاري، كتاب الأطعمة، باب الأكل متكئا، ۲: ۸۱۲، ح: ۵۳۹۸] آپ ﷺ نے فرمایا: مَیں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

[31] قال أنس: وأمرنا أن نَسلُت القصعة [مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع، ۲: ۱۷۶، ح: ۲۰۳٤] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔

[32] قال أنس: كان رسول الله ﷺ إذا أكل طعاما لعق أصابعه الثلاث [أيضاً] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب کھانا کھالیتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

[33] قال أنس: كان النبي ﷺ كان يلعق أصابعه ثلاثا [شمائل ترمذي، باب ماجاء في صفة أكل رسول الله ﷺ، ص: ۱۰۹، ح: ۱٤۲] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ اپنی انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹ لیا کرتے تھے۔

[34] قال كعب بن عجرة: رأيت رسول الله ﷺ يأكل بأصابعه الثلاث: بالإبهام، والتي تليها، والوسطى، ثم رأيته يلعق أصابعه الثلاث قبل أن يمسحها، ويلعق الوسطى، ثم التي تليها، ثم الإبهام [المعجم الأوسط للطبراني، ۲: ۱۸۰، ح: ۱٦٤۹] حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ تین انگلیوں: انگوٹھے، شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی سے کھانا تناول فرمارہے ہیں، پھر میں نے دیکھا کہ پونچھنے سے پہلے ان کو صاف کرلیا، اور (ترتیب یہ تھی کہ) پہلے درمیانی انگلی کو پھر شہادت والی انگلی کو پھر انگوٹھے کو صاف کیا۔

⑤ کھانے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر کرنا[35]۔

⑥ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسلِمِيْنَ۔ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقىٰ وَسَوَّغَه وَجَعَلَ لَه مَخْرَجاً[36]۔

نوٹ: مذکورہ دعا کے علاوہ دیگر منقول دعاؤں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

---

[35] قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ [البقرة: ۱۷۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں، اُن میں سے (جو چاہو) کھاؤ، اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر واقعی تم صرف اُسی کی بندگی کرتے ہو۔

[36] قال أبو سعيد الخدري: كان رسول اللهﷺ إذا فرغ من طعامه قال: الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين [شمائل ترمذي، باب ماجاء في قول رسول اللهﷺ قبل الطعام وبعد مايفرغ منه، ص:۱۳۶، ح:۱۹۰] حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہونے پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: الحمد إلخ تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

قال أبوأيوب الأنصاري: كان رسول اللهﷺ إذا أكل أو شرب قال: الحمد لله الذي أطعم وسقىٰ وسوَّغه وجعل له مخرجا [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب مايقول الرجل إذا طعم، ۲: ۵۳۸، ح: ۳۸۵۱] حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ کھانے یا پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: الحمدلله إلخ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا، اور اُسے بہ آسانی زیرِ حلق اتروایا، اور اُس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

قال النبيﷺ: وإذا شبعتم فقولوا: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ [شعب الإيمان، باب تعديد نعم الله عزوجل،٦: ٣٣٠، ح:٤٢٨٤] (حضور ﷺ کے سامنے دسترخوان پر بہت ساری چیزیں رکھی ہوئی تھیں تو) آپ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا: جب سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو: الحمد لله الذي إلخ

⑦ پہلے دسترخوان اٹھانا پھر خود اٹھنا[۲۷]۔

⑧ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا[۲۸]۔

نوٹ: کھانے کے بعد انگلیوں کو صاف کر کے رومال (یا ٹیشو پیپر) استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے[۲۹]۔

⑨ کھانے کے بعد کلی کرنا[۳۰]۔

⬅ قال النبي ﷺ:من أطعمه الله طعاما فليقل: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْراً مِنْهُ، ومن سقاه الله لبنا فليقل: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ [مسند أحمد، مسند عبدالله بن عباس، ۳: ۴۳۹، ح:۱۹۷۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کوئی کھانا کھلائے تو چاہیے کہ وہ کہے: اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس سے بہتر کھلا۔ اور جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ دودھ پلائے وہ کہے: اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اَور بھی دودھ پلا۔

[۲۷] قال النبي ﷺ: إذا وضعت المائدة، فلا يقوم رجل، حتى ترفع المائدة [ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب النهي أن يقام عن الطعام، حتى يرفع إلخ، ص: ۲۳۷، ح:۳۲۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جب دسترخوان بچھایا جائے تو کوئی شخص کھڑا نہ ہو جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے۔

[۲۸] قال النبي ﷺ: من نام وفي يده غمر ولم يغسله ، فأصابه شيء فلايلومن إلا نفسه [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب في غسل اليد من الطعام، ۲: ۵۳۸، ح:۳۸۵۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں سوجائے کہ اس کے ہاتھ پر چکناہٹ ہو اور وہ اس کو نہ دھوئے، پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

[۲۹] قال النبي ﷺ: إذا أكل أحدكم فلايمسحن يده بالمنديل حتى يَلعَقَهَا أو يُلعِقَهَا [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب في المنديل، ۲: ۵۳۸، ح:۳۸۴۷] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے یہاں تک کہ اُس کو صاف کرلے یا صاف کروالے۔

[۳۰] قال سويد بن النعمان: فأكلنافقام (أي النبي ﷺ) إلى الصلاة فتمضمض ومضمضنا [بخاري ، كتاب الأطعمة ، باب المضمضة بعد الطعام ، ۲ : ۸۴۰ ، ح : ۵۴۵۴] حضرت سوید بن نعمانؓ ⬅

⑩ کھانے کے بعد خلال کرنا[۳۱]۔

کھانے میں دوسروں کے تعلق سے آداب

① حاضرین کو کھانے پر بلانا[۳۲]۔

نوٹ: اگر سب کا مشترکہ کھانا ہو تو صراحۃً یا دلالۃً ساتھیوں کی اجازت کے بغیر بلانا درست نہیں۔

② خادم کو اپنے ساتھ کھلانا یا کم از کم اُس کو کچھ نہ کچھ کھانا دے دینا[۳۳]۔

③ کھانے پینے کے وقت (بلا وجہ حلت وحرمت کی) تحقیقات نہ کرنا[۳۴]۔

⬅ فرماتے ہیں کہ: (سفر خیبر کے موقع پر) ہم نے کھایا، پھر آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی۔

[۳۱] قال النبي ﷺ: تخللوا على أثر الطعام وتمضمضوا [كنز العمال،الفصل الأول في أداب الأكل، ١٥: ٣٥٥، ح:٤٠٨٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کے بعد خلال کرو اور کلی کرو۔

[۳۲] قال الله تعالى: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ [النساء:٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تقسیم کے وقت رشتے دار، یتیم اور مسکین لوگ آ جائیں، تو اُن کو بھی اُس میں سے کچھ دے دو۔

[۳۳] قال النبي ﷺ: إذا أتى أحدكم خادمه بطعامه، فإن لم يجلسه معه فليناوله أكلة أو أكلتين [بخاري، كتاب العتق، باب إذا أتاه خادمه بطعامه، ١: ٣٤٧، ح: ٢٥٥٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارا خادم تمھارے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ، تو (کم از کم) ایک دو لقمے اُس کو دے دو۔

[۳۴] قال النبي ﷺ: إذا دخل أحدكم على أخيه المسلم، فليأكل من طعامه ، ولا يسأل ، ويشرب من شرابه، ولا يسأل [شعب الإيمان للبيهقي،الفصل الثالث في طيب المطعم والملبس، ٧: ٥٢٦، ح:٥٤١٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے یہاں جائے اور اس کے یہاں کھانا کھائے تو (اس کے بارے میں) کچھ نہ پوچھے، اور کوئی مشروب پیے تو (اس سلسلے میں) کچھ نہ پوچھے۔

④ کھانے کی مقدار کم ہوتو ایک دوسرے کو ترجیح دینا[۳۵]۔

⑤ ساتھیوں کے مزاج کی رعایت کرتے ہوئے کھانا۔(یعنی کھانے کے دوران ایسی کوئی صورت اختیار نہ کرنا جو ساتھیوں کو ناگوار ہو)[۳۶]۔

⑥ کھاتے وقت موت (یا کسی ناگوار چیز) کا تذکرہ نہ کرنا؛ تاکہ حاضرین کو کدورت نہ ہو۔[الأدب في الدين :٥٦]

⑦ ایک ساتھ ایک سے زیادہ کھجوریں (نیز اس طرح کی دوسری چیزیں انگور وغیرہ) کو شریکِ طعام کی اجازت کے بغیر نہ کھانا[۳۷]۔

⑧ شریکِ طعام کو دیکھتے نہ رہنا۔ [الأدب في الدين :٥٥]

⑨ اکٹھے کھانے میں سب کے ساتھ فارغ ہونا[۳۸]۔

---

[۳۵] قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر:٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اوران کواپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں چاہے ان پر تنگ دستی کی حالت گزر رہی ہو۔

[۳۶] قال النبي ﷺ : المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده [بخاري ، كتاب الإيمان ، باب المسلم من سلم المسلمون ١: ٦ ، ح : ١٠] آپ ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے لوگ محفوظ رہے۔

[۳۷] قال ابن عمر : نهى رسول الله ﷺ أن يقرن بين التمرتين حتى يستأذن صاحبه [ترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في كراهية القران بين التمرتين، ٢: ٣، ح: ١٨١٤] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا۔

[۳۸] قال النبي ﷺ: إذا وضعت المائدة ، فلا يقوم رجل ، حتى ترفع المائدة ، ولا يرفع يده وإن شبع حتى يفرغ القوم ، وليعذر، فإن الرجل يخجل جليسه ، فيقبض يده ، وعسٰى أن يكون له في الطعام حاجة [ابن ماجه ، كتاب الأطعمة، باب النهي أن يقام عن الطعام ، حتى يرفع إلخ، ص: ٢٣٧، ح:٣٢٩٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب دسترخوان بچھایا جائے تو کوئی شخص کھڑا نہ ہو

(۱۰) دوسروں کے یہاں کھانا کھا کر ان کے واسطے خیر و برکت کی دعا کرنا[۴۹]۔

(۱۱) کھلانے والے کو یہ دعا دینا: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

دوسری دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ۔[۵۰]

⬅ جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے، اور اپنا ہاتھ نہ کھینچے اگر چہ پیٹ بھر جائے یہاں تک کہ تمام لوگ فارغ ہوجائے، (اور اگر ضرورۃً ہاتھ کھینچ لے) تو معذرت کردے؛ اس لیے کہ ہاتھ کھینچنے والا شخص اپنے ساتھی کو شرمندہ کرے گا، جس کی بنا پر وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا، ممکن ہے کہ اس کو ابھی کھانے کی حاجت باقی ہو۔

[۴۹] قال جابر بن عبد الله: صنع أبو الهيثم بن التيهان للنبي ﷺ طعاما، فدعا النبي ﷺ وأصحابه فلما فرغوا قال: أثيبوا أخاكم، قالوا: يا رسول الله! وما إثابته؟ قال: إن الرجل إذا دخل بيته فأكل طعامه، وشرب شرابه، فدعوا له فذلك إثابته [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب في الدعاء لرب الطعام، ۲: ۵۳۸، ح: ۳۸۵۳] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ابوالہیثمؓ نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، چناں چہ آپ ﷺ کو اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی، جب تمام لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو، صحابہ نے عرض کیا: اس کو بدلہ دینا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کسی کے گھر میں داخل ہو اور وہ اسے کھانا کھلائے اور پانی پلائے، تو اُس کے لیے دعا کرو، یہی اُس کے لیے بدلہ ہے۔

[۵۰] قد أكل النبي ﷺ عند بعض أصحابه فلما فرغ دعا لهم، فقال: أكل طعامكم الأبرار وصلت عليكم الملائكة وأفطر عندكم الصائمون [أبوداود، كتاب الأطعمة، باب في الدعاء لرب الطعام، ۲: ۵۳۸، ح: ۳۸۵٤] آپ ﷺ کسی صحابی کے مکان پر کھانے تشریف لے گئے تو جب کھانے سے فارغ ہوگئے تو یہ دعا فرمائی: أكل طعامكم إلخ: تمھارا کھانا نیک لوگ تناول فرمائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں، اور روزے دار تمھارے گھر افطار کریں۔ ⬅

(۱۲) دعوت کھانے کے بعد (بلاضرورت) دیر تک بیٹھے نہ رہنا[۵۱]۔

(۱۳) بیوی کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانا[۵۲]۔

قال النبي ﷺ لبسر: اللّٰهُمَّ بارك لهم فيما رزقتهم فاغفر لهم فارحمهم [مسلم، كتاب الأشربة، باب أكل القثاء والرطب، ۲: ۱۸۰، ح: ۵۳۲۸] اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت بسرؓ کے یہاں کھانا کھانے کے بعد اُن کی درخواست پر یہ دعا دی: اللّٰهُمَّ بارك الخ اے اللہ! تُو نے اِنھیں جو رزق دیا ہے اُس میں برکت عطا فرما، اِن کی مغفرت فرما، اور اِن پر رحم فرما۔

(۵۱) قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا﴾ [الأحزاب: ۵۳] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر جب کھانا کھا چکو تو اپنی اپنی راہ لو۔

(۵۲) قال النبي ﷺ لسعد بن أبي وقاص: وإنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت عليها، حتى ماتجعل في في امرأتك [بخاري، كتاب الجنائز، باب رثاء النبي اسعد بن خولة، ۱: ۱۷۳، ح: ۱۲۹۵] آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا: کہ تُو جو بھی نفقہ اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرے گا اُس پر اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ اُس لقمے کا بھی جو تُو اپنی بیوی کے منہ میں رکھے۔

پینے کے آداب

① بسم اللہ پڑھنا[1]۔

② ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینا[2]۔

③ دیکھ کر پینا۔[مطالع البدور ومنازل السرور، الباب الثاني والثلاثون في الماء وماجري مجراه،١/ ١٧٦،مؤلفه:علي بن عبدالله الدمشقي]

④ اگر مشروب میں مکھی گر جائے اور اُس کو پینا چاہے تو پہلے مکھی کو ڈبو کر نکال پھینکنا اور پھر پینا[3]۔

⑤ بیٹھ کر پینا[4]۔

---

① قال نوفل بن معاوية الديلي: رأيت رسول اللهﷺ يشرب بثلاثة أنفاس، يسمى الله في أولها [المعجم الأوسط للطبراني،كتاب الميم ، باب من اسمه أحمد، ٦: ٢٩٤، ح: ٦٤٥٢] حضرت نوفل بن معاویہؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تین سانس میں پانی پی رہے ہیں، اور شروع میں بسم اللہ پڑھ رہے ہیں۔

② قالت عائشة : كان أحب الشراب إلى رسول اللهﷺ الحلو البارد [شمائل ترمذي ، باب ماجاء في صفة شراب رسول الله ﷺ، ص: ١٣٧، ح: ٢٠٨] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب بہت پسند تھا۔

③ قال النبيﷺ:إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه؛ فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر دواء [بخاري،كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب إلخ،١: ٤٦٧،ح: ٣٣٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کے پینے میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دے؛ اِس لیے کہ اُس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں علاج (دوا) ہے۔

④ قال النبيﷺ:لا يشربن أحد منكم قائما،فمن نسي فليستقيئ [مسلم،كتاب الأشربة، ⬅

نوٹ: بیٹھنے کا موقع نہ ہو تو کھڑے ہو کر پینے کی گنجائش ہے⑤۔

⑥ داہنے ہاتھ سے پینا⑥۔

⑦ تین سانس میں پینا⑦۔

⑧ برتن میں سانس نہ لینا⑧۔

➡ [مسلم، كتاب الأشربة، باب في الشرب قائما، ٢: ١٧٣، ح:٢٠٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر پانی نہ پیے، اور اگر کوئی شخص بھول جائے تو وہ قے کر لے۔

⑤ قال النزال بن سبرة: أتى عليٌّ باب الرحبة، فشرب قائما، وقال: إني رأيت رسول الله ﷺ فعل كما رأيتموني فعلتُ [بخاري، كتاب الأشربة، باب الشرب قائما، ٢: ٨٤٠، ح: ٥٦١٥] حضرت نزّال بن سبرہؓ فرماتے ہیں: حضرت علیؓ کوفہ کے چوک کے پاس تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اور فرمایا: میں نے نبیٔ کریم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا جیسا کہ تم لوگوں نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا۔

نوٹ: محدثین نے اِس روایت کو "ضرورت کے وقت" پر محمول فرمایا ہے۔

⑥ قال النبي ﷺ: إذا شرب فليشرب بيمينه، فإن الشيطان يأكل بشماله ويشرب بشماله [مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ٢: ١٧٢، ح: ٢٠٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی جب پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے؛ اِس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

⑦ قال نوفل بن معاوية الديلي: رأيت رسول الله ﷺ يشرب بثلاثة أنفاس [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب الميم، باب من اسمه أحمد، ٦: ٢٩٤، ح: ٦٤٥٢] حضرت نوفل بن معاویہؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

⑧ قال النبي ﷺ: إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء [بخاري، كتاب الأشربه، باب النهي عن التنفس في الإناء، ٢: ٨٤١، ح: ٥٦٣٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔

⑨ برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پانی نہ پینا[9]۔

⑩ مشکیزہ (اسی طرح بوتل) منھ سے لگا کر نہ پینا[10]۔

⑪ برتن میں پھونک نہ مارنا[11]۔

⑫ سانس لیتے وقت برتن کو منھ سے دور رکھنا[12]۔

⑬ پینے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد بیان کرنا[13]۔

---

⑨ قال أبو سعيد الخدري : نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من ثلمة القدح [أبوداود، كتاب الأشربة، باب في اختناث الأسقية، ۲: ۵۲۳، ح:۳۷۲۱] حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

⑩ قال أبوهريرة: نهى النبي ﷺ أن يشرب من فم السقاء [بخاري، كتاب الأشربة، باب الشرب من فم السقاء، ۲: ۸۴۱، ح:۵۶۲۸] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مشکیزے کے منھ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

⑪ قال أبوسعيد الخدري: أن النبي ﷺ نهىٰ عن النفخ في الشراب [ترمذي، أبواب الأشربة، باب ماجاء في كراهية النفخ في الشراب، ۲: ۱۱، ح:۱۸۸۷] حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

⑫ قال النبي ﷺ: أَبِنِ القدح إذاً عن فيك [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: تب تُو پیالے کو اپنے منھ سے دور کردے (پھر سانس لے)۔

⑬ قال النبي ﷺ: إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها، أو يشرب الشربة فيحمده عليها [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب حمد الله تعالىٰ بعد الأكل والشرب، ۲: ۳۵۲، ح:۲۷۳۴] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کی اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ، کھانا کھائے تو اُس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد بیان کرے، یا پانی پیے تو اس پر حمد بیان کرے۔

⑭ پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْباً فُرَاتاً بِرَحْمَتِہٖ، وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحاً أُجَاجاً بِذُنُوْبِنَا⑭۔

⑮ دودھ (یا دودھ سے بنا ہوا مشروب) پیتے وقت اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ پڑھنا⑮۔

⑯ دودھ (اِسی طرح ہر چکنی چیز) پینے کے بعد کلی کرنا⑯۔

⑰ متعدد افراد کو ایک برتن میں مشروب پیش کیا جائے تو داہنی طرف والے کو دینا⑰۔

---

⑭ عن أبي جعفر مرسلا : كان إذا شرب الماء قال : الحمد لله الذي سقانا عذبا فراتا برحمته ، ولم يجعله ملحا أجاجا بذنوبنا [كنز العمال، الباب الثالث في شمائل تتعلق بالعادات، ٧: ١١١، ح:١٨٢٢٦] حضرت ابوجعفر مرسلاً نقل فرماتے ہیں: کہ آپ ﷺ جب پانی پیتے تو یہ دعا پڑھتے: الحمد لله الذي إلخ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے نہایت میٹھا اور شیریں وافر مقدار میں پانی پلایا، اور اُسے ہمارے گناہوں کی وجہ سے کڑوا اور کھارا نہیں بنایا۔

⑮ قال النبي ﷺ : من أطعمه الله الطعام فليقل : اللّٰهُمَّ بارك لنا فيه وأطعمنا خيرا منه، ومن سقاه الله لبنا فليقل: اللّٰهُمَّ بارك لنا فيه وزدنا منه [ترمذي، أبواب الدعوات، باب مايقول إذا أكل طعاما،٢: ١٨٣، ح:٣٤٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کوئی کھانا کھلائے تو چاہیے کہ وہ کہے: اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس سے بہتر کھلا۔ اور جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ دودھ پلائے وہ کہے: اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اَور بھی دودھ پلا۔

⑯ قال النبي ﷺ: إذا شربتم اللبن فتمضمضوا منه ؛ فإن له دسما [ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها،باب المضمضة من شرب اللبن،ص:٣٨،ح:٤٩٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم دودھ پیو تو کلی کرلو؛ اِس لیے کہ اُس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

⑰ قال أنس بن مالك : أتي النبي ﷺ بلبن قد شيب بماء ، وعن يمينه أعرابي

⑱ داہنی طرف والے کے علاوہ کو دینا ہو تو اُس کی اجازت سے دینا[18]۔

⑲ پلانے والے کا سب سے آخر میں پینا[19]۔

➲ وعن شماله أبوبكر، فشرب ثم أعطى الأعرابي، وقال: الأيمن [انظر: بخاري، كتاب الأشربة، باب شرب اللبن بالماء، ۲: ۸۳۹، ح: ۵۶۱۲] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس پانی سے ملا ہوا دودھ لایا گیا، اور آپ کی داہنی طرف ایک دیہاتی صحابی تھے اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، تو آپ ﷺ نے نوش فرما کر دیہاتی کو دیا، اور فرمایا: داہنی طرف والا مقدم ہے۔

⑱ قال سهل بن سعد: أن النبي ﷺ أتي بشراب فشرب منه، وعن يمينه غلام وعن يساره الأشياخ، فقال للغلام: أتأذن لي أن أعطي هؤلاء؟ فقال الغلام: والله يارسول الله! لاأوثر بنصيبي منك أحدا، فتلّه رسول الله ﷺ في يده [بخاري، كتاب الأشربة، باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ۲: ۸۴۰، ح: ۵۶۲۰] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس ایک پینے کی چیز لائی گئی، آپ ﷺ نے اُس میں سے نوش فرمایا، اور آپ کی داہنی طرف ایک نوعمر لڑکا تھا اور بائیں جانب بڑے صحابہ تھے، تو آپ نے بچہ سے فرمایا: کیا تُو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اِن کو دے دوں؟ تو بچہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو ترجیح نہ دوں گا، تو آپ ﷺ نے وہ پیالہ اُس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

⑲ قال النبي ﷺ: إن ساقي القوم آخرهم شربا [مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، ۱: ۲۳۸، ح: ۶۸۱] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔

عبادات
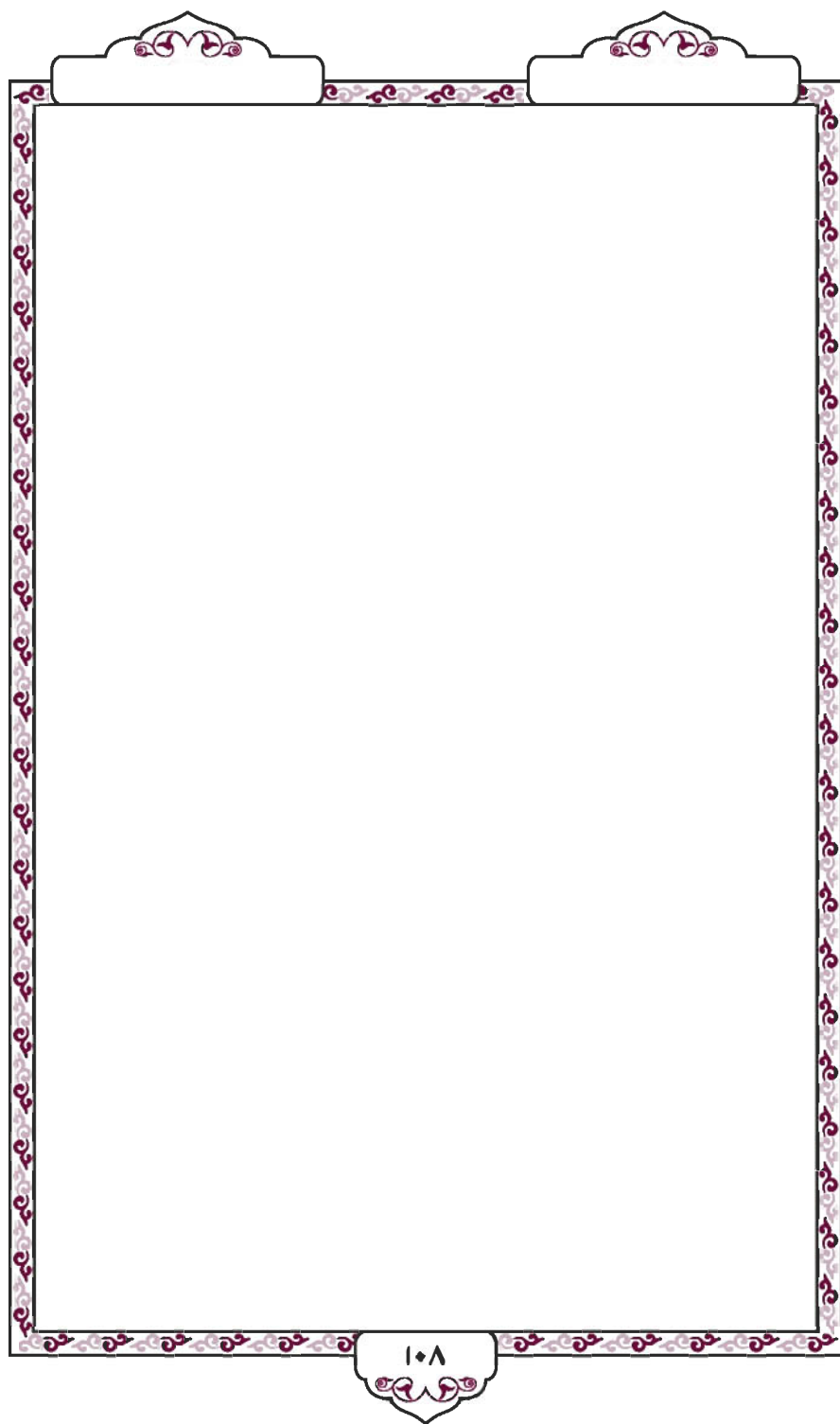
وضو کے آداب

① جس ذات کے لیے طہارت حاصل کر کے اُس کے رُو بہ رُو پیش ہونا ہے اُس کی ہیبت و دبدبہ کا استحضار پیدا کرنا۔ [الأدب في الدين: ٣٠]

② حتی الامکان باوضو رہنے کا اہتمام کرنا[1]۔

③ پانی میں اسراف نہ کرنا[2]۔

④ قبلہ رُخ ہو کر وضو کرنا[3]۔

⑤ وضو کے وقت نیت کرنا[4]۔

⑥ صاف ستھری جگہ پر وضو کرنا۔ [عالمگیری ١: ٩]

---

① قال النبي ﷺ: لن يحافظ على الوضوء إلا مؤمن [ابن ماجه ، أبواب الطهارة وسننها ، باب المحافظة على الوضوء، :٢٤، ح:٢٧٩] آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کی پابندی (کامل) مومن ہی کرتا ہے۔

② مر (النبي ﷺ) بسعد وهو يتوضأ فقال: ماهذا السرف يا سعد!؟ قال: أفي الوضوء سرف؟ قال: نعم، وإن كنت على نهر جار [ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، ص:٣٤، ح:٤٢٥] آپ ﷺ کا گذر حضرت سعدؓ کے پاس سے ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد! یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا کہ: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر کے کنارے پر ہو۔

③ (الجلوس على مكان مرتفع) تحرزا عن الغسالة ، (واستقبال القبلة) في غير حالة الاستنجاء [طحطاوي على مراقي الفلاح: ٤٢]

④ قال النبي ﷺ: إنما الأعمال بالنيات [بخاري، كتاب الوحي، باب كيف كان بدأ الوحي، ١: ٢، ح:١] آپ ﷺ نے فرمایا: تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

⑦ بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنا⑤۔

⑧ داہنی طرف سے شروع کرنا⑥۔

⑨ ترتیب سے وضو کرنا۔ [نور الإيضاح :١٤٧]

⑩ پے در پے وضو کرنا۔ [نور الإيضاح :١٤٧]

⑪ اعضائے وضو کو مَل مَل کر دھونا⑦۔

⑫ اچھی طریقے سے وضو کرنا⑧۔

⑬ وضو کرتے وقت دنیوی باتیں نہ کرنا⑨۔

⑭ وضو سے پہلے تین مرتبہ ہتھیلیوں کو دھونا⑩۔

---

⑤ قال النبي ﷺ:لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه [ترمذي،أبواب الطهارة،باب في التسمية عند الوضوء،١: ١٣،ح:٢٥] آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا (کامل) وضو نہیں ہے جو وضو کے وقت اللہ کا نام نہ لے۔

⑥ قال النبي ﷺ:إذا توضأتم فابدء وا بميامنكم [ابن ماجه،أبواب الطهارة سننها،باب التيمن في الوضوء، ص:٣٣، ح:٤٠٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کرو۔

⑦ والدلك أيضاً سنة [حلبي كبير:٢٤]

⑧ قال النبي ﷺ:إذاقمت إلى الصلاة فاسبغ الوضوء [ابن ماجه، أبواب الطهارة وسننها، باب تخليل الأصابع، ص:٣٥،ح: ٤٤٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو نماز کے لیے کھڑا ہوا کرے تو کامل وضو کر، (ہر عضو کو تین بار دھونا کامل وضو ہے)۔

⑨ ومن اٰدابه : عدم التكلم بكلام الناس [شامي، ١: ٢٥٠]

⑩ لأن عثمان دعا بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلاث مرات ثم قال:رأيت رسول الله ﷺ توضأ نحو وضوئي هذا [بخاري،كتاب الوضوء،باب المضمضة في الوضوء،١: ٢٨،ح:١٩] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا تو تین مرتبہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، پھر آخر میں فرمایا: میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

⑮ وضو کرتے ہوئے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ اور اعضائے وضو کی منقول دعائیں پڑھتے رہنا[11]۔

⑯ مسواک کرنا[12]۔

⑰ تین بار کلی کرنا[13]۔

⑱ تین بار ناک میں پانی چڑھانا[13]۔

⑲ منھ اور ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا اور پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا[14]۔

---

⑪ قال أبو موسى: أتيت رسول الله ﷺ وتوضأ، فسمعته يدعو يقول: اللّٰهُمَّ اغفر لي ذنبي، ووسع لي في داري، وبارك لي في رزقي [سنن كبرىٰ للنسائي، كتاب عمل اليوم والليلة، باب مايقول إذا توضأ، ٩: ٣٦، ح: ٩٨٢٨] حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے، تو میں نے آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: اللّٰهُمَّ اغفرلي إلخ۔

⑫ قال النبي ﷺ: لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل وضوء [موطأ مالك ١: ٦٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو مَیں اُن کو ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم کرتا۔

⑬ قال يحيىٰ: شهدت عمرو بن أبي حسن، سأل عبد الله بن زيد عن وضوء النبي ﷺ، فدعا بتور من ماء فتوضأ لهم، فكفأ على يديه فغسلهما ثلاثا، ثم أدخل يده في الإناء فمضمض واستنشق واستنثر ثلاثا بثلاث غرفات من ماء [بخاري، كتاب الوضوء، مسح الرأس مرة، ١: ٣٢، ح: ١٩٢] حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے عمرو بن اَبوحسن کو دیکھا کہ انھوں نے عبداللہ بن زیدؓ سے آپ ﷺ کے وضو کی کیفیت کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے پانی کا برتن منگایا، اور حاضرین کو وضو کر کے دکھلایا، چناں چہ (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور اسے تین مرتبہ دھویا، پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈال کر پانی لے کر تین چلوؤں سے تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور ناک جھاڑا۔

⑭ وكون (المضمضة والاستنشاق باليد اليمنىٰ) لشرفها (والا متخاط باليسرىٰ) لامتهانها [طحطاوي على مراقي الفلاح: ٤٢]

(۲۰) غیر روزے دار کا کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا(۱۵)۔

(۲۱) چہرہ اور ہاتھ دھوتے وقت چُلّو سے پانی لینا(۱۶)۔

(۲۲) چہرہ دھوتے وقت پیشانی سے شروع کرنا۔[مراقي الفلاح :۴۱]

(۲۳) چہرے پر پانی زور سے نہ مارنا(۱۷)۔

(۲۴) گوشۂ چشم پر ہاتھ پھیرنا(۱۸)۔

(۲۵) ڈاڑھی کا خلال کرنا(۱۹)۔

---

(۱۵) قال النبي ﷺ: أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع، وبالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائما [أبوداود، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار، ۱: ۱۹، ح: ۱۴۲] آپ ﷺ نے فرمایا: وضو اچھی طرح کرو، اور انگلیوں میں خلال کرو، اور روزے دار نہ ہوں تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغے سے کام لو۔

(۱۶) قال عطاء بن يسار أن ابن عباس توضأ فغسل وجهه، أخذ غرفة من ماء فتمضمض بها واستنشق، ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها هكذا أضافها إلى يده الأخرىٰ، فغسل بها وجهه [بخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة،۱: ۲۶، ح:۱۴۰] حضرت عطاء بن یسارؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے وضو کیا چناں چہ اپنا چہرہ دھویا، ایک چلو پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اس طرح کیا کہ اس میں سے کچھ پانی دوسرے ہاتھ پر ڈال کر اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے دھویا۔

(۱۷) مكروهه: لطم الوجه أو غيره بالماء تنزيها [شامی ۱: ۲۵۷]

(۱۸) قال أبو أمامة في ذكر وضوء النبي ﷺ: كان رسول الله ﷺ يمسح المأقين [أبوداود، كتاب الطهارة، باب في إسباغ الوضوء، ۱: ۱۸، ح:۱۳۴] حضرت ابوامامہ آپ ﷺ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ ﷺ گوشۂ چشم پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

(۱۹) قال أنس بن مالك: أن رسول الله ﷺ كان إذا توضأ أخذ كفا من ماء فأدخله تحت حنكه، فخلل به لحيته، وقال: هكذا أمرني ربي [أبوداود، كتاب الطهارة، باب تخليل اللحية، ۱: ۱۹، ح:۱۴۵] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب وضو فرماتے تو ہتھیلی میں پانی لیتے،

(۲۶) ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کے سرے سے دھونے کی ابتدا کرنا[۲۰]۔
(۲۷) کہنیوں اور ایڑیوں پر اہتمام سے پانی بہانا[۲۱]۔
(۲۸) انگلیوں کا خلال کرنا[۲۲]۔
(۲۹) پیروں کی انگلیوں کا خلال (بائیں ہاتھ کی) چھوٹی انگلی سے کرنا[۲۳]۔
(۳۰) تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا[۲۴]۔ (پانی کی کمی وغیرہ اعذار کی وجہ سے ایک یا دو مرتبہ پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔)
(۳۱) اعضائے وضو کو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھونا[۲۴]۔

اور اپنی ٹھوڑی کے نیچے اُس کو داخل کر کے ڈاڑھی کا خلال کرتے، اور فرماتے: مجھے میرے رب نے اِسی طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

[۲۰] (و) يسن البداءة بالغسل من (رؤوس الأصابع) في اليدين والرجلين [مراقي الفلاح: ٤١]

[۲۱] قال جابر بن عبد الله: كان رسول الله ﷺ إذا توضأ أدار الماء على مرفقيه [سنن كبرىٰ للبيهقي، كتاب جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه، باب التكرار في غسل اليدين ١: ٩٣، ح: ٢٥٦] حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب وضو فرماتے تو کہنیوں پر پانی بہاتے۔
قال النبي ﷺ: ويل للأعقاب من النار [ترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء ويل للأعقاب، ١: ١٦، ح: ٤١] آپ ﷺ نے فرمایا: وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے جہنم کی وعید ہے۔

[۲۲] قال النبي ﷺ: خلل أصابع يديك ورجليك [أحمد، مسند عبدالله بن عباس، ٤: ٣٦٥، ح: ٢٦٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرو۔

[۲۳] قال المستورد بن شداد: رأيت رسول الله ﷺ إذا توضأ يدلك أصابع رجليه بخنصره [أبوداود، كتاب الطهارة، باب غسل الرجل، ١: ٢٠، ح: ١٤٨] حضرت مستورد بن شدادؓ فرماتے ہیں: میں نے نبیٔ کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنی چھوٹی انگلی سے پیروں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔

[۲۴] قد توضأ النبي ﷺ يوما ثلاثا ثلاثا، ثم قال: هكذا الوضوء، فمن زاد على هذا

(۳۲) پورے سر کا مسح کرنا(۲۵)۔

(۳۳) مسح کی ابتدا پیشانی سے کرنا اور دونوں ہاتھوں سے مسح کرنا(۲۶)۔

(۳۴) کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کرنا(۲۷)۔

(۳۵) کان کا مسح کرتے وقت کان کے سوراخ میں چھوٹی انگلی ڈالنا(۲۸)۔

(۳۶) جائے استنجاء کے ساتھ لگے ہوئے کپڑے پر پانی چھڑکنا (خصوصاً اُس کے لیے جو وسوسے کا مریض ہے)(۲۹)۔

أو نقص فقد أساء وظلم [أبوداود، كتاب الطهارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، ۱: ۱۸، ح: ۱۳۵] آپ ﷺ نے ایک مرتبہ اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کے بعد ارشاد فرمایا: وضو اِس طرح ہوتا ہے، پس جو شخص اِس پر زیادتی یا کمی کرے گا تو اُس نے برا کیا اور ظلم کیا۔

(۲۵) لأن النبي ﷺ كان إذا توضأ أدخل يده في الإناء، فمسح برأسه، فأقبل بيديه وأدبر بهما [أنظر: بخاري، كتاب الوضوء، باب مسح الرأس مرة، ۱: ۳۲، ح: ۱۹۲] آپ ﷺ جب وضو فرماتے تو برتن میں ہاتھ داخل کرتے، پھر اپنے سر کا مسح کرتے، اور اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف لاتے۔

(۲۶) الأظهر أن يضع كفيه وأصابعه على مقدم رأسه ويمدهما إلى القفا على وجه يستوعب جميع الرأس [البحر الرائق، ۱: ۲۷]

(۲۷) قال ابن عباس: أن النبي ﷺ مسح برأسه وأذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بإبهاميه [نسائي، كتاب الطهارة، باب مسح الأذنين، ۱: ۱۴، ح: ۱۰۱] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنے سر کا اور دونوں کانوں کا مسح کیا، کانوں کے اندرونی حصے کا شہادت کی انگلیوں سے اور باہر والے حصے کا انگوٹھوں سے۔

(۲۸) (وإدخال خنصره في صماخ أذنيه) مبالغة في المسح [مراقي الفلاح: ۴۲]

(۲۹) قال الحكم: أن رسول الله ﷺ بال ثم توضأ ونضح فرجه [أبوداود، كتاب الطهارة،

۳۷ (اگر لوٹا یا برتن سے وضو کر رہا ہو تو) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا[۳۰]۔

۳۸ وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھنا: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ[۳۱]۔

۳۹ وضو کے بعد تولیے کا استعمال کرنا[۳۲]۔

باب في الانتضاح ،۱: ۲۲ ، ح : ۱۶۶] حضرت حکمؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنی جائے استنجاء (کے ساتھ لگے ہوئے کپڑے) پر پانی چھڑکا۔

[۳۰] روي عن علي: أنه توضأ ثم قام فأخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم [ترمذي، أبواب الطهارة، باب في وضوء النبي ﷺ كيف كان،۱: ۱۷،ح:۴۸] حضرت علیؓ کے بارے میں مروی ہے کہ: اُنھوں نے وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اسے کھڑے کھڑے پی لیا۔

[۳۱] قال النبي ﷺ : من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال : " أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، اللّٰهُمَّ اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين " فتحت له أبواب الجنة ، يدخل من أيها شاء [ترمذي، أبواب الطهارة ، باب مايقال بعد الوضوء،۱: ۱۸، ح: ۵۵] فأحسن الوضوء ثم رفع نظره إلى السماء [أبوداود، كتاب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا توضأ،۱: ۲۳،ح:۱۷۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا (ایک روایت میں ہے: اچھی طرح وضو کیا پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا) پھر اُس نے کہا: أشهد أن إلخ تو جنت کے تمام دروازے اُس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ دعا کا ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، کوئی اُس کا شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ: محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں میں شامل فرما، اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

[۳۲] قالت عائشة : كانت لرسول الله ﷺ خرقة ينتشف بعد الوضوء [ترمذي، أبواب الطهارة،

(٤٠) وضو کرنے کے بعد نماز شروع کرنے تک پُرسکون رہنا۔[الأدب في الدین: ٣٠]

(٤١) تحیۃ الوضوء پڑھنا(٣)۔

❁❁❁❁❁

(٢) باب المندیل بعد الوضوء، ١: ١٨، ح: ٥٣] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا، جس سے آپ وضو کے بعد (اعضاءِ وضو کو) پونچھ لیتے تھے۔

(٣) قال النبي ﷺ: من توضأ فأحسن الوضوء ثم صلی رکعتین لایسهو فیهما، غفر اللہ له ماتقدم من ذنبه [أبوداود، کتاب الصلاة، باب کراهیة الوسواسة وحدیث النفس في الصلاة، ١: ١٣٠، ح: ٩٠٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے جس میں بے توجہی نہ کرے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے اگلے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

مسواک کے آداب

① بہ کثرت مسواک کرنا، بالخصوص وضو کے وقت مسواک کرنا[1]۔

② مسواک دائیں ہاتھ سے پکڑنا[2]۔

نوٹ: مسواک پکڑنے کا طریقہ: دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو مسواک کے نیچے رکھے، اور اُس کے برابر والی اور درمیان والی اور شہادت والی انگلی کو مسواک کے اوپر رکھے، اور انگوٹھا مسواک کے سرے کی طرف نیچے رکھے[3]۔

③ مسواک کرنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: أمرت بالسواك حتیٰ خشیت أن یکتب عليَ [أحمد، مسند المكيين، حديث واثلة بن الأسقع،٢٥: ٣٨٩، ح:١٦٠٠٧] آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے مسواک کا اِس قدر حکم دیا گیا کہ مجھے اُس کے فرض ہوجانے کا خوف ہوا۔

وقال: لولا أن أشق علیٰ أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل وضوء [موطأ مالك ١: ٦٦] دوسری روایت میں فرمایا: اگر مَیں اپنی امت پر یہ بات باعثِ مشقت نہ سمجھتا تو مَیں اُن کو ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم کرتا۔

② وندب إمساكه بيمناه [شامي١: ٢٣٤]

③ والسنة في أخذه: أن تجعل خنصر يمينك أسفله، والبنصر والسبابة فوقه، والإبهام أسفل رأسه، كما رواه ابن مسعود رضی اللہ عنہ [مراقي الفلاح:٣٨]

④ قالت عائشة : كان رسول الله ﷺ يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله : في طهوره ، وترجله، ونعله، قال مسلم :وسواكه ولم يذكرفي شأنه كله [أبوداود، كتاب اللباس، باب في النعال، ٢: ٥٧١، ح:٤١٤٠] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ تمام کاموں میں حتی الوسع داہنی طرف کو پسند فرماتے، حتیٰ کہ وضو میں، کنگھی میں، جوتا پہننے میں، مسواک کرنے میں (یعنی واجبات اور مباحات امور میں بھی)۔

④ چوڑائی میں مسواک کرنا⑤۔

⑤ مسواک کم ازکم تین مرتبہ الگ الگ پانی لے کر کرنا⑥۔

⑥ مسواک دھو کر استعمال کرنا اور استعمال کر کے دھولینا⑦۔

⑦ اگر معذوری کی وجہ سے مسواک کو نرم کرنے کے لیے نہ چبا سکتا ہو تو دوسرے سے چبوا کر مسواک کرنا⑧۔

⑧ مسواک نہ ہو تو انگلیوں کو اس کے قائم مقام سمجھنا؛ مگر اِس کی عادت نہ بنانا⑨۔

---

⑤ قال حذيفة: كان النبي ﷺ إذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك [بخاري، كتاب الوضوء، باب السواك، ١: ٣٨، ح:٢٤٥] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو چوڑائی میں مسواک کرتے تھے۔

والشوص: دلك الأسنان بالسواك عرضا، قاله ابن الأعرابي وإبراهيم الحربي وأبوسليمان الخطابي وأُخرون [شرح مسلم للنووي ١٢٨]

قال في الدر (ويستاك عرضا، لاطولا) [شامي ١: ٢٣٥]

⑥ والمستحب فيه ثلاث بثلاث مياه [شامي ١: ٢٣٤]

⑦ وعبارة بعضهم: والمستحب بلُّه إن كان يابسا، وغسله بعد الاستياك؛ لئلا يستاك به الشيطان [طحطاوي:٣٧]

⑧ حضرت عائشہؓ نے اللہ کے نبی ﷺ کے مرض الوفات میں حضرت عبدالرحمنؓ کے ہاتھ سے مسواک لے کر چبا کر حضور ﷺ کو دیا تھا۔[أنظر: بخاری، كتاب المغازی، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، ٢: ٦٣٨، ح:٤٤٣٨]

⑨ قال النبي ﷺ: الأصابع تجري مجرى السواك إذا لم يكن السواك [المعجم الأوسط للطبراني ٦: ٢٨٨، ح:٦٤٣٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسواک نہ ہو تو انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہو جائیں گی۔

⑨ بچوں اور ماتحتوں کو بھی مسواک کی تعلیم دینا۔[شرح مسلم :۱۲۷]

⑩ متعدد اشخاص کی موجودگی میں اگر مسواک دینا ہو تو بڑے آدمی کو مسواک پیش کرنا[10]۔

نوٹ: دو موقعوں پر مسواک کرنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے: (۱) دانت کا پیلا پڑ جانا (۲) منھ سے بدبو آنا۔[مرقاۃ المفاتیح ۲: ۳]

❁❁❁❁❁

---

⑩ قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ يستن وعنده رجلان، أحدهما أكبر من الآخر، فأوحي إليه في فضل السواك :أن كبر أعط السواك أكبرهما [أبوداود، كتاب الطهارة، باب في الرجل يستاك بسواك غيره،۱: ۷، ح:۵۰] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: اللہ کے نبی ﷺ مسواک فرما رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص موجود تھے، جن میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، (آپ ﷺ نے مسواک سے فارغ ہو کر چھوٹے کو دینا چاہا)، تو اُسی وقت آپ پر مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی آئی کہ: ابتداء بالا کبر کیجیے، یعنی اِن میں سے بڑے کو مسواک دیجیے۔

اذان کے آداب

(۱) لوجہ اللہ اذان دینا[1]۔

(۲) مؤذن کا متقی ہونا[2]۔

(۳) موذن کا اچھی اور بلند آواز والا ہونا[3]۔

(۴) گانے کے طرز پر اذان نہ دینا[4]۔

---

(۱) قال النبي ﷺ: مَن أذن سبع سنين محتسبا كتب له براءة من النار [ترمذي، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان، ١: ٥١، ح: ٢٠٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سات سال تک ثواب کی نیت سے اذان دے، تو اُس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔

(۲) قال النبي ﷺ: ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ١: ٨٧، ح: ٥٩٠] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں کا متقی آدمی اذان دے اور جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو اور عالم بھی ہو وہ امامت کرائے۔

(۳) قال النبي ﷺ لعبدالله بن زيد بن عبد ربه: فقم مع بلال، فألق عليه ما رأيت فليؤذن به، فإنه أندیٰ منك صوتا [أبوداود، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان، ١: ٧١، ح: ٤٩٩] آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے فرمایا کہ: حضرت بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، اور خواب میں جو دیکھا ہے وہ انھیں کہتے جاؤ، تاکہ وہ اذان دیں؛ کیوں کہ اُن کی آواز آپ سے بلند ہے۔

(۴) قال يحيي البكائي: قال رجل لابن عمر: إني لأحبك في الله، فقال ابن عمر: لكني أبغضك في الله، فقال: ولم؟ قال: إنك تتغنى في أذانك، وتأخذ عليه أجرا [جمع الفوائد، كتاب الصلاة، باب بدء الأذان إلخ، ١: ١٩٨، ح: ١١٧٤] حضرت یحییٰ بکائی فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں، تو ابن عمرؓ نے فرمایا: میں آپ سے اللہ کے لیے بغض رکھتا ہوں، تو اس شخص نے عرض کیا: کیوں؟ تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اس لیے کہ تو اذان میں گانے کا طرز اختیار کرتا ہے، اور اذان پر اجرت لیتا ہے (یعنی اذان صحیح نہیں دیتا اور تقویٰ سے بھی کورا ہے)۔

⑤ بالکل ناسمجھ بچے کا اذان نہ دینا (قبل البلوغ سمجھ دار بچے کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں)[5]۔

⑥ وقت کی پابندی کرنا[6]۔

⑦ باوضو اذان دینا[7]۔

⑧ بلند جگہ پر اذان دینا[8]۔

⑨ اذان قبلہ رخ ہو کر دینا[9]۔

⑩ کھڑے ہو کر اذان دینا[10]۔

---

⑤ قال عطاء: لا بأس أن يؤذن الغلام قبل أن يحتلم [مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الاذان، باب في أذان الغلام قبل أن يحتلم، ١: ٢٠٥، ح: ٢٣٥٤] حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں: اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ بالغ ہونے سے پہلے (سمجھ دار) لڑکا اذان دے۔

⑥ قال النبي ﷺ: المؤذنون أمناء المسلمين علىٰ صلاتهم [مسند الشافعي، باب ومن استقبال القبلة إلخ، ١: ٣٣] آپ ﷺ نے فرمایا: مؤذنین مسلمانوں کی نمازوں کے امین ہیں (یعنی قبل از وقت اذان نہ دے)۔

⑦ قال النبي ﷺ: لا يؤذن إلا متوضئ [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الأذان بغير وضوء، ١: ٥٠، ح: ٢٠١] آپ ﷺ نے فرمایا: باوضو شخص ہی اذان دے۔

⑧ فقد كان بلال يؤذن علىٰ سطح امرأة من بني النجار، بيتها من أطول بيت حول المسجد [أنظر: أبوداود، كتاب الصلاة، باب الأذان فوق المنارة، ١: ٧٧، ح: ٥١٩] حضرت بلالؓ بنی نجار کی ایک عورت کے مکان کی چھت پر اذان دیا کرتے تھے، مسجد کے اطراف میں سب سے زیادہ اونچا گھر اُس کا تھا۔

⑨ فاستقبل القبلة إلخ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان، ١: ٧٥، ح: ٥٠٧] (عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ کے خواب میں آکر اذان دینے والے فرشتہ نے) قبلہ کی جانب رخ کیا۔

⑩ قال رجل من الأنصار: رأيت رجلا كان عليه ثوبين أخضرين، فقام على المسجد،

⑪ کانوں میں انگلیاں ڈالنا⑪۔

⑫ اذان میں مسنون الفاظ کا اہتمام کرنا⑫۔

⑬ ٹھہر ٹھہر کر اذان دینا⑬۔

⑭ حیعلتین کے وقت مؤذن کا اپنے چہرے کو دائیں بائیں گھمانا⑭۔

فأذن ثم قعد قعدة ، ثم قام ، فقال مثلها إلخ[أبوداود ، كتاب الصلاة ، باب كيف الأذان ، ١: ٧٤، ح:٥٠٦] ایک انصاری صحابیؓ فرماتے ہیں: مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے بدن پر دو ہرے کپڑے ہیں، وہ مسجد (کی چھت) پر کھڑا ہوا، اور اُس نے اذان دی، پھر تھوڑی دیر بیٹھا پھر کھڑے ہو کر اذان جیسے کلمات کہے (یعنی اقامت کہی)۔

⑪ قال أبو جحيفة : رأيت بلالا يؤذن ويدور، ويتبع فاه ههنا وههنا وإصبعاه في أذنيه [ترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في إدخال الأصبع الأذن عند الأذان، ١: ٤٩، ح:١٩٧] حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں: مَیں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ وہ اذان دے رہے ہیں اور (حیعلتین میں) گھوم رہے ہیں، اور اپنے منہ کو اِدھر اُدھر گھما رہے ہیں، اِس حال میں کہ اُن کی دو انگلیاں کانوں میں تھیں۔

⑫ الألفاظ الواردة للأذان : الله أكبر الله أكبر، الله أكبر الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله، حي على الصلاة، حي على الصلاة، حي على الفلاح، حي على الفلاح، الله أكبر الله أكبر، لا إله إلا الله [أبوداود، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان، ١: ٧١، ح:٤٩٩] حدیث میں اذان کے الفاظ اِس طرح منقول ہیں: الله أكبر إلخ

⑬ قال النبي ﷺ لبلال: إذا أذنت فترسل في أذانك، وإذا أقمت فاحدر [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الترسل في الأذان، ١: ٤٨، ح:١٩٥] آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا: جب اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو، اور اقامت میں جلدی کرو۔

⑭ قال أبوجحيفة: رأيت بلالا يؤذن فجعلت أتتبع فاه هاهنا وهاهنا، يقول يمينا وشمالا: حي على الصلاة، حي على الفلاح [مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي، ١: ١٩٥، ح: ٥٠٣]

⑮ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد (دو مرتبہ) اَلصَّلَاةُ خَيرٌ مِنَ النَّومِ کہنا⑮۔

⑯ اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھنا: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه ، رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْناً⑯۔

⑰ مغرب کی اذان سننے پر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقبَالُ لَيلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْلِي⑰۔

➲ حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ: مَیں نے حضرت بلال کو اذان دیتے ہوئے اُن کے منہ کو اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے دیکھا، کہ وہ داہنی طرف میں حی علی الصلاۃ اور بائیں طرف حی علی الفلاح کہا کرتے تھے۔

⑮ قال النبي ﷺ لأبي محذوره: فإن كان صلاة الصبح قلت: الصلاة خير من النوم، الصلاة خير من النوم [أبوداود، كتاب الصلاة ،باب كيف الأذان،١: ٧٢،ح:٥٠٠] حضرت ابو محذورہؓ کو اذان سکھلاتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اگر فجر کی نماز کا وقت ہو تو (حی علی الفلاح کے بعد) کہو: الصلاة خير من النوم، الصلاة خير من النوم۔

⑯ قال النبي ﷺ: من قال حين يسمع المؤذن "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالإسلام دينا" غفر له ذنبه [مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، ١: ١٦٧، ح:٣٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سنے اور یہ کلمات کہے: أشهد أن لا إله إلا الله إلخ تو اُس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

⑰ قالت أم سلمة: علمني رسول الله ﷺ أن أقول عند أذان المغرب: اَللّٰهُمَّ إن هذا إقبال ليلك، وإدبار نهارك، وأصوات دعاتك؛ فاغفرلي [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول عند أذان المغرب، ١: ٧٨، ح:٥٣٠] حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ: مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے مغرب کی اذان کے ➲

(۱۸) دورانِ اذان بات نہ کرنا[18]۔

(۱۹) مؤذن کی اذان کا جواب دینا[19]۔

(۲۰) اذان کے بعد درود شریف پڑھنا[20]۔

(۲۱) اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعوَۃِ التَّامَّۃِ، وَالصَّلَاۃِ القَائِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدًا الوَسِیلَۃَ وَالفَضِیلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحمُودًا الَّذِيْ وَعَدتَّہ[21]۔

وقت اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم دی: اللّٰھُمَّ إن ھذا إقبال لیلك إلخ ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد اور دن کی روانگی اور آپ کو پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت ہے، پس میری مغفرت فرمائیے۔

(۱۸) قال إسماعیل الأزرق عن الشعبي: أنه کره الکلام في الأذان [مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الأذان، باب من کره الکلام في الأذان، ۱: ۱۹۳، ح: ۲۲۰۶] اسماعیل ازرق امام شعبیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ: وہ اذان کے دوران کلام کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۹) قال النبي ﷺ: إذا قال المؤذن ثم قال حي علی الصلاة، قال: لاحول ولا قوة إلا بالله، ثم قال: حي علی الفلاح، قال: لاحول ولاقوة إلا بالله إلخ [مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، ۱: ۱۶۷، ح: ۳۸۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اذان کہے...... اور جب وہ حي علی الصلاة کہے تو جواب دینے والا لاحول ولاقوة إلا بالله کہے، اور جب وہ حي علی الفلاح کہے تو جواب دینے والا لاحول ولاقوة إلا بالله کہے۔

(۲۰) قال النبي ﷺ: إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول، ثم صلوا علي [مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، ۱: ۱۶۶، ح: ۳۸٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو ایسا ہی کہو جیسا مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود شریف پڑھو۔

(۲۱) قال النبي ﷺ: من قال حین یسمع النداء: "اللّٰھُمَّ رب ھذه الدعوة التامة، والصلاة القائمة ! اٰت محمدا الوسیلة والفضیلة ، وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته "

(۴۲) اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر نہ نکلنا[۴۲]۔

(۴۳) اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنا[۴۳]۔

(۴۴) اذان اور اقامت کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا[۴۴]۔

(۴۵) آبادی سے باہر نماز پڑھنے والے کا بھی اذان کہنا[۴۵]۔

حلت له شفاعتي يوم القيامة [بخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء، ۱: ۸۶، ح: ۶۱۴]
آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان کے بعد یہ دعا: اللّٰهُمَّ رب إلخ پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ دعا کا ترجمہ: اے اللہ! اے اِس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور مقام محمود۔ جس کا آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔ اُنھیں نصیب فرما۔

[۴۲] قال أبو الشعثاء: كنا مع أبي هريرة في المسجد، فخرج رجل حين أذن المؤذن للعصر، فقال أبوهريرة: أما هذا فقد عصٰى أبا القاسم ﷺ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الخروج عن المسجد بعد الأذان، ۱: ۷۹، ح: ۵۳۶] حضرت ابو الشعثاءؒ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ ایک شخص عصر کی اذان کے بعد مسجد سے نکلا، تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اس شخص نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی۔

[۴۳] قال النبي ﷺ: لا يرد الدعاء بين الأذان والإقامة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب في الدعاء بين الأذان والإقامة، ۱: ۷۷، ح: ۵۲۱] آپ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی ہے۔

[۴۴] قال النبي ﷺ: اجعل بين أذانك وإقامتك قدر ما يفرغ الآكل من أكله، والشارب من شربه، والمعتصر إذا دخل لقضاء حاجته [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الترسل في الأذان، ۱: ۴۸، ح: ۱۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان اِتنا وقت رکھو کہ کھانے والا کھانے سے، پینے والا پینے سے اور جو قضائے حاجت کے لیے گیا ہے وہ حاجت سے فارغ ہو جائے۔

[۴۵] قال النبي ﷺ: يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية الجبل يؤذن بالصلاة

مسئلہ: کئی نمازیں قضاء ہوجائیں تو ایک اذان کافی ہے؛ البتہ ہر نماز کے لیے اقامت علاحدہ کہنا چاہیے (٢١)۔

❀❀❀❀❀

⬅ ويصلي، فيقول الله عز وجل: انظروا إلى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني، قد غفرت لعبدي وأدخلته الجنة [نسائي، كتاب الأذان، باب الأذان لمن يصلي وحده، ١: ١٠٨، ح: ٦٦٦]

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا رب اُس چرواہے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چَراتا ہے، اور نماز کے وقت اذان کہہ کر نماز پڑھتا ہے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اِس بندے کو دیکھو! کہ میرے خوف سے اذان کہتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے، میں نے میرے بندے کی مغفرت کردی، اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔

(٢١) قال عبد الله: إن المشركين شغلوا النبي ﷺ عن أربع صلوات يوم الخندق، فأمر بلالا فأذن، ثم أقام فصلى الظهر، ثم أقام فصلى العصر، ثم أقام فصلى المغرب، ثم أقام فصلى العشاء [نسائي، كتاب الأذان، باب الاجتزاء لذلك كله بأذان واحد إلخ، ١: ١٠٨، ح: ٦٦٢] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: غزوۂ خندق میں مشرکین نے آپ ﷺ کو چار نمازوں کے اوقات تک مشغول رکھا، چناں چہ آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا، تو انھوں نے اذان کہی، پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔

اقامت کے آداب

① مسنون طریقے پر اقامت کہنا[1]۔

② اقامت مسجد کے اندر کہنا۔ (شمائل کبریٰ ۶:۲۱۴ بہ حوالہ کشف الغمۃ ۱:۷۷)

③ مؤذن کا اقامت کہنا[2]۔

④ اقامت، اذان کے مقابلے میں جلدی جلدی کہنا[3]۔

⑤ اقامت شروع ہو جانے پر وقتیہ فرض کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنا[4]۔

---

① اقامت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ: اولاً ایک سانس میں چار مرتبہ الله أكبر کہا جائے، اور ہر الله أكبر کی ''راء'' پر سکون کیا جائے، اور اگر ملا کر پڑھیں تو ''راء'' پر زبر کی حرکت ظاہر کریں، ''راء'' پر پیش پڑھنا خلاف سنت ہوگا، اس کے بعد ایک سانس میں أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله پڑھیں، اور اللہ کی ''ہ'' پر جزم پڑھیں، اس کے بعد ایک سانس میں أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله پڑھیں، اور ہر کلمہ پر اخیر میں جزم پڑھیں، اعراب ظاہر نہ کریں؛ اسی طرح ایک ایک سانس میں حیعلتین (حي على الصلاة، حي على الفلاح) کہیں، اس کے بعد قد قامت الصلاة الگ الگ سانس میں کہیں، پھر الله أكبر ایک سانس میں، اور لا إله إلا الله ایک سانس میں کہیں۔ (کتاب المسائل ۱:۱۶۱)

② قال النبي ﷺ: من أذن فهو يقيم [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء أن من أذن فهو يقيم، ۱: ۵۰، ح: ۱۹۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

③ قال النبي ﷺ لبلال: إذا أذنت فترسل في أذانك، وإذا أقمت فاحدر [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الترسل في الأذان، ۱: ۴۸، ح: ۱۹۵] آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ سے فرمایا: جب اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو، اور اقامت میں جلدی کرو۔

④ قال النبي ﷺ: إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة [ترمذي، أبواب الصلاة، ←

⑥ اقامت کا جواب دینا، اور قد قامت الصلاۃ کے جواب میں أقامها الله وأدامها کہنا⑤۔

➲ باب ماجاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، ١: ٩٧، ح: ٤٢١] آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہوجائے (اقامت کہی جائے) تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

⑤ قال شهر بن حوشب: عن أبي أمامة أو عن بعض أصحاب النبي ﷺ: أن بلالا أخذ في الإقامة، فلما أن قال: قد قامت الصلاة، قال النبي ﷺ : أقامها الله وأدامها، وقال في سائر الإقامة كنحو حديث عمر في الأذان [أبوداود ، كتاب الصلاة ، باب مايقول إذا سمع الإقامة، ١: ٧٨، ح:٥٢٨] حضرت شہر بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوامامہ ؓ سے یا کسی اَور صحابی سے منقول ہے کہ: حضرت بلال ؓ نے اقامت کہنی شروع کی، چناں چہ جب قدقامت الصلاۃ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: أقامها الله وأدامها، اور پوری اقامت میں اسی طرح جواب دیتے رہے جس طرح اوپر اذان کے سلسلے میں حضرت عمر ؓ کی حدیث میں گزرا۔ (مراد یہ ہے کہ مؤذن نے اقامت میں وہی الفاظ کہے جو اذان کے وقت کہے تھے، اور آپ ﷺ نے پوری اقامت کا جواب دیا۔)

نماز کے آداب

تنبیہ: مستفیدین کی سہولت کے پیشِ نظر نماز کی تمام سنتیں اولاً ''نور الایضاح'' سے یکجا ذکر کر دی گئی ہیں، بعد میں ہمارے عام اسلوب کے مطابق بعض کو متفرق کتابوں کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔

قیام کی سنتیں

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت سیدھا کھڑا ہونا، یعنی سر کو پست نہ کرنا۔
(۲) پیروں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھنا۔
(۳) تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا۔
(۴) ہتھیلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔
(۵) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا، یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ پوری طرح بند۔
(۶) مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ کا امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔
(۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھنا۔
(۸) چھنگلیاں اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔
(۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔
(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔
(۱۱) ثنا پڑھنا۔

قراءت کی سنتیں

① تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔
② تسمیہ یعنی بسم اللہ پڑھنا۔
③ نہ زیادہ جلدی پڑھنا اور نہ زیادہ ٹھہر کر؛ بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھنا۔
④ آہستہ سے آمین کہنا۔
⑤ فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل (یعنی ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک)، عصر و عشاء میں اوساطِ مفصل (یعنی ''سورۂ بروج'' سے ''سورۂ لم یکن'' تک)، اور مغرب میں قصارِ مفصل (یعنی ''سورۂ لم یکن'' سے ''سورۂ ناس'' تک) میں سے سورتیں پڑھنا۔
⑥ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔
⑦ فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔

رکوع کی سنتیں

① رکوع کی تکبیر کہنا۔
② رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔
③ گھٹنوں کے پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔
④ پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔
⑤ پیٹھ کو بچھا دینا۔

٦ سر اور سرین کو برابر رکھنا۔

٧ رکوع میں کم سے کم تین بار سبحان ربي العظيم پڑھنا۔

٨ رکوع سے اٹھتے وقت امام کو سمع الله لمن حمده، مقتدی کو ربنا لك الحمد اور منفرد کو دونوں کہنا۔

سجدے کی سنتیں

١ سجدے کی تکبیر کہنا۔

٢ سجدے میں پہلے دونوں گھٹنے رکھنا۔

٣ پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

٤ پھر ناک رکھنا۔

٥ پھر پیشانی رکھنا۔

٦ دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔

٧ سجدے میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔

٨ پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

٩ کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

١٠ سجدے میں کم از کم تین بار سبحان ربي الأعلیٰ پڑھنا۔

١١ سجدے سے اٹھنے کی تکبیر کہنا۔

١٢ سجدے سے اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اٹھانا، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

قعدے کی سنتیں

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اُس پر بیٹھنا، اور پیر کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

(۳) تشہد میں أشهد أن لا إله پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا، اور إلا الله پر جھکا دینا۔

(۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔

(۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا۔

(۶) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

(۷) پہلے داہنی طرف سلام پھیرنا۔

(۸) امام کا مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔

(۹) مقتدی کا امام، فرشتوں، صالح جنات اور دائیں بائیں کے مقتدیوں کی نیت کرنا۔

(۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

(۱۱) مقتدی کا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

(۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

(۱۳) مسبوق کو امام کے سلام سے فارغ ہونے تک انتظار کرنا۔

(نور الایضاح ص: ۲۱۰ تا ۲۱۵)

نماز کے متعلق عام آداب

① اخلاص سے نماز پڑھنا[1]۔

② اِس تصور سے نماز پڑھنا کہ مَیں اپنے رب کو دیکھ رہا ہوں، یا کم از کم یہ سوچنا کہ، میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے[2]۔

③ نماز اِس طرح پڑھنا جیسے یہ آخری نماز ہو[3]۔

④ نماز کے لیے سکون و وقار سے جانا[4]۔

---

① قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة: ٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُنھیں اِس کے سوا کوئی اَور حکم نہیں دیا گیا تھا کہ، وہ اللہ کی عبادت اِس طرح کریں کہ بندگی کو بالکل یکسو ہو کر صرف اُسی کے لیے خالص رکھیں، اور نماز قائم کریں، اور زکوۃ ادا کریں، اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے۔

② لماورد: قال(أي جبرئيل):ما الإحسان؟ قال (أي النبيﷺ):أن تعبد الله كأنك تراه، فإن لم تكن تراه فإنه يراك [بخاري،كتاب الإيمان، باب سوال جبريل النبي ﷺ عن الإيمان والإسلام إلخ، ١: ١٢، ح:٣٦] حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے نبی ﷺ سے جب پوچھا کہ: احسان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تُو اللہ کی عبادت اِس طرح کرے گویا تُو اللہ کو دیکھ رہا ہے، سو اگر تُو اُس کو نہ دیکھتا ہو تو وہ تو تجھے دیکھتا ہی ہے۔

③ قال النبيﷺ: إذا قمت في صلاتك فصلِّ صلاة مودع [ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الحكمة، ص:٣٠٧، ح:٤١٧١] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو الوداع ہونے والے کی طرح نماز پڑھ، (شاید کہ اِس کے بعد موقع نہ ملے)۔

④ قال النبيﷺ : إذا سمعتم الإقامة فامشوا إلى الصلاة وعليكم السكينة والوقار، ولا تسرعوا، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا [بخاري، كتاب الأذان، باب ما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا، ١: ٨٨، ح:٦٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چل پڑو، اور سکون و وقار کو لازم پکڑے رہو، جتنی رکعتیں مل جائے وہ پڑھ لو، اور جتنی چھوٹ جائے اُن کو پورا کرلو۔

⑤ اچھی طرح سے وضو کر کے خشوع خضوع سے نماز پڑھنا⑤۔

⑥ خشوع خضوع سے مانع چیزوں (مثلاً: نقش ونگار والے کپڑے، مصلے وغیرہ) سے احتراز کرنا⑥۔

⑦ نماز میں ادھر ادھر بالخصوص اوپر نہ دیکھنا⑦۔

⑧ نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے (اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کا) انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرنا⑧۔

---

⑤ قال النبي ﷺ: مامن امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة، فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها إلا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كبيرة [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ۱: ۱۲۱، ح:۲۲۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جب فرض نماز کا وقت آجائے اور مسلمان اچھی طرح وضو کرے، اور اُس نماز کو خشوع اور (اچھی طرح) رکوع کے ساتھ ادا کرے، تو یہ نماز اُس کے اگلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

⑥ قال أنس: كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها، فقال لها النبي ﷺ: أميطي عني، فإنه لا يزال تصاويره تعرض لي في صلاتي [بخاري، كتاب اللباس، باب كراهية الصلاة في التصاوير، ۲: ۸۸۱، ح:۵۹۵۹] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ ؓ کے پاس ایک کپڑا تھا جس کے ذریعے اُنھوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کر رکھا تھا، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اِس کو میری نظر سے دور کرو؛ کیوں کہ اِس کی تصویریں نماز میں برابر میرے سامنے آتی رہیں (جو کمالِ خشوع وخضوع میں خلل انداز رہیں)۔

⑦ قال النبي ﷺ: ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في صلاتهم، فاشتد قوله في ذلك، حتى قال: لينتهن عن ذلك أو لتخطفن أبصارهم [بخاري، كتاب الصلاة، باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، ۱: ۱۰۳، ح:۷۵۰] آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، پھر اس بارے میں آپ ﷺ نے ان کے متعلق بہت سخت باتیں ارشاد فرمائی، یہاں تک فرمایا: کہ یا تو وہ اس حرکت سے باز آجائے ورنہ تو ان کی بصارت چھین لی جائے گی۔

⑧ قال النبي ﷺ : إذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه، ثم خرج عامدا إلى المسجد

⑨ سخت بھوک کے وقت کھانے سے فارغ ہو کر نماز پڑھنا؛ اِلَّا یہ کہ نماز قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو⑨۔

⑩ صاف ستھرے کپڑے پہننا⑩۔

⑪ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا⑪۔

⑫ جماعت کی پابندی کرنا⑫۔

فلايشبكن يديه، فإنه في صلاة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب ماجاء في الهدي في المشي إلى الصلاة، ١: ٨٣، ح:٥٦٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے، تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرے؛ اِس لیے کہ وہ (حکماً) نماز میں ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ: إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدء وا بالعَشاء [بخاري، كتاب الأذان، باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ١: ٩٢، ح:٦٧١] آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا تیار ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے رات کا کھانا کھالو۔

⑩ وروي عن الحسن السبط عليه السلام والرضوان: أنه كان إذا قام للصلاة لبس أجود ثيابه، فسئل عن ذلك فقال: إن الله جميل يحب الجمال، فأتجمل لربي وهو يقول: ﴿خذوا زينتكم عند كل مسجد﴾ [تفسير منار، تحت قوله وخذو زينتكم إلخ، ٨: ٣٤٠] حضرت حسن سے نقل کیا گیا ہے کہ: وہ نماز کے وقت سب سے بہتر کپڑا پہنتے، ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتے ہیں: لہٰذا میں اپنے رب کے لیے جمال اختیار کرتا ہوں، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: وخذوا زينتكم عند كل مسجد۔

⑪ قال أبو قرصافة: كساني رسول الله ﷺ برنسا وقال: البسه [المعجم الكبير للطبراني، كتاب الجيم، باب جذرة بن خيشة، ٣: ١٩، ح:٢٥٢٠] حضرت ابو قرصافہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھے ٹوپی پہنائی اور فرمایا: اسے پہنے رکھنا۔ (نبیٔ کریم ﷺ نے کبھی ننگے سر نماز نہیں پڑھی)۔

⑫ قال النبي ﷺ: صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة

⑬ (مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ) کسی مسجد کو (مخصوص فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے) نماز کے لیے متعین نہ کر لینا[13]۔

⑭ نفل نمازیں گھر پر ادا کرنا[14]۔

⑮ فجر کو روشنی میں ادا کرنا[15]۔

⑯ گرمی کے زمانے میں ظہر کو مؤخر کرنا[16]۔

⟵ [بخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، ۱: ۸۹، ح:٦٤٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

⑬ قال النبي ﷺ: ليصل الرجل في المسجد الذي يليه، ولا يتتبع المساجد [كنز العمال، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ۷: ٦٥٩، ح:۲۰۷۸۲] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنے قریب کی مسجد میں نماز پڑھ لے، اور مساجد (کوئی خاص فضیلت سمجھ کر) تلاش نہ کرے، (سوائے مساجدِ ثلاثہ: مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ کے؛ کہ اِن کے فضائل دیگر احادیث میں منقول ہیں)۔

⑭ قال النبي ﷺ : اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم، ولا تتخذوها قبورا [بخاري، كتاب الصلاة، باب كراهية الصلاة في المقابر، ۱: ٦۲، ح:٤۳۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی کچھ نمازیں پڑھا کرو، اور اُن کو قبرستان نہ بناؤ۔

ضروری وضاحت: گھر پر سنتیں پڑھنا افضل ہے؛ مگر اِس کے لیے شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پُرسکون ہو، اور اُس کو گھر جاتے ہی گھریلو کاموں کی تشویش لاحق نہ ہو جائے، اگر ایسا اندیشہ ہو تو مسجد میں سنتیں پڑھنا افضل ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل ۳: ٦۰۰)

⑮ قال النبي ﷺ: أسفروا بالفجر، فإنه أعظم للأجر [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الإسفار بالفجر، ۱: ٤۰، ح:١٥٤] آپ ﷺ نے فرمایا: فجر کی نماز اُجالے میں پڑھو؛ اِس لیے کہ یہ اجر میں بڑھا ہوا ہے۔

⑯ قال النبي ﷺ : إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة ، فإن شدة الحر من فيح جهنم [بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، ۱: ۷۷، ح:٥۳٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو؛ اِس لیے کہ سخت گرمی جہنم کا جوش ہے۔

⑰ سردی کے موسم میں ظہر جلدی ادا کرنا⑰۔

⑱ صفوں کے درست ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنا⑱۔

⑲ قیام کے وقت پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف رکھنا⑲۔

⑳ تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا⑳۔

㉑ تکبیرِ تحریمہ کے وقت انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا㉑۔

---

⑰ قال أنس بن مالك: كان النبي ﷺ إذا اشتد البرد بكّر بالصلاة [بخاري، كتاب الجمعة، باب إذا اشتد الحر يوم الجمعة، ١: ١٢٤، ح: ٩٠٦] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ٹھنڈی سخت ہوتی تو آپ ﷺ (جمعہ اور ظہر کی) نماز جلدی (زوال ہوتے ہی) ادا فرماتے۔

⑱ قال سالم بن عبد الله ونافعا: أن عمر بن الخطاب كان لا يكبر حتى يلتفت إلى الصفوف وتعتدل، فإذا عدلت كبر [كنز العمال، كتاب الصلاة، فصل في أذكار التحريمة، ٨: ٩٨، ح: ٢٢٠٧٧] حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک صفوں کی طرف متوجہ ہو کر اُن کو درست نہ فرما لیتے، جب صفیں درست ہو جاتی تو تکبیر کہتے۔

⑲ يستقبل بأطراف رجليه، قاله أبو حميد عن النبي ﷺ [بخاري، كتاب الصلاة، باب فضل استقبال القبلة، ١: ٥٦، تعليقاً] ابوحمید، آپ ﷺ کا عمل نقل فرماتے ہیں کہ: آپ اپنے پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف رکھتے تھے۔

⑳ قال أبو قتادة: كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة اعتدل قائما [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في وصف الصلاة، ١: ٩٧، ح: ٣٠٤] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے۔

㉑ قال أبوهريرة: كان رسول الله ﷺ إذا كبر للصلاة نشر أصابعه [ترمذي، أبواب الصلاة، باب في نشر الأصابع عند التكبير، ١: ٥٦، ح: ٢٣٩] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلی ہوئی رکھتے (یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھیں)۔

(۴۲) تکبیر تحریمہ کے وقت ہتھیلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا[42]۔

(۴۳) مَردوں کا تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا[43]۔

(۴۴) داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا[44]۔

(۴۵) نماز میں کوکھ پر ہاتھ نہ رکھنا[45]۔

(۴۶) نماز میں اپنی نگاہیں سجدے کی جگہ پر رکھنا[46]۔

---

[42] قال النبيﷺ:إذا استفتح أحدكم فليرفع يديه وليستقبل بباطنهما القبلة؛ فإن الله أمامه [مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، ۳: ۱۰۳،۲۰۸۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اور ان کا اندرونی حصہ قبلے کی طرف رکھے؛ اس لیے کہ اللہ اس کے سامنے ہے۔

[43] قال مالك بن الحويرث: أن رسول اللهﷺ كان إذا كبر رفع يديه حتى يحاذي بهما أذنيه [مسلم،كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين إلخ، ۱: ۱۶۸، ح:۳۹۱] حضرت مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کے برابر ہو جاتے۔

[44] قـال عمرو بن حريث : كان رسول الله ﷺ يضع اليمنىٰ على اليسرىٰ في الصلاة [سنن كبرىٰ للبيهقي،كتاب الصلاة، باب من مس لحيته في الصلاةمن غير عبث،۳: ۳۷٤، ح:۳۶۳۰] حضرت عمر بن حریثؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

[45] قال أبو هريرة : نهى النبيﷺ أن يصلي الرجل مختصرا [بخاري، كتاب العمل في الصلاة، باب الخصر في الصلاة، ۱: ۱۶۳،ح:۱۲۱۹] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

[46] قال أنس بن مالك : قلت: يا رسول الله! أين أضع بصري في الصلاة؟ قال: عند موضع سجودك يا أنس! [سنن كبرىٰ للبيهقي، كتاب جماع أبواب الخشوع إلخ، باب لا يجاوز بصره موضع سجوده،۲: ۴۰۳،ح:۳۵٤٤] حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول!

(۲۷) ثنا پڑھنا(۲۷)۔

(۲۸) قراءت میں غور وفکر کرنا۔ [الأدب في الدين : ۳۱]

(۲۹) جنت ودوزخ کے تذکرے سے رونا(۲۸)۔

(۳۰) ایک رکعت میں پوری ایک سورۃ پڑھنا(۲۹)۔

(۳۱) پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل کرنا(۳۰)۔

میں نماز میں اپنی نگاہیں کہاں رکھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! تیرے سجدے کی جگہ پر۔

(۲۷) قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ إذا استفتح الصلاة قال: سُبحانكَ اللّٰهُمَّ وَبِحمدِكَ وَتَبارَكَ اسمُكَ وتَعالىٰ جَدُّكَ ولَآ إلٰهَ غَيْرُكَ [أبوداود ، كتاب الصلاة ، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك، ۱: ۱۱۳، ح:۷۷۵] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ پڑھتے: سبحانك اللّٰهُمَّ إلخ۔

(۲۸) قال عبد الله بن شداد: سمعت نشيج عمر، وأنا في آخر الصفوف يقرأ: ﴿إنما أشكو بثي وحزني إلى الله﴾ [بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا بكى الإمام في الصلاة،۱: ۹۹، تعليقاً] حضرت عبداللہ بن شدادؓ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر کی ہچکی سنی حالاں کہ میں آخری صف میں تھا، آپؓ یہ آیت پڑھ رہے تھے: إنما أشكوا بثي وحزني إلى الله۔

(۲۹) قال ابن عمر: ما من سورة من المفصل صغيرة ولا كبيرة إلا وقد سمعت رسول الله ﷺ ، يقرؤها كلها في الصلاة [مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصلاة، ۲: ۱۱۴، ح:۲٦٧١] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: مفصلات میں کوئی چھوٹی یا بڑی سورۃ ایسی نہیں جو میں نے آپ ﷺ سے نہ سنی ہو اور آپ ﷺ نماز میں پوری سورۃ پڑھتے تھے۔

(۳۰) قال قتادة: كان رسول الله ﷺ يصلي بنا الظهر فربما أسمعنا الآية، وكان يطول الركعة الأولىٰ من صلاة الفجر، ويطول الركعة الأولى من صلاة الظهر، فظننا أنه يريد بذلك أن يدرك الناس الركعة الأولىٰ [مصنف عبدالرزاق، كتاب الصلاة، باب القراءة في الظهر، ۲: ۱۰٤، ح:۲٦٧٥] حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سناتے،

(۳۲) رکوع میں پیٹھ کو سیدھی رکھنا[۳۱]۔

(۳۳) رکوع میں دونوں ہتھیلیوں سے گھٹنوں کو پکڑنا[۳۲]۔

(۳۴) رکوع میں انگلیوں کو کشادہ اور سجدے میں ملی ہوئی رکھنا[۳۳]۔

(۳۵) سجدے میں کلائیوں کو زمین سے اٹھائے رکھنا[۳۴]۔

(۳۶) بازو کو پہلو سے الگ رکھنا[۳۵]۔

➡ اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں پہلی رکعت طویل پڑھاتے تھے اور ظہر کی نماز میں پہلی رکعت کو طویل کرتے تھے، تو ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ کا منشاء یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو سکے۔

(۳۱) قال وابصة بن معبد: رأيت رسول الله ﷺ يصلي، فكان إذا ركع سوى ظهره حتى لو صب عليه الماء لاستقر [ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب الركوع في الصلاة، ص: ٦٢، ح: ٨٧٢] حضرت وابصہ بن معبدؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، چناں چہ جب آپ رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ اِس قدر سیدھی رکھتے کہ اگر اُس پر پانی بہایا جاوے تو ٹھہر جاوے۔

(۳۲) قال النبي ﷺ: إذا ركعت فضع كفَّيك على ركبتيك [مسند أحمد، مسند عبدالله بن عباس، ٤: ٣٦٥، ح: ٢٦٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو رکوع کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ دے۔

(۳۳) قال وائل: كان رسول الله ﷺ إذا ركع فرج أصابعه، وإذا سجد ضم أصابعه [المعجم الكبير للطبراني، كتاب الواو، باب عاصم بن كليب إلخ، ٢٢: ١٩، ح: ٢٦] حضرت وائلؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب رکوع کرتے تو انگلیوں کو کشادہ رکھتے، اور جب سجدہ کرتے تو انگلیوں کو ملا دیتے۔

(۳۴) قال النبي ﷺ: اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب [بخاري، كتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود، ١: ١١٣، ح: ٨٢٢] آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک طریقے سے سجدہ کرو، اور تم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح اپنی کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔

(۳۵) قالت ميمونة: كان إذا سجد جافىٰ حتى يرى مَن خلفه وضح إبطيه [مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود إلخ، ١: ١٩٤، ح: ٤٩٧] حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو (بازو کو پہلو سے) اِتنا جدا رکھتے کہ پیچھے والا شخص آپ ﷺ کی بغل کی سفیدی دیکھ لیتا۔

(۳۷) رکوع اور سجدے کی تسبیحات پڑھنا[۳۱]۔

(۳۸) رکوع اور سجدے کی تسبیحات کم از کم تین مرتبہ پڑھنا[۳۲]۔

(۳۹) نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنا[۳۸]۔

(۴۰) رکوع اور سجدہ مکمل طور پر ادا کرنا[۳۹]۔

---

[۳۱] قال حذيفة: صليت مع النبي ﷺ ذات ليلة ثم ركع، فيجعل يقول: سبحان ربي العظيم ثم سجد فقال: سبحان ربي الأعلىٰ [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة، ١: ٢٦٤، ح:٧٧٢] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: مَیں نے ایک رات آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر (آپ ﷺ نے قیام کے بعد) رکوع کیا اور آپ ﷺ نے رکوع میں یہ تسبیح پڑھی سبحان ربي العظيم، پھر سجدہ کیا اور سجدے میں یہ تسبیح پڑھی سبحان ربي الأعلىٰ۔

[۳۲] قال النبي ﷺ: إذا ركع أحدكم فقال في ركوعه: سبحان ربي العظيم ثلاث مرات، فقد تم ركوعه، وذلك أدناه؛ وإذا سجد فقال في سجوده: سبحان ربي الأعلىٰ ثلاث مرات، فقد تم سجوده، وذلك أدناه [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود، ١: ٦٠، ح:٢٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں سبحان ربي العظيم تین مرتبہ پڑھے تو اس نے رکوع پورا کرلیا، اور یہ (مسنون تسبیح کی) کم سے کم (مقدار) ہے؛ اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں سبحان ربي الأعلىٰ تین مرتبہ کہے تو اس نے سجدہ پورا کرلیا، اور یہ (مسنون تسبیح کی) کم سے کم (مقدار) ہے۔

[۳۸] قال النبي ﷺ: أمرت أن أسجد علىٰ سبعة أعظم......ولانكفت الثياب ولاالشعر [بخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف، ١: ١١٢، ح: ٨١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں.....اور یہ کہ ہم کپڑے اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

[۳۹] قال النبي ﷺ: أتموا الركوع والسجود [مسلم،كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها، ١: ١٨٠،ح:٤٢٥] آپ ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے کو مکمل کرو (یعنی اس کی کیفیت اور کمیت میں کمی نہ کرو)۔

(۴۱) قیام کے لیے کھڑے ہوتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکنا(۴۰)۔

(۴۲) تکبیراتِ انتقالیہ کہنا(۴۱)۔

(۴۳) قعدۂ اخیرہ میں سلام سے پہلے ماثور دعا پڑھنا(۴۲)۔

(۴۴) نماز کے بعد مسنون اذکار پڑھنا(۴۳)۔

---

(۴۰) قال ابن عبدالملك: نهىٰ أن يعتمد الرجل علىٰ يديه إذا نهض في الصلاة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب كراهية الاعتقاد على اليد في الصلاة، ۱: ۱۴۲، ح: ۹۹۲] ابن عبدالملک فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: آدمی جب نماز میں قیام کے لیے اٹھ رہا ہو تو ہاتھوں کا سہارا نہ لے۔

(۴۱) قال عبد الرحمن بن الأصم: سئل أنس بن مالك عن التكبير في الصلاة فقال: يكبر إذا ركع، وإذا سجد، وإذا رفع رأسه من السجود، وإذا قام من الركعتين [نسائي، كتاب الافتتاح، باب التكبير إذا قام من الركعتين، ۱: ۱۳۲، ح: ۱۱۸۰] حضرت عبدالرحمن بن اصم ؒ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک ؓ سے نماز میں تکبیر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: مصلی جب رکوع کرے، اور جب سجدہ کرے اور جب سجدے سے سر اٹھائے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو تو تکبیر کہے۔

(۴۲) قال أبو بكر الصديق لرسول الله ﷺ: علِّمْنِيْ دعاء أدعو به في صلاتي! قال: قل: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" [بخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام، ۱: ۱۱۵، ح: ۸۳۴] حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ: مجھے کوئی دعا سکھلا یئے جو میں نماز میں مانگا کروں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو: اللّٰهمّ إني إلخ: اے اللہ! میں نے اپنی ذات پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اور آپ کے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا؛ لہٰذا اپنی مغفرت کے ذریعے میرے گناہوں کو معاف فرمادیجیے، اور مجھ پر رحم فرمایئے، بے شک آپ بڑے معاف کرنے والے رحم کرنے والے ہیں۔

(۴۳) چند مسنون اَوراد یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

[۱] استغفر الله (تین مرتبہ) [ترمذي، كتاب الصلاة، باب مايقول إذا سلم من الصلاة، ۱: ۶۶، ح: ۳۰۰]

[۲] اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ! [أبوداود، كتاب الصلاة،

㊺ حدث پیش آجائے تو ناک پکڑ کر باہر نکلنا[۳۳]۔

[أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلم، ۱: ۲۱۲، ح: ۱۵۱٤]

[۳] لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِيكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا أَعطَيتَ، وَلَامُعطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنكَ الْجَدُّ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلم، ۱: ۲۱۱، ح: ۱۵۰۷]

[٤] اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكرِكَ وَشُكرِكَ وَحُسنِ عِبَادَتِكَ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۱: ۲۱۳، ح: ۱۵۲٤]

[٥] آیت الکرسی۔[کنز العمال ۲: ۳۰۰، ح: ۴۰۵۶]

[٦] سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس۔(حصن المسلم: ۴۹)

[۷] لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحدَه لَا شَرِيكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ. لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعمَةُ وَلَهُ الْفَضلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخلِصِينَ لَهُ الدِّينُ، وَلَو كَرِهَ الْكَافِرُونَ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلم، ۱: ۲۱۱، ح: ۱۵۱۰]

[۸] اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبنِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخلِ، وَأَعُوذُبِكَ أَن أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِن فِتنَةِ الدُّنيَا، وَأَعوذبك من عَذَابِ الْقَبرِ [بخاري، كتاب الجهاد، باب مايتعوذ من الجبن، ۱: ۳۹٦، ح: ۲۸۲۲]

[۹] تسبیحات فاطمہ(۳۳، ۳۳، ۳۴ مرتبہ)، اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِيكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ ایک مرتبہ پڑھے [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلم، ۱: ۲۱۱، ح: ۱۵۱۳]

[۱۰] داہنے ہاتھ کو ماتھے پر رکھ کر یہ دعا پڑھنا: بِسمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ [عمل اليوم والليلة، ص: ۱۰۱]

[۱۱] اَللّٰهُمَّ اغفِرْلِيْ ذَنبِيْ، وَوَسِّعْ لِي فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِي فِي رِزقِي [مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الدعاء، باب ماكان يدعو به النبي ﷺ، ٦: ٥٠، ح: ۲۹۳۹۱]

[۳۳] قال النبي ﷺ: إذا صلى أحدكم فأحدث، فليمسك على أنفه ثم لينصرف

(۴۶) نماز میں جمائی نہ لینا(۳۵)۔

(۴۷) ناک پر کپڑا باندھ کر نماز نہ پڑھنا(۳۶)۔

(۴۸) نفل نماز میں کھڑے کھڑے سستی آنے پر بیٹھ کر نماز پڑھنا(۳۷)۔

(۴۹) نماز میں انگلیاں نہ چٹخانا(۳۸)۔

(۵۰) نماز میں آنکھوں کو بند نہ کرنا(۳۹)۔

[ابن ماجه، السهو في الصلاة، باب ماجاء في من أحدث في الصلاة كيف ينصرف، ص:۸۵، ح:۱۲۲۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے اور اُس کو حدث لاحق ہو جائے، تو اپنا ناک پکڑ کر چلا جائے۔

(۳۵) قال أبو أمامة: أن رسول الله ﷺ كان يكره التثاؤب في الصلاة [مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب التثاؤب والعطاس في الصلاة،۲: ۸۶، ح:۲۴۷۰] حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نماز میں جمائی کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۶) قال النبي ﷺ: لا يصلين أحدكم وثوبه على أنفه؛ فإن ذلك خطم الشيطان [مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب وضع الثوب على الأنف في الصلاة،۲: ۸۳، ح:۲۴۴۹] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے ناک پر کپڑا ہو؛ اس لیے کہ یہ شیطان کی لگام ہے۔

(۳۷) قال النبي ﷺ: ليصل أحدكم نشاطه، فإذا كسل أو فتر فليقعد [بخاري، كتاب التهجد، باب مايكره من التشديد في العبادة، ۱: ۱۵۴، ح:۱۱۵۰] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی چستی کے ساتھ نماز پڑھے، پس جب سستی آئے یا اکتاہٹ ہو تو بیٹھ جائے۔ (یعنی بیٹھ کر نماز پڑھے، یا تازہ دم ہونے تک نماز موقوف کردے۔ [فتح الباری ۳: ۴۳])

(۳۸) قال النبي ﷺ: لا تفقع أصابعك وأنت في الصلاة [ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب مايكره في الصلاة، ص:۶۸، ح:۹۶۵] آپ ﷺ نے فرمایا: دوران نماز تُو انگلیاں مت چٹخا۔

(۳۹) قال النبي ﷺ: إذا قام أحدكم في الصلاة فلا يغمض عينيه [مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب تغميض البصر في الصلاة،۲: ۸۳، ح:۲۴۵۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو

(۵۱) نماز میں پیشانی سے گرد و غبار نہ پونچھنا(۵۰)۔

(۵۲) سجدے میں پھونک نہ مارنا(۵۰)۔

(۵۳) غلبۂ نیند کے وقت نفل نماز موقوف کر دینا(۵۱)۔

سُترہ کے آداب

(۱) نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزرنا(۵۲)۔

(۲) لوگوں کی آمدورفت کی جگہ میں سترہ لگا کر نماز پڑھنا(۵۳)۔

⬅ تو اپنی آنکھیں نہ بند کرے۔

(۵۰) قال النبي ﷺ : ثلاث من الجفاء: أن يبول الرجل وهو قائم، أو يمسح جبهته قبل أن يفرغ من صلاته، أو ينفخ في سجوده [مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب مسح الجبهة في الصلاة، ٣: ٨٣، ح: ٢٤٥٤] آپ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں گنوارپنے کے قبیل سے ہیں: (۱) آدمی کھڑے کھڑے پیشاب کرے (۲) نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنی پیشانی کو پونچھے (۳) سجدے میں پھونک مارے۔

(۵۱) قال النبي ﷺ: إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم [بخاري، كتاب الوضوء ، باب الوضوء من النوم ، ١ : ٣٤ ، ح : ٢١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نیند آئے تو وہ سو جائے، یہاں تک کہ نیند کا تقاضا ختم ہو جائے۔

(۵۲) قال النبي ﷺ: لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه، لكان أن يقف أربعين خيرا له مِن أن يمر بين يديه [بخاري، كتاب الصلاة، باب إثم المار بين يدي المصلي، ١: ٧٣، ح: ٥١٠] آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مصلی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اُس پر کیا گناہ ہے، تو وہ اپنے لیے اُس کے سامنے سے گذرنے کے مقابلے میں چالیس (دن یا مہینے یا سال) تک ٹھہرنا بہتر سمجھے گا۔

(۵۳) قال ابن عمر: أن النبي ﷺ كان يركز العنزة ويصلي إليها [مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي إلخ، ١: ١٩٥، ح: ٥٠٢] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نیزہ گاڑتے اور اُس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔

③ سترے کی موٹائی ایک انگلی کے برابر اور لمبائی ایک ہاتھ کے برابر ہونا۔

(فتح القدیر ۱: ۴۰۷)

④ سترے کے درمیان سے گزرنے والے کو روکنا[۵۴]۔

⑤ بہ وقتِ ضرورت کسی کو متنبہ کرنے کے لیے مرد کا تسبیح کہنا، اور عورت کا تالی بجانا[۵۵]۔

امام کے آداب

① امامت کے زیادہ حق دار کو مقدم کرنا (بہ شرطے کہ طے شدہ امام نہ ہو)[۵۶]۔

② امام کا مقتدیوں سے ایک بالشت اونچی جگہ پر تنہا کھڑا نہ رہنا[۵۷]۔

---

[۵۴] قال النبي ﷺ: إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس، فأراد أحد أن يجتاز بين يديه فليدفعه [بخاري، كتاب الصلاة، باب ليرد المصلي من مرد بين يديه، ۱: ۷۳، ح: ۵۰۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے، اور کوئی اُس کے سامنے گزرنا چاہے تو اُس کو روکے۔

[۵۵] قال النبي ﷺ: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء [مسلم، كتاب الصلاة، باب تسبيح الرجال وتصفيق المرأة، ۱: ۱۸۰، ح: ۴۲۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مَردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔

[۵۶] يؤم القوم أعلمهم بالسنة، فإن تساووا فأقرؤهم، فإن تساووهم فأروعهم، فإن تساووا فأسنهم [هدايه، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱: ۱۲۱]

[۵۷] قال النبي ﷺ: إذا أم الرجل القوم فلا يقم في مكان أرفع مِن مقامهم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الإمام يقوم مكانا أرفع منن مكان القوم، ۱: ۸۸، ح: ۵۹۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی جماعت کی امامت کرائے تو وہ لوگوں کے کھڑا ہونے کی جگہ سے اونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔

(۳) معقول ومشروع وجوہات کی بنیاد پر مقتدیوں کی ناپسندیدگی اور ناراضگی کی حالت میں امامت نہ کروانا (۵۸)۔

(۴) امام کا درستگیٔ صفوف کی تاکید کرنا (۵۹)۔

(۵) امام کا قرأتِ مسنونہ کی رعایت کرتے ہوئے معتدل نماز پڑھانا (۶۰)۔

(۶) سلام کے بعد امام کا فجر اور عصر میں لوگوں کی طرف رخ کرنا (۶۱)۔

(۷) امام کا صرف اپنی ذات کے لیے دعا نہ کرنا (۶۲)۔

---

(۵۸) قال النبي ﷺ: ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم:....وإمام قوم وهم له كارهون [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء من أم قوما وهم له كارهون، ۱: ۸۲، ح:۳۶۰] آپ ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اُن کے سروں سے اوپر نہیں جاتی (اُن میں سے ایک) وہ امام بھی ہے جس کو قوم ناپسند کرتی ہو۔

(۵۹) قال أبو مسعود الأنصاري: كان رسول الله ﷺ يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول: استووا ولا تختلفوا، فتختلف قلوبكم [مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف إلخ، ۱: ۱۸۱، ح:۴۳۲] حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں کو چھو کر فرماتے: سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو؛ ورنہ تمھارے دل مختلف ہو جائیں گے۔

(۶۰) قال النبي ﷺ: إذا صلى أحدكم الناس فليخفف [بخاري، كتاب الأذان، باب تخفيف الإمام في القيام وإتمام الركوع والسجود، ۱: ۹۷، ح:۷۰۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے تو اعتدال سے کام لے۔

(۶۱) قال سمرة: كان النبي ﷺ إذا صلى صلاة أقبل علينا بوجهه [بخاري، كتاب الأذان، باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم، ۱: ۱۱۷، ح:۸۴۵] حضرت سمرةؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف متوجہ ہو جاتے۔

(۶۲) قال النبي ﷺ: لا يؤم عبد فيخص نفسه بدعوة دونهم، فإن فعل فقد خانهم [ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب ولا يخص الإمام نفسه بالدعاء، ص: ۶۶، ح: ۹۲۳] آپ ﷺ نے فرمایا:

مقتدیوں کے آداب

① صفوں کو درست کرنا[93]۔

② صفوں کے درمیان خلا نہ رکھنا[94]۔

③ اگلی صفوں میں نماز پڑھنے کی کوشش کرنا[95]۔

④ امام کے پیچھے اہلِ علم و اہلِ دانش کا کھڑا ہونا[96]۔

⑤ نئی صف شروع کرنے سے پہلے اگلی صف پُر کرنا[97]۔

⑥ جب صرف ایک مقتدی ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا رہنا[98]۔

کوئی امام مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کے لیے دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو اُس نے مقتدیوں کے ساتھ خیانت کی۔

[93] قال النبي ﷺ: أحسنوا إقامة الصفوف في الصلاة [مسند أحمد، مسند أبي هريرة، ١٦: ١٩٩، ح:١٠٣٩٩] آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں صفوں کو اچھی طرح درست کرو۔

[94] قال النبي ﷺ: حاذوا بين المناكب وسدوا الخلل [أبوداود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، ١: ٩٧، ح:٦٦٦] آپ ﷺ نے فرمایا: کندھوں کو ملا کر کھڑے رہو، اور خالی جگہیں پُر کرو۔

[95] قال النبي ﷺ: إن الله وملائكته يصلون على الصفوف المقدمة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، ١: ٩٧، ح:٦٦٤] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

[96] قال النبي ﷺ: ليلني منكم أولوا الأحلام والنُّهىٰ [مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف إلخ، ١: ١٨١، ح:٤٣٢] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے عقل منداور سمجھ دار میرے قریب رہیں۔

[97] قال النبي ﷺ: أتموا الصف المقدم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، ١: ٩٨، ح:٦٧١] آپ ﷺ نے فرمایا: آگے والی صف کو مکمل کرو۔

[98] قال ابن عباس: بت عند خالتي فقام النبي ﷺ يصلي من الليل، فقمت أصلي معه ،

⑦ اگر ایک سے زائد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑا ہونا[69]۔

⑧ اگر امام کی آواز نہ پہنچے تو مکبر مقرر کرنا[70]۔

⑨ مقتدی کی تکبیر تحریمہ کا امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا[71]۔

➡ فقمت عن يساره، فأخذ برأسي، فأقامني عن يمينه [بخاري، كتاب الأذان، باب إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء قوم فأمهم، ١: ٩٧، ح: ٦٩٩] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ (حضرت میمونہ ؓ) کے گھر رات گزاری، (تو میں نے دیکھا کہ) آپ ﷺ رات کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے، چناں چہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوگیا، اور (نماز میں) آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا، تو آپ ﷺ نے میرا سر پکڑ کر اپنی داہنی طرف مجھے کھڑا کر دیا۔

[69] قال أنس بن مالك: أن جدته مُلَيكة دعت رسول الله ﷺ لطعام صنعته فأكل منه، ثم قال: قوموا فلأصلي لكم، قال أنس: فقمت إلى حصير لنا قد اسودَّ مِن طول ما لبس، فنضحته بماء، فقام عليه رسول الله ﷺ وصففت أنا واليتيم وراءه، والعجوز من ورائنا، فصلى لنا ركعتين، ثم انصرف ﷺ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب إذا كانوا ثلاثة كيف يقومون، ١: ٩٠، ح: ٦١٢] حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں: اُن کی دادی ملیکہ نے آپ ﷺ کے لیے کھانا بنا کر دعوت کی، تو آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: کھڑے ہوجاؤ تا کہ مَیں تمھیں نماز پڑھادوں، حضرت انس فرماتے ہیں کہ: مَیں ایک چٹائی لے آیا جو کثرتِ استعمال کی وجہ سے کالی ہوچکی تھی، تو اُس پر میری دادی نے پانی چھڑکا، پھر اُس پر آپ ﷺ کھڑے ہوگئے، اور آپ کے پیچھے مَیں اور یتیم (حضرت انس ؓ کے بھائی) کھڑے ہوگئے، اور بوڑھی عورت (میری دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، اور پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔

[70] كما فعل أبوبكر في مرض رسول الله ﷺ [أنظر: بخاري، كتاب الأذان، باب من سمع الناس تكبير الإمام، ١: ٩٨، ح: ٧١٣] حضرت ابوبکر ؓ نے آپ ﷺ کے مرضِ وفات میں اسی طرح کیا تھا کہ جب آپ ﷺ کی آواز لوگوں تک نہ پہنچتی تھی تو حضرت ابوبکر ؓ لوگوں کو آپ ﷺ کی تکبیر سناتے تھے۔

[71] قال النبي ﷺ: إذا كبر فكبروا [مسلم، كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنىٰ على اليسرىٰ إلخ، ١: ١٧٤، ح: ٤٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔

(۱۰) امام کو جس حالت میں پائے اُس کی اقتدا کرنا (۶۲)۔

(۱۱) سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا (۶۳)۔

(۱۲) آمین آہستہ کہنا (۶۴)۔

(۱۳) بلا ضرورت امام کو لقمہ نہ دینا (۶۵)۔

---

(۶۲) قال النبي ﷺ: إذا أتى أحدكم الصلاة والإمام على حال، فليصنع كما يصنع الإمام [ترمذي، أبواب مايتعلق بالصلاة، باب ماذكر في الرجل يدرك الإمام ساجدا كيف يصنع، ۱: ۱۳۱، ح:۵۹۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے آئے اور امام کسی حال پر ہو، تو چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے جیسا امام کر رہا ہے، (یعنی اس عمل میں شامل ہو جائے)۔

(۶۳) قال النبي ﷺ: وإذا قال: ولا الضالين، فقولوا: آمين [مسلم، كتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم بالإمام، ۱: ۱۷۷، ۴۱۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اور جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

(۶۴) قال وائل: أن النبي ﷺ قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين، قال: آمين، وخفض بها صوته [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في التامين، ۱: ۵۸، ح:۲۴۸] حضرت وائلؓ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھا، اور آہستہ سے آمین کہی۔

(۶۵) قال النبي ﷺ: يا علي، لا تفتح على الإمام في الصلاة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب النهي عن التلقين، ۱: ۱۳۱، ح: ۹۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! نماز میں امام کو (بلا ضرورت) لقمہ مت دو۔

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

① اعتکاف کی نیت کرنا۔[شرح شرعة الإسلام، ص:۹۸]

② پہلے داہنا پیر داخل کرنا[1]۔

③ درود وسلام پڑھنا[2]۔

④ مسجد میں داخل ہوتے وقت درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَسَهِّلْ عَلَيَّ أَبْوَابَ رِزْقِكَ۔

دوسری دعا: أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [3]۔

---

① كان ابن عمر يبدأ برجله اليمنىٰ، فإذا خرج يبدأ برجله اليسرىٰ [بخاري، كتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد،۱: ٦١ تعليقاً] حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب مسجد میں داخل ہوتے تو داہنے پیر سے ابتدا کرتے، اور جب باہر نکلتے تو بائیں پیر سے نکلتے۔

② قال النبي ﷺ: إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم علَى النبي [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل عند دخوله المسجد،۱: ٦٧، ح:٤٦٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام بھیجے۔

قال سعيد بن ذي حدان قال: سألت علقمة، قلت: ما تقول إذا دخلت المسجد قال: أقول: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَصَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ [مصنف عبدالرزاق، كتاب الصلاة، باب مايقول إذا دخل المسجد،۱: ٤٢٧، ح:١٦٦٩] حضرت سعید بن ذی حدان فرماتے ہیں: میں نے علقمہؒ سے پوچھا: آپ مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟ تو فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: السلام إلخ

③ قال المطلب بن عبد الله بن حنطب: كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد قال:

❁❁❁❁❁

بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَسَهِّلْ عَلَيَّ أَبْوَابَ رِزْقِكَ [مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلاة، باب مایقول إذا دخل المسجد،١: ٤٢٦،ح:١٦٦٦] حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے: بسم الله اللّٰهُمَّ افتح إلخ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان فرمادے۔

قال عبدالله بن عمرو بن العاص: كان (النبي ﷺ) إذا دخل المسجد قال: "أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم" قال: أقط، قلت: نعم، قال: فإذا قال ذلك قال الشيطان: حفظ مني سائر اليوم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل عند دخوله المسجد،١: ٦٧، ح:٤٦٦] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: أعوذ بالله العظيم إلخ- حضرت عقبہ (راویٔ حدیث) فرماتے ہیں کہ: کیا دعا اتنی ہی ہے؟ تو میں (عبداللہ بن عمرو) نے کہا کہ: جی ہاں- پھر اس کے بعد فرمایا کہ: آدمی جب یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ: یہ مجھ سے پورے دن محفوظ ہوگیا۔

مسجد کے آداب

① دل کو مسجد سے وابستہ رکھنا[1]۔

② پیدل مسجد جانا[2]۔

③ سکون و وقار کے ساتھ مسجد کی طرف جانا[3]۔

④ مسجد میں دین سیکھنے اور سکھانے کی نیت سے جانا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله:(وعد منهم)ورجل قلبه معلق بالمساجد [بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ۱: ۹۱، ح: ٦٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سات آدمی اللہ کے سایے میں اُس دن رہیں گے جس دن اُس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، (اُن میں سے ایک یہ بھی ہے): وہ شخص جس کا دل مسجد میں معلّق ہو۔

② قال النبي ﷺ: ألا أدلكم علىٰ مايمحوا الله به الخطايا، ويرفع الله به الدرجات؟ قالوا: بلىٰ يارسول الله! قال: إسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطىٰ إلى المساجد، وانتظار الصلاة بعد الصلاة؛ فذلكم الرباط [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، ۱: ۱۲۷، ح:۲۵۱] آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مَیں تمھیں وہ اعمال نہ بتلاؤں جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ گناہ مٹاتے ہیں، اور درجات بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ناگواریوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، اور مسجد کی طرف پیدل جانا، اور ایک نماز کے بعد اس کے بعد والی نماز کا انتظار کرنا؛ یہ تمھارے لیے رباط (شیطان سے بچنے کا قلعہ) ہے۔

③ قال النبي ﷺ: إذا سمعتم الإقامة فامشوا إلى الصلاة وعليكم السكينة والوقار، ولا تسرعوا [بخاري، كتاب الأذان، باب ما أدركتم فصلوا ومافاتكم فأتموا، ۱: ۸۸، ح:٦٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چل پڑو اور سکون و وقار کو لازم پکڑو، اور تیز مت چلو۔

④ قال رسول الله ﷺ: من جاء مسجدي هذا ، لم يأته إلا لخير يتعلمه أو يعلمه ، فهو بمنزلة المجاهد في سبيل الله، ومن جاء لغير ذلك، فهو بمنزلة الرجل ينظر إلى متاع غيره

⑤ مسجد کا ادب واحترام ملحوظ رکھنا⑤۔

⑥ (مکروہ وقت نہ ہوتو) تحیۃ المسجد پڑھنا⑥۔

⑦ مسجد میں قبلہ رخ ہوکر بیٹھنا۔[الأدب في الدين :٦٧]

⑧ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا۔[الأدب في الدين :٦٧]

⑨ مسجد میں لغو اور دنیوی باتیں نہ کرنا⑦۔

⑩ بہت چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں نہ آنے دینا⑧۔

⑪ مسجد کو صاف ستھرا رکھنا اور خوشبودار رکھنے کی کوشش کرنا⑨۔

[ابن ماجه ، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم ، ص: ٢٠ ، ح : ٢٢٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جو میری اس مسجد میں صرف دین کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لیے آئے تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے مانند ہے، اور جو اِس کے علاوہ کسی اَور غرض سے آئے تو وہ اُس شخص کے مانند ہے جو دوسروں کا مال دیکھ رہا ہے، (خود فائدہ اٹھانے سے محروم ہے)۔

⑤ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾[الحج:٣٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ بات دلوں کے تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، (مسجد بھی شعائر میں سے ہے)۔

⑥ قال النبي ﷺ: إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس [بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس، ١: ٦٣، ح:٤٤٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

⑦ قال النبي ﷺ: جنبوا المساجد ..... ورفع أصواتكم [ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب ما يكره في المساجد، ص:٥٤، ح:٧٥٠] آپ ﷺ نے فرمایا: مسجدوں کو بچاؤ ...... آواز بلند کرنے سے۔

⑧ قال النبي ﷺ: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: مسجدوں کو چھوٹے بچوں اور پاگلوں سے بچاؤ۔

⑨ قالت عائشة : أمر رسول الله ﷺ ببناء المسجد في الدور ، وأن ينظف ويطيب

⑫ بدبودار حالت میں مسجد میں نہ جانا⑩۔

⑬ مسجد میں نہ تھوکنا⑪۔

⑭ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ متعین نہ کرنا⑫۔

⑮ مسجد میں نیند آئے تو جگہ بدل دینا⑬۔

[مرقاة المفاتیح ۲: ۲۰۵] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے گھروں میں مسجد بنانے اور اُسے پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

⑩ قالت عائشة: كان الناس ينتابون الجمعة من منازلهم من العوالي، فيأتون في العباء، ويصيبهم الغبار، فتخرج منهم الريح، فأتى رسول الله ﷺ إنسان منهم وهو عندي، فقال رسول الله ﷺ: لو أنكم تطهرتم ليومكم هذا [مسلم، كتاب الجمعة، ١: ٢٨٠، ح: ٨٤٧] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: لوگ عوالیٔ مدینہ میں موجود اپنے گھروں سے جمعہ کی نماز کے لیے (مسجد نبوی میں) آتے رہتے تھے، اور چوں کہ وہ عبا پہن کر آتے تھے اور ان پر گرد و غبار لگا ہوا ہوتا تھا، جس کی وجہ سے ان سے بدبو آتی تھی (خاص کر موسمِ گرما میں)، چناں چہ ایک مرتبہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تمھارے اس دن کے خاطر صاف ستھرے ہو جایا کرو (تو کیا اچھا ہو!)۔

⑪ قال النبي ﷺ: البزاق في المسجد خطيئة، وكفارتها دفنها [بخاري، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، ١: ٥٩، ح: ٤١٥] آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اُس کا کفارہ اس تھوک کو دفن کر دینا ہے، (اگر فرش پکا ہوا تو اس کا کفارہ صاف کر دینا ہے)۔

⑫ قال عبد الرحمٰن بن شبل: نهىٰ رسول الله ﷺ ... وأن يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير [أبوداود، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، ١: ١٢٥، ح: ٨٦٢] حضرت عبدالرحمٰن بن شبلؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ، کوئی شخص مسجد میں جگہ متعین کرلے جیسا کہ اونٹ اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ متعین کرتا ہے۔

⑬ قال النبي ﷺ: إذا نعس أحدكم وهو في المسجد فليتحول من مجلسه ذلك إلىٰ غيره [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الرجل ينعس والإمام يخطب، ١: ١٥٩، ح: ١١١٩] آپ ﷺ نے فرمایا:

⑯ مسجد کو گزرگاہ نہ بنانا[14]۔

⑰ مسجد کو حد سے زیادہ مزین نہ کرنا[15]۔

⑱ گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان نہ کرنا[16]۔

⑲ مسجد میں خرید وفروخت نہ کرنا[17]۔

⑳ مسجد میں جھگڑے نہ کرنا[18]۔

جب تم میں سے کسی کو نیند آئے اور وہ مسجد میں ہو، تو اُس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ چلا جائے۔

[14] قال النبي ﷺ: من أشراط الساعة أن يمر الرجل في المسجد لا يصلي فيه ركعتين [طبراني في الكبير ۹: ۹٤٨٩] آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے (ایک) یہ ہے کہ: آدمی مسجد سے گزر جائے گا اور اُس میں دو رکعت نماز (بھی) نہ پڑھے گا۔

[15] قال النبي ﷺ: ماأمرت بتشييد المساجد. قال ابن عباس: لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارىٰ [أبوداود، كتاب الصلاة، باب في بناء المساجد۱: ٦٥، ح:٤٤٨] آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے مساجد کی تشیید کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: (تشیید یعنی) اُسے سونے وغیرہ سے مزین کیا جائے جیسا کہ یہود ونصاریٰ مزین کرتے ہیں۔

[16] قال النبي ﷺ: من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل: لا ردها الله عليك، فإن المساجد لم تبن لهذا [مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، ۱: ۲۱۰، ح: ٥٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو مسجد میں اپنی گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے: اللہ تجھے وہ چیز نہ لوٹائے؛ اِس لیے کہ مساجد اِس غرض سے نہیں بنائی گئی ہیں۔

[17] قال عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: أن رسول الله ﷺ نهى عن الشراء والبيع في المسجد [أبوداود، كتاب الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة۱: ۱٥٤، ح: ۱۰۷۹] حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔

[18] قال النبي ﷺ: جنبوا المساجد .... وخصوماتكم [ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب مايكره في المساجد:٥٤، ح:۷٥۰] اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا مسجدوں کو بچاؤ......جھگڑوں سے۔

مسجد سے نکلنے کے آداب

① نکلتے وقت پہلے بایاں پیر نکالنا[1]۔

② درود وسلام پڑھنا[2]۔

③ مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔
دوسری دعا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ إِبلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ[3]۔

---

① كان ابن عمر يبدأ برجله اليمنىٰ، فإذا خرج يبدأ برجله اليسرىٰ [بخاري، كتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد، ١: ٦١ تعليقاً] حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب مسجد میں داخل ہوتے تو داہنے پیر سے ابتدا کرتے، اور جب باہر نکلتے تو بائیں پیر سے نکلتے۔

② قال النبي ﷺ: إذاخرج فليسلم على النبي [ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ص:٥٦، ح:٧٧٣] آپ ﷺ نے فرمایا: اور جب (مسجد سے) نکلے تو آپ ﷺ پر سلام بھیجے۔

قال كعب لأبي هريرة: احفظ علىٰ اثنتين: إذا دخلت المسجد سلِّم علَى النبي ﷺ، وقل: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وإذا خرجت قل: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ أَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ [مصنف عبدالرزاق، كتاب الصلاة، باب مايقول إذا دخل المسجد، ١: ٤٢٧، ح: ١٦٧٠] حضرت کعبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا: دو چیزوں کی پابندی کرو: جب مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام بھیجو اور یہ دعا پڑھو: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، اور جب مسجد سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ أَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ۔

③ قال النبي ﷺ: فإذاخرج فليقل: اللّٰهُمَّ إني أسألك من فضلك [أبوداود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل عند دخوله المسجد، ١: ٦٧، ح: ٤٦٥] آپ ﷺ نے فرمایا: اور جب (مسجد سے) نکلے تو یہ دعا پڑھے: اللّٰهُمَّ إني إلخ: اے اللہ! مَیں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

قال النبي ﷺ: فإذا قام أحدكم علىٰ باب المسجد فليقل: اللّٰهُمَّ إني أعوذبك ⬅

④ بعد والی نماز کے لیے دوبارہ آنے کی نیت کرکے نکلنا، اور اُس کا انتظار کرنا[②]۔

❁❁❁❁❁

⬅ من إبليس وجنوده؛ فإنه إذا قالها لم يضره [كنز العمال ٧: ٦٦٠، ح:٢٠٧٨٦] جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر (نکلنے کے لیے) کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے: اللّٰهُمَّ إني الخ جب وہ یہ دعا پڑھ لے گا تو شیطان اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

② قال النبي ﷺ: سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله: (وعد منهم) ورجل قلبه معلق بالمساجد [بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١: ٩١، ح: ٦٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سات آدمی اللہ کے سایے میں اُس دن رہیں گے جس دن اُس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، (اُن میں سے ایک) وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد میں معلّق ہوا ہو۔

تلاوتِ قرآنِ کریم کے آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تلاوت کرنا①۔

② باوضو تلاوت کرنا②۔

③ تلاوت سے پہلے مسواک کرنا③۔

④ تلاوت سے پہلے خوشبو لگانا۔ (فضائل اعمال، فضائل قرآن، ۱:۵۱۱)

⑤ پاک صاف جگہ پر تلاوت کرنا۔ [روح المعاني، سورة الواقعة]

⑥ اگر ممکن ہو قبلہ رخ ہو کر تلاوت کرنا④۔

⑦ عذر نہ ہو تو بیٹھ کر تلاوت کرنا۔ (فضائلِ اعمال، فضائلِ قرآن، ۱/۴۹۹)

---

① قال النبي ﷺ: إن الله لا يقبل من العمل إلا ما كان له خالصا، وابتغىٰ به وجهه [نسائي، كتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر: ۴۸، ح:۳۱۴۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اُسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص اُسی کے لیے کیا گیا ہو، اور جس سے اُس کی رضامندی مطلوب ہو۔

② قال علي ﷺ: ومن قرأه متوضئا يجزىٰ بخمس وعشرين حسنة [إحياء علوم الدين، ۱: ۲۷۵] حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اور جو شخص قرآن کو خارجِ نماز باوضو پڑھے گا، اُسے ہر حرف پر پچیس نیکیاں ملیں گی۔

③ قال النبي ﷺ: إذا قام أحدكم يصلي من الليل فليستك، فإن أحدكم إذا قرأ في صلاته وضع ملك فاه علىٰ فيه، لا يخرج مِن فيه شيء إلا دخل فم الملك [شعب الإيمان، ح:۲۱۱۷، موسوعة الآداب الإسلامية: ۲۰۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو مسواک کر لے؛ اِس لیے کہ آدمی جب نماز میں قراءت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منھ اُس کے منھ پر رکھ دیتا ہے، اُس کے منھ سے جو کچھ نکلتا ہے وہ فرشتے کے منھ میں داخل ہو جاتا ہے۔

④ إذا أراد إنسان قراءة القرآن يستحب أن يكون علىٰ أحسن الأحوال: فيلبس صالح ثيابه، ويستقبل ا لقبلة [الفتاوى الولوالجية ۱: ۷۵]

⑧ ٹھہر ٹھہر کر تجوید کی رعایت کے ساتھ تلاوت کرنا⑤۔

⑨ حُسنِ صوت سے تلاوت کرنا⑥۔

⑩ تلاوت کے وقت سنجیدہ و پروقار رہنا۔[روح المعاني ،سورة الواقعة]

⑪ غور وتدبر سے تلاوت کرنا⑦۔

⑫ تلاوت کے دوران دنیوی باتیں نہ کرنا⑧۔

⑬ تلاوت کا تکلُّف سے خالی ہونا⑨۔

---

⑤ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلاً﴾ [المزمل:٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اورقرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف (قواعدِ تجوید کی رعایت کے ساتھ) کیا کرو۔

⑥ قال النبي ﷺ : زينوا القراٰن بأصواتكم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب كيف يستحب الترتيل في القراءة، ١: ٢٠٦،ح:١٤٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے سنوارو۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾[محمد:٢٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: بھلا کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے، یا دلوں پر وہ تالے پڑے ہوئے ہیں جو دلوں پر پڑا کرتے ہیں۔

⑧ قال نافع: كان ابن عمر إذا قرأ القراٰن لم يتكلم حتى يفرغ منه [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله تعالىٰ نساءكم حرث لكم إلخ، ٢: ٦٤٩، ح:٤٥٢٦] حضرت نافعؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب قرآن شریف کی تلاوت فرماتے تو فراغت تک کسی سے بات چیت نہ فرماتے۔

⑨ قال ابن مسعودؓ : من كان مستنا فليستن بمن قد مات ...... كانوا أفضل هذه الأمة، أبرها قلوبا، وأعمقها علما، وأقلها تكلفا [شرح السنة للبغوي،كتاب الإيمان، باب رد البدع والأهواء،١: ٢١٤،ح:١٠٤] وأقلها تكلفا أي في العمل وكذا في القراءة، فإنهم كانوا يتلون القراٰن حق تلاوته علىٰ لحون العرب من غير النغمات والتمطيطات وغيرها [مرقات المفاتيح ١: ٢٦٠] حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جو شخص کسی کا کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہے تو وہ اُن لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو مرچکے ہیں (مراد صحابہ ہیں، چوں کہ فوت شدہ آدمی کے بھٹکنے کا احتمال نہ رہا)،

⑭ آیاتِ رحمت پر رحمت طلب کرنا، اور آیاتِ عذاب پر عذاب سے پناہ چاہنا[10]۔

⑮ خوف وخشیت کے ساتھ تلاوت کرنا۔[الأدب في الدين :۷۲]

⑯ رونا یا کم از کم رونے کی صورت بنانا[11]۔

⑰ لعابِ دہن انگلی میں لگا کر ورق نہ الٹنا۔[روح المعاني ،سورة الواقعة]

⑱ احکامِ قرآن پر عمل کا اہتمام کرنا[12]۔

⑲ مسجد میں اکٹھے تلاوت کرنا، اور قرآن کریم سیکھنا سکھانا[13]۔

⬅ وہ اِس امت کے افضل ترین افراد تھے، جن کے دل بالکل نیک تھے، اور اُن کا علم گہرا تھا، اور وہ تکلف بہت کم کرتے تھے (یعنی نہیں کرتے تھے)۔

[10] قال حذيفة: كان النبي ﷺ إذا مر بأية سؤال سأل، وإذا مر بتعوذ تعوذ [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراء ة: ١/ ٢٦٤، ح:٧٧٢] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ تلاوت کے وقت جب آیتِ رحمت سے گزرتے تو اُس کو طلب فرماتے، اور جب آیتِ عذاب سے گزرتے تو پناہ مانگتے۔

[11] قال الله سبحانه وتعالى: ﴿إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا﴾[مريم:٥٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: جب اُن کے سامنے خدائے رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تو یہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔

[12] قال الله سبحانه وتعالى: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَه حَقَّ تِلَاوَتِه﴾ [البقرة:١٢١] أي يعملون به ويتبعون أحكامه [موسوعة الآداب الإسلامية:٢٠٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی جب کہ وہ اُس کی تلاوت اِس طرح کرتے ہوں جیسا اُس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنی اُس پر عمل کرتے ہیں اور اُس کے احکام کی اتباع کرتے ہیں۔

[13] قال النبي ﷺ: ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم، إلا نزلت عليهم السكينة، وغشيتهم الرحمة، وحفتهم الملائكة، وذكر الله فيمن عنده ⬅

⑳ تین دن سے کم میں قرآن ختم نہ کرنا[14]۔

➡ [مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ۲: ۳۴۵، ح: ۲۶۹۹؟]
آپ ﷺ نے فرمایا: جو جماعت اللہ کے کسی گھر میں جمع ہوکر قرآن کی تلاوت کرتی ہے، اور آپس میں سیکھتی سکھاتی ہے، تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے، اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے، اور فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں، اور اللہ اپنے پاس موجود فرشتوں کے سامنے اُن کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

⑭ قال النبي ﷺ : لا يفقه من قرأ القران في أقل من ثلاث [صحیح ابن حبان، کتاب تلاوۃ القرآن، باب الزجر عن أن یختم القرآن إلخ، ۳: ۳۵، ح: ۷۵۸] آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے غور و فکر نہیں کیا جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا۔

فائدہ: ''شرحِ اِحیاء'' میں لکھا ہے کہ: سَلَف کی عادات ختمِ قرآن میں مختلف رہی ہیں: بعض حضرات ایک ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ امام شافعیؒ غیر رمضان المبارک میں۔ اور بعض دو ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ خود امام شافعی صاحبؒ کا معمول رمضان المبارک میں تھا، اور یہی معمول اَسودؒ اور صالح بن کیسانؒ، سعید بن جُبیرؒ اور ایک جماعت کا تھا۔ بعض کا معمول تین ختم روزانہ کا تھا؛ چناں چہ سُلَیم بن عِتَرؒ جو بڑے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں، حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتحِ مصر میں شریک تھے، اور حضرت معاویہؓ نے ''قِصَص'' کا امیر اِن کو بنایا تھا، اِن کا معمول تھا کہ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کے کرتے تھے۔ نوویؒ ''کِتَابُ الأَذْکَار'' میں نقل کرتے ہیں کہ: زیادہ سے زیادہ مقدار جو تلاوت کے باب میں ہم کو پہنچی ہے وہ ابن الکاتبؒ کا معمول تھا، کہ دن رات میں آٹھ قرآن شریف روزانہ پڑھتے تھے۔ ابنِ قُدامہؒ نے امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ: اِس کی کوئی تَحدِید نہیں، پڑھنے والے کے نشاط پر موقوف ہے۔ اہلِ تاریخ نے امام اعظمؒ سے نقل کیا ہے کہ: رمضان شریف میں اِکسٹھ (۶۱) قرآن شریف پڑھتے تھے: ایک دن کا اور ایک رات کا، اور ایک تمام رمضان شریف میں تراویح کا؛ مگر حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تین دن سے کم میں ختم کرنے والا تدبُّر نہیں کرسکتا؛ اِسی وجہ سے ابنِ حَزمؒ وغیرہ نے تین دن سے کم میں ختم کو حرام بتلایا ہے۔ بندہ کے نزدیک یہ حدیث شریف بہ اعتبارِ اکثر افراد کے ہے؛ اِس لیے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت سے اِس سے کم میں پڑھنا بھی ثابت ہے۔ اِسی طرح زیادتی میں بھی جمہور کے نزدیک تحدید نہیں، جتنے ایّام میں بہ سُہولت ہوسکے کلام مجید ختم کرے؛ ⬅

(۲۱) موسم گرما میں دن کی ابتدا میں، اور موسمِ سرما میں ابتداءِ شب میں ختم کرنا[15]۔

(۲۲) حفاظ کا قرآن کریم کو یاد کرتے رہنا[16]۔

مگر بعض عُلَما کا مذہب ہے کہ، چالیس دن سے زائد ایک قرآن شریف میں خرچ نہ ہوں، جس کا حاصل یہ ہے کہ کم از کم تین پاؤ روزانہ پڑھنا ضروری ہے، اگر کسی وجہ سے کسی دن نہ پڑھ سکے تو دوسرے دن اُس کی قضا کرلے؛ غرض چالیس دن کے اندر ایک مرتبہ کلام مجید پورا ہوجاوے۔ جمہور کے نزدیک اگرچہ یہ ضروری نہیں؛ مگر جب بعض عُلَما کا مذہب ہے تو احتیاط اِسی میں ہے کہ اِس سے کم (زیادہ مدت) نہ ہو، نیز بعض احادیث سے اِس کی تائید بھی ہوتی ہے، صاحبِ ''مجمع'' نے ایک حدیث نقل کی ہے: مَن قَرَأَ القُرٰانَ فِي أَربَعِينَ لَيلَةً فَقَد عَذَبَ: جس شخص نے قرآن شریف چالیس رات میں ختم کیا اُس نے بہت دیر کی۔ بعض عُلَما کا فتویٰ ہے کہ: ہر مہینے میں ایک ختم کرنا چاہیے، اور بہتر یہ ہے کہ سات روز میں ایک کلام مجید ختم کرے، کہ صحابہ ﷺ کا معمول عامۃً یہی نقل کیا جاتا ہے، جمعہ کے روز شروع کرے، اور سات روز میں ایک منزل روزانہ کرکے پنج شنبہ کے روز ختم کرے۔ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: سال میں دو مرتبہ ختم کرنا قرآن شریف کا حق ہے؛ لہٰذا اِس سے کم کسی طرح نہ ہونا چاہیے۔ (فضائل اعمال، فضائلِ قرآن)

[15] قال عبدة: إذا ختم الرجل القرآن بنهار، صلت عليه الملائكة حتى يمسي، وإن فرغ منه ليلا صلت عليه الملائكة حتى يصبح [سنن الدارمي، كتاب فضائل القرآن، باب ختم القرآن، ٤: ٢١٨٠، ح:٣٥١٨] حضرت عبدہؒ فرماتے ہیں: کلامِ پاک کا ختم اگر رات کے شروع میں ہو تو صبح تک ملائکہ اُس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، اور اگر کلام پاک کا ختم دن کے شروع میں ہو تو شام تک ملائکہ اُس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

اِس سے بعض مشائخ نے اِستنباط فرمایا ہے کہ: گرمی کے اَیام میں دن کے ابتدا میں ختم کرے، اور موسمِ سرما میں ابتدائی شب میں؛ تاکہ بہت سا وقت ملائکہ کی دعا کا مُیسَّر ہو۔ (فضائل اعمال، فضائلِ قرآن)

[16] قال النبي ﷺ: تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده لهو أشد تفصيا من الإبل في عقلها [بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب استذكار القرآن وتعاهده، ٢: ٧٥٩، ح: ٥٠٣٣] آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن شریف کی خبر گیری کیا کرو، قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ، قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اس اونٹ کے جس کا بازو بند کھل گیا ہو۔

۴۳ قرآن سے دنیا طلب نہ کرنا[۱۷]۔

۴۴ احادیثِ مبارکہ میں جن سورتوں کے مخصوص دنوں اور وقتوں میں پڑھنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے، اُنھیں اُن ایام واوقات میں پڑھنے کا خصوصی اہتمام کرنا[۱۸]۔

---

۱۷ قال النبي ﷺ : لا تأكلوا به [مسند أحمد، مسند المكيين، زيادة في حديث عبدالرحمن إلخ، ۲۴: ۲۸۸، ح:۱۰۰۲۹] آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو پیٹ بھرائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔

۱۸ فقال رسول الله ﷺ : والذي نفسي بيده! ماأنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها، وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته [ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب، ۲: ۱۱۰، ح:۲۸۷۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! سورۂ فاتحہ کے مانند کوئی سورۃ نہیں اتاری گئی، نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں، اور بے شک سورۂ فاتحہ بار بار دہرائے جانے والی قرآن کی سات آیتیں ہیں، اور قرآن عظیم اللہ کی وہ کتاب ہے جو مجھے خصوصی عطا کی گئی ہے۔

''مثاني'' کی شرح حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے مروی ہے، جو ترجمہ سے واضح ہے: یعنی وہی ہم نے تم کو سات آیتیں، جو وِرد اور وظیفہ بنانے کے لائق ہیں۔ (فیض الباری ۴: ۱۵۴)

قال النبي ﷺ: من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه [بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل البقرة، ۲: ۷۴۹، ح:۵۰۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے تو اُس کے لیے [فی قول: قیام لیل کی طرف سے، وفی قول: جن وشیاطین سے حفاظت کے لیے] کافی ہے۔

قال عبد الله بن مسعود: لقي رجل من أصحاب محمد ﷺ رجلا من الجن، فصارعه فصرعه الإنسي. فقال له الإنسي: إني لأراك ضئيلا شخيتا، كأن ذريعتيك ذريعتا كلب، فكذاك أنتم معشر الجن أم أنت من بينهم كذلك؟ قال: لا والله إني منهم لضليع، ولكن عاودني الثانية، فإن صرعتني علمتك شيئا ينفعك. فعاوده فصرعه، قال: هات علمني، قال: نعم، قال: تقرأ الله لا إله إلا هو الحي القيوم؟ قال: نعم. قال: فإنك لا تقرؤها في بيت إلا خرج منه الشيطان، له خبج كخبج الحمار، ثم لا يدخله حتى يصبح

[سنن الدارمي، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل أول سورة البقرة وآية الكرسي،٤: ٢١٢٨، ح:٣٤٣٤]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ: ایک صحابیؓ کی ملاقات جن سے ہوگئی، دونوں میں مقابلہ ہوا، صحابی نے جنی کو پچھاڑ دیا، اِنسی نے اُس کو کہا: کیا بات ہے؟ مَیں تجھ کو کمزور نڈھال دیکھ رہا ہوں، اور تیرے ہاتھ کتّے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں، تم سب جنّات اِسی طرح کے ہوتے ہو یا تم اکیلے ایسے ہو؟ کہا: نہیں، واللہ! مَیں اُن میں مضبوط پٹھا ہوں، تم دوبارہ مجھ سے مقابلہ کرو، اگر مجھ کو تم نے پٹک دیا تو مَیں تم کو نفع بخش کوئی چیز بتاؤں گا، اِنسی نے کہا: ضرور، (دوبارہ مقابلے میں بھی جنی کو پٹک دیا)، جنی نے کہا کہ: تم ﴿الله لا إله إلا هو﴾ پڑھتے ہو، کہا: جی ہاں، جنی نے کہا: جس گھر میں اِس کو پڑھوگے وہاں سے شیطان نکل بھاگے گا، اور گدھے کی طرح گوز مارتا ہوگا، پھر صبح تک اُس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

قال النبيﷺ: يأتي القرآن وأهله الذين يعملون به في الدنيا، تقدمه سورة البقرة وآل عمران [ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة آل عمران، ٢: ١١٦، ح: ٢٨٨٣] آپﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن کریم اور اُس کے پڑھنے والے آئیں گے جو دنیا میں اُس پر عمل کرتے تھے، اور اُن میں پیش پیش سورۃ البقرۃ اور سورۂ آل عمران ہوں گی۔

قال النبيﷺ: من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم من فتنة الدجال [ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة الكهف، ٢: ١١٦، ح: ٢٨٨٦] آپﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا۔

قال النبيﷺ: إن لكل شيء قلبا، وقلب القرآن يس؛ ومن قرأ يس كتب الله له بقراء تها قراءة القرآن عشر مرات [ترمذي،أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في يس،٢: ١١٧، ح:٢٨٨٧] آپﷺ نے فرمایا: بے شک ہر چیز کا دل ہوتا ہے، اور قرآن کا دل یٰسٓ شریف ہے، اور جو شخص یٰسٓ شریف پڑھے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے پڑھنے پر اُس کے لیے دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھیں گے۔

قال النبيﷺ: من قرأ حم الدخان في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك [ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في حم الدخان، ٢: ١١٧، ح: ٢٨٨٨] آپﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی بھی رات سورۂ حٰم الدخان پڑھتا ہے، تو صبح تک اُس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

قال خالد بن معدان: إن الم تنزيل الكتاب لا ريب فيه من رب العالمين تجادل عن صاحبها في القبر تقول: اللّٰهُمَّ إن كنت من كتابك، فشفعني فيه، وإن لم أكن من كتابك، فامحني عنه، وإنها تكون كالطير تجعل جناحها عليه، فيشفع له، فتمنعه من عذاب القبر، وفي تبارك الذي بيده الملك وهو على كل شيء قدير مثله، فكان خالد لا يبيت حتى يقرأ بهما [سنن الدارمي، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة التنزيل السجدة وتبارك، ٤: ٢١٤٤، ح: ٣٤٥٣]

حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں: الم تنزیل اپنے پڑھنے والے کی حمایت میں قبر میں فرشتوں سے لڑے گی، وہ کہے گی: الٰہی! اگر مَیں تیری کتاب میں شامل ہوں تو میری شفاعت اِس شخص کے بارے میں قبول فرما، اور اگر مَیں تیری کتاب میں شامل نہیں ہوں تو اِس میں سے مجھ کو مٹا دے، اور وہ سورۃ پرند کی طرح اپنے پَر اُس شخص پر پھیلا دے گی، چناں چہ بالآخر شفاعت کر کے اُس کو عذابِ قبر سے نجات دلا دے گی۔ سورۂ تبارک کے بارے میں بھی اِس طرح کی شفاعت کرنا مروی ہے، راویٔ حدیث حضرت خالدؒ اِن دو کو پڑھے بغیر سوتے نہ تھے۔

قال النبي ﷺ: من قرأ "إذا زلزلت" عدلت له بنصف القرآن، ومن قرأ "قل يأيها الكفرون" عدلت له بربع القرآن [ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في إذا زلزلت، ٢: ١١٧، ح: ٢٨٩٣]

آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ الزلزال پڑھی تو وہ اُس کے لیے آدھے قرآن کے برابر گردانی جائے گی، اور جس نے سورۃ الکافرون پڑھی تو وہ اُس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر گردانی جائے گی۔

قال أنس: إن رجلا قال: يارسول الله! إني أحب هذه السورة "قل هو الله أحد"، قال: إن حبك إياها أدخلك الجنة [ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة الإخلاص، ٢: ١١٨، ح: ٢٩٠١]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: ایک شخص نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! مَیں اِس سورۃ یعنی سورۂ اخلاص سے محبت کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اِس سورۃ سے محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔

قرآن شریف کے آداب

① خوب کثرت سے تلاوت کرنا۔ [روح المعاني، سورة الواقعة]

② جس مکان میں قرآن کریم رکھا ہوا ہو، اس مکان میں صحبت نہ کرنا اور نہ ہی ستر کھولنا۔ [روح المعاني، سورة الواقعة]

نوٹ: اگر کسی ایسے مکان میں ہم بستری کی ضرورت پیش آجائے تو قرآن کریم پر پردہ ڈال دیا جائے۔

③ قرآن کریم پر کوئی کتاب یا سامان رکھنے سے احتراز کرنا۔

[روح المعاني، سورة الواقعة]

ذکر کے آداب

① خالصۃً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ذکر کرنا①۔

② ہر حال میں کثرت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا②۔

③ زبان کے ساتھ ساتھ دل سے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا③۔

④ کثرت سے توبہ واستغفار کرنا④۔

⑤ بہ وقتِ ذکر خوفِ خدا سے رونا⑤۔

---

① قال النبي ﷺ: إن الله لايقبل من العمل إلا ماكان له خالصا، وابتغي به وجهه [نسائي، كتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر، ٢: ٤٨، ح: ٣١٤٢] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اُسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص اُسی کے لیے کیا گیا ہو، اور جس سے اُس کی رضا مندی مطلوب ہو۔

② قال الله تعالى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [الأحزاب: ٤١، ٤٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرو۔

③ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ﴾ [الأعراف: ٢٠٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کا صبح وشام ذکر کیا کرو اپنے دل میں بھی عاجزی اور خوف کے (جذبات کے) ساتھ، اور زبان سے بھی آواز بہت بلند کیے بغیر۔

④ قال النبي ﷺ: ياأيها الناس! توبوا إلى الله، فإني أتوب إلى الله في اليوم مائة مرة [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاسكتثار منه، ٢: ٣٤٦، ح: ٢٤٣٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کے سامنے توبہ کرو، بے شک میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔

⑤ قال النبي ﷺ: سبعة يظلهم الله في ظله (وَعَدَّ منهم) ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه [بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١: ٩١، ح: ٦٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ قیامت کے دن سایہ نصیب کرے گا (اُن میں سے ایک)

(٦) حسبِ موقع سرًا یا جہرًا ذکر کرنا[6]۔

(٧) (موقع میسر آنے پر) اجتماعی ذکر کرنا[7]۔

(٨) منقول دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

(٩) متعینہ اوقات کے ذکر کو دیگر اذکار پر مقدم کرنا، مثلاً نماز کے بعد والے اذکار کو دیگر اذکار پر مقدم کرنا۔

وہ شخص ہے جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑے۔

(٦) قال النبي ﷺ: يقول الله تعالیٰ: أنا عند ظن عبدي بي، وأنا معه إذا ذكرني: فإن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي، وإن ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير منهم[بخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله ويحذركم الله نفسه، ٢: ١١٠١، ح:٧٤٠٥] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: مَیں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو مَیں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر اپنے جی میں کرتا ہے تو مَیں بھی اُسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو مَیں اُس مجمع سے بہتر مجمع میں اُس کا تذکرہ کرتا ہوں۔

وفي حواشي الطحطاوي لمراقي الفلاح: اختلف هل الإسرار بالذكر افضل؟ فقيل: نعم! لأحاديث تدل علىٰ ذلك. وقيل: الجهر أفضل؛ لأحاديث كثيرة؛ وجمع بأن ذلك يختلف باختلاف الأحوال والأشخاص [سباحة الفكر في الجهر بالذكر، من مجموعة رسائل اللكنوي ٣: ٤٧٠]

(٧) قال النبي ﷺ: ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله لا يريدون بذلك إلا وجهه؛ إلا ناداهم مناد من السماء: أن قوموا مغفورا لكم، قد بدلت سيئاتكم حسنات [أحمد ٣: ١٤٢، ح:١٢٠٤٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی لوگ اللہ کے ذکر کے لیے مجتمع ہوں، اور اُن کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضا ہو، تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ: تم لوگ اس حال میں کھڑے ہو جاؤ کہ تمھاری بخشش کر دی گئی اور تمھاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

دعا کے آداب

① کثرت سے دعا کرتے رہنا[1]۔

② خوش حالی میں بھی بہ کثرت دعائیں کرتے رہنا[1]۔

③ دنیا اور آخرت کی تمام چیزیں اللہ ہی سے مانگنا[2]۔

④ قبولیت کا یقین رکھنا[3]۔

⑤ توجہ سے دعا مانگنا[4]۔

⑥ دعا میں حد تجاوزی نہ کرنا[5]۔ (حد تجاوزی مثلاً: جنت کی طلب میں خاص خاص چیزیں مانگنا۔)

---

① قال النبي ﷺ: من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجابة، ۲: ۱۷۵، ح:۳۳۸۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ مصیبت اور پریشانیوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی دعا قبول کرے، اُسے چاہیے کہ خوش حالی میں کثرت سے دعا کرے۔

② قال النبي ﷺ: إنه من لم يسأل الله يغضب عليه [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الدعاء، ۲: ۱۷۵، ح:۳۳۷۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ سے نہیں مانگتا ہے اللہ اُس پر ناراض ہوتے ہیں۔

③ قال النبي ﷺ: ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة [ترمذي، كتاب الدعوات، باب، ۲: ۱۸٦، ح:۳٤۷۹] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اِس حال میں دعا کرو کہ تمھیں قبولیت کا یقین ہو۔

④ قال النبي ﷺ: واعلموا! أن الله لايستجيب دعاء من قلب غافل لاه [ترمذي، أبواب الدعوات، باب، ۲: ۱۸٦، ح:۳٤۷۹] آپ ﷺ نے فرمایا: یقین رکھو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا ہے۔

⑤ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ ←

⑦ قبولیتِ دعا میں جلد بازی نہ کرنا[6]۔

⑧ قبولیت سے مانع تمام امور سے پرہیز کرنا[7]۔

⑨ اسبابِ قبولیت اختیار کرنا، جیسے: اپنے مقصود سے مناسبت رکھنے والے اسمائے حسنیٰ کا وسیلہ اختیار کرنا، قرآن وحدیث میں مذکور دعائیں مانگنا، یا کسی نیک عمل کو پیش کر کے اُس کا وسیلہ حاصل کرنا[8]، یا کسی نیک آدمی سے دعا کروانا، وغیرہ وغیرہ۔ (ماخوذ از حصن حصین ص: ۲۸، ۲۹)

[الأعراف: ٥٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

⑥ قال النبي ﷺ: يستجاب لأحدكم مالم يعجل يقول: قد دعوت فلم يستجب لي [بخاري، كتاب الدعوات، باب يستجاب للعبد مالم يعجل، ٢: ٩٣٨، ح: ٦٣٤٠] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ عجلت بازی کی وجہ سے یہ نہ کہنے لگے کہ: مَیں نے دعا کی؛ مگر میری دعا ابھی تک قبول نہیں ہوئی۔

⑦ چند موانع حسبِ ذیل ہیں: [۱] حرام خوراک اور لباس۔

قال النبي ﷺ: يا أيها الناس! إن الله طيب لا يقبل إلا طيبا، ثم ذكر الرجل يطيل السفر، أشعث أغبر، يمد يديه إلى السماء: يارب! يا رب! ومطعمه حرام، ومشربه حرام، وملبسه حرام، وغذي بالحرام؛ فأنىٰ يستجاب لذلك [مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع علىٰ كل نوع من المعروف، ١: ٣٢٦، ح: ١٠١٥] آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے، پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ: لمبا سفر کرتا ہے، گرد آلود ہے، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر یا رب یا رب کہتا ہے، حالاں کہ اُس کا کھانا حرام، اُس کا پینا حرام، اُس کا لباس حرام اور حرام مال سے اُس کی پرورش ہوئی، اب اُس کی دعا کیسے قبول ہو!۔

[۲] دعا میں بے توجہی۔ (دیکھیے حاشیہ نمبر ۴)

[۳] دعا کی قبولیت میں جلد بازی سے کام لینا۔ (دیکھیے حاشیہ نمبر ۶)

⑧ قال أنس: أن عمر بن الخطاب كان إذا قحطوا، استسقىٰ بالعباس بن عبد المطلب،

⑩ قبولیت کی گھڑیوں اور جگہوں کی تلاش میں رہنا[9]۔

فقال: اللّٰهُمَّ إنا كنا نتوسل إليك بنبينا فتسقينا، وإنا نتوسل إليك بعم نبينا فاسقنا، قال: فيسقون [بخاري، كتاب الاستسقاء، باب سوال الناس الإمام: ۱، ۱۳۷، ح: ۱۰۱۰] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش طلب کرتے ہوئے یوں فرماتے: اے اللہ! ہم ہمارے نبی کا وسیلہ اختیار کرتے تھے، تو آپ ہمیں سیراب کر دیا کرتے تھے، اب ہم آپ کے سامنے ہمارے نبی کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، آپ ہمیں سیراب کر دیجیے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ: پھر لوگوں کو سیراب کیا جاتا (یعنی بارش ہوتی تھی)۔

⑨ **قبولیت کے ایام:** [۱] یوم عرفہ [۲] عاشورہ یعنی دسویں محرم کا دن [۳] پندرہویں شعبان کا دن [۴] رمضان المبارک کے سترھویں روزے کا دن [۵] دونوں عید کے دن [۶] ستائیسویں رجب کا دن [۷] ذی الحجہ کا پہلا عشرہ اور ایامِ تشریق [۸] جمعہ کا دن۔

قبولیت کی راتیں: (۱) رمضان المبارک کا پورا مہینہ بالخصوص اخیری عشرہ کے طاق راتیں (۲) افطاری کے وقت (۳) جمعہ کی رات (۴) رجب کی پہلی رات (۵) رجب کی پندرہویں رات (۶) رجب کی ستائیسویں رات (۷) محرم کی پہلی رات (۸) محرم کی دسویں رات (۹) شعبان کی پندرہویں رات (۱۰) نویں ذی الحجہ کی رات (۱۱) عیدین کی راتیں (۱۲) ذی الحجہ کی چودھویں اور پندرہویں راتیں۔

مختلف اوقاتِ مقبولہ: (۱) وضو کے درمیان اور وضو کے بعد (۲) اذان سن کر، اذان کے درمیان اور اذان کے بعد (۳) اذان اور اقامت کے درمیان (۴) حیعلتین کے بعد (۵) اقامت شروع ہوتے وقت (۶) نماز میں سورۂ فاتحہ کے اختتام پر (۷) فرض نمازوں کے بعد (۸) سجدے کی حالت میں (۹) تلاوتِ قرآن مجید کے بعد (۱۰) ختمِ قرآن کے بعد (۱۱) جہاں مسلمان کثرت سے جمع ہوں (۱۲) مجالسِ ذکر کے وقت (۱۳) علمائے ربانی اور اہل اللہ پر نظر پڑتے وقت (۱۴) جس وقت بارش ہو رہی ہو (۱۵) حالتِ مرض میں (۱۶) تیماردار کی دعا (۱۷) تنگ دستی، بے بسی اور مجبوری کے وقت (۱۸) حالتِ سفر میں (۱۹) طلوع، غروب اور زوال کے وقت؛ خصوصاً جمعہ کے دن (۲۰) پچھلی رات مرغ کے اذان دینے کے وقت (۲۱) صبح صادق کے وقت (۲۲) رات کے وقت، بالخصوص آدھی رات کے بعد (۲۳) رات کے پہلے ثلث میں (۲۴) رات کے آخری ثلث میں (۲۵) رات کا آخری سدس

⑪ ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ سامنے رکھ کر دعا مانگنا[10]۔

⑫ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا سے ابتدا کرنا[11]۔

⑬ سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّاب سے دعا کی ابتدا کرنا[12]۔

⑭ شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا[13]۔

⑮ اسم اعظم کے ذریعے دعا مانگنا[14]۔

---

(۲۶) مظلوم کی دعا (۲۷) جب جہاد کی صف میں کھڑے ہوں (۲۸) کفار سے گھمسان کی لڑائی کے وقت لشکرِ اسلام کی دعا (۲۹) جس وقت مرنے والے کی آخری گھڑی ہو، روح پرواز کر رہی ہو، اور لوگ مرحوم کی آنکھیں اور منھ بند کرنے لگے اُس وقت (۳۰) بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے وقت (۳۱) آبِ زمزم پیتے وقت۔ (منقول از برکات دعا ص: ۴۲۹، ۴۲۲ تا ۴۳۴ بتغیر یسیر)

⑩ قال النبي ﷺ : إذا سألتم الله فاسألوه ببطون أكفكم ، ولا تسألوه بظهورها [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۱: ۲۰۹، ح:۱۴۸۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرو تو ہتھیلی کے اندرونی حصے کو سامنے رکھ کر دعا مانگو اور ظاہری حصے کو سامنے رکھ کر دعا نہ مانگو۔

⑪ قال النبي ﷺ : إذا صلى أحدكم فليبدأ بتحميد ربه عزوجل والثناء عليه، ثم يصلي على النبي ﷺ ، ثم يدعو بعد ماشاء [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۱: ۲۰۸، ح: ۱۴۸۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ لے تو اولاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا کرے، پھر آپ ﷺ پر درود بھیجے، پھر جو چاہے دعا کرے۔

⑫ قال سلمة بن الأكوع : ماسمعت النبي ﷺ يستفتح دعاء إلا استفتحه بـ "سبحان ربي العلي الأعلى الوهاب" [مستدرك، ۱: ٦٧٦، ح: ۱۸۳۵] حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں: مَیں نے آپ ﷺ کو ہر دعا کے شروع میں یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا: سبحان ربي العلي الأعلى الوهاب۔

⑬ قال علي: كل دعاء محجوب حتى يصلي على محمد وآل محمد ﷺ [مسند أحمد، كتاب الألف، باب من اسمه أحمد، ۱: ۲۲۰، ح:۷۲۱] حضرت علیؓ نے فرمایا: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود شریف بھیجنے تک ہر دعا رُکی رہتی ہے۔

⑭ اسم اعظم کے ذریعے سے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۶) يَاذَا الجَلَالِ وَالإِكرَامِ کو بہ کثرت پڑھنا[۱۵]۔

(۱۷) عاجزی اور مسکنت کا اظہار کرنا[۱۶]۔

(۱۸) اولاً اپنے لیے دعا کرنا[۱۷]۔

اسم اعظم کی تعیین کے سلسلے میں زیادہ صحیح بات تو یہ ہے کہ: اسم اعظم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء میں پوشیدہ ہے، تعیین کے ساتھ اِس کا کسی کو علم نہیں؛ لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ: اسم اعظم لفظ ''اللہ'' ہے۔ (مظاہر حق، منقول از برکات دعا ص:۵۹٦)

اسم اعظم کی تعیین میں اکابرین کے دیگر اقوال حسب ذیل ہیں:

[۱] آیت کریمہ: لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين (مستدرك حاكم، كتاب الدعاء والتكبير، ۱: ٦٨٤، ح:١٨٦٢)

[۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اسم اعظم اِن دو آیتوں میں ہے: ۱) الم الله لا إله إلا هو الحي القيوم ۲) وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم (ترمذي، كتاب الدعوات، باب، ۲: ۱۸۵، ح:٣٤٧٨)

[۳] اِن الفاظ کے متعلق بھی اسم اعظم کا ہونا آپ ﷺ سے منقول ہے: اللّٰهُمَّ إني أسئلك بأني أشهد أنك أنت الله، لا إله إلا أنت الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد (ترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات، ۲: ۱۸۵، ح:٣٤٧٧)

[۴] اللّٰهُمَّ إني أسئلك بأن لك الحمد، لا إله إلا أنت المنان، يا بديع السموات والأرض، ياذا الجلال والإكرام، يا حي ياقيوم (اِن الفاظ کے متعلق بھی منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ: یہ اسم اعظم ہے۔) (مسند أحمد، ۲۱: ۱۹۲، ح:۱۳۵۷۰)

[۱۵] قال النبي ﷺ: ألظوا بـ''ياذاالجلال والإكرام'' [ترمذي، أبواب الدعوات، باب، ۲: ۱۹۲، ح:٣٥٢٥] آپ ﷺ نے فرمایا: یاذا الجلال والإکرام کا ورد رکھو۔

[۱۶] قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿أُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً﴾ [الأعراف:٥٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو۔

[۱۷] قال أبي بن كعب: كان رسول الله ﷺ إذا دعا بدأ بنفسه [أبوداود، كتاب الحروف والقراءات، ۲: ٥٥٤، ح:٣٩٨٤] حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا کرتے۔

(۱۹) اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بہ کثرت عافیت مانگنا[۱۸]۔

(۲۰) اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے جنت الفردوس مانگنا[۱۹]۔

(۲۱) منقول وماثور دعائیں مانگنا[۲۰]۔

(۲۲) خدّام کے لیے درازیٔ عمر اور کثرتِ مال کی دعا کرنا[۲۱]۔

(۲۳) دعا میں بہ تکلُّف قافیہ بندی نہ کرنا[۲۲]۔

(۲۴) گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرنا[۲۳]۔

---

(۱۸) قال النبي ﷺ: أكثر الدعاء بالعافية [حاكم، كتاب الدعاء والتكبير، ۱: ۵۲۹، ح:۱۹۳۹] آپ ﷺ نے فرمایا: عافیت بہ کثرت مانگا کرو۔

(۱۹) قال النبي ﷺ: فإذا سألتم الله فاسألوه الفردوس [ترمذي، أبواب صفة الجنة، باب ماجاء في صفة درجات الجنة، ۲: ۷۹، ح:۲۵۳۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے (جنت) مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

(۲۰) قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من الدعاء [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۱: ۲۰۸، ح:۱۴۸۲] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔

(۲۱) قال أنس: قالت أمي: يا رسول الله! خادمك أنس، ادع الله له، قال: اللَّهُمَّ أكثر ماله، وولده، وبارك له فيما أعطيته [بخاري، كتاب الدعوات، باب دعوة النبي ﷺ لخادمه إلخ، ۲: ۹۳۹، ح:۶۳۴۴] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: میری والدہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کے خادم انس ہیں، اِس کے لیے دعا فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرما، اور تو نے اِسے جو نعمتیں دی ہیں اس میں برکت نصیب فرما۔

(۲۲) قال ابن عباس لعكرمة: فانظر السجع من الدعاء فاجتنبه [بخاري، كتاب الدعوات، باب مايكره من السجع من الدعاء، ۲: ۹۳۸، ح:۶۳۳۷] حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عکرمہؒ سے فرمایا: دعا میں قافیہ بندی سے بچنے کا اہتمام کرنا۔

(۲۳) قال النبي ﷺ: مامن أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ماسأل، أو كف عنه من السوء مثلها، مالم يدع بإثم أو قطيعة رحم [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجابة،

(۲۵) اپنے خلاف یا مال واولاد کے خلاف بددعا نہ کرنا[۲۴]۔

(۲۶) دنیا میں سزا نہ مانگنا[۲۵]۔

(۲۷) کسی تکلیف کی بنا پر موت کی دعا نہ کرنا[۲۶]۔

۲: ۱۷۵، ح:۳۳۸۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دعا کرتا ہے تو اللہ اُسے یا تو وہی چیز عطا فرماتے ہیں جو اُس نے مانگی، یا اُس سے اُتنی ہی برائی دور فرما دیتے ہیں، جب تک کہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

(۲۴) قال النبي ﷺ : لاتدعوا علىٰ أنفسكم ، ولا تدعوا علىٰ أولادكم ، ولا تدعوا علىٰ أموالكم [مسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ۲: ۴۱۶، ح: ۳۰۰۹] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ذات کے خلاف بددعا مت کرو، اور اپنی اولاد کے خلاف بددعا مت کرو، اور اپنے مال کے خلاف بددعا مت کرو۔

(۲۵) أن النبي ﷺ عاد رجلا من المسلمين قد خفت، فصار مثل الفرخ، فقال له رسول الله ﷺ : هل كنت تدعوا بشيء أو تسأله إياه؟ قال: نعم! كنت أقول: اللّٰهُمَّ ما كنت معاقبي به في الآخرة فعجل لي في الدنيا، فقال رسول الله ﷺ : سبحان الله! لا تطيقه أو لا تستطيعه، أفلا قلت: اللّٰهُمَّ اٰتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار! [مسلم، كتاب الذكر، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، ۲: ۳۴۳، ح: ۲۶۸۸] آپ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جو کمزور ونحیف ہو کر چوزے کے مانند ہو چکا تھا، تو آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: کیا تُو کوئی چیز مانگا کرتا تھا یا سوال کرتا رہتا تھا؟ تو اُس نے کہا: جی ہاں! مَیں یوں کہا کرتا تھا: اے اللہ! تُو جو سزا مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے، تو آپ ﷺ نے (بہ طور تعجب) فرمایا: سبحان اللہ! تُو اِس کی طاقت نہیں رکھتا، تُو نے ایسا کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر، اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۲۶) قال النبي ﷺ : لا يتمنين أحدكم الموت لضر نزل به [بخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت والحيوة، ۲: ۹۴۰، ح: ۶۳۵۱] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے اوپر واقع مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔

(۲۸) دعا کے آخر میں آمین کہنا[۲۷]۔

(۲۹) دعا کے آخر میں ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا[۲۸]۔

(۳۰) چھوٹے بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور ان کے لیے برکت کی دعا کرنا[۲۹]۔

(۳۱) دوسرے سے دعا کی درخواست کرنا چاہے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو[۳۰]۔

---

[۲۷] قال أبو زهير النصيري : خرجنا مع رسول الله ﷺ ليلة ، فأتينا على رجل قد ألح في المسئلة، فوقف ﷺ يستمع منه، فقال ﷺ : أوجب إن ختم، فقال رجل من القوم: بأي شيء يختم؟يارسول الله! قال: بآمين [أبوداود ، كتاب الصلاة ، باب التأمين ، ۱ : ۱۳۵ ، ح : ۹۳۹] حضرت ابوزہیرؓ فرماتے ہیں: ہم ایک رات آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، چناں چہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو بہت الحاح وزاری سے دعا مانگ رہا تھا، آپ ﷺ کھڑے ہو کر سننے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اِس نے مہر لگا دی تو یہ دعا قبول ہوگی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس چیز سے مہر لگائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین سے۔

[۲۸] قال عمر بن الخطاب: كان رسول الله ﷺ إذا رفع يديه لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ۲: ۱۷۶، ح: ۳۳۸۶] حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے، تو اُن کو اُس وقت تک نہیں رکھتے تھے جب تک کہ اپنے چہرے پر اُن دونوں کو پھیر نہ دیں۔

[۲۹] قال أبو موسى: ولد لي غلام، ودعا له النبي ﷺ بالبركة [بخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ۲: ۹٤۰، تعليقاً] حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں: میرے گھر بچے کی ولادت ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

[۳۰] قال عمر: استأذنت النبي ﷺ في العمرة، فأذن لي، وقال: لا تنسنا يا أخي من دعائك [أبوداود، أبواب تفريع الوتر، باب الدعاء، ۱: ۲۱۰، ح: ۱٤۹۸] حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے عمرے میں جانے کی اجازت طلب کی، تو مجھے اجازت مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی! مجھے اپنی دعا میں مت بھولنا۔

توبہ کے آداب

(۱) تمام گناہوں سے توبہ کرنا[۱]۔

(۲) توبہ میں جلدی کرنا[۲]۔

(۳) توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے (یعنی موت سے پہلے اور جانب مغرب سے طلوع آفتاب سے پہلے) توبہ کرنا[۳]۔

(۴) ہمیشہ توبہ کرتے رہنا[۴]۔

---

① قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَتُوْبُوْا اِلَی اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[النور:۳۱]
اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو؛ تاکہ تمھیں فلاح نصیب ہو۔

② قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰئِكَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ﴾[النساء:۱۷] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ نے توبہ قبول کرنے کی جو ذمہ داری لی ہے وہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو نادانی سے کوئی برائی کر ڈالتے ہیں، پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں، چناں چہ اللہ اُن کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

③ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّيْ تُبْتُ الآنَ﴾[النساء: ۱۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: توبہ کی قبولیت ان کے لیے نہیں جو برے کام کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت کا وقت آ کھڑا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ: میں نے اب توبہ کر لی۔
قال النبي ﷺ: من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التوبة، ۲: ۳۴۶، ح:۲۷۰۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔

④ قال النبي ﷺ: طوبىٰ لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا [ابن ماجه، كتاب الأدب، باب الاستغفار، ص:۲۷۱، ح:۳۸۱۸] آپ ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کے لیے خوش خبری ہو جس کے

⑤ گناہ اور معصیت پر پشیمان ہونا⑤۔

⑥ گناہ کو چھوڑ دینا⑥۔

⑦ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے عاجزی کرنا⑦۔

⑧ دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا⑧۔

⑨ ناحق لیا ہوا مال واپس لوٹانا، یا صاحبِ حق سے معاف کروالینا⑨۔

⬅ اعمال نامے میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔

⑤ قال النبي ﷺ: الندم توبة [ابن ماجه،أبواب الزهد،باب ذكر التوبة، ص:٣١٣، ح:٤٢٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا: ندامت ہی توبہ ہے۔

⑥ قال الإمام النووي:من شرائط التوبة:أن يقلع عن المعصية [رياض الصالحين،ص:٢٥] امام نوویؒ فرماتے ہیں: توبہ کے شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ: (جس) گناہ (سے توبہ کر رہا ہے اُس) سے (اُسی وقت) باز آجائے۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿أُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً﴾ [الأعراف:٥٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو۔

⑧ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوبِهِمْ، وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللهُ، وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلىٰ مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ، أُولٰئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ [آل عمران:١٣٥،١٣٦] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں، یا (کسی اور طرح) اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں، تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اُس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے! اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کا صلہ اُن کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ: من كانت لأخيه عنده مظلمة من عرض أو مال فليتحلّله اليوم، قبل أن يؤخذ منه يوم لا دينار ولا درهم [بخاري، كتاب المظالم، باب من كانت له مظلمة إلخ، ⬅

⑩ پچھلی عبادات کی قضا کرنا، اور توبہ کے بعد اعمالِ خیر کو شروع کر دینا[10]۔

⑪ توبہ کے بعد اچھے اعمال کرنا (یہ برائیوں کو ختم کر دیتے ہیں)[11]۔

⑫ جن گناہوں کی اللہ نے پردہ پوشی کی ہے اُن کو ظاہر کر کے اپنے آپ کو رسوا نہ کرنا[12]۔

⑬ توبہ کرنے والے گنہ گار کو اس کے گناہوں پر طعنہ نہ دینا[13]۔

⬅ ۱: ۳۳۱، ح:۲۴۴۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس اپنے بھائی کا کوئی جانی یا مالی حق ہو تو وہ اُسے آج ہی حلال کروالے، اُس دن سے پہلے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔

⑩ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ [الفرقان: ۷۰] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ہاں! مگر جو کوئی توبہ کر کے ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرے، تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرے گا۔

⑪ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾[هود:۱۱٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

وقال النبي ﷺ: واتبع السيئة الحسنة تمحها [ترمذي،أبواب البر والصلة،باب ماجاء في معاشرة الناس، ۲: ۱۹، ح:۱۹۸۷] آپ ﷺ نے فرمایا: اور گناہ کے بعد نیکی کر، یہ اُس گناہ کو مٹا دے گی۔

⑫ قال النبي ﷺ: اجتنبوا هذه القاذورة التي نهى الله عنها، فمن ألم بشيء منها، فليستتر [مصنف عبدالرزاق، كتاب الطلاق، باب الرجم والإحصان،۷: ۳۱۹،ح:۱۳۳۳۷] آپ ﷺ نے فرمایا: ان گندگیوں (گناہوں) سے بچو جن سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منع کیا ہے، پس کوئی شخص اِن کا ارتکاب کر لے تو اُسے چھپائے (یعنی کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے)۔

⑬ قال النبي ﷺ: من عيّر أخاه بذنب لم يمت حتى يعمله [ترمذي،أبواب الورع، باب، ۲: ۷۷، ح:۲۵۰۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائی، تو جب تک اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے گا وہاں تک موت نہیں آئے گی۔

رات کی عبادت اور تہجد کے آداب

(۱) لوجہِ اللہ عبادت کرنا[1]۔

(۲) (رات کی عبادت کی توفیق کے لیے) دن میں غیبت، جھوٹ، لغویات، بدنظری اور دیگر معاصی سے اجتناب کرنا۔[الأدب في الدين:۳۵]

(۳) (عبادت کے لیے اٹھنے میں آسانی کے خاطر) باوضو اور داہنی کروٹ پر سونا۔[الأدب في الدين:۳۵]

(۴) رات کی عبادت کا معمول نہ چھوڑنا[2]۔

(۵) صرف جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے مخصوص نہ کرنا[3]۔

---

(۱) قال النبي ﷺ : إن الله لايقبل من العمل إلا ماكان له خالصا، وابتغیٰ به وجهه[نسائي، كتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر، ۲: ۴۸، ح: ۳۱۴۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اُسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص اُسی کے لیے کیا گیا ہو، اور جس سے اُس کی رضامندی مطلوب ہو۔

(۲) قال النبي ﷺ : ياعبدالله ! لاتكن مثل فلان ، كان يقوم الليل فترك قيام الليل [بخاري، كتاب التهجد، باب مايكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، ۱: ۱۵۴، ح: ۱۱۵۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں کی طرح نہ ہونا، کہ وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر اُس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(۳) قال النبي ﷺ : لاتختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي [مسلم، كتاب الصيام، باب كراهة إفراد يوم الجمعة بصوم، ۱: ۳۶۰، ح: ۱۱۴۴] آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی رات کو دیگر راتوں کو چھوڑ کر عبادت کے لیے مخصوص نہ کرو۔

⑥ **تہجد کے وقت اٹھ کر یہ دعا پڑھنا:** اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ (ﷺ) حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ؛ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[④]۔

⑦ **اپنے گھر والوں کو جگانا[⑤]۔**

⑧ **رات کو عبادت کے وقت مسواک کرنا[⑥]۔**

---

④ قال ابن عباس: كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يتهجد قال: اللّٰهُمَّ لك الحمد إلخ [بخاري، كتاب التهجد، باب التهجد بالليل، ١: ١٥١، ح: ١١٢٠] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ لك الحمد إلخ۔

⑤ قال النبي ﷺ: رحم الله رجلا قام من الليل، فصلیٰ وأيقظ امرأته فصلت [أبوداود، كتاب الصلاة، باب قيام الليل، ١: ١٨٥، ح: ١٣٠٨] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہوا، نماز پڑھی، اور اپنی بیوی کو جگایا اور اُس نے بھی نماز پڑھی۔

⑥ قال النبي ﷺ: إذا قام أحدكم يصلي من الليل فليستك [شعب الإيمان، كتاب تعظيم القرآن، فصل في حمل المصحف ومسه، ٣: ٤٤٩، ح: ١٩٣٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو مسواک کرے۔

⑨ پہلی دو رکعتیں مختصر پڑھنا⑦۔

⑩ رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھنا⑧۔

⑪ درمیانی آواز سے قراءت کرنا⑨۔

نوٹ: حسب موقع بلند و پست آواز سے تلاوت کی جا سکتی ہے⑩۔

⑫ نیند کا تقاضا ہو تو سو جانا⑪۔

---

⑦ قال النبي ﷺ : إذاقام أحدكم من الليل فليفتتح صلاته بركعتين خفيفتين [شمائل ترمذي، باب ماجاء في عبادة رسول الله ﷺ، ص:۱۷۸، ح:۲۶۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو دو ہلکی رکعتوں سے ابتدا کرے۔

⑧ قال ابن عمر: سئل رجل النبي ﷺ وهو على المنبر: ماترىٰ في صلاة الليل؟ قال: مثنىٰ مثنىٰ [بخاري، كتاب الصلاة، باب الحلق والجلوس في المسجد، ۱ : ۶۸ ، ح: ۴۷۲] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: ایک شخص نے آپ ﷺ سے — جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے — رات کی نماز کے متعلق سوال کیا، کہ اِس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

⑨ قال الله تعالىٰ : ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ [الإسراء: ۱۱۰] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست (آواز) سے؛ بلکہ ان دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار کرو۔

⑩ قال أبوهريرة : كانت قراءة النبي ﷺ بالليل يرفع طورا ويخفض طورا [أبوداود ، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ۱: ۱۸۷، ح:۱۳۲۸] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی قراءت رات میں کبھی بلند آواز سے ہوتی اور کبھی پست آواز سے۔

⑪ قال النبي ﷺ : إذا قام أحدكم من الليل فاستعجم القرآن على لسانه، فلم يدر مايقول فليضطجع [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب أمر من نعس إلخ، ۱: ۲۶۷، ح: ۷۸۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو، اور اُس کی زبان پر تلاوتِ قرآن دشوار ہونے لگے، اور وہ نہیں جانتا کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو سو جائے۔

⑬ وتر کو سب سے آخر میں پڑھنا⑫۔

⑭ بیدار ہونے کا وُثوق نہ ہو تو بعد عشاء وتر پڑھ لینا⑬۔

⑮ رات کی عبادت کسی عذر کی بنا پر رہ جائے تو دن میں اُس کی تلافی کر لینا⑭۔

---

⑫ قال النبي ﷺ : اجعلوا اٰخر صلاتكم بالليل وترا [أبوداود، كتاب الصلاة، باب في وقت الوتر، ١: ٢٠٣، ح:١٤٣٨] آپ ﷺ نے فرمایا: تم رات کے وقت اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

⑬ قال النبي ﷺ : من خاف أن لا يقوم من اٰخر الليل فليوتر أوله [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب من خاف أن لا يقوم، ١: ٢٥٨، ح:١٨٠٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے اخیری حصے میں نہیں اٹھ پائے گا، تو وہ شروع رات میں ہی وتر پڑھ لے۔

⑭ قالت عائشة: كان إذا غلبه نوم أو وجع عن قيام الليل، صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل، ١: ٢٥٥، ح: ٧٤٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ پر جب نیند کا یا تکلیف کا غلبہ ہوتا جس کی وجہ سے رات کا قیام نہ کر پاتے، تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔

جمعہ کے آداب

جمعہ کے دن کے آداب

① (افضل دن ہونے کی وجہ سے) زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا اور گناہوں سے بچنا[1]۔

② بہ کثرت درود شریف پڑھنا[2]۔

③ جمعہ کے دن ساعت مستجابہ (مقبول گھڑی) کی جستجو میں رہنا[3]۔

④ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب تفريع أبواب الجمعة، ۱: ۱۵۰، ح:۱۰۴۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے۔

② قال النبي ﷺ: إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة .... فأكثروا عليَ من الصلاة فيه؛ فإن صلاتكم معروضة علي [أبوداود، كتاب الصلاة، باب تفريع أبواب الجمعة، ۱: ۱۵۰، ح:۱۰۴۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے......لہٰذا مجھ پر کثرت سے اِس دن میں درود شریف پڑھا کرو؛ اِس لیے کہ تمھارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: التمسوا الساعة التي ترجیٰ في يوم الجمعة بعد العصر إلىٰ غيبوبة الشمس [ترمذي، أبواب الجمعة، باب في الساعة التي ترجیٰ في يوم الجمعة، ۱: ۱۱۱، ح:۴۸۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن جس گھڑی کی امید دلائی گئی ہے اُس گھڑی کو عصر سے غروبِ شمس کے درمیان میں تلاش کرو۔

④ قال أبو هريرة: كان النبي ﷺ يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة: ألم تنزيل السجدة، وهل أتىٰ على الإنسان حين من الدهر [بخاري، كتاب الجمعة، باب مايقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة، ۱: ۱۲۲، ح: ۸۹۱] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ہل أتیٰ (سورۂ دہر) کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

⑤ سورۂ کہف کی تلاوت کرنا⑤۔

⑥ کپڑوں کا کوئی جوڑا خاص جمعہ کے دن پہننے کے لیے رکھنا⑥۔

جمعہ کی نماز کے آداب

① جمعہ کی ادائیگی میں لاپرواہی نہ کرنا⑦۔

② جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا⑧۔

③ مسواک کرنا⑨۔

---

⑤ قال النبي ﷺ : من قرأ سورة الكهف يوم الجمعة أضاء له من النور ما بين الجمعتين [مستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسيرسورة الكهف، ٢: ٣٩٩، ح:٣٣٩٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے، تو اُس کے لیے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک نور روشن ہو جاتا ہے۔

⑥ قال النبي ﷺ : ما على أحدكم إن وجد سعة أن يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنة [أبوداود، كتاب الصلاة، باب اللبس للجمعة، ١: ١٥٤، ح:١٠٧٨] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کے پاس وسعت ہو اُسے چاہیے کہ، جمعہ کے دن کے لیے روزانہ کے عام کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے مخصوص کر لے۔

⑦ قال النبي ﷺ : من ترك ثلاث جمع تهاونا بها، طبع الله على قلبه [أبوداود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة، ١: ١٥١، ح:١٠٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین جمعہ بے پرواہی سے چھوڑ دے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

⑧ قال النبي ﷺ : من توضأ فبها ونعمت، ومن اغتسل فهو أفضل [أبوداود، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، ١ : ٥١ ، ح : ٣٥٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) وضو کرے تب بھی اچھی بات ہے، اور جو شخص غسل کرے تو وہ افضل ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ : غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وسواك [مسلم، كتاب الجمعة،

④ تیل لگانا⑩۔

⑤ اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے پہننا⑪۔

⑥ خوشبو لگانا⑫۔

١: ٢٨٠، ح:٨٤٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل اور مسواک ضروری ہے۔

⑩ قال النبي ﷺ: من اغتسل يوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهر، ثم ادهن أو مس من طيب، ثم راح فلم يفرق بين اثنين، فصلى ما كتب له، ثم إذا خرج الإمام أنصت، غفر له ما بينه وبين الجمعة الأخرى [بخاري، كتاب الجمعة، باب لا يفرق بين اثنين، ١: ١٢٤، ح:٩١٠]
آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنی ہوسکے پاکی حاصل کرے، پھر تیل لگائے یا خوشبو ملے، پھر نماز کے لیے جائے اور دو (بیٹھے ہوئے) آدمیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے، اور جتنی مقدر ہو نماز ادا کرے، پھر جب امام نکلے تو خاموش رہے، تو اللہ تعالیٰ اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

⑪ قال النبي ﷺ: من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله، وتطهر فأحسن طهوره، ولبس من أحسن ثيابه، ومس ما كتب الله له من طيب أهله، ثم أتى المسجد، لم يلغ ولم يفرق بين اثنين، غفر الله له ما بينه وبين الجمعة الأخرىٰ [ابن ماجه، فرض الجمعة، باب ماجاء في الزينة يوم الجمعة، ٢: ٧٧، ح:١٠٩٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے، اور پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے، اور اپنے کپڑوں میں سب سے اچھا کپڑا پہنے، اور (ذاتی خوشبو نہ ہونے کی صورت میں) اپنے گھر والوں کی خوشبو جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہے لگائے، پھر مسجد آئے اور کوئی لغو کام نہ کرے، اور نہ دو آدمیوں کے درمیان تفریق کرے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اُس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

⑫ قال النبي ﷺ: ويمس من الطيب ماقدر عليه ولو من طيب المرأة [مسلم، كتاب الجمعة، ١: ٢٨٠، ح:٨٤٨] آپ ﷺ نے فرمایا: اور (جمعہ کے دن) جو خوشبو میسر ہو لگائے، اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو (یعنی چاہے اس کے استعمال کا تیل ہی ہو)۔

⑦ جمعہ کے دن مسجد میں جلدی جانا[13]۔

⑧ جمعہ کی اذانِ اول کے بعد تمام کام چھوڑ کر مسجد پہنچنے کی سعی کرنا[14]۔

⑨ ہو سکے تو جمعہ کی نماز کے لیے پیدل جانا[15]۔

---

⑬ قال النبي ﷺ : من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة، ثم راح في الساعة الأولى، فكأنما قرب بدنة؛ ومن راح في الساعة الثانية فكأنماقرب بقرة؛ ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشا أقرن؛ ومن راح في الساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة؛ ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة؛ فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر [بخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة، ١: ١٢١، ح:٨٨١] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (یعنی پورے اہتمام سے) غسل کرے، پھر شروع وقت میں جائے تو ایسا ہے گویا اللہ کے راستے میں اونٹ کا صدقہ دیا، اور جو اُس کے بعد جائے وہ ایسا ہے جیسے گائے کا صدقہ کیا، اور جو اُس کے بعد جائے وہ ایسا ہے جیسے سینگ والے مینڈھے کا صدقہ کیا، اور جو اُس کے بعد جائے وہ ایسا ہے جیسے مرغی کا صدقہ کیا، اور جو اُس کے بعد جائے وہ ایسا ہے جیسا انڈا اللہ کے راستے میں صدقہ دیا، پھر جب امام (خطبے کے لیے) نکلتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

⑭ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ [الجمعة:٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔

⑮ قال النبي ﷺ: من اغتسل يوم الجمعة وغَسَّل، وبكر ثم ابتكر، ودنا، واستمع وأنصت، كان له بكل خطوة يخطوها أجر سنة صيامها وقيامها [ترمذي، أبواب الجمعة، باب في فضل الغسل يوم الجمعة، ١: ١١١، ح:٤٩٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جو جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے، پھر صبح سویرے اٹھ کر جلدی (مسجد) چلا جائے اور امام کے قریب بیٹھے، اور خطبہ غور سے سنے اور خاموش رہے، تو اُس کے گھر سے مسجد تک ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

⑩ مسجد کی طرف جانے اور مسجد میں داخل ہونے کے آداب کا لحاظ کرنا۔

(تفصیل کے لیے ''مسجد میں داخل ہونے کے آداب'' اور ''مسجد کے آداب'' ملاحظہ فرمائیں۔)

⑪ تحیۃ المسجد پڑھنا (اگر خطبہ شروع ہو گیا ہو تو نہ پڑھے)[16]۔

⑫ جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ نہ لگانا[17]۔

⑬ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے نہ جانا[18]۔

⑭ پہلی صف میں بیٹھنے کی کوشش کرنا[19]۔

---

⑯ قال النبي ﷺ : إذا جاء أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء إذا دخل أحدكم المسجد، ۱: ۷۱، ح:۳۱٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

⑰ قال عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده: أن رسول الله ﷺ نهى عن التحلق قبل الصلاة یوم الجمعة [أبوداود، کتاب الصلاة، باب التحلق یوم الجمعة قبل الصلاة، ۱: ۱۵٤، ح:۱۰۷۹] حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ: اللہ کے نبی ﷺ نے جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے حلقہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

⑱ قال عبدالله بن بسر: جاء رجل یتخطي رقاب الناس یوم الجمعة والنبي ﷺ یخطب، فقال له النبي ﷺ : اجلس فقد أٌذیت [أبوداود، کتاب الصلاة، باب تخطي رقاب الناس یوم الجمعة، ۱: ۱۵۹، ح:۱۱۱۸] حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا آرہا تھا اور آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: بیٹھ جا! تُو نے (لوگوں کو) تکلیف دی۔

⑲ قال النبي ﷺ : إن الله عزوجل وملائكته یصلون علی الصفوف الأول [أبوداود، کتاب الصلاة، باب تسویة الصفوف، ۱: ۹۷، ح:٦٦٤] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے اگلی صفوں والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

(۱۵) امام کے قریب بیٹھنا[۲۰]۔

(۱۶) کسی کو اٹھا کر اُس کی جگہ خود نہ بیٹھنا[۲۱]۔

(۱۷) دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان تفریق کر کے نہ بیٹھنا[۲۲]۔

(۱۸) نیند آنے پر جگہ بدل دینا (تبدیلیٔ جگہ کا کام خطبے کے دوران نہ کیا جائے)[۲۳]۔

---

[۲۰] قال النبي ﷺ: احضروا الذكر، وادنوا من الإمام [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الدنو من الإمام عند الموعظة، ۱: ۱۵۸، ح: ۱۱۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے خطبے میں شرکت کرو اور امام سے قریب بیٹھو۔

[۲۱] قال النبي ﷺ: لايقم أحدكم أخاه يوم الجمعة ثم يخالف إلى مقعده فيقعد فيه، ولكن يقول: افسحوا [مسلم، كتاب السلام، باب تحريم إقامة الإنسان من موضعه، ۲: ۲۱۷، ح: ۲۱۷۸] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اُس کی جگہ سے کھڑا کر کے خود نہ بیٹھ جائے؛ بلکہ یوں کہے: تھوڑی سی جگہ کر دو۔

[۲۲] قال النبي ﷺ: من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله، وتطهر فأحسن طهوره، ولبس من أحسن ثيابه، ومس ما كتب الله له من طيب أهله، ثم أتى المسجد، لم يلغ ولم يفرق بين اثنين، غفر الله له مابينه وبين الجمعة الأخرىٰ [ابن ماجه، فرض الجمعة، باب ماجاء في الزينة يوم الجمعة، ۲: ۷۷، ح: ۱۰۹۷] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے، اور پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے، اور اپنے کپڑوں میں سب سے اچھا کپڑا پہنے، اور (ذاتی خوشبو نہ ہونے کی صورت میں) اپنے گھر والوں کی خوشبو جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہے لگائے، پھر مسجد آئے اور کوئی لغو کام نہ کرے، اور نہ دو آدمیوں کے درمیان تفریق کرے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اُس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

[۲۳] قال النبي ﷺ: إذا نعس أحدكم يوم الجمعة فليتحول إلىٰ مقعد صاحبه، وليتحول صاحبه إلىٰ مقعده [السنن الكبرىٰ للبيهقي ۳: ۲۳۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن نیند آئے تو وہ اپنے ساتھی کی جگہ بیٹھ جائے، اور اپنے ساتھی کو اپنی جگہ پر بٹھا دے۔

(۱۹) خطبے کے بعد فوراً نماز شروع کر دینا(۲۴)۔

(۲۰) جمعہ کی نماز میں مسنون قراءت کا اہتمام کرنا(۲۵)۔

(۲۱) نماز کو خطبے سے طویل کرنا(۲۶)۔

(۲۲) جمعہ کی نماز کے بعد سنن ونوافل کی ادائیگی کے لیے جگہ بدلنا(۲۷)۔

---

(۲۴) فإذا تم [الخطبة] أقيمت، ويكره الفصل بأمر الدنيا، [در مختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ۲: ۱٦۱]

(۲۵) قال نعمان بن بشير: كان رسول الله ﷺ يقرأ في العيدين وفي الجمعة بسبح اسم ربك الأعلىٰ وهل أتاك حديث الغاشية [مسلم، كتاب الجمعة، فصل في قراءة سورة الجمعة والمنافقين إلخ، ۱: ۲۸۸، ح: ۸۷۹] قال ابن عباس: أن النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين [مسلم، كتاب الجمعة، فصل في قراءة سورة الجمعة والمنافقين إلخ، ۱: ۲۸۸، ح: ۸۸۲]
حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نماز جمعہ (کی پہلی رکعت) میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھتے تھے۔

(۲۶) قال النبي ﷺ: إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه، فأطيلوا الصلاة وأقصروا الخطبة [مسلم، كتاب الجمعة، فصل في إيجاز الخطبة وإطالة الصلاة، ۱: ۲۸٦، ح: ۸٦۹]
آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کو طول دیا اور خطبہ مختصر کیا یہ اُس کی سمجھ داری کی علامت ہے؛ لہٰذا نماز کو طویل کرو اور خطبے کو مختصر کرو۔

(۲۷) قال عطاء: أنه رأى ابن عمر يصلي بعد الجمعة، فينماز عن مصلاه الذي صلىٰ فيه الجمعة قليلا - غير كثير - فيركع ركعتين [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة، ۱: ۱٦۱، ح: ۱۱۳۳] حضرت عطاء فرماتے ہیں: اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد اُس جگہ سے جہاں جمعہ پڑھا ہے، تھوڑا سا - زیادہ نہیں - ہٹ گئے، اور دو رکعت پڑھی۔

(۲۳) جمعہ کی نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین (وِردِ ضامن) پڑھنا[۲۸]۔

(۲۴) جمعہ کی نماز کے بعد روزی کی تلاش میں نکلنا[۲۹]۔

خطبے کے آداب

(۱) منبر پر چڑھنے کے بعد اذان کے ختم تک اُس پر بیٹھے رہنا[۳۰]۔

(۲) امام کا کھڑے ہو کر خطبہ دینا[۳۱]۔

---

(۲۸) قال النبي ﷺ : من قرأ بعد صلاة الجمعة: قل هو الله أحد، وقل أعوذ برب الفلق، وقل أعوذ برب الناس، سبع مرات، أعاذه الله عز وجل بها من السوء إلى الجمعة الأخرى [الأذكار للنووي، كتاب الأذكار في صلوات مخصوصة، باب الأذكار المستحبة يوم الجمعة، ۱: ۱۷۱، ح:۴۹۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین سات مرتبہ پڑھی، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے آئندہ جمعہ تک برائی سے محفوظ رکھیں گے، (اس کو ''ورِدِ ضامن'' کہتے ہیں)۔

(۲۹) قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ [الجمعة: ۱۰] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو۔

(۳۰) قال ابن عمر: كان النبي ﷺ يجلس إذا صعد المنبر حتى يفرغ المؤذن [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الجلوس إذا صعد المنبر، ۱: ۱۵۶، ح:۱۰۹۲] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو مؤذن کے اذان سے فارغ ہونے تک وہیں بیٹھے رہتے۔

(۳۱) قال جابر: أن رسول الله ﷺ كان يخطب قائما [مسلم، كتاب الجمعة، فصل من اغتسل أو توضأ أو أتى الجمعة إلخ، ۱: ۲۸۳، ح: ۸۶۲] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

③ دو خطبے دینا㉜۔

④ حسبِ ضرورت بلند آواز سے خطبہ دینا㉝۔

⑤ مختصر خطبہ دینا㉞۔

⑥ خطبے کو اللہ کی حمد وثنا اور صلاۃ سے شروع کرنا㉟۔

⑦ خطبے میں حمد وثنا اور صلاۃ کے بعد امابعد کہنا㉟۔

⑧ خطبے میں قرآن کریم پڑھنا㊱۔

㉜ قال جابر بن سمرة : للنبي ﷺ خطبتان [مسلم، كتاب الجمعة، فصل من اغتسل أو توضأ أو أتى الجمعة إلخ ، ۱: ۲۸۳ ، ح : ۸۶۲] حضرت جابر بن سمرۃؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔

㉝ قال جابر بن عبد الله : كان رسول الله ﷺ إذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته [مسلم، كتاب الجمعة، فصل في خطبة الجمعة، ۱: ۲۸۴، ح: ۸۶۷] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند۔

㉞ دیکھیے حاشیہ نمبر: ۲۶۔

㉟ قالت عائشة : فخطب الناس فحمد الله بما هو أهله ثم قال : أمابعد [بخاري ، كتاب الجمعة، باب من قال في الخطبة بعد الثناء أمابعد، ۱: ۱۲۶، ح: ۹۲۲] حضرت عائشہؓ ایک طویل روایت میں نقل فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا، چناں چہ آپ نے اللہ کی حمد بیان کی جیسا کہ اس کی شان ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امابعد۔

㊱ قال جابر بن سمرة : كانت للنبي ﷺ خطبتان ، يجلس بينهما، يقرأ القرآن ويذكر الناس [مسلم، كتاب الجمعة، فصل من اغتسل أو توضأ أو أتى الجمعة إلخ، ۱: ۲۸۳، ح: ۸۶۲] حضرت جابر بن سمرۃؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے تھے، اور اِن دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے، اور (خطبے میں) قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

⑨ خطبے میں بہ کثرت سورۂ ق پڑھنا[37]۔

نوٹ: ہنگامی حالت میں خطبہ درمیان سے قطع کیا جاسکتا ہے[38]۔

⑩ دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا[39]۔

⑪ امام کی طرف متوجہ ہونا[40]۔

⑫ خاموشی سے خطبہ سننا[41]۔

---

[37] تقول أخت عمرة:أخذت قٓ والقرآن المجيد مِن في رسول الله ﷺ يوم الجمعة، وهو يقرأ بها على المنبر في كل جمعة [مسلم، كتاب الجمعة، فصل في قراءة القرآن في الخطبة، ۱: ۲۸۶، ح: ۸۷۳]
حضرت عمرہ کی بہن فرماتی ہیں: مَیں نے سورۂ ق اللہ کے نبی ﷺ کی زبانِ مبارک سے سن سن کر یاد کی ہے، آپ اِسے ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

[38] لما جلس ابن مسعود على باب المسجد، ناداه الرسول ﷺ وهو يخطب، فقال له: تعال يا عبدالله بن مسعود! [أبوداود، كتاب الصلاة،باب الإمام يكلم الرجل في خطبته،۱: ۱۵۶،ح: ۱۰۹۱]
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے، تو آپ ﷺ نے خطبے کی حالت میں ہی ان کو آواز دے کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! یہاں آجاؤ۔

[39] قال ابن عمر: كان النبي ﷺ يخطب خطبتين، كان يجلس إذا صعد المنبر حتى يفرغ -أراه المؤذن- ثم يقوم فيخطب، ثم يجلس، فلا يتكلم ثم يقوم فيخطب [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الجلوس إذا صعد المنبر،۱: ۱۵۶، ح: ۱۰۹۲] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے، اور جب منبر پر تشریف لے آتے تو مؤذن کے فارغ ہونے تک بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور (دو خطبوں کے درمیان) کوئی بات نہ فرماتے، پھر کھڑے ہوجاتے اور خطبہ دیتے۔

[40] قال ثابت : كان النبي ﷺ إذا قام على المنبر استقبله أصحابه بوجوههم [ابن ماجه، فرض الجمعة، باب ماجاء في استقبال الإمام وهو يخطب،ص:۷۹،ح: ۱۱۳۶] حضرت ثابتؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب منبر پر کھڑے ہوجاتے تو صحابہ اپنا رخ آپ ﷺ کی طرف فرماتے۔

[41] قال النبي ﷺ : ما من رجل يتطهريوم الجمعة كما أمر، ثم يخرج من بيته

⑬ خطبے کے وقت گوٹ لگا کر (یعنی دو پاؤں کھڑے کر کے ہاتھوں سے باندھ کر) نہ بیٹھنا[32]۔

⑭ دورانِ خطبہ بات نہ کرنا، حتیٰ کہ کسی بات کرنے والے کو اشارے سے بھی نہ روکنا[33]۔

⑮ بلا وجہ حرکت نہ کرنا، اور نہ کنکری، قالین، چٹائی وغیرہ سے کھیلنا[34]۔

⑯ خطبے کے وقت سنت یا نفل نماز نہ پڑھنا[35]۔

⬅ حتى يأتي الجمعة، وينصت حتى تقضي صلاته؛ إلا كان كفارة لما قبله من الجمعة [نسائي، كتاب الصلاة، باب فضل الإنصات وترك اللغو يوم الجمعة، ١: ١٥٧، ح: ١٤٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے روز حکمِ شرع کے مطابق پاکی حاصل کرے، پھر گھر سے نکل کر جمعہ کی نماز میں حاضر ہو، اور نماز کے ختم تک خاموش رہے، تو جمعہ سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

[32] قال أنس: أن رسول الله ﷺ نهى عن الحبوة يوم الجمعة والإمام يخطب [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الاحتباء والإمام يخطب، ١: ١٥٨، ح: ١١١٠] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت گوٹ لگا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

[33] قال النبي ﷺ: من قال يوم الجمعة والإمام يخطب: "أنصت"، فقد لغا [ترمذي، أبواب الجمعة، باب ماجاء في كراهية الكلام والإمام يخطب، ١: ١١٤، ح: ٥١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران کسی کو کہا کہ: خاموش رہ، اُس نے (بھی) لغو کام کیا۔

[34] قال النبي ﷺ: من مس الحصى فقد لغا [ترمذي، أبواب الجمعة، باب في الوضوء يوم الجمعة، ١: ١١٢، ٤٩٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کنکریاں ہٹائے اس نے (بھی) لغو کام کیا۔

[35] قال ابن شهاب: فخروج الإمام يقطع الصلاة، وكلامه يقطع الكلام [موطأ مالك، باب ماجاء في الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب، ص: ٣٦، ح: ٢٢٨] ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں: امام کا نکلنا نماز کو ختم کر دیتا ہے، اور امام کا کلام (خطبہ) بات کو ختم کر دیتا ہے۔

عیدین کے آداب

① عیدین کی راتوں میں عبادت کا اہتمام کرنا①۔

② مسواک کرنا②۔

③ غسل کرنا③۔

④ خوش بو لگانا④۔

⑤ اچھے کپڑے پہننا⑤۔

---

① قال النبي ﷺ: من أحيا ليلة العيد، وليلة النصف من شعبان لم يمت قلبه يوم تموت القلوب [معجم ابن الأعرابي، باب الدال، ۲: ۱۰۴۷، ح: ۲۲۵۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے عید کی رات اور شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت کی تو اس کا دل اس دن (قیامت کے دن) نہیں مرے گا جس دن سب کے دل مر جائیں گے۔

② قال ابن المسيب: السواك في يوم العيد سنة [مصنف عبدالرزاق، كتاب العيدين، باب الاستنان، ۳: ۳۰۸، ح: ۵۷۴۵] حضرت سعید ابن مسیبؒ نے فرمایا: عید کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

③ قال نافع: كان ابن عمر يغتسل يوم الفطر قبل أن يغدو للمصلىٰ [موطأ مالك، باب الاغتسال قبل العيدين، ۱: ۱۷۷، ح: ۷۰] حضرت نافعؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرؓ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

④ ثم الطيب يتأكد للرجال في نحو يوم الجمعة والعيد [جمع الوسائل، باب في تعطر رسول الله ﷺ، ۲: ۵]

⑤ قال نافع: كان ابن عمر يلبس أحسن ثيابه في العيدين [أنظر: شرح السنة للبغوي، كتاب الجمعة، باب العيدين، باب لا أذان إلخ، ٤: ۳۰۲] حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ عیدین میں اپنے کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

⑥ عیدین کی نماز سے پہلے کوئی نفل نماز نہ پڑھنا[6]۔

⑦ عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کردینا[7]۔

نوٹ: صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

⑧ عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز (خصوصاً کھجور، چھوہارے) کھانا[8]۔

⑨ عیدالاضحیٰ میں قربانی سے پہلے کچھ نہ کھانا[8]۔

⑩ عیدین کی نماز کے لیے عیدگاہ جانا[9]۔

---

⑥ قال أبوسعيد الخدري : كان رسول الله ﷺ لا يصلي قبل العيد شيئا [ابن ماجه،ماجاء في صلاة العيدين،باب ماجاء في الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها، ص:٩٢،ح:١٢٩٣] حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

⑦ قال ابن عمر : أن النبي ﷺ أمر بزكاة الفطرقبل خروج الناس إلى الصلاة [بخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة قبل العيد، ١: ٢٠٤، ح:١٥٠٩] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے لوگوں کے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

فائدہ: صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور، کشمش یا جَو؛ یا نصف صاع گیہوں (یا اس کا آٹا یا ستو) ہے، نصف صاع کی مقدار موجودہ اَوزان کے اعتبار سے ایک کلو ۵۷۴-گرام ۶۴۰-ملی گرام ہوتی ہے۔ اس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔ (کتاب المسائل ۲:۲۸۳)

⑧ قال بريدة : كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم، ولا يطعم يوم الأضحى حتى يصلي [ترمذي، أبواب العيدين،باب في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ١: ١٢٠، ح:٥٤٢] حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عیدالفطر کے دن کچھ کھانے سے پہلے عیدگاہ تشریف نہیں لے جاتے تھے، اور عیدالاضحیٰ کے دن عید کی نماز سے پہلے کھاتے نہ تھے۔

⑨ قال أبوسعيد الخدري: كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى [بخاري، كتاب العيدين، باب الخروج إلى المصلى، ١ : ١٣١ ، ح : ٩٥٦] حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:

(۱۱) عید کے دن عید گاہ کی جانب صبح سویرے جانا[۱۰]۔

نوٹ: بچوں کو نماز کے لیے لے جانا جائز ہے[۱۱]۔

(۱۲) (ہو سکے تو) نماز عید کے لیے پیدل جانا[۱۲]۔

(۱۳) نماز کے لیے جاتے ہوئے عید الفطر میں آہستہ، اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے تکبیر پڑھنا[۱۳]۔

(۱۴) واپسی میں راستہ بدل دینا[۱۴]۔

آپ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔

(۱۰) قال النبي ﷺ: إن أول مانبدأ به يومنا هذا أن نصلي، ثم نرجع لننحر؛ فمن فعل ذلك فقد أصاب سنتنا [بخاري، كتاب العيدين، باب التكبير إلى العيد، ۱: ۱۳۲، ح: ۹۶۸] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سب سے پہلا وہ کام جس سے ہم اِس دن کی ابتدا کریں گے نماز ہے، پھر ہم لوٹ کر قربانی کریں گے؛ لہٰذا جس نے ایسا کیا اُس نے ہماری سنت پر عمل کیا۔

(۱۱) سئل ابن عباس : أشهدت العيد مع النبي ﷺ ؟ قال: نعم [بخاري، كتاب العيدين، باب العلم بالمصلى، ۱: ۱۳۳، ح: ۹۷۷] حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے نبیِ کریم ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں شرکت کی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ (آپ ﷺ کی وفات تک حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بلوغ کی عمر کو نہیں پہنچے تھے۔)

(۱۲) قال سعد: أن النبي ﷺ كان يخرج إلى العيد ماشيا [ابن ماجه، ماجاء في صلاة العيدين، باب ماجاء في الخروج إلى العيد ماشيا، ص: ۹۲، ح: ۱۲۹۴] حضرت سعدؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عید کی نماز کے لیے پیدل جایا کرتے تھے۔

(۱۳) قال أبو عبد الرحمن السلمي : كانوا في التكبير في الفطر أشد منهم في الأضحى [سنن دارقطني، كتاب العيدين، ۲: ۳۸۰، ح: ۱۷۱۳] حضرت ابو عبد الرحمن سلمیؒ فرماتے ہیں: صحابہ عید الاضحیٰ میں عید الفطر کے مقابلے میں بھاری (بلند آواز سے) تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۱۴) قال جابر: كان النبي ﷺ إذا كان يوم عيد خالف الطريق [بخاري، كتاب العيدين،

⑮ عید الفطر کی نماز تاخیر سے اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا[15]۔

⑯ عیدین کی نماز کے لیے اذان و اقامت نہ کہنا[16]۔

⑰ عیدین کی نماز کا طریقہ:

نیت کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، ثنا پڑھیں، اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے معمولی فصل سے تین مرتبہ تکبیریں کہیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑتے رہیں، اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھیں، اس کے بعد فاتحہ اور سورۃ ملائیں، پھر رکوع سجدہ کر کے رکعت مکمل کر لیں۔

دوسری رکعت میں اولاً فاتحہ و سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں نہ جائیں؛ بلکہ تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر تین تکبیر کہیں اور درمیان میں ہاتھ نہ باندھیں، اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں، اور بقیہ نماز حسب معمول پوری کریں۔ (کتاب المسائل ۲/۲۷۴)

باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد، ۱: ۱۳٤، ح:۹۸٦] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل دیا کرتے تھے۔

⑮ قال أبو الحويرث : أن رسول الله ﷺ كتب إلى عمرو بن حزم وهو بنجران : عجل الأضحى، وأخر الفطر، وذكر الناس [سنن كبرىٰ للبيهقي، باب الغدو إلى العيدين، ۲: ۳۹۹، ح:٦١٤٩] حضرت ابوالحویرثؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزمؓ کو - جب کہ آپ نجران میں تھے - خط لکھا کہ عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز کو مؤخر کرو، اور لوگوں کو نصیحت کیا کرو۔

⑯ قال جابر بن عبدالله : لم يكن (أي النبي ﷺ) يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحى [بخاري، كتاب العيدين، باب المشي والركوب إلى العيد بغير أذان ولا إقامة، ۱: ۱۳۱، ح: ۹٦۰] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نہ عید الفطر کے دن اذان دلواتے تھے نہ عید الاضحیٰ کے دن۔

⑱ خطبے کے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا اور لوگوں کا اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہنا⑰۔

⑲ امام کا خطبے میں لوگوں کو صدقۂ فطر اور قربانی کے فضائل و مسائل بتلانا⑱۔

⑳ ممکن ہو تو عیدگاہ میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا⑲۔

مسئلہ: جہاں عید کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی جائز نہیں⑳۔

---

⑰ قال أبو سعيد الخدري: كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى، فأول شيء يبدأ به الصلاة، ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم [بخاري، كتاب العيدين، باب الخروج إلى المصلى بغير منبر، ١: ١٣١، ح:٩٥٦] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ جاتے، تو سب سے پہلا عمل یہ کرتے کہ نماز پڑھتے، پھر گھوم جاتے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو جاتے، اور لوگ صفوں میں اپنی جگہوں پر بیٹھے رہتے۔

⑱ ويخطب بعد الصلاة خطبتين، بذلك يعلم الناس فيها صدقة الفطر وأحكامها [هدايه ١: ١٥٤]

⑲ قال ابن عمر: أن النبي ﷺ كان ينحر أو يذبح بالمصلى [بخاري، كتاب العيدين، باب النحر والذبح يوم النحر بالمصلى، ١: ١٣٤، ح: ٩٨٢] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نحر یا ذبح عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

⑳ قال النبي ﷺ: إن أول ما نبدأ به يومنا هذا أن نصلي، ثم نرجع لننحر؛ فمن فعل ذلك فقد أصاب سنتنا، ومن ذبح قبل ذلك فإنما هو لحم عجله لأهله، ليس من النسك في شيء [بخاري، كتاب العيدين، باب التبكير إلى العيد، ١: ١٣٢، ح: ٩٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ پہلا کام جس سے ہم اس دن کی ابتدا کریں نماز ہے، پھر لوٹ کر ہم قربانی کریں گے، سو جس نے ایسا کیا اُس نے ہماری سنت پر عمل کیا، اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو وہ محض گوشت ہے، جو اُس نے اپنے گھر والوں کی خاطر جلد بازی سے کام لیا، اُس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔

بارش طلبی کے آداب

① بارش رکنے کے اسباب پر غور کرنا۔[الأدب في الدين :٦٤]

② بہ کثرت استغفار کرنا[1]۔

③ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے سچی پکی توبہ کرنا[1]۔

④ اصحابِ حقوق کے حقوق ادا کرنا۔[الأدب في الدين :٦٤]

⑤ پوری طرح نیک اعمال کی طرف متوجہ ہو جانا۔[الأدب في الدين :٦٤]

⑥ روزے رکھنا۔[الأدب في الدين :٦٤]

⑦ پرانے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہننا[1]۔

⑧ امام اور لوگوں کا آبادی سے باہر جانا[1]۔

⑨ خطبے کے وقت خاموش رہنا۔[الأدب في الدين :٦٤]

⑩ امام کا خطبے میں لوگوں کو توبہ، استغفار اور رجوع الی اللہ کی طرف متوجہ کرنا۔

[شرح شرعة الإسلام :١٣٧]

---

① قال ابن عباس في الاستسقاء: إن رسول الله ﷺ خرج متبذلا، متواضعا، متضرعا، حتى أتى المصلیٰ فلم يخطب خطبتكم هذه، ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، ١: ١٢٤، ح: ٥٥٨] حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اللہ کے رسول ﷺ کی بارش طلبی کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نکلے مستعمل کپڑوں میں، خاکساری کے ساتھ، گڑگڑاتے ہوئے، یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچے، پھر تمھاری آج کے خطبے کی طرح خطبہ نہیں دیا؛ بلکہ برابر دعا میں، گڑگڑانے میں اور تکبیر میں مشغول رہے۔

سورج و چاند گرہن کے آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی ہونے کا یقین رکھنا[1]۔

② توبہ واستغفار کی طرف متوجہ ہونا[2]۔

③ جلدی سے نماز شروع کر دینا[3]۔

④ نماز کے ارکان کو طویل کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: لكنهما آيتان من آيات الله عزوجل، يخوف بهما عباده [أبوداود، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ١: ١٦٦، ح: ١١٧٧] آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

② قال النبي ﷺ: الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته؛ فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله عزوجل، وكبروا وتصدقوا [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الصدقة فيها، ١: ١٦٩، ح: ١١٩١] آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت اور پیدائش کی بنا پر گرہن نہیں ہوتے؛ لہٰذا جب تم ایسی چیز دیکھو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرو، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور صدقہ کرو۔

③ قال النبي ﷺ: فإذا كسفا فافزعوا إلى الصلاة [أبوداود، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ١: ١٦٦، ح: ١١٧٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب سورج اور چاند گرہن ہو جائے تو جلدی سے نماز کی طرف لپک جاؤ۔

④ قال جابر: كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ في يوم شديد الحر، فصلى رسول الله ﷺ بأصحابه، فأطال القيام حتى جعلوا يخرون، ثم ركع فأطال، ثم رفع فأطال إلخ [أبوداود، كتاب الكسوف، باب من قال أربع ركعات، ١: ١٦٧، ح: ١١٧٩] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے میں سخت گرمی کے دنوں میں سورج گرہن ہو گیا، تو آپ ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی، اور آپ نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ صحابہ (غش کھا کر) گرنے لگے، پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دیر تک کھڑے رہے، الخ۔

⑤ گرہن ختم ہونے تک نماز میں مشغول رہنا⑤۔

⑤ قال النبي ﷺ : فإذا رأيتم شيئا من ذلك فصلوا حتىٰ تنجلي [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اِس قسم کی چیز دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔

استخارے کے آداب

① ہر اہم کام میں استخارہ کرنا[1]۔

② کسی ایک جانب کو ترجیح دیے بغیر استخارہ کرنا[2]۔

③ دو رکعتیں پڑھنا[3]۔

④ نماز کے بعد یہ دعا مانگنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ؛ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ، فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ؛ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ[4]۔

---

① قال جابر: كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن [بخاري، كتاب التهجد، باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى، ١: ١٥٥، ح: ١١٦٢] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ اِسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ۔

② قال النبي ﷺ: إذا هم أحدكم بالأمر [أيضاً] وقال ابن حجر: ترتيب الوارد على القلب على مراتب: الهمة، ثم اللمة، ثم الخطرة، ثم النية، ثم الإرادة، ثم العزيمة [فتح الباري ١١: ١٨٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو استخارہ کرو۔ اور "ہَم" کہتے ہیں اُس ارادے کو جو اولِ وہلہ میں دل میں آئے۔

③ قال النبي ﷺ: إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو دو رکعت نفل پڑھے۔

④ قال النبي ﷺ: إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة، ثم ليقل:

⑤ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے اپنی محتاجگی اور بے کسی کا اظہار کرنا[5]۔

⑥ استخارے کے بعد قلب کے میلان کے مطابق عمل کرنا[6]۔

نوٹ: استخارے کے بعد خواب میں کسی چیز کا واضح ہونا استخارے کے لیے ضروری نہیں ہے، صرف دل کا رجحان کسی کام کی طرف ہوجانا کافی ہے[6]۔

اللَّهُمَّ إني أستخيرك بعلمك ، وأستقدرك بقدرتك ، وأسألك من فضلك العظيم ، فإنك تقدر ولاأقدر ، وتعلم ولاأعلم ، وأنت علام الغيوب ؛ اللَّهُمَّ إن كنتَ تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري ، فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه ؛ وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شرلي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري ، فاصرفه عني واصرفني عنه ، واقدر لي الخير حيث كان ، ثم رضني به [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہوتو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے: اللَّهُمَّ إني إلخ: اے اللہ! مَیں آپ کے علم کے واسطے سے آپ سے خیر کا طلب گار ہوں، اور آپ کی قدرت کے واسطے سے قوت کا طلب گار ہوں، اور آپ کے عظیم فضل کا طالب ہوں، بے شک آپ قادر ہیں اور مَیں ناتواں ہوں، اور آپ جانتے ہیں مَیں انجانا ہوں، اور آپ غیب کی باتوں سے باخبر ہیں، اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، معیشت اور انجامِ کار میں بہتر ہوتو اُسے میرے لیے مقدر فرمایئے، اور اُسے میرے لیے آسان فرما کر میرے لیے اُس میں برکت مقدر فرمایئے، اور اگر آپ کے علم میں یہ امر میرے دین، معیشت اور انجامِ کار میں برا ہوتو اُس کو مجھ سے اور مجھ کو اُس سے ہٹا دیجیے، اور میرے لیے خیر کو جہاں کہیں ہو مقدر فرمایئے، پھر مجھے اُس پر راضی فرمایئے۔

نوٹ: أن هذا الأمر کہتے وقت جو حاجت ہو اُسے پیش کیا جائے۔

⑤ جیسا کہ دعائے استخارہ کے الفاظ: فإنك تقدر ولاأقدر وغیرہ میں عاجزی کا اظہار کیا گیا ہے؛ لہٰذا دعا پڑھتے وقت اُس کے معانی کا مکمل استحضار رکھیں۔

⑥ قال النبي ﷺ لأنس : إذا هممت بأمر فاستخر ربك سبعا ، ثم انظر إلى الذي يسبق قلبك ؛ فإن الخير فيه [فتح الباري ١١ : ١٩١] آپ ﷺ نے حضرت انس ؓ سے فرمایا:

⑦ جب فوری ضرورت ہو تو کام سے پہلے کم از کم یہ دعا پڑھ لینا: اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ⑦۔

❁❁❁❁❁

⬅ جب تجھے کوئی معاملہ درپیش ہو تو اپنے رب سے سات مرتبہ خیر طلب کر لے، پھر جو خیال تیرے دل میں غالب ہو اُسے کر گزر، کہ خیر اُسی میں ہے۔

⑦ قال أبوبكر الصديق : أن النبي ﷺ كان إذا أراد أمرا ، قال : اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ [ترمذي، كتاب الدعوات، ۲: ۱۹۱، ح:۳۵۱۶] حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ خرلي واخترلي۔

جنازے کے آداب

موت سے پہلے کے آداب

① موت کو بہ کثرت یاد کرنا[1]۔

② ادائیگیٔ حقوق کی وصیت کرنا[2]۔

مسئلہ: موت کے ظن غالب کے وقت ادائیگی حقوق کی وصیت کرنا واجب ہے۔

(مالا بدمنہ، ص:۶۸)

③ ظلم اور حق تلفی کی وصیت سے رُکنا[3]۔

④ مریض کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ : أكثروا ذكر هاذم اللذات: الموت [ترمذي،أبواب الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، ۲: ۵۷، ح:۲۳۰۷] آپ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

② قال النبي ﷺ : ماحق امرئ مسلم له شيء يريد أن يوصي فيه ، يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده [بخاري، كتاب الوصايا ، ۱: ۳۸۲ ، ح : ۲۷۳۸] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ایسے مسلمان کو جس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں اِس حال میں گذارے کہ اُس کی وصیت اُس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

③ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ : ﴿فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ [البقرة: ۱۸۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر جو کوئی خوف کرے وصیت کرنے والے سے طرف داری کا یا گناہ کا، پھر اُن میں باہم صلح کرادے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں۔

④ قال النبي ﷺ : لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن بالله الظن [مسلم، كتاب التوبة، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت ، ۲: ۳۸۷ ، ح : ۲۸۷۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی نہ مرے؛ مگر اِس حال میں کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

⑤ انتقال سے پہلے ممکن ہو تو مبارک شہر (مکۂ مکرمہ، مدینۂ منورہ وغیرہ) کی طرف منتقل ہو جانا⑤۔

⑥ (بہ سہولت ہو سکے تو) قریب المرگ کو صاف ستھرے کپڑے پہنا دینا⑥۔

⑦ قریب المرگ کے پاس سورۂ یٰس کی تلاوت کرنا⑦۔

⑧ جب روح نکلنے کا وقت قریب ہو تو یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ المَوتِ وَسَكَرَاتِ المَوت⑧۔

---

⑤ قال أبو هريرة: أرسل ملك الموت إلىٰ موسىٰ .... فسأل الله سبحانه وتعالىٰ أن يدنيه من الأرض المقدسة رمية بحجر [بخاري، كتاب الجنائز، باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة أو نحوها، ۱: ۱۷۸، ح:۱۳۳۹] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔۔۔۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ: مجھے ایک پتھر کے نشانے کے بہ قدر مقدس زمین (اقصیٰ) کے قریب کردے۔

⑥ قال أبوسلمة: عن أبي سعيد الخدري أنه لما حضره الموت دعا بثياب جدد فلبسها، ثم قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها [أبوداود، كتاب الجنائز، باب مايستحب من تطهير ثياب الميت عند الموت، ۲: ۴۴۴، ح: ۳۱۱۴] حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں: جب حضرت ابوسعید خدریؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو نئے کپڑے منگوائے، اور ان کو پہنا پھر فرمایا: میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: میت کو ان ہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ مرتا ہے۔

⑦ قال النبي ﷺ: من قرأ يس ابتغاء وجه الله تعالىٰ غفرله ماتقدم من ذنبه، فاقرأوها عند موتاكم [شعب الإيمان، باب ذكر سورة الحج وسورة النور، ۴: ۹۳، ح:۲۲۳۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضامندی کے لیے سورۂ یٰس کی تلاوت کرے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے اگلے سارے گناہ معاف کردیتا ہے؛ لہٰذا تم اِسے اپنے مُردوں پر پڑھا کرو (اس سے روح بہ سہولت نکلتی ہے)۔

⑧ قالت عائشة: رأيت رسول الله ﷺ وهو بالموت... ثم يقول: اللّٰهُمَّ أعني علىٰ غمرات الموت وسكرات الموت [ترمذي، أبواب الجنائز، باب ماجاء في التشديد عند الموت، ۱: ۱۹۲، ح: ۹۷۸]

⑨ لا إله إلا الله کی تلقین کرنا⑨۔

موت کے بعد کے آداب

① صدمہ پہنچتے ہی صبر کرنا⑩۔

② فیصلۂ خداوندی پر اظہارِ ناراضگی اور شکوہ شکایت سے بچنا⑪۔

③ چھوٹے بچوں کے انتقال پر ثواب کی امید رکھنا⑫۔

④ روح نکلنے کے بعد ٹھوڑی کو باندھ دینا۔ (ہدایہ ۱:۱۷۸)

⑤ میت کی دونوں آنکھیں بند کر دینا⑬۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: مَیں نے نبیٔ کریم ﷺ کو دیکھا جب کہ جاں کنی کا وقت تھا............پھر آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ! موت کی بے ہوشیوں اور سختیوں میں میری مدد فرما۔

⑨ قال النبي ﷺ: لقنوا موتاكم لا إله إلا الله [مسلم، كتاب الجنائز، ۱: ۳۰۰، ح:۹۱۶] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مُردوں کو لا إله إلا الله کی تلقین کرو۔

⑩ قال النبي ﷺ: إنما الصبر عند الصدمة الأولى [بخاري، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ۱: ۱۷۱، ح:۱۲۸۳] آپ ﷺ نے فرمایا: (حقیقتاً) صبر کا تحقق تو آغاز صدمہ ہی میں ہوتا ہے۔

⑪ قال النبي ﷺ: ليس منا من لطم الخدود، وشق الجيوب، ودعا بدعوى الجاهلية [بخاري، كتاب الجنائز، باب ليس منا من شق الجيوب، ۱: ۱۷۲، ح:۱۲۹۴] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (انتقال پر) رخسار (اور ماتھا) پیٹے، اور گریبان چاک کرے، اور جاہلیت کے بول بولے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

⑫ قال النبي ﷺ: أيما امرأة مات لها ثلاثة من الولد، كانوا لها حجابا من النار، قالت امرأة: واثنان؟ قال: واثنان [بخاري، كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسبه، ۱: ۱۶۷، ح: ۱۲۴۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جس عورت کے تین بچے مرجائے تو یہ بچے جہنم سے اُس عورت کے لیے آڑ بنیں گے، ایک عورت نے عرض کیا: اگر دو ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ہوں تب بھی۔

⑬ قال النبي ﷺ: إذا حضرتم موتاكم فاغمضوا البصر [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز،

⑥ میت کے پاس اچھی ہی باتیں کرنا[14]۔

⑦ میت کی خوبیوں کا ذکر کرنا[15]۔

⑧ موت کی خوب تشہیر نہ کرنا[16]۔

⑨ میت کے گھر والوں کے لیے (ایک دن) کھانا بھیجنا[17]۔

⑩ میت کے لیے (جنت وجہنم میں سے) کسی چیز کو یقینی نہ سمجھنا[18]۔

باب ماجاء في تغميض الميت، ص:١٠٥، ح:١٤٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے مُردوں کے پاس موجود ہوں تو اُن کی آنکھیں بند کردو۔

[14] قال النبي ﷺ : إذا حضرتم الميت فقولوا خيرا؛ فإن الملائكة يؤمنون على ماتقولون [مسلم، كتاب الجنائز، ١: ٣٠٠، ح:٩١٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میت کے پاس موجود ہوں تو اچھی ہی بات کہو؛ اِس لیے کہ فرشتے تمھاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔

[15] قال النبي ﷺ : اذكروا محاسن موتاكم [أبوداود، كتاب الأدب، باب في النهي عن سب الموتى، ٢: ٦٧١، ح:٤٩٠٠] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مُردوں کی خوبیوں کا تذکرہ کرو۔

[16] قال النبي ﷺ : إياكم والنعي؛ فإن النعي من عمل الجاهلية، قال عبدالله: والنعي: أذان بالميت [ترمذي، أبواب الجنائز، باب ماجاء في كراهية النعي، ١: ١٩٢، ح:٩٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: تم موت کی تشہیر سے بچو؛ کیوں کہ موت کی تشہیر کرنا جاہلیت کا عمل ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ: "نعي" یعنی: موت کی بانگ دینا۔

(عزیز واقارب کو موت کی اطلاع کرنا ممنوع نہیں ہے؛ البتہ کسی کے انتظار میں تدفین مؤخر نہ کرے اور نہ اِس کی تشہیر کریں، جیسے: ماتم کرنا یا اخبارات وغیرہ میں شائع کرنا۔ [تفصیل کے لیے دیکھیے: تحفۃ الالمعی ٣: ٣٨٦])

[17] قال النبي ﷺ : اصنعوا لآل جعفر طعاما؛ فإنه قد أتاهم مايشغلهم [أبوداود، كتاب الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل الميت، ٢: ٤٤٧، ح:٣١٣٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو؛ اِس لیے کہ اُن پر ایسی مصیبت آئی ہے جس نے اُنھیں مشغول کر رکھا ہے۔

[18] قال النبي ﷺ في حديث طويل : والله ما أدري وأنا رسول الله مايفعل بي

نوٹ: عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں؛ اِلَّا یہ کہ اُس کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہو[19]۔

(11) میت پر نوحہ نہ کرنا[20]۔

نوٹ: بغیر نوحہ کے رونا جائز ہے[21]۔

نوٹ: مصیبت کے وقت اظہارِ غم جائز ہے[22]۔

[بخاري، كتاب الجنائز، باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في كفنه، ١: ١٦٦، ح: ١٢٤٣]
ایک طویل حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم حالاں کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں، کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟۔

(19) قال النبي ﷺ : لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر أن تحد على ميت فوق ثلاث؛ إلا على زوج، فإنها تحد عليه أربعة أشهر وعشرا [بخاري، كتاب الجنائز، باب إحداد المرأة على غير زوجها، ١: ١٧٠، ح:١٢٨٠] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کے انتقال پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے؛ مگر اپنے شوہر پر، کہ وہ اُس کے لیے چار مہینے دس دن سوگ منائے۔

(20) قال النبي ﷺ : من نيح عليه يعذب بما نيح عليه [بخاري، كتاب الجنائز، باب مايكره من النياحة على الميت، ١: ١٧٢، ح:١٢٩١] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر نوحہ کیا جائے تو نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(21) قد فاض النبي ﷺ عيناه على ولد ابنته وقال: هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده [أنظر: بخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ١: ١٧١، ح:١٢٨٤] اللہ کے نبی ﷺ اپنے نواسے کے انتقال پر رونے لگے اور فرمایا: یہ رحمت ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرما رکھی ہے۔

(22) قالت عائشة : لما جاء النبي ﷺ قتل ابن حارثة وجعفر وابن رواحة ، جلس يعرف فيه الحزن [بخاري، كتاب الجنائز، باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن، ١: ١٧٣، ح:١٢٩٩]

نوٹ: میت کے چہرے کو بوسہ دینا جائز ہے[۲۳]۔

میت کو غسل دینے کے آداب

(۱) میت کو تین مرتبہ دھونی دینا[۲۴]۔
(۲) بیری کے پتے ڈال کر گرم کیے ہوئے پانی سے غسل دینا[۲۵]۔
(۳) میت کو پہلے وضو کروانا پھر داہنی طرف سے غسل شروع کرنا[۲۶]۔
(۴) غسل دینے میں طاق عدد کی رعایت کرنا[۲۷]۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب آپ ﷺ کے پاس (زید) ابن حارثہ، جعفر اور (عبد اللہ) ابن رواحہ ﷺ کی شہادت کی خبر پہنچی، تو آپ ﷺ اِس طرح بیٹھے تھے کہ آپ پر غم کا اثر نمایاں معلوم ہوتا تھا۔

[۲۳] فإن أبابكر قد كشف وجه النبي ﷺ بعد موته فقبَّله [أنظر: بخاري، كتاب الجنائز، باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في كفنه، ۱: ۱۶۶، ح: ۱۲۴۱] حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ ﷺ کے انتقال کے بعد آپ کا چہرۂ انور کھولا اور بوسہ دیا۔

[۲۴] قال النبي ﷺ : إذا أجمرتم الميت فاجمروه ثلاثا [مسند أحمد، مسند جابر بن عبد الله، ۲۲: ۴۱۱، ح: ۱۴۵۴۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میت کو دھونی دو تو تین مرتبہ دھونی دو۔

[۲۵] قال النبي ﷺ للنسوة وهن يغسلن ابنته زينب: اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك، بماء وسدر، واجعلن في الآخرة كافورا [بخاري، كتاب الجنائز، باب مايستحب أن يغسل وترا، ۱: ۱۶۷، ح: ۱۲۵۴] آپ ﷺ نے اُن عورتوں کو جو آپ ﷺ کی بیٹی حضرت زینبؓ کو غسل دے رہی تھیں، فرمایا: تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ (طاق) مرتبہ غسل دینا اگر تم مناسب سمجھو، پانی کے ساتھ بیری کے پتے بھی ملانا، اور آخر میں کافور مَل دینا۔

[۲۶] قال النبي ﷺ : ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها [بخاري، كتاب الجنائز، باب يبدأ بميامن الميت، ۱: ۱۶۷، ح: ۱۲۵۵] (حضرت زینبؓ کے انتقال کے موقع پر) آپ ﷺ نے (عورتوں سے) فرمایا: داہنی طرف سے اور اعضائے وضو سے ابتدا کرو۔

[۲۷] قال النبي ﷺ للنسوة وهن يغسلن ابنته زينب: اغسلنها وترا [بخاري، كتاب الجنائز،

⑤ میت سے کسی عیب کے ظاہر ہونے پر اس کا اِفشاء نہ کرنا[28]۔

⑥ میت کو خوشبو لگانا[29]۔

⑦ میت کو اچھے کفن میں کفنانا[30]۔

⑧ (اگر بہ آسانی میسر ہو تو) حِبَری (یمنی مخصوص) کپڑے میں کفنانا[31]۔

باب مايستحب أن يغسل وترا ، ١ : ١٦٧ ، ح : ١٢٥٤] آپ ﷺ نے اُن عورتوں کو جو آپ ﷺ کی بیٹی حضرت زینبؓ کو غسل دے رہی تھیں، فرمایا: طاق عدد میں غسل دینا۔

(28) قال النبي ﷺ : من غسل ميتا فستره ستره الله من الذنوب [المعجم الكبير للطبراني، كتاب الصاد، باب أبوغالب صاحب المحجن، ٨: ٢٨١، ح: ٨٠٧٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اور اُس (کے عیب) کو چھپائے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے گناہوں پر ستاری فرمائیں گے۔

وضاحت: علما نے لکھا ہے کہ: اگر کوئی آدمی بدعت، یا کسی حرام اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب علانیہ طور پر کرتا تھا، مثلاً: کوئی آدمی گویا (Pop Singer) تھا، یا کھلم کھلا سود خور تھا، یا لوگوں کے اوپر ظلم ڈھاتا تھا، اور ایسے آدمی کے مرنے کے وقت اس کے جسم میں کوئی ایسی چیز نظر آئے، تو اس کو چھپایا نہ جائے؛ بلکہ اس کو ظاہر کیا جائے؛ تاکہ لوگ اس قسم کے جرم سے بچیں، جب لوگوں کے سامنے یہ چیز آئے گی کہ یہ آدمی ایسا کرتا تھا اس لیے ایسا ہو گیا؛ تو ان کو عبرت ہوگی۔ (حدیث کے اصلاحی مضامین ١٠: ٣٢١)

(29) قال النبي ﷺ في الذي مات وهو محرم: لاتحنطوه [بخاري، كتاب الجنائز، باب الحنوط للميت، ١: ١٦٩، ح: ١٢٦٥] هذا الحديث يدل علیٰ أن من مات غير محرم فإنه يحنط۔ آپ ﷺ نے اُس شخص کے متعلق جس کا احرامِ حج میں انتقال ہو گیا تھا فرمایا: اِس پر خوشبو نہ مَلو۔ اِس حدیث سے پتہ چلا کہ، جو احرام کی حالت میں نہ ہو اُس پر خوشبو مَلنا چاہیے۔

(30) قال النبي ﷺ : إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه [مسلم، كتاب الجنائز، ١: ٣٠٦، ح: ٩٤٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفنائے، تو اچھے کفن کا انتخاب کرے۔

(31) قال النبي ﷺ : من وجد سعة فليكفن في ثوب حبرة [مسنداحمد، مسند جابر بن عبدالله، ٢٢: ٤٥١، ح: ١٤٦٠١] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گنجائش ہو تو حِبری کپڑے میں کفنائے۔

(۹) سفید کپڑوں میں کفنانا[۳۲]۔

(۱۰) کفن کی تنگی کے وقت سر کو ڈھانک دینا[۳۳]۔

(۱۱) (یہ سہولت ہو سکے تو) غسل کرانے والے کا غسل کر لینا، اور جنازہ اُٹھانے والوں کا باوضو ہونا[۳۴]۔

جنازے کے ساتھ چلنے کے آداب

(۱) میت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھنا، اور منکر نکیر کے سوالات کی فکر کرنا۔

[الأدب في الدين :٣٦]

(۲) جنازے کو جلدی لے جانا[۳۵]۔

(۳) باوقار طریقے سے جانا۔[الأدب في الدين :٣٦]

---

[۳۲] قال النبي ﷺ : البسوا من ثيابكم البيض ؛ فإنها من خير ثيابكم ، وكفنوا فيها موتاكم [أبوداود، كتاب اللباس، باب في البياض، ٢: ٥٦٢، ح:٤٠٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو؛ اِس لیے کہ یہ تمھارے بہترین کپڑے ہیں، اور اِسی میں اپنے مُردوں کو کفناؤ۔

[۳۳] قال خباب: فأمرنا النبي ﷺ أن نغطي رأسه (مصعب بن عمير) وأن نجعل على رجليه من الإذخر [بخاري، كتاب الجنائز، باب إذا لم يجد كفنا إلخ، ١: ١٧٠، ح:١٢٧٦] حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا) سر ڈھانک دیں اور پیر پر اِذخر (ایک قسم کی گھاس) ڈال دیں۔

[۳۴] قال النبي ﷺ : من غسل ميتا فليغتسل، ومن حمله فليتوضأ [أبوداود، كتاب الجنائز، باب في الغسل من غسل الميت، ٢: ٤٥٠، ح:٣١٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے وہ خود غسل کر لے، اور جو جنازے کو اُٹھائے تو وہ وضو کر لے۔

[۳۵] قال النبي ﷺ : أسرعوا بالجنازة [بخاري، كتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة، ١: ١٧٦، ح:١٣١٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جنازے کو جلدی لے کر چلو۔

④ کسی خلاف شرع چیز کی موجودگی میں جنازے کے ساتھ نہ جانا[36]۔

⑤ جنازے کے پیچھے چلنا[37]۔

⑥ جنازے کے ساتھ پیدل چلنا[38]۔

⑦ نگاہیں پست رکھ کر چلنا۔[الأدب في الدين :٣٦]

⑧ بات چیت نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٣٦]

⑨ صرف مَردوں کا ہی جنازے کو اُٹھانا[39]۔

---

[36] قال ابن عمر: نهىٰ رسول الله ﷺ أن تتبع جنازة معها رانة [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز، باب في النهي عن النياحة، ص: ١١٣، ح:١٥٨٣] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے اس جنازے کے پیچھے چلنے سے منع فرمایا ہے جس کے پیچھے نوحہ کرنے والی ہو۔

[37] قال البراء:أمرنا باتباع الجنائز [بخاري، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ١: ١٦٥، ح:١٢٣٩] حضرت براءفرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں جنازے کے پیچھے چلنے کا حکم دیا ہے۔

[38] قال ثوبان: خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة فرأى ناسا ركبانا، فقال: ألا تستحيون! إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب [ترمذي، أبواب الجنائز، باب ماجاء في كراهية الركوب خلف الجنازة، ١: ١٩٦، ح:١٠١٢] حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں: ہم آپ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں حیا نہیں آتی! کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل چل رہے ہیں، اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

[39] قال النبي ﷺ : إذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال علىٰ أعناقهم، فإن كانت صالحة قالت: قدموني؛ وإن كانت غير صالحة قالت: ياويلها! أين تذهبون بها [بخاري، كتاب الجنائز، باب حمل الرجال الجنازة دون النساء، ١: ١٧٥، ح:١٣١٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ رکھا جائے اور مَردوں نے اُسے اپنے کاندھوں پر اٹھایا ہو، پس اگر نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو، اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! تم اِسے کہاں لے جا رہے ہو۔

⑩ جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھنا[30]۔

⑪ نمازِ جنازہ کے موقع پر قبرستان میں لوگوں کو (مختصراً) وعظ کہنا[31]۔

⑫ امام کا میت کے سینے کے برابر کھڑے رہنا[32]۔

⑬ مقتدیوں کی صفیں زیادہ سے زیادہ بنانا اور اس میں طاق عدد کی رعایت کرنا[33]۔

---

[30] قال النبي ﷺ : إذا اتبعتم جنازة فلا تجلسوا حتى توضع [مسلم، كتاب الجنائز، فصل في استحباب القيام للجنازة وجواز القعود، ۱: ۳۱۰، ح: ۹۵۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازے کے پیچھے چلو تو جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھو۔

[31] قال النبي ﷺ في جنازة في البقيع بعد ماقعد : مامنكم من أحد - أو ما من نفس منفوسة - إلا كتب مكانها من الجنة والنار [بخاري، كتاب الجنائز، باب موعظة المحدث عند القبر، ۱: ۱۸۳، ح: ۱۳٦۲] آپ ﷺ نے جنت البقیع میں ایک جنازے کے موقع پر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی جگہ جنت یا جہنم میں لکھ دی گئی ہے۔

[32] قال سمرة بن جندب : صليت وراء النبي ﷺ على امرأة ماتت في نفاسها، فقام عليها وسطها [بخاري، كتاب الجنائز، باب أين يقوم من المرأة والرجل، ۱: ۱۷۷، ح: ۱۳۳۲] حضرت سمرة بن جندب ؓ فرماتے ہیں: مَیں نے اللہ کے نبی ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی- جو زچگی کے بعد حالتِ نفاس میں انتقال کر گئی تھی- نمازِ جنازہ اِس حال میں پڑھی کہ، آپ ﷺ جنازے کے درمیان میں کھڑے تھے۔

[33] قال النبي ﷺ : ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف من المسلمين إلا أوجب، قال: فكان مالك إذا استقلَّ أهل الجنازة جزأهم ثلاثة صفوف للحديث [أبوداود، كتاب الجنائز، باب في الصفوف على الجنازة، ۲: ٤٥۱، ح: ۳۱٦٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان مرجائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لے تو اُس پر جنت واجب ہوجاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ: جب نماز پڑھنے والے کم ہوتے تو مالک بن ہبیرہ ؓ (اس روایت کے راوی) اِس حدیث کی وجہ سے اُن کو تین صفوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

⑭ نماز جنازہ کے بعد متصلاً کوئی دعا نہ کرنا[٣٣]۔

⑮ میت کے ذمہ واجب الاداء حقوق کی ادائیگی میں جلدی کرنا۔[الأدب في الدين :٣٦]

تدفین کے آداب

① نمازِ جنازہ اور تدفین میں شریک ہونا[٣٥]۔

② بلاضرورت رات میں دفن نہ کرنا[٣٦]۔

③ بغلی قبر کھودنا[٣٧]۔

④ قبر کو گہری اور کشادہ بنانا[٣٨]۔

---

[٣٣] قال الملاعلي القاري: لايدعو للميت بعد صلاة الجنازة؛ لأنه يشبه الزيادة في صلاة الجنازة [مرقاة المفاتيح، كتاب الجنائز، باب المشي والصلاة على الجنازة،٣: ١٢١٣]

[٣٥] قال النبي ﷺ : من شهد الجنازة حتى يصلي فله قيراط، ومن شهد حتى تدفن كان له قيراطان، قيل: وماالقيراطان؟ قال: مثل الجبلين العظيمين [بخاري،كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى يدفن، ١: ١٧٧، ح: ١٣٢٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازے کی نماز میں شریک ہوا اُس کو ایک قیراط اجر ملے گا، اور جو دفن تک شریک رہا اُس کو دو قیراط اجر ملے گا، پوچھا گیا کہ: دو قیراط کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ کے برابر۔

[٣٦] قال النبي ﷺ : لاتدفنوا موتاكم بالليل إلا أن تضطروا [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في الأوقات التي لايصلى فيها على الميت ولايدفن، ص:١٠٩، ح:١٥٢١] آپ ﷺ نے فرمایا: بغیر مجبوری کے اپنے مُردوں کو رات میں دفن نہ کرو۔

[٣٧] قال النبي ﷺ : اللحدلنا [أبوداود، كتاب الجنائز، باب في اللحد، ٢: ٤٥٨، ح:٣٢٠٨] آپ ﷺ نے فرمایا: بغلی قبر ہمارے لیے ہے۔

[٣٨] قال النبي ﷺ : احفروا واعمقوا وأوسعوا [أبوداود، كتاب الجنائز، باب في تعميق القبر، ٢: ٤٥٨، ح: ٣٢١٥] آپ ﷺ نے (شہدائے اُحُد کی تدفین پر ہدایات دیتے ہوئے) فرمایا:

۵ بہ وقتِ ضرورت ایک سے زیادہ لوگوں کو ایک قبر میں دفن کرنے کے موقع پر قرآن کریم سے زیادہ شغف رکھنے والے کو مقدم کرنا[49]۔

۶ کچی اینٹ یا بانس وغیرہ سے لحد کو بند کر دینا[50]۔

۷ قبر میں مٹی ڈالنے کی ابتدا سرہانے سے کرنا[51]۔

۸ میت پر تین لپیں بھر کر مٹی ڈالنا[52]۔

⬅ قبر کھودو اور گہری بناؤ اور کشادہ رکھو۔

[49] قال النبي ﷺ: احفروا واعمقوا وأوسعوا، واجعلوا الرجلين والثلاثة في القبر، قيل: فأيهم؟ يقدم قال: أكثرهم قرآنا [أبوداود، كتاب الجنائز، باب في تعميق القبر، ۲: ۴۵۸، ح: ۳۲۱۵] آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کھودو اور گہری بناؤ اور کشادہ رکھو، اور دو اور تین کو ایک قبر میں دفن کرو؛ پوچھا گیا کہ: ان میں سے کس کو مقدم رکھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔

[50] قال عامر بن سعد بن أبي وقاص: أن سعد بن أبي وقاص قال في مرضه الذي هلك فيه: الحدوا لي لحدا، وانصبوا على اللبن نصبا، كما صنع برسول الله ﷺ [مسلم، كتاب الجنائز، باب في اللحد ونصب اللبن على الميت، ۱: ۳۱۱، ح: ۹۶۶] حضرت عامرؒ فرماتے ہیں کہ: (میرے والد) سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا: میرے لیے بغلی قبر بنانا، اس کے بعد کچی اینٹیں لگا دینا، جیسا کہ آپ ﷺ کے لیے کیا گیا تھا۔

[51] قال أبو هريرة: أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة، ثم أتى قبر الميت، فحثى عليه من قِبَل رأسه ثلاثا [ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في حثو التراب في القبر، ص: ۱۱۲، ح: ۱۵۶۵] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ایک میت پر جنازے کی نماز پڑھی، پھر قبر کے پاس تشریف لائے تو اس کے سرہانے کی طرف سے تین مرتبہ مٹی ڈالی۔

[52] قال جعفر بن محمد عن أبيه مرسلا: أن النبي ﷺ حثیٰ على الميت ثلث حثيات بيديه جميعا، وأنه رش علىٰ قبر ابنه إبراهيم [معرفة السنن والآثار، كتاب الجنائز، باب مايقال إذا أدخل الميت قبره، ۵: ۳۲۸، ح: ۷۷۱۸] حضرت جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے مرسلاً نقل فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے میت پر ⬅

(۹) میت کو دفناتے وقت یہ دعا پڑھنا: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرىٰ ، بِسْمِ اللهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ۔ دوسری دعا: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ (۵۳)۔

(۱۰) تدفین کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا (۵۴)۔

(۱۱) دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرنا (۵۵)۔

⬅ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپیں بھر کر مٹی ڈالی، اور اپنے بیٹے ابراہیمؓ کی قبر پر پانی چھڑکا۔

(۵۳) قال أبوأمامة: لما وضعت أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ في القبر، قال رسول الله ﷺ : منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة أخرىٰ، بسم الله وفي سبيل الله وعلىٰ ملة رسول الله [مستدرك، تفصيل السورة طه،۲: ۴۱۱، ح:۳۴۳۵] حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ کو قبر میں رکھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: منها خلقناكم إلخ۔
پہلی لپ میں منها خلقناكم دوسری میں وفيها نعيدكم اور تیسری میں ومنها نخرجكم تارة أخرىٰ پڑھنا۔ (مظاہر حق جدید ۲: ۵۰۷)

قال أبوخالد: أن النبي ﷺ إذا وضع الميت في لحده قال: بسم الله ، وبالله ، وعلىٰ ملة رسول الله [ترمذي، أبواب الجنائز، باب ماجاء مايقول إذا أدخل الميت قبره، ۱: ۲۰۲، ح: ۱۰۴۶]
حضرت ابوخالدؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب میت کو قبر میں رکھتے تو یہ دعا پڑھتے: بسم الله إلخ

(۵۴) دیکھیے حاشیہ نمبر: ۵۲

(۵۵) قال عمرو بن العاص: إذا دفنتموني فسنوا علی التراب سنا، ثم أقيموا حول قبري قدر ماتنحر جزور ويقسم لحمها، حتىٰ أستأنس بكم، وأنظر ماذا أراجع به رسل ربي [مسلم، كتاب الايمان، باب كون الإسلام يهدم ما كان قبله، ۱: ۷۶، ح:۱۲۱] حضرت عمرو بن عاصؓ (کا جب انتقال ہونے لگا تو وفات سے پہلے انھوں) نے وصیت فرمائی تھی کہ: جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرے رہنا جس میں ایک اونٹ ذبح کر کے اُس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے؛ تاکہ مَیں تم سے اُنس حاصل کروں، اور مَیں جان لوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کو مَیں کیا جواب دیتا ہوں۔

(۱۲) دفنانے کے بعد میت کے لیے استغفار اور منکر نکیر کے سوالات میں ثبات قدمی کی دعا کرنا[۵۶]۔

(۱۳) میت کو دفنانے کے بعد اُس کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات (الم سے مفلحون تک)، اور پائینتی کی طرف اخیری آیات (آمن الرسول سے ختم سورۃ تک) پڑھنا[۵۷]۔

مسئلہ: میت کو کسی ضرورت کی بنا پر قبر سے نکال کر منتقل کرنا جائز ہے[۵۸]۔

---

[۵۶] قال عثمان بن عفان : كان النبي ﷺ إذا فرغ من دفن الميت وقف عليه ، فقال: استغفروا لأخيكم واسألوا له التثبيت ؛ فإنه الآن يسأل [أبوداود ،كتاب الجنائز ، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف ، ۲ : ۴۵۹ ، ح : ۳۲۲۱] حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوجاتے تو وہیں کھڑے رہتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو، اور اُس کے لیے ثبات قدمی مانگو؛ اِس لیے کہ اُس سے ابھی سوال کیا جائے گا۔

[۵۷] قال النبي ﷺ : وليقرأ عند رأسه بفاتحة الكتاب، وعند رجليه بخاتمة البقرة في قبره [المعجم الكبير للطبراني، باب عطاء بن أبي رباح عن ابن عمر، ۱۲: ۴۴۴، ح:۱۳۶۱۳] آپ ﷺ نے فرمایا: اور میت کے سر کے پاس سورۂ فاتحہ اور پیروں کے پاس سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔

[۵۸] قال جابر عن أبيه : ودفن معه آخر في قبره ثم لم تطب نفسي أن أتركه مع الآخر، فاستخرجته بعد ستة أشهر، وفي رواية : فجعلته في قبر على حدة [بخاري ، كتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ۱: ۱۸۰، ح: ۱۳۵۱ ، ۱۳۵۲] حضرت جابرؓ اپنے والد کے متعلق فرماتے ہیں: اُن کی قبر میں ایک دوسرے صحابی کو بھی دفن کیا گیا، پھر مجھے مناسب نہ معلوم ہوا کہ مَیں اُن کو دوسرے کے ساتھ یوں ہی چھوڑ دوں؛ لہٰذا مَیں نے اُن کو چھ مہینے کے بعد نکال لیا۔ اور ایک روایت میں ہے: مَیں نے اُن کو علاحدہ قبر میں دفن کر دیا۔

قبرستان کے آداب

(۱) گاہے گاہے قبرستان جانا(۵۹)۔

(۲) قبرستان پہنچنے پر یہ دعا پڑھنا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ! يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ(۶۰)۔

(۳) مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا(۶۱)۔

---

(۵۹) قال النبي ﷺ: زوروا القبور؛ فإنها تُذكِّركم الآخرة [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في زيارة القبور، ص:۱۱۲، ح:۱۵۶۹] آپ ﷺ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو؛ اِس لیے کہ یہ تمھیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

(۶۰) قال ابن عباس: مر رسول الله ﷺ بقبور المدينة فأقبل عليهم بوجهه، فقال: السلام عليكم يا أهل القبور! يغفر الله لنا ولكم، أنتم سلفنا ونحن بالأثر [ترمذي، أبواب الجنائز، باب مايقول الرجل إذا دخل المقابر، ۱: ۲۰۳، ح:۱۰۵۳] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ کا گزر مدینہ کے قبرستان سے ہوا، تو آپ ﷺ نے اُن کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: السلام عليكم إلخ: اے قبرستان والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ ہماری اور تمھاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے آگے چلے گئے اور ہم تمھارے پیچھے آ رہے ہیں۔

(۶۱) قبرستان میں داخل ہوتے ہی تمام اُموات کے لیے ایصالِ ثواب کا اہتمام کرے۔ اس سلسلے میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ: آدمی قبرستان میں داخل ہونے کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کا اول: الٓمٓ سے مفلحون تک، آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کا آخر یعنی آمن الرسول سے لے کر سورت کے ختم تک، سورۂ یٰس، سورۂ تبارک، سورۂ تکاثر، سورۂ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین مرتبہ۔ (شامی ۱: ۶۶۶) یہ سب پڑھ کر اس کا ثواب اُموات کو پہنچا دے؛ تو اس قبرستان میں جتنے بھی مردے ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اس پڑھنے والے کو بھی ثواب عطا فرمائیں گے۔ اس لیے جیسا موقع ہو اس کے مطابق پڑھے۔ اگر وقت ہے تو سب کے لیے الگ الگ

④ قبروں پر نہ چلنا[۶۲]۔

⑤ کافر کی قبر سے گزرنے پر اُس کو جہنم کی ’’بشارت‘‘ دینا[۶۳]۔

⑥ قبروں پر نہ بیٹھنا، اور نہ ہی قبروں کو پختہ بنانا[۶۴]۔

⑦ قبروں کی طرف رُخ کر کے نماز نہ پڑھنا[۶۵]۔

ایصالِ ثواب کا بھی اہتمام کیا جائے۔(حدیث کے اصلاحی مضامین ۸: ۲۲۳)

۶۲ قال النبي ﷺ : لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه ، فتخلص إلى جلده خير له من أن يجلس (وفي رواية: يطأ) على قبر [مسلم،كتاب الجنائز، فصل في النهي عن الجلوس على القبر والصلاة إليه، ۱: ۳۱۲، ح:۹۷۱] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھے جس سے اُس کے کپڑے جل جائے اور وہ آگ بدن تک پہنچ جائے، یہ بہتر ہے اِس سے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے؛ (اور ایک روایت میں ہے کہ: روندے)۔

۶۳ قال النبي ﷺ : حيثما مررت بقبر كافرمشرك فبشره بالنار [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في زيارة قبور المشركين ، ص : ۱۱۳ ، ح : ۱۵۷۳] آپ ﷺ نے (ایک دیہاتی سے جب کہ اُس نے اپنے والد کے متعلق سوال کیا تھا) فرمایا: جب بھی تُو کسی کافر کی قبر سے گزرے تو اُسے جہنم کی بشارت دے۔

۶۴ قال جابر: نهى رسول الله ﷺ أن يجصص القبر، وأن يقعد عليه وأن يبنى عليه [مسلم، كتاب الجنائز،فصل في النهي عن تجصيص القبور والبناء عليها، ۱: ۳۱۲،ح:۹۷۰] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے اور اُن پر بیٹھنے سے اور اُس پر تعمیر کرنے (یعنی افراط و تفریط) سے منع فرمایا ہے۔

۶۵ قال النبي ﷺ : لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا إليها [مسلم،كتاب الجنائز،فصل في النهي عن الجلوس على القبر والصلاة إليه ، ۱ : ۳۱۲ ، ح : ۹۷۲] آپ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ اُس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔

نوٹ: عورتیں قبرستان نہ جائیں(۴۹)۔

❀❀❀❀❀

(۴۹) قال النبي ﷺ: لعن الله زوارات القبور [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في النهي عن زيارة النساء القبور، ص:۱۱۳، ح:۱۵۷٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرماتا ہے۔

وضاحت: بعضے علما نے اس کو حرام بتایا ہے، اِس لیے کہ عام طور پر جب عورتیں کسی قبر پر جاتی ہیں تو اگر وہ کسی رشتے دار کی قبر ہوئی تو نوحہ کرے گی، روئے دھوئے گی، حالاں کہ رونے دھونے سے منع کیا گیا ہے، اور نوحہ حرام ہے۔ اور اگر اللہ کے کسی نیک بندے اور بزرگ کی قبر ہوگی تو بدعت میں مبتلا ہوگی، اس سے حاجتیں مانگیں گی؛ اس لیے منع کیا گیا ہے کہ عورتوں کو قبرستان نہیں جانا چاہیے۔

[حدیث کے اصلاحی مضامین ۱۰: ۳۲۴]

زکوۃ وصدقے کے آداب

صدقہ دینے والے کے آداب

① خلوصِ نیت سے صدقہ دینا[1]۔

② اگر کوئی مصلحت نہ ہو تو عام احوال میں چھپا کر صدقہ کرنا[2]۔

③ زکوۃ وصدقے وغیرہ کے مسائل معلوم کر لینا[3]۔

④ زکوۃ واجب ہونے کے بعد مؤخر نہ کرنا۔ (فضائل صدقات:۲۶۱)

---

① قال النبي ﷺ : إن أول الناس يقضىٰ عليهم يوم القيامة .... ورجل وسع الله عليه (إلىٰ أن قال:) قال: كذبت، ولكنك فعلت ليقال: "هو جواد"، فقد قيل، ثم أمر به فسحب به علىٰ وجهه، ثم ألقي في النار [مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، ۲: ۱۴۰، ح:۱۹۰۵] آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جن لوگوں کے خلاف سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا۔۔۔ (اُن میں سے) ایک وہ شخص ہوگا جسے اللہ نے خوب مالی وسعت دے رکھی تھی۔۔۔ اللہ فرمائے گا کہ: تُو نے جھوٹ کہا، تُو نے صدقہ اِس لیے کیا تھا؛ تاکہ تجھے سخی کہا جائے، سو کہا جا چکا، پھر اُس کے متعلق بھی حکم دیا جائے گا، اور اُسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

② قال النبي ﷺ : سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله (وعدَّ منها) : ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لاتعلم شماله ما تنفق يمينه [بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد،۱: ۹۱، ح: ٦٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اپنے سایے میں اُس دن رکھیں گے جس دن اُس کے سایے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا، (اُن میں سے ایک) وہ شخص بھی ہے جس نے اِتنے چپکے سے صدقہ کیا کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی نہیں معلوم، کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا؟۔

③ قال النبي ﷺ : طلب العلم فريضة علىٰ كل مسلم [ابن ماجه، كتاب الإيمان: باب فضل العلماء، ۲۰، ح: ۲۲٤] آپ ﷺ نے فرمایا: علم کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

⑤ زکوۃ کو نفلی صدقات سے پہلے ادا کر دینا④۔

⑥ حلال مال سے صدقہ دینا⑤۔

⑦ عمدہ مال صدقے میں دینا⑥۔

⑧ اپنی پسندیدہ چیز کا صدقہ کرنا⑦۔

⑨ محتاج رشتے داروں کو پہلے دینا⑧۔

---

④ قال النبي ﷺ: وماتقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضته عليه [بخاري، كتاب الرقاق، باب التواضع، ٢: ٩٦٢، ح:٦٥٠٢] آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:) اور میری پسندیدہ چیزوں کے ذریعے سے بندہ میری فرض کردہ چیزوں کے مقابلے میں کسی اَور چیز سے زیادہ قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

⑤ قال النبي ﷺ: لایقبل الله إلا الطیب [ترمذي، أبواب الزكاة، باب ماجاء في فضل الصدقة، ١: ١٤٤، ح:٦٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک مال ہی کو قبول فرماتے ہیں۔

⑥ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَلَاتَيَمَّمُوْا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ إِلاَّ أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ [البقرة:٢٦٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہو اور جو پیداوار ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی ہو، اُس کی اچھی چیزوں کا ایک حصہ (اللہ کے راستے میں) خرچ کیا کرو، اور یہ نیت نہ رکھو کہ بس ایسی خراب قسم کی چیزیں (اللہ کے نام پر) دیا کرو گے جو (اگر کوئی دوسرا تمھیں دے، تو نفرت کے مارے) تم اُسے آنکھیں میچے بغیر نہ لے سکو۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران:٩٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تم نیکی کے مقام تک اُس وقت تک ہرگز نہیں پہنچو گے جب تک اُن چیزوں میں سے (اللہ کے لیے) خرچ نہ کرو جو تمھیں محبوب ہو۔

⑧ قال النبي ﷺ: الصدقة على المسكين صدقة، وهي علىٰ ذي الرحم اثنتان: صدقة وصلة [ترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة علىٰ ذي القرابة، ١: ١٤٢، ح: ٦٥٨] آپ ﷺ نے فرمایا: ⬅

(۱۰) محتاجوں کو تلاش کر کر کے اُن کی ضرورتیں پوری کرنا[۹]۔

(۱۱) سائل سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔[الأدب في الدين :٤٩]

(۱۲) سائل کے آنے سے خوش ہونا۔[روح المعاني ٣٠: ١٦٤]

(۱۳) سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹانا[۱۰]۔

(۱۴) دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو خوش اخلاقی سے واپس کر دینا[۱۱]۔

مسکین کو صدقہ دینے کا ایک ہی ثواب ہے، اور رشتے دار کو صدقہ دینے کا دوگنا ثواب ہے: صدقے کا اور صلہ رحمی کا۔

قال الشيخ أبوحفص الكبير: لا تقبل صدقة الرجل وقرابته محاريج حتیٰ يبدأ بهم فيسد حاجتهم [نور الإيضاح، كتاب الزكاة، باب المصرف، ص: ۲۷۱] شیخ ابو حفص کبیرؒ فرماتے ہیں: آدمی کے رشتے دار محتاج ہوں تو اُس کا اَوروں پر صدقہ کرنا قبول نہیں ہوتا، یہاں تک کہ رشتے داروں کی حاجت کو پہلے پورا نہ کر دے۔

(۹) قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ [الذاريات : ۱۹]
اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُن کے مال ودولت میں سائلوں اور محروم لوگوں کا (باقاعدہ) حق ہوتا تھا۔ (محروم سے مراد جو حاجت مند ہونے کے باوجود کسی سے کچھ مانگتا نہیں۔)

(۱۰) قالت أم بجيد، وكانت ممن بايع رسول الله ﷺ: يا رسول الله! إن المسكين ليقوم على بابي فما أجد له شيئا أعطيه إياه، فقال لها رسول الله ﷺ: إن لم تجدي له شيئا تعطيه إياه إلا ظلفا محرقا فادفعيه إليه في يده [ترمذي، أبواب الزكاة، باب ماجاء في حق السائل، ١: ١٤٤، ح:٦٦٥]
ام بجید - جنھوں نے اللہ کے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رکھی تھی - نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میرے دروازے پر مسکین کھڑا ہوتا ہے اور میں اُس کو دینے کے لیے اپنے پاس کچھ نہیں پاتی، یعنی ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دینے کے لیے کچھ بھی نہ ہو سوائے سینکے ہوئے کھر کے، تو وہی اُس کے ہاتھ میں دے دو (یعنی ادنیٰ چیز کا بھی صدقہ کر دیا کرو)۔

(۱۱) قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ [الضحیٰ: ١٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

⑮ جو شخص سوال کرنے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا واسطہ دے اُس کو کچھ نہ کچھ دے دینا[۱۲]۔

⑯ صدقہ دے کر احسان نہ جتلانا اور نہ تکلیف دینا[۱۳]۔

⑰ صدقہ واپس نہ لینا[۱۴]۔

صدقہ لینے والے کے آداب

① کسی سے مانگنے کے بہ جائے محنت مزدوری کر کے کھانا[۱۵]۔

➡ اور جو سوال کرنے والا ہو اُسے جھڑکنا نہیں۔

⑫ قال النبي ﷺ: من سأل بالله فأعطوه [أبوداود، كتاب الزكوة، باب عطية من سأل بالله عزوجل، ۱: ۲۳۵، ح: ۱۶۷۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام پر مانگے اُس کو دے دیا کرو۔

⑬ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ [البقرة: ۲٦٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع مت کرو۔

⑭ قال النبي ﷺ: مثل الذي يتصدق ثم يرجع في صدقته كمثل الكلب، يقيء ثم يعود في قيئه فيأكله [مسلم، كتاب الهبات، باب تحريم الرجوع في الصدقة إلخ، ۲: ۳٦، ح: ۱٦۲۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کی مثال جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے کتے کی سی ہے، جو قے کرتا ہے پھر لوٹ کر اپنی قے کے پاس آتا ہے تو اُسی کو کھاتا ہے۔

⑮ قال رسول الله ﷺ: والذي نفسي بيده لأن يأخذ أحدكم حبله، فيحتطب على ظهره خير له من أن يأتي رجلا، فيسأله أعطاه أو منعه [بخاري، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة، ۱: ۱۹۹، ح: ۱۴۷۰] آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، کہ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھر لادے، یہ اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ کسی سے مانگتا پھرے؛ کیوں کہ (ممکن ہے کہ وہ) دے دے یا منع کر دے۔

② بے وجہ سوال کرنے کی عادت نہ بنالینا⑲۔

③ سائل کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام پر نہ مانگنا (کیوں کہ اگر سوال کیا اور کچھ نہ پایا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام کی سوئے ادبی ہوگی)⑳۔

④ اپنی واقعی حاجت کو بیان کرنا۔[الأدب في الدين :٥٠]

⑤ نرمی سے سوال کرنا۔[أيضاً]

⑥ اگر وہ عذر کردے تو اس کا عذر قبول کرتے ہوئے واپس لوٹ جانا اور مانگنے میں اصرار نہ کرنا۔[أيضاً]

⑦ جو کچھ دیا جائے وہ شکر ادا کرتے ہوئے لے لینا چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔ [أيضاً]

⑧ دینے والے کو دعا دینا۔[أيضاً]

---

⑲ قال النبي ﷺ : ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم [بخاري، كتاب الزكاة، باب من سأل الناس تكثرا، ١: ١٩٩، ح:١٤٧٤] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سوال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اُس کے چہرے پر ذرا سا بھی گوشت نہ رہے گا۔

⑳ قال النبي ﷺ : لا يسأل بوجه الله إلا الجنة [أبوداود، كتاب الزكوة، باب كراهية المسألة بوجه الله عزوجل، ١: ٢٣٥، ح:١٦٧١] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وسیلے سے جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔

رمضان المبارک کے آداب

① شوق وذوق سے رمضان المبارک کا انتظار کرنا[1]۔

② رمضان کے خاطر شعبان کے چاند کو شمار کرنا[2]۔

③ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ أَهِلَّه عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ الله[3]۔

④ اپنے ماتحتوں کے ساتھ نہایت نرمی اور مزید شفقت کا سلوک کرنا[4]۔

نوٹ: یہ ادب ہر وقت ضروری ہے؛ لیکن رمضان المبارک میں اِس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

---

① قال النبي ﷺ: اللّٰهُمَّ بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان [مسند بزار، مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ١٣: ١١٧، ح: ٦٤٩٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت نصیب فرما، اور ہمیں رمضان سے ہمکنار فرما۔

② قال النبي ﷺ: أحصوا هلال شعبان لرمضان [ترمذي، أبواب الصوم، باب ماجاء في إحصاء هلال شعبان لرمضان، ١: ١٤٨، ح: ٦٨٧] آپ ﷺ نے فرمایا: شعبان کے چاند کو رمضان کے خاطر شمار کرو۔

③ قال طلحة بن عبيدالله: أن النبي ﷺ كان إذا رأى الهلال قال: اللّٰهُمَّ أهِلَّه علينا باليمن والإيمان، والسلامة والإسلام، ربي وربك الله [ترمذي، أبواب الدعوات، باب مايقول عند رؤية الهلال، ٢: ١٨٣، ح: ٣٤٥١] حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ أهِلَّه إلخ: اے اللہ! نئے چاند کو ہمارے لیے برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نمودار فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔

④ قال النبي ﷺ عن رمضان: مَن خفَّف عن مملوكه فيه، غفر الله له وأعتقه من النار [صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان إن صح الخبر، ٣: ١٩١، ح: ١٨٨٧]

⑤ رمضان میں صدقہ خیرات میں اضافہ کر دینا[5]۔

⑥ رمضان المبارک میں کلمۂ طیبہ، استغفار کثرت سے پڑھنا، اور جنت کو طلب کرتے رہنا اور جہنم سے پناہ چاہتے رہنا[6]۔

⑦ رمضان کی راتوں خصوصاً عشرۂ اخیرہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کا اہتمام کرنا[7]۔

⬅ آپ ﷺ نے رمضان کے متعلق ارشاد فرمایا: جو شخص اِس مہینے میں اپنے غلام وخادم کے بوجھ کو ہلکا کردے، حق تعالیٰ شانہ اُس کی مغفرت فرماتے ہیں، اور آگ سے آزاد فرماتے ہیں۔

⑤ قال ابن عباس : كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير، وكان أجود مايكون في رمضان حين يلقاه جبرئيل .... فإذا لقيه جبرئيل كان أجود بالخير من الريح المرسلة [بخاري، كتاب الصوم، باب أجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان،١: ٢٥٥، ح: ١٩٠٢] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور آپ رمضان میں اُس وقت بہت زیادہ سخی ہوجاتے جب آپ سے حضرت جبرئیل ملاقات کرتے۔۔۔ اور جب حضرت جبرئیل آپ سے ملتے تو آپ تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔

⑥ قال النبي ﷺ: واستكثروا فيه من أربع خصال: فشهادة أن لا إله إلا الله وتستغفرونه،... فتسئلون الله الجنة وتعوذون به من النار [صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان إن صح الخبر،٣: ١٩١،ح:١٨٨٧] آپ ﷺ نے (رمضان کے متعلق) ارشاد فرمایا: اور چار چیزوں کی اِس میں کثرت رکھا کرو: کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت کرو۔۔۔ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

⑦ قالت عائشة: كان النبي ﷺ إذا دخل العشر شد مئزره، وأحيى ليله، وأيقظ أهله [بخاري، كتاب فضل ليلة القدر، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان١: ٢٧١، ح: ٢٠٢٤] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رمضان کا اخیری عشرہ شروع ہوتا تو آپ ﷺ اپنی تہبند مضبوط باندھ لیتے، اور خود بھی رات کو بیدار رہتے، اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔

روزے کے آداب

① لوجہ اللہ بہ اُمیدِ ثواب روزہ رکھنا[1]۔

② حسبِ استطاعت بہ کثرت نفل روزے رکھنا۔

③ صومِ وصال (بلا افطار مسلسل روزے) نہ رکھنا[2]۔

④ فضیلت والے دنوں (مثلاً شوال کے چھ روزے، دس محرم، عشرۂ ذی الحجہ، ایام بیض وغیرہ) کے روزے رکھنا[3]۔

---

① قال النبي ﷺ : من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه [بخاري، كتاب الإيمان، باب صوم رمضان احتسابا من الإيمان، ١: ١٠، ح: ٣٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان اور ثواب کی امید سے رمضان کا روزہ رکھا (نہ کہ بہ طورِ عادت کے)، اُس کے اگلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

② قال النبي ﷺ : إياكم والوصال [بخاري، كتاب الصوم، باب التنكيل لمن أكثر الوصال، ١: ٢٦٤، ح: ١٩٦٦] آپ ﷺ نے فرمایا: صومِ وصال رکھنے سے بچو۔

③ قال النبيُّ ﷺ : من صام رمضان ثم أتبعه ستا من شوال، كان كصيام الدهر [مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة من شوال، ١ : ٣٦٩، ح: ١١٦٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، تو ایسا ہے جیسے پورے سال روزے رکھے (یہ صومِ دہر کا نعم البدل ہے)۔

قال رسول اللہ ﷺ : تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس، فأحب أن يعرض عملي وأنا صائم [ترمذي، أبواب الصوم، باب ماجاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ١: ١٥٧، ح: ٧٤٧] آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو (بارگاہِ ایزدی میں) پیش کیے جاتے ہیں، اس لیے مَیں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کیے جائیں کہ مَیں روزے سے ہوں۔

قال النبي ﷺ : صُمْ من كل شهر ثلاثة أيام، فذلك صوم الدهر [مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر إلخ، ١: ٣٦٧، ح: ١١٥٩] آپ ﷺ نے فرمایا: مہینے کے تین دن کے روزے رکھ

⑤ عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھنا④۔
⑥ سحری کرنا (چاہے ایک گھونٹ پانی سے ہو)⑤۔

یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔
قال أبو هريرة: أوصاني خليلي ﷺ بثلاث: صيام ثلاثة أيام من كل شهر [بخاري، كتاب الصوم، باب صيام البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة، ۱: ٢٦٦، ح:۱۹۸۱] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی (ان میں سے ایک یہ ہے:) کہ میں ہر مہینے میں تین دن (تیرہویں، چودہویں، پندرہویں تاریخ کو) روزے رکھوں۔
قال النبي ﷺ: ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة، يعدل صيام كل يوم منها بصيام سنة، وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر [ترمذي، أبواب الصوم، باب ماجاء في العمل في أيام العشر، ۱: ۱۵۸، ح: ۷۵۸] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی دن میں عبادت کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا عشرۂ ذی الحجہ میں عبادت کرنا محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دوسرے دنوں کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے)، اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے، اور اس کی ہر رات کی عبادت شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے۔
قال النبي ﷺ: صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده، وصيام يوم عاشوراء أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله [مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام الخ، ۱: ۳٦۷، ح:۱۱٦۲] آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن کے روزہ کے متعلق میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ، وہ ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف کرے گا؛ اور یوم عاشورہ کے روزے کے متعلق میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ گذشتہ ایک سال کے گناہ معاف کردے گا۔ (یوم عرفہ کا روزہ، یوم عاشورہ کے روزے سے افضل ہے)۔
④ قال النبي ﷺ: لا تصوم المرأة وزوجها شاهد يوما من غير شهر رمضان، إلا بإذنه. [ترمذي، أبواب الصوم، باب ماجاء في كراهية صوم المرأة إلا بإذن زوجها، ۱: ۱٦۳، ح:۷۸۲] آپ ﷺ نے فرمایا: عورت رمضان کے روزوں کے علاوہ کسی بھی دن کا روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے جب کہ اس کا شوہر گھر پر موجود ہو۔
⑤ قال النبي ﷺ: تسحروا؛ فإن في السحور بركة [بخاري، كتاب الصوم، باب بركة السحور،

⑦ سحری دیر سے کرنا⑥۔

⑧ روزے کی حالت میں خاص طور پر گناہوں سے بالخصوص غیبت اور جھوٹ سے بچنا⑦۔

⑨ روزے کی حالت میں فحش باتیں نہ کرنا⑧۔

⑩ لغویات سے باز رہنا⑨۔

⑪ بہ کثرت اعمالِ خیر کرنا⑩۔

۱: ۲۵۷، ح:۱۹۲۳] آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کرو؛ اِس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔

⑥ قال النبي ﷺ: بكروا بالإفطار، وأخروا السحور [كنز العمال، كتاب الصوم، باب الإفطار، ٨: ٥١٠، ح:٢٣٨٧٨] آپ ﷺ نے فرمایا: افطاری میں جلدی کرو، اور سحری کو مؤخر کرو۔

⑦ قال النبي ﷺ: من لم يدع قول الزور والعمل به، فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه [بخاري، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، ١: ٢٥٥، ح: ١٩٠٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (روزے کی حالت میں بھی) جھوٹی باتیں اور بُرے اعمال نہ چھوڑے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اُس کے بھوکا پیاسا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

⑧ قال النبي ﷺ: إذا كان يوم صوم أحدكم، فلا يرفث ولا يجهل [بخاري، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، ١: ٢٥٥، ح: ١٩٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو فحش باتیں نہ کرے اور نہ نادانی کرے۔

⑨ قال النبي ﷺ: ليس الصيام من الأكل والشرب فقط، إنما الصيام من اللغو والرفث [سنن كبرىٰ للبيهقي، كتاب الصيام، باب الصائم ينزه عن الغفلة، ٤: ٤٤٩، ح:٨٣١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے، حقیقی روزہ تو لغو اور فحش گوئی سے رکنا ہے۔

⑩ قال ابن عباس: كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير، وكان أجود مايكون في رمضان حين يلقاه جبرئيل .... فإذا لقيه جبرئيل كان أجود بالخير من الريح المرسلة [بخاري، كتاب الصوم، باب أجود ماكان النبي ﷺ يكون في رمضان، ١: ٢٥٥، ح: ١٩٠٢] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں:

⑫ افطار جلدی کرنا⑪۔

⑬ افطار کی دعا پڑھنا: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ⑫۔

⑭ ممکن ہو تو کھجور سے ورنہ پانی سے افطاری کرنا⑬۔

⑮ روزے داروں کو افطار کروانا⑭۔

➡ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور آپ رمضان میں اُس وقت بہت زیادہ سخاوت کرتے جب آپ سے حضرت جبرئیل ملاقات کرتے۔۔۔ اور جب حضرت جبرئیل آپ سے ملتے تو آپ تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرنے میں تیز تر ہو جاتے۔

⑪ قال النبي ﷺ : لايزال الذين ظاهرا ما عجل الناس الفطر [أبوداود، كتاب الصيام، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، ١: ٣٢١، ح: ٢٣٥٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ جلدی افطار کریں گے تب تک وہ (دشمنوں کے مقابلے میں) غالب ہی رہیں گے۔

⑫ قال ابن عمر: كان النبي ﷺ إذا أفطر قال: ذهب الظمأ، وابتلت العروق، وثبت الأجر إن شاء الله [أبوداود، كتاب الصيام، باب القول عند الإفطار، ١: ٣٢١، ح: ٢٣٥٧] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ذهب الظمأ إلخ: پیاس ختم ہو گئی، اور رگیں تر ہو گئیں، اور اجر ثابت ہو گیا إن شاء اللہ۔

⑬ قال النبي ﷺ : إذا كان أحدكم صائما فليفطر على التمر، فإن لم يجد التمر فعلى الماء؛ فإن الماء طهور [أبوداود، كتاب الصيام، باب مايفطر عليه، ١: ٣٢١، ح: ٢٣٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اُسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے، پس اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرے؛ اس لیے کہ پانی بڑا خوش گوار ہے۔

⑭ قال النبي ﷺ : من فطر صائما كان له مثل أجره، غير أنه لاينقص من أجر الصائم شيئا [ترمذي، أبواب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، ١: ١٦٦، ح: ٨٠٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی روزے دار کو افطار کرائے تو اُس کے لیے بھی روزے دار کے مثل اجر ہو گا؛ مگر روزے دار کے اجر میں سے کچھ کم نہ ہو گا۔

اعتکاف کے آداب

① رمضان کے اخیری عشرے میں اعتکاف کرنا[1]۔

② عورتوں کا (اپنے گھروں میں) اعتکاف کرنا[2]۔

③ پوری لگن سے عبادت کرنا[3]۔

④ اپنی پوری توجہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رکھنا۔[الأدب في الدين :٣٢]

⑤ بہ کثرت ذکرِ الٰہی کرتے رہنا۔[أيضاً]

⑥ نفسانی خواہشات کو زیادہ سے زیادہ کچلنا۔[أيضاً]

⑦ کم سے کم بات چیت کرنا۔[أيضاً]

---

① قالت عائشة: إن رسول الله ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله [بخاري، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر، ١: ٢٧١، ح: ٢٠٢٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے رسول ﷺ وفات تک رمضان کے اخیری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

② قالت عائشة -زوج النبي ﷺ-: أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله، ثم اعتكف أزواجه من بعده [بخاري، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر، ١: ٢٧١، ح: ٢٠٢٦] ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ وفات تک رمضان کے اخیری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے (اپنے اپنے حجروں میں) اعتکاف کرنا شروع کر دیا۔

③ قالت عائشة : كان النبي ﷺ إذا دخل العشر شد مئزره ، وأحيىٰ ليله ، وأيقظ أهله [بخاري، كتاب فضل ليلة القدر، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان ١: ٢٧١، ح: ٢٠٢٤] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رمضان کا اخیری عشرہ شروع ہوتا تو آپ ﷺ اپنی تہبند مضبوط باندھ لیتے، اور خود بھی رات کو بیدار رہتے، اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔

مسئلہ: طبعی ضرورت (پیشاب پاخانہ وغیرہ) اور شرعی ضرورت (نماز جمعہ وغیرہ) کے علاوہ مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں [۴]۔

مسئلہ: معتکف کا کسی کی عیادت کے لیے یا نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جانا جائز نہیں [۵]۔

❀❀❀❀❀

---

۴ قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف يدني إليّ رأسه فأرجله، وكان لا يدخل البيت إلا لحاجة الإنسان [موطأ مالك، كتاب الاعتكاف، باب ذكر الاعتكاف، ص: ۹۹، ح: ۳۷۷]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے رسول ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو (مسجد میں رہتے ہوئے) اپنا سر میرے قریب فرما دیتے اور میں کنگھی کر دیتی، اور ضرورتِ بشری کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔

۵ قالت عائشة: السنة على المعتكف: أن لا يعود مريضا، ولا يشهد جنازة، ولا يمس امرأة، ولا يباشرها، ولا يخرج لحاجة، إلا لما لا بد منه [أبوداود، كتاب الصيام، باب المعتكف يعود المريض، ۱: ۳۳۵، ح: ۲٤۷۳] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: معتکف کے لیے سنت (طریقۂ مشروع) یہ ہے کہ: وہ نہ مریض کی عیادت کرے، نہ جنازے میں شرکت کرے، نہ بیوی کو ہاتھ لگائے، نہ اُس سے مباشرت کرے، اور نہ کسی اَور ضرورت کے لیے مسجد سے باہر نکلے؛ اِلا یہ کہ اُس کے بغیر چارۂ کار نہ ہو۔

حج وعمرہ کے آداب

حج وعمرہ کے عام آداب

① اخلاصِ نیت سے حج وعمرہ کرنا۔[شرح شرعة الإسلام:١٨٥]

② حج وعمرہ سے پہلے سچی توبہ کرلینا۔[شرح شرعة الإسلام:١٨٦]

③ احکامِ حج وعمرہ کو سیکھ لینا[1]۔

④ دوسرے رُفَقا کو بھی مناسک اور آدابِ حج وعمرہ سکھلانے کا اہتمام کرنا[2]۔

⑤ رمضان میں عمرے کی کوشش کرنا[3]۔

⑥ سفرِ حج وعمرہ میں آدابِ سفر کی رعایت کرنا۔(تفصیل کے لیے دیکھیے: سفر کے آداب)۔

⑦ اپنے ساتھ حلال کمائی میں سے توشہ لے لینا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ : طلب العلم فريضة علیٰ كل مسلم [ابن ماجه، باب فضل العلماء،كتاب الإيمان، ص:٢٠، ح:٢٢٤] آپ ﷺ نے فرمایا:علم کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

② قال النبي ﷺ : من دل علیٰ خير فله مثل أجر فاعله [مسلم،كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله، ٢: ١٣٧، ح: ١٨٩٣] آپ ﷺ نے فرمایا:جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی تو اُس کو کرنے والے کے مانند اجر ملے گا۔

③ قال النبي ﷺ : عمرة في رمضان تقضي حجةمعي [بخاري،كتاب جزاء الصيد،باب حج النساء،١: ٢٥٠،ح:١٨٦٣] آپ ﷺ نے فرمایا:رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

④ قال النبي ﷺ : إن الله طيب لايقبل إلا طيبا [مسلم،كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع علیٰ كل نوع من المعروف، ١: ٣٢٦، ح:١٠١٥] آپ ﷺ نے فرمایا:اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک ہے

⑧ بہ کثرت صدقہ کرنا۔ (فضائل حج، ص:۲۶، ۲۷)

⑨ بہ کثرت لوگوں کو کھانا کھلانا⑤۔

⑩ اپنے رفقائے سفر پر حسبِ حیثیت خرچ کرنا⑥۔

⑪ اپنے ساتھیوں کی بہ قدرِ استطاعت خدمت کرنا⑦۔

⑫ اچھے اخلاق سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا⑧۔

⑬ عورتوں کو پردے کا اہتمام کرنا⑨۔

اور پاک مال کو ہی قبول فرماتے ہیں۔

⑤ قال جابر: سئل رسول الله ﷺ، ما بر الحج؟ قال: إطعام الطعام، وطيب الكلام [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب الميم، باب من اسمه أحمد، ٦: ٣٦٢، ح:٦٦١٨] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ سے پوچھا گیا: حج کی نیکی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کی نیکی کھانا کھلانا ہے اور اچھی بات کرنا ہے۔

⑥ قد كان ابن المبارك يخرج مع الرفقة من مرو، فينفق عليهم ويشتري لهم الهدايا من بغداد والمدينة ومكة، لهم ولأهليهم، ويطعمهم [أنظر: سير أعلام النبلاء، الطبقة الثامنة، باب عبدالله بن المبارك، ٧: ٣٦٩] عبداللہ بن مبارکؒ اپنے رُفقا کے ساتھ "مَرو" سے نکلتے تو اُن پر خرچ کرتے، اور اُن کے لیے اور اُن کے اہل وعیال کے لیے بغداد، مدینہ اور مکہ سے ہدایا خریدتے، اور اُن کو کھلاتے۔

⑦ قال النبي ﷺ: سيد القوم في السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلا الشهادة [شعب الإيمان للبيهقي، كتاب حسن الخلق، فصل في ترك الغضب، ١٠: ٥٨٢، ح:٨٠٥٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو اُن کی خدمت کرے، سو جو شخص خدمت میں سب سے بڑھ جائے تو کوئی شخص اُس سے شہادت کے سوا کسی عمل سے سبقت نہیں کرسکتا۔

⑧ قال النبي ﷺ: تخلقوا بأخلاق الله [روح المعاني، الأعراف، ٣: ٢١٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اخلاق سے اپنے آپ کو متصف کرو۔

⑨ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ [النور:٣١]

⑭ مَردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط سے بچنا۔

⑮ بدنگاہی، بدزبانی اور دیگر معاصی سے اپنے آپ کو بچانا⑩۔

⑯ دل اور زبان سے ذکر اللہ کا اہتمام کرنا⑪۔

⑰ بہ کثرت دعا کرنا⑫۔

⬅ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے، اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں، اور اپنی سجاوٹ اَور کسی پر ظاہر نہ کریں، الخ۔

⑩ قال النبي ﷺ : من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه [بخاري، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ١: ٢٠٦، ح: ١٥٢١] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے اِس طرح حج کرے کہ اُس حج میں نہ رفث (فحش بات) ہو، اور نہ فسق (حکم عدولی) ہو، وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے گویا اس کی ماں نے آج ہی جَنا ہے۔

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ﴾ [النور:٣٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: مؤمن مَردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة:١٩٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تو حج کے دوران نہ وہ کوئی فحش بات کرے، نہ کوئی گناہ، نہ کوئی جھگڑا۔

⑪ قال اللہ تعالیٰ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [الأحزاب: ٤٢،٤١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو، اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرو۔

⑫ قال النبي ﷺ: ثلاث دعوات مستجابات لاشك فيهن: دعوة الوالد، ودعوة المسافر، ودعوة المظلوم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ١٧: ٢١٥، ح: ١٥٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، اُن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: والد کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

⑱ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا[13]۔

⑲ دوسروں سے پہنچنے والی تکلیف کو برداشت کرنا[14]۔

⑳ تمام مناسک میں سنت کی رعایت کرنا[15]۔

㉑ حج سے پہلے یا بعد میں روضۂ اطہر کی زیارت کرنا[16]۔

㉒ حج سے فارغ ہونے کے بعد جلد وطن لوٹ آنا[17]۔

---

⑬ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ [التوبة: ۷۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

⑭ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الأعراف: ۱۹۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (اے پیغمبر) درگزر کا رویّہ اپناؤ، اور (لوگوں کو) نیکی کا حکم دو، اور جاہلوں (نادانوں) کی طرف دھیان نہ دو۔

⑮ قال النبي ﷺ: من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد [مسلم، كتاب الأقضيه، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ۲: ۷۷، ح: ۱۷۱۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا عمل کرے جو ہمارے طریقے پر نہ ہو، وہ مردود ہے۔

⑯ قال النبي ﷺ: من حج فزار قبري بعد موتي، كان كمن زارني في حياتي [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب الجيم، باب من اسمه جعفر، ۳: ۳۵۱، ح: ۳۳۷۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کرے اور میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کرے، تو ایسا ہے گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

⑰ قال النبي ﷺ: إذا قضى أحدكم حجه فليعجل الرحلة إلىٰ أهله؛ فإنه أعظم لأجره [سنن كبرىٰ للبيهقي، جماع أبواب السفر، باب الاختيار في التعجيل في القفول، ۵: ۲۵۹، ح: ۱۰۳۶۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حج پورا کرے تو جلدی واپس لوٹے کہ یہ اجر میں بڑھا ہوا ہے۔

(۲۳) حج اور عمرہ کے بعد اعمالِ خیر میں پہلے سے زیادہ مشغول ہونا، (اِس کو قبولیتِ حج کی علامات میں سے بتلایا گیا ہے) [۱۸]۔

احرام کے آداب

(۱) غسل کرنا [۱۹]۔

(۲) صاف ستھرے کپڑے پہننا۔ [الأدب في الدين :۳۳]

(۳) احرام باندھنے سے پہلے بالوں میں تیل ڈالنا اور کنگھی کرنا [۲۰]۔

(۴) احرام باندھنے سے پہلے بدن اور کپڑے پر خوشبو لگانا [۲۱]۔

---

(۱۸) قال ابن حجر : فإن رجع خيرا مما كان عرف أنه مبرور [فتح الباري ، كتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور، ح: ۱۵۲۰]

(۱۹) قال زيد بن ثابت: أنه رأى النبي ﷺ تجرد لإهلاله واغتسل [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء في الاغتسال عند الإحرام، ۱: ۱۷۱، ح: ۸۳۰] حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں: انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ احرام کے لیے (سلے ہوئے) کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔

(۲۰) قال ابن عباس: انطلق النبي ﷺ من المدينة بعد ما ترجل، وادهن [بخاري، كتاب المناسك، باب مايلبس المحرم من الثياب إلخ، ۱: ۲۰۹، ح: ۱۵۴۳] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ مدینۂ منورہ سے تیل لگانے اور سر پر کنگھی کرنے کے بعد روانہ ہوئے۔

(۲۱) قالت عائشة: كنت أطيب رسول الله ﷺ لإحرامه قبل أن يحرم [بخاري، كتاب المناسك، باب الطيب عند الإحرام، ۱: ۲۰۸، ح: ۱۵۳۹] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: مَیں آپ ﷺ کے احرام کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔

نوٹ: مستحب ہے کہ نیتِ احرام سے پہلے بدن اور کپڑوں میں خوشبو لگائے؛ لیکن کپڑوں میں ایسی خوشبو نہ لگائے جس کا جسم (یعنی اثر) احرام کے بعد بھی باقی رہے۔ اس منع کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اگر کسی وقت احرام باندھنے کے بعد کپڑا اتار دیا اور پھر اوڑھ لیا تو دَم لازم ہوگا جیسا کہ احرام والے کو

⑤ احرام کے کپڑے پہننے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنا، اور ممکن ہو تو پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا[۲۲]۔

⑥ قبلہ رخ ہو کر تلبیہ کہنا[۲۳]۔

⑦ بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا[۲۴]۔

طواف کے آداب

① اگر کسی کو تکلیف دیے بغیر حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن ہو تو بوسہ دینا؛ ورنہ استلام پر اکتفاء کر لینا[۲۵]۔

⬅ احرام میں خوشبو لگانے سے دَم لازم ہوتا ہے۔ (مسائل ومعلومات حج وعمرہ، مطبوعہ ادارۃ الصدیق، ص:۴۲)

[۲۲] قال عبد الله بن عمر: أن رسول الله ﷺ أناخ بالبطحاء بذي الحليفة فصلى بها [بخاري، كتاب المناسك، باب الصلاة بذي الحليفة، ۱: ۲۰۷، ح:۱۵۳۲] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ (جہاں سے آپ ﷺ نے احرام باندھا تھا) میں اونٹ بٹھا کر وہاں نماز پڑھی۔
ثم يصلي ركعتين ويقرأ فيهما بما شاء، وإن قرأ في الركعة الأولى بفاتحة الكتاب وقل يأيها الكفرون وفي الثانية بفاتحة الكتاب وقل هو الله أحد تبركا بفعل رسول الله ﷺ فهو أفضل [عالمگيرية، كتاب الحج، الباب الثالث في الإحرام، ۱: ۲۲۳]

[۲۳] قال نافع: كان ابن عمر إذا استوت به استقبل القبلة قائما ثم يلبي [بخاري، كتاب المناسك، باب الإهلال مستقبل القبلة، ۱: ۲۱۰، ح:۱۵۵۳] حضرت نافعؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب سواری پر برابر سوار ہو جاتے، تو قبلے کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے پھر تلبیہ پڑھتے۔

[۲۴] قال أنس: وسمعتهم يصرخون بهما جميعا [بخاري، كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالإهلال، ۱: ۲۱۰، ح:۱۵۴۹] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ اور صحابہ کو حج اور عمرہ دونوں میں زور زور سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

[۲۵] قال أسلم: رأيت عمر بن الخطاب قبل الحجر، وقال: لولا أني رأيت رسول الله ﷺ ⬅

② حجر اسود کے استلام کے وقت یہ دعا پڑھنا: اللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ، وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ، وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ [26]۔

③ تقبیل واستلام ممکن نہ ہو تو حجر اسود کے محاذ میں تکبیر کہنا[27]۔

④ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا پڑھنا: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ[28]۔

قبلك ماقبلتك [بخاري، كتاب المناسك، باب تقبيل الحجر،١: ٢١٨، ح:١٦١٠] حضرت اسلمؓ فرماتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: اگر میں اللہ کے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ نہ دیتا۔

قال رسول الله ﷺ: ياعمر! إنك رجل قوي لا تؤذ الضعيف إذ أردت استلام الحجر، فإن خلا لك فاستلمه؛ وإلا فاستقبله وكبر [سنن كبرى، جماع أبواب دخول مكة، باب الاستلام في الزحام، ٥: ١٣٠، ح:٩٢٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم طاقت ور شخص ہو؛ لہٰذا استلام حجر کے وقت کسی کمزور کو تکلیف نہ پہنچانا، اگر تمھیں موقع ملے تو استلام کر لینا ورنہ تو اس کی طرف رخ کر کے تکبیر کہہ لینا۔

[26] قال الحارث: أن عليا كان إذا استلم الحجر قال: اللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ، وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ، وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ [كتاب الدعاء للطبراني، باب القول عند استلام الحجر، ١: ٢٧٠، ح: ٨٦٠] حضرت حارثؒ فرماتے ہیں: حضرت علیؓ استلام حجر کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللّٰهُمَّ إيمانا إلخ۔

[27] قال ابن عباس: طاف النبي ﷺ بالبيت على بعير، كلما أتى الركن أشار إليه بشيء كان عنده وكبر [بخاري، كتاب المناسك، باب التكبير عند الركن، ١: ٢١٩، ح:١٦١٣] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا چناں چہ جب بھی رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اپنے پاس موجود کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر پڑھتے۔

[28] قال حميد بن أبي سوية: سمعت ابن هشام، يسأل عطاء بن أبي رباح عن الركن اليماني، وهو يطوف بالبيت، فقال عطاء: حدثني أبو هريرة أن النبي ﷺ قال: وكل به

⑤ رکن یمانی کا استلام کرنا[29]۔

⑥ ادھر ادھر نہ دیکھنا؛ البتہ ضروری بات کرسکتا ہے[30]۔

⬅ سبعون ملكا، فمن قال: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قالوا: اٰمين [ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ص:٢١٢، ح:٢٩٥٧] حمید بن ابی سویہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے-جب کہ وہ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے-رکن یمانی کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا، تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ: مجھ سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں پر ستر ہزار فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں، چناں چہ جو یہ دعا پڑھتا ہے: اللّٰهُمَّ إني إلخ تو یہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔

[29] قال عبدالله بن عمر: لم أر النبي ﷺ يستلم من البيت إلا الركنين اليمانيين [بخاري، كتاب المناسك،باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانين، ١: ٢١٨، ح:١٦٠٩] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو ان دونوں رکنوں (رکن یمانی اور حجر اسود) کے سوا کسی رکن کا استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

نوٹ: رُکنِ یمانی پر پہنچے تو اُس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے؛ لیکن خیال رہے کہ، پاؤں اپنی جگہ پر رہے اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو۔ اُس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا خلافِ سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اُس کی طرف اشارہ نہ کرے، ایسے ہی گذر جائے، اور یہی بہتر ہے؛ اِس لیے کہ عام لوگ رکن یمانی کو ہاتھ لگاتے وقت آدابِ طواف کا خیال نہیں کرتے۔ (مسائل ومعلومات حج وعمرہ، ص:٦٠، مطبوعہ: ادارۃ الصدیق ڈابھیل)

[30] قال النبي ﷺ: الطواف حول البيت مثل الصلاة، إلا أنكم تتكلمون فيه، فمن تكلم فيه فلا يتكلمن إلا بخير [ترمذي، أبواب الحج، باب، ١: ١٩٠، ح:٩٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا نماز کے مانند ہے، بس فرق اتنا ہے کہ تم طواف کے دوران بات کرسکتے ہو؛ لہٰذا جو کوئی طواف میں بات کرے تو خیر کے سوا کوئی بات نہ کرے۔

⑦ (جس طواف کے بعد سعی ہو تو) پہلے تین چکروں میں رَمل کرنا (یعنی کندھے ہلا ہلا کر چلنا)[۳۱]۔

⑧ جس طواف کے بعد سعی ہو اس کے ساتوں چکروں میں اضطباع کرنا، یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دینا[۳۲]۔

⑨ طواف کے دوران بہ کثرت اللہ کا ذکر کرنا[۳۳]۔

---

[۳۱] قال ابن عباس: قدم رسول الله ﷺ وأصحابه، فقال المشركون: إنه يقدم عليكم وقد وهنهم حمىٰ يثرب، فأمرهم النبي ﷺ أن يرملوا الأشواط الثلاثة [بخاري، كتاب المناسك، باب كيف كان بدء الرمل، ۱: ۲۱۸، ح:۱۶۰۲] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین کہنے لگے: وہ تمھارے پاس اس حال میں آرہے ہیں کہ ان کو مدینہ منورہ کے بخار نے کمزور کردیا ہے، (جب اللہ کے نبی ﷺ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو) آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ: وہ تین چکروں میں رمل کرے۔

[۳۲] قال يعلى: طاف النبي ﷺ مضطبعا ببرد أخضر [أبوداود، كتاب المناسك، باب الاضطباع في الطواف، ۱: ۲۵۹، ح: ۱۸۸٤] حضرت یعلیٰؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے طواف اس حال میں کیا کہ آپ ہری چادر سے اضطباع کیے ہوئے تھے۔

[۳۳] قال النبي ﷺ: من طاف بالبيت سبعا ولا يتكلم، إلا بسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، محيت عنه عشر سيئات، وكتبت له عشر حسنات، ورفع له بها عشرة درجات؛ ومن طاف فتكلم وهو في تلك الحال، خاض في الرحمة برجليه، كخائض الماء برجليه [ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ص:۲۱۲، ح:۲۹۵۷] ولا يتكلم إلا بسبحان الله أي لا يتكلم بغير ذكر الله [حاشية حديث] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور ان تسبیحات (سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) کے سوا کوئی بات نہ کرے، تو اُس کے دس گناہ مٹادیے جائیں گے، اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور دس درجے بلند کیے جائیں گے؛ اور جو شخص طواف کرے

نوٹ: طواف کے وقت اگر کوئی ضروری بات ہو یا کسی منکر پر نکیر کرنی ہو تو جائز ہے[34]۔

(10) طواف کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو جماعت میں شامل ہو جانا اور پھر مابقیہ طواف کو پورا کرنا[35]۔

(11) (گنجائش ہو تو) طواف کی دو واجب رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھنا[36]۔

(12) طواف کی دو رکعتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنا[37]۔

اور طواف کرتے ہوئے باتیں کرے، تو اُس کے پانی میں پیر ڈبونے والے کی طرح (صرف) پیر رحمت میں ڈوبیں گے۔

(34) قال ابن عباس: أن النبي ﷺ مر وهو يطوف بالكعبة بإنسان، ربط يده إلى إنسان بسير أو بخيط أو بشيء غير ذلك، فقطعه النبي ﷺ بيده، ثم قال: قُدْهُ بيده [بخاري، كتاب المناسك، باب الكلام في الطواف، ١: ٢١٨، ح:١٦٢٠] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ طواف کعبہ کے دوران ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے شخص کے ہاتھ کو پٹکے، دھاگے یا اِس کے علاوہ کسی چیز سے باندھ کر کھینچ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسے توڑ دیا اور فرمایا: اِس کو اپنے ہاتھ سے کھینچ (چوں کہ اسی ہیئت سے جانور کو کھینچا جاتا ہے)۔

(35) قال عطاء فيمن يطوف فتقام الصلاة أو يدفع عن مكانه: إذا سلم يرجع إلى حيث قطع عليه فيبني [بخاري، كتاب المناسك، باب إذا وقف في الطواف، ١: ٢٢٠، تعليقاً] حضرت عطاءؒ اُس شخص کے متعلق جو طواف کر رہا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے یا اسے اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے، فرماتے ہیں کہ: جب وہ شخص واپس لوٹے تو جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے بناء کرے۔

(36) قال ابن عمر: قدم النبي ﷺ فطاف بالبيت سبعا، وصلى خلف المقام ركعتين [بخاري، كتاب المناسك، باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، ١: ٢٢٠، ح: ١٦٢٧] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

(37) قال جابر بن عبد الله: أن رسول الله ﷺ قرأ في ركعتي الطواف بسورتي الإخلاص:

⑬ طواف کی دو رکعت کے بعد خوب سیر ہوکر زمزم کا پانی پینا[۲۸]۔

⑭ طواف کے بعد ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگنا[۲۹]۔

سعی کی سنتیں

① طہارت کے ساتھ سعی کرنا[۳۰]۔

قل يأيها الكافرون، وقل هو الله أحد [ترمذي، أبواب الحج، باب مايقرأ في ركعتي الطواف، ۱: ۱۷۵، ح:۸٦۹] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورۂ اخلاص یعنی قل يأيها الكفرون اور قل هو الله أحد کی تلاوت فرمائی۔

[۲۸] ويستحب أن يأتي زمزم بعد الركعتين قبل الخروج إلى الصفا، فيشرب منها ويتضلع [عالمگیري، كتاب الحج، الباب الخامس في كيفية أداء الحج،۱: ۲۳٦]

[۲۹] قال عمرو بن شعيب عن أبيه: كنت أطوف مع أبي: عبد الله بن عمرو بن العاص فرأيت قوما قد التزموا البيت فقلت له: انطلق بنا نلتزم البيت مع هؤلاء، فقال: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم، فلما فرغ من طوافه التزم ما بين الباب والحجر، قال: هذا والله المكان الذي رأيت رسول الله ﷺ التزمه [سنن كبرىٰ للبيهقي، جماع أبواب دخول مكة، باب الملتزم، ۵: ۱۵۰، ح : ۹۳۳۲] حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں اپنے والد عبداللہ بن عمرو بن عاص کے ساتھ طواف کر رہا تھا تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ، وہ بیت اللہ کو چمٹے ہوئے ہیں، تو میں نے ان سے کہا: چلیے! ہم بھی ان کے ساتھ بیت اللہ کو چمٹتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا: میں شیطان مردود سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، پھر جب وہ طواف سے فارغ ہوئے تو بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان والے حصے (ملتزم) پر چمٹ گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ہے وہ جگہ جہاں پر میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو چمٹتے ہوئے دیکھا ہے۔

[۳۰] الوضوء علىٰ ثلاثة أقسام: ..... والثالث مندوب وللسعي بين الصفا والمروة [نور الإيضاح، كتاب الطهارة، فصل في أقسام الوضوء، ص:۱۵۱،۱۵۰]

② سعی کے لیے جاتے وقت حجر اسود کا استلام کرنا㉛۔
③ سعی کی ابتدا صفا سے کرنا اور مروہ پر ختم کرنا㉜۔
④ (مردوں کا) میلین اخضرین میں دوڑ کر چلنا㉝۔
⑤ میلین اخضرین کے درمیان یہ دعا پڑھنا: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ㉞۔
⑥ سعی کے دوران بات چیت نہ کرنا㉟۔

㉛ قال جابر بن عبد الله في حديث طويل: ثم رجع (أي النبي ﷺ) إلى الركن فاستلمه ثم خرج من الباب إلى الصفا إلخ [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ ١: ٣٩٥، ح: ١٢١٨] حضرت جابر بن عبداللہؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: (مقام ابراہیم کے پیچھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ) حجر اسود کی طرف لوٹے، اس کا استلام کیا پھر دروازے سے صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

㉜ قال جابر بن عبد الله في حديث طويل: فبدأ بالصفا حتیٰ إذا كان اٰخر طواف على المروة فقال إلخ [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ١: ٣٩٥، ح: ١٢١٨] حضرت جابر بن عبداللہؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: پھر (آپ ﷺ نے سعی کی) ابتدا صفا سے فرمائی۔ (آگے ارشاد فرماتے ہیں:) یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آخری چکر کے وقت مروہ پر تشریف فرما تھے تو فرمایا، الخ۔

㉝ قال ابن عمر: السعي من دار بني عباد إلى زقاق بني أبي حسين [بخاري، كتاب المناسك، باب ما جاء في السعي، ١: ٢٢٣، تعليقاً] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: دار بنی عباد سے زقاق بنی ابی حسین تک دوڑنا ہے۔ (یہ حصہ میلین اخضرین کے درمیان کا ہے۔)

㉞ قال مسروق: أن ابن مسعود نزل من الصفا، فمشى حتى أتى الوادي فسعى، فجعل يقول: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ [كتاب الدعاء للطبراني، باب القول في السعي بين الصفا والمروة، ١: ٢٧٢، ح: ٨٧٠] حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعودؓ صفا سے اترے اور چلنے لگے، یہاں تک کہ جب وادی آئی تو دوڑنے لگے اور یہ دعا پڑھتے جاتے تھے: رب إلخ۔

㉟ يكره الحديث في البيع والشراء في الطواف والسعي [عالمگيري، كتاب الحج،

⑦ صفا اور مروہ پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تکبیر و تہلیل اور یہ کلمات کہنا:
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِيكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه ، أَنْجَزَ وَعْدَه ، وَنَصَرَ عَبْدَه ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَه[3]۔

⑧ مذکورہ دعا پڑھنے کے بعد دوسری دعا مانگنا[3]۔

⑨ سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا[4]۔

منیٰ کے آداب

① منیٰ میں پانچ نمازیں: (آٹھویں ذی الحجہ کی) ظہر، عصر اور (نویں ذی الحجہ کی) مغرب، عشاء، اور فجر پڑھنا[5]۔

⬅ الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ١: ٢٣٧]

③ قال جابر بن عبدالله في حديث طويل: فبدأ بالصفا، فرقي عليه، حتى رأى البيت فاستقبل القبلة، فوحد الله وكبره، وقال: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِيكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه، أَنْجَزَ وَعْدَه، وَنَصَرَ عَبْدَه، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَه، ثم دعا بين ذلك... ففعل على المروة كما فعل في الصفا [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ١: ٣٩٥، ح: ١٢١٨] حضرت جابر بن عبداللہؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے (سعی کی) ابتدا صفا سے فرمائی، چناں چہ آپ ﷺ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ قبلہ رخ ہوئے، اور اللہ کی یکتائی اور کبریائی بیان کی۔ اور یہ الفاظ پڑھے: لا إله إلا الله إلخ، پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ (آگے ارشاد فرماتے ہیں:) پھر آپ ﷺ نے مروہ پر بھی وہی اعمال کیے جو صفا پر کیے تھے۔

④ إذا فرغ من السعي يدخل المسجد ويصلي ركعتين [عالمگيري، كتاب الحج، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ١: ٢٣٧]

⑤ قال ابن عباس: صلى بنا رسول الله ﷺ بمنىٰ الظهر، والعصر، والمغرب، والعشاء، ⬅

② ایامِ منیٰ میں رات کا قیام منیٰ میں کرنا[49]۔

③ بال کتروانے کے بہ جائے مونڈوانا (یہ افضل ہے، کتروانا بھی جائز ہے)[50]۔

④ سر منڈانے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا[51]۔

⑤ منیٰ کے مذبح میں قربانی کرنا[52]۔

← والفجر، ثم غدا إلى عرفات [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء في الخروج إلى منىٰ والمقام بها، ۱: ۱۷۷، ح:۸۷۹] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر کی نمازیں پڑھائی، پھر عرفات تشریف لے گئے۔

[49] قال ابن عمر: أما رسول الله ﷺ فبات بمنىٰ [أبوداود، كتاب المناسك، باب يبيت بمكة ليالي منىٰ، ۱: ۲۷۰، ح:۱۹۵۸] (عبدالرحمٰن بن فروخ نے مکہ میں رات گزارنے کا مسئلہ پوچھا تو) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ نے تو منیٰ میں رات گزاری تھی۔

[50] قال ابن عمر: حلق رسول الله ﷺ في حجته [بخاري، كتاب المناسك، باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ۱: ۲۳۳، تعليقاً] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حلق کروایا تھا۔

[51] قال أنس بن مالك: لما رمى النبي ﷺ الجمرة نحر نسكه، ثم ناول الحالق شقه الأيمن فحلقه، فأعطاه أبا طلحة، ثم ناوله شقه الأيسر فحلقه، فقال: اقسمه بين الناس [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء في أي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۱: ۱۸۱، ح:۹۱۲] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: جب نبیٔ کریم ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کر لی تو اپنی قربانی ذبح کی، پھر حالق کے سامنے اپنے سر کی دائیں جانب پیش کی، اُس نے اُس کو مونڈا، آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کو دیے۔ پھر حالق کو سر مبارک کی بائیں جانب پیش کی، اُس نے وہ بال کاٹے، (آپ ﷺ نے وہ بال بھی ابوطلحہ کو دیے)، اور فرمایا: اِن کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

[52] قال علي في حديث طويل: ثم أتى المنحر، فقال: هذا المنحر، ومنىٰ كلها منحر [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء أن عرفة كلها موقف، ۱: ۱۷۷، ح:۸۸۵] حضرت علیؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ ذبح کرنے کی جگہ پر تشریف لائے اور فرمایا: یہ مذبح ہے، اور پورا منیٰ ذبح کرنے کی جگہ ہے۔

عرفات کے آداب

① ۹/ذی الحجہ کو فجر کے بعد عرفات کے لیے روانہ ہونا[۵۳]۔

② وقوفِ عرفات میں اپنا رخ قبلے کی طرف کرنا[۵۴]۔

③ عرفہ میں ذکر اور دعا کا اہتمام کرنا[۵۵]۔

---

[۵۳] قال ابن عباس: صلى بنا رسول الله ﷺ بمنىٰ الظهر، والعصر، والمغرب، والعشاء، والفجر، ثم غدا إلى عرفات [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء في الخروج إلى منىٰ والمقام بها، ۱: ۱۷۷، ح:۸۷۹] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر کی نماز پڑھائی، پھر عرفات تشریف لے گئے۔

[۵۴] قال جابر بن عبدالله في حديث طويل: حتى أتى الموقف واستقبل القبلة [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ۱: ۳۹۸، ح:۱۲۱۸] (ایک طویل حدیث میں) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: پھر (عرفات میں) ٹھہرنے کی جگہ پر تشریف لے گئے، (آگے فرماتے ہیں) اور قبلے کی طرف رخ فرمایا۔

[۵۵] قال النبي ﷺ: إن الله تطول على أهل عرفات يباهي بهم الملائكة يقول: ياملائكتي! انظروا إلى عبادي! شعثا غبرا، أقبلوا يضربون إلي من كل فج عميق، فأشهدكم أني قد أجبت دعاءهم، وشفعت رغيتهم، ووهبت مسيئهم لمحسنهم، وأعطيت محسنيهم جميع ما سألوني غير التبعات التي بينهم [مجمع الزوائد، كتاب الحج، باب فضيلة الوقوف بعرفة والمزدلفة، ۳: ۲۵٦، ح:۵۵٦۹] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اہل عرفات پر مہربانی فرماتے ہیں اور ان کے ذریعے ملائکہ پر فخر فرماتے ہیں، اور کہتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے اِن بندوں کو دیکھو! بکھرے ہوئے بال والے، غبار آلود؛ وہ میری طرف ہر قریب وبعید مکان سے آئے ہیں، میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ: میں نے ان کی دعائیں قبول کیں، اور ان کے ماتحتوں کے حق میں اِن کی شفاعت قبول کی، اور ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا، اور ان کے نیکوں نے جو کچھ مجھ سے مانگا وہ سب دے دیا، سوائے ان مظالم کے جو ان کے آپس میں ہیں۔

④ عرفات میں امام کے ساتھ ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھنا[51]۔

⑤ عرفات کے خطبے کا مختصر ہونا[52]۔

⑥ عرفات سے واپسی پر حتی المقدور تیز چلنا[53]۔

---

[51] قال سالم: أن الحجاج بن يوسف -عام نزل بابن الزبير- سأل عبد الله: كيف تصنع في الموقف يوم عرفة؟ فقال سالم: إن كنت تريد السنة فهجر بالصلاة يوم عرفة، فقال عبدالله بن عمر: صدق، إنهم كانوا يجمعون بين الظهر والعصر في السنة، فقلت لسالم: أفعل ذلك رسول الله ﷺ؟ فقال سالم: وهل يتبعون في ذلك إلا سنته! [بخاري، كتاب المناسك، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة، ١: ٢٢٥، ح: ١٦٦٢] حضرت سالم فرماتے ہیں: حجاج بن یوسف نے اُس سال جس میں عبداللہ بن زبیرؓ سے جنگ ہوئی تھی، عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ: ہم عرفہ کے دن ٹھہرنے کے دوران کیا کریں؟ تو سالم نے فرمایا: اگر تجھے سنت پر عمل کرنا ہے تو عرفہ کے دن نماز کو جلدی ادا کر، تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: یہ سچ کہہ رہے ہیں، صحابہ سنت کے مطابق ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے، ابن شہاب (راوی) فرماتے ہیں: میں نے سالمؒ سے پوچھا کہ: کیا آپ ﷺ نے ایسا کیا ہے؟ تو سالمؒ نے جواب دیا کہ: کیا صحابہ آپ ﷺ کے طریقے کے علاوہ کسی اَور چیز کی اتباع کرتے تھے؟۔

[52] قال سالم : إن كنت تريد السنة فاقصر الخطبة وعجل الوقوف، فجعل ينظر إلى عبد الله، فلما رأى ذلك عبد الله قال: صدق [بخاري، كتاب المناسك، باب قصر الخطبة بعرفة، ١: ٢٢٦، ح:١٦٦٣] حضرت سالمؒ نے (حجاج سے) فرمایا: اگر تجھے سنت پر عمل کرنا ہے تو خطبہ مختصر کر اور وقوف میں جلدی کر، پھر حضرت سالم، عبداللہ بن عمرؓ کی طرف دیکھنے لگے، جب حضرت عبداللہ نے یہ ماجرا دیکھا تو فرمایا: سالم ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

[53] قال عروة : سئل أسامة وأنا جالس: كيف كان رسول الله ﷺ يسير في حجة الوداع حين دفع؟ قال: كان يسير العنق، فإذا وجد فجوة نص [بخاري، كتاب المناسك، باب السير إذا دفع من عرفة، ١: ٢٢٦، ح:١٦٦٦] حضرت عروہؒ فرماتے ہیں: میں حضرت اسامہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اُن سے پوچھا گیا کہ: آپ ﷺ حجۃ الوداع میں (عرفات سے) واپسی کے موقع پر کیسے چل رہے تھے؟ تو حضرت اسامہؓ نے فرمایا: وہ تیز چلتے تھے، اور جب کشادگی پاتے تو اَور زیادہ تیز چلنا شروع کر دیتے۔

مزدلفہ کے آداب

① مزدلفہ میں رات گزارنا[59]۔

② پوری رات عبادت میں گزارنا[60]۔

نوٹ: اگر تھکن یا دوسری کوئی مجبوری ہو تو سونے کی بھی گنجائش ہے[61]۔

③ رمی جمار کے لیے کنکریاں مزدلفہ یا راستے سے لے لینا[62]۔

④ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنا[63]۔

---

[59] إذا فرغ من العشاء يبيت ثمه [عالمگيري، كتاب الحج، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ١: ٢٣٠]

[60] ينبغي أن يحيئ هذه الليلة بالصلاة والقراءة والذكر والدعاء والتضرع [عالمگيري، كتاب الحج، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ١: ٢٣٠]

[61] قال جابر (في حديث طويل) : ثم اضطجع رسول الله ﷺ حتى طلع الفجر [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ١: ٣٩٨، ح: ١٢١٨] حضرت جابر بن عبداللہؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ صبح صادق تک لیٹ گئے۔

[62] يستحب أخذ الجمار من المزدلفة أو من الطريق [نور الإيضاح، كتاب الحج، فصل في كيفية تركيب أفعال الحج، ص: ٣٩٥]

[63] قال جابر (في حديث طويل): حتى أتى المزدلفة، فصلى بها المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين، ولم يسبح بينهما شيئا [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ١: ٣٩٨، ح: ١٢١٨] حضرت جابر بن عبداللہؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور یہاں پر مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا فرمائی، اور ان دو نمازوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔

۵ صبح صادق سے خوب روشنی ہوجانے تک (ممکن ہوتو مشعر حرام کے پاس، ورنہ جہاں جگہ مل جائے) اہتمام سے عبادت میں مشغول رہنا[۶۴]۔

۶ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانگی میں ''وادیٔ محسَّر'' سے تیز گزرنا[۶۵]۔

رمی جمار کے آداب

۱ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی جمار کرنا[۶۶]۔

---

[۶۴] قال جابر (في حديث طويل): وصلى الفجر، حين تبين له الصبح، بأذان وإقامة، ثم ركب القصواء، حتى أتى المشعر الحرام، فاستقبل القبلة، فدعاه وكبره وهلَّله ووحده، فلم يزل واقفا حتى أسفر جدا [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ۱: ۳۹۸، ح: ۱۲۱۸] (ایک طویل حدیث میں) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: اور جب صبح صادق ہوگئی تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا فرمائی، پھر قصواء پر سوار ہوکر مشعر حرام کے پاس تشریف لے گئے، اور قبلے کی طرف رخ فرمایا، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگنے لگیں، اور تکبیر وتہلیل اور توحید میں مشغول رہیں، اور آپ ﷺ برابر یہیں تشریف فرما رہیں یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی۔

[۶۵] قال جابر (في حديث طويل): حتىٰ أتىٰ بطن محسر فحرك قليلا [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ۱: ۳۹۸، ح: ۱۲۱۸] قال النووي: فهي سنة من سنن السير في ذلك الموضع قال أصحابنا: يسرع الماشي ويحرك الراكب دابته في وادي محسر، ويكون ذلك قدر رمية حجر [حاشية الحديث] (ایک طویل حدیث میں) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ آپ ﷺ وادیٔ محسر کے پاس پہنچے تو اپنی سواری کو تھوڑی سی اُور حرکت دی (یعنی تیز کیا)۔

[۶۶] قال جابر بن عبد الله: رأيت النبي ﷺ رمى الجمرة بمثل حصى الخذف [مسلم، كتاب الحج، باب استحباب كون حصى الجمار بقدر حصى الخذف، ۱: ۴۲۰، ح: ۱۲۹۹] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو چھوٹی کنکریوں سے رمی جمار کرتے دیکھا۔

② پہلے دن (دسویں ذی الحجہ) کی رمی، زوال سے پہلے اور بقیہ دنوں کی رمی، زوال کے بعد کرنا[67]۔

③ رمی جمار کے وقت تلبیہ پڑھنے کو موقوف کر دینا[68]۔

④ رمی جمار کے وقت بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو داہنی طرف رکھنا۔ (یعنی اس طرح کھڑا ہونا کہ بیت اللہ بائیں طرف اور منیٰ داہنی طرف ہو)[69]۔

⑤ رمی جمار کے وقت تکبیر کہنا[70]۔

---

[67] قال جابر: رمى رسول الله ﷺ الجمرة يوم النحر ضحىً، وأما بعد فإذا زالت الشمس [مسلم، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمي، ١: ٤٢٠، ح:١٢٩٩] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن جمرہ کی رمی چاشت کے وقت (زوال سے پہلے) فرمائی، اور بقیہ دنوں میں زوالِ شمس کے بعد فرمائی۔

[68] قال الفضل بن عباس: أردفني رسول الله ﷺ من جمع إلى منىً، فلم يزل يلبي حتى رمى الجمرة [ترمذي، أبواب الحج، باب ماجاء متىٰ يقطع التلبية في الحج، ١: ١٨٥، ح:٩١٨] حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں: مجھے آپ ﷺ نے جمع کی جگہ (مزدلفہ) سے اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا، اور آپ ﷺ رمی جمار تک برابر تلبیہ پڑھتے رہے۔

[69] قال عبد الرحمن بن يزيد، أنه حج مع ابن مسعود، فرأه يرمي الجمرة الكبرىٰ بسبع حصيات، فجعل البيت عن يساره ومنىً عن يمينه [بخاري، كتاب الحج، باب من رمى جمرة العقبة وجعل البيت عن يساره، ١: ٢٣٥، ح:١٧٤٩] حضرت عبدالرحمن بن یزیدؒ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا، تو دیکھا کہ انھوں نے جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں ماری، اس طرح کہ بیت اللہ ان کی بائیں طرف تھا اور منیٰ داہنی طرف۔

[70] قال الزهري: أن رسول الله ﷺ كان إذا رمى الجمرة التي تلي مسجد منىً يرميها بسبع حصيات، يكبر كلما رمىٰ بحصاة، ثم تقدم أمامها، فوقف مستقبل القبلة، رافعا يديه يدعو، وكان يطيل الوقوف، ثم يأتي الجمرة الثانية، فيرميها بسبع حصيات، يكبر ←

⑥ کنکریاں مارتے وقت تکبیر کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی پڑھنا: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُوراً (۴۱)۔

⑦ حلال ہونے پر خوشبو لگانا (۴۲)۔

⑧ پہلے جمرۂ اولیٰ کی، پھر وسطیٰ اور پھر اخیرہ کی بالترتیب رمی کرنا (۴۳)۔

⑨ جمرۂ اولیٰ اور وسطیٰ پر رمی کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دیر تک دعا کرنا (۴۳)۔

⬅ كلما رمى بحصاة، ثم ينحدر ذات اليسار مما يلي الوادي، فيقف مستقبل القبلة رافعا يديه يدعو، ثم يأتي الجمرة التي عند العقبة، فيرميها بسبع حصيات، يكبر عند كل حصاة، ثم ينصرف ولا يقف عندها [بخاري، كتاب المناسك، باب الدعاء عند الجمرتين، ۱: ۲۳۶، ح: ۱۷۵۳]
امام زہریؒ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب اس جمرے کی رمی فرماتے جو منیٰ سے متصل ہے تو سات کنکریوں سے رمی فرماتے، اور جب کنکری مارتے تو تکبیر پڑھتے تھے، پھر اس کے سامنے قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھا کر کھڑے ہو جاتے اور دعا کرتے اور دیر تک کھڑے رہتے تھے؛ پھر دوسرے جمرے کے پاس آتے اور وہاں بھی سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے پھینکتے وقت تکبیر پڑھتے، پھر وادی کی طرف بائیں جانب آجاتے اور ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دعا کرتے؛ پھر جمرۂ عقبہ کے پاس تشریف لاتے اور وہاں سات کنکریاں مارتے، اور ہر کنکری کے وقت تکبیر پڑھتے؛ پھر تشریف لے جاتے اور وہاں کھڑے نہیں رہتے تھے۔

(۴۱) قال نافع: أن ابن عمر كان إذا رمى الجمار كبر عند كل حصاة وقال: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُوراً [كتاب الدعاء للطبراني، باب ما يقول عند رمي الجمار، ۱: ۱۷۶، ح: ۸۸۱] حضرت نافعؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب رمی جمار کرتے تو ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ اجعله إلخ.

(۴۲) قالت عائشة: طيبت رسول الله ﷺ بيدي هاتين، حين أحرم، ولحله حين أحل قبل أن يطوف [بخاري، كتاب المناسك، باب الطيب بعد رمي الجمار والحلق قبل الإفاضة، ۱: ۲۳۶، ح: ۱۷۵٤]
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے آپ ﷺ کو احرام کے وقت، اور حلال ہوتے وقت طواف سے پہلے خوشبو لگائی ہے۔

(۴۳) دیکھیے حاشیہ نمبر: ۷۰۔

مکۂ مکرمہ کے آداب

① حرم میں عظمت کے ساتھ داخل ہونا①۔

② داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا②۔

③ داخل ہونے کے بعد توبہ واستغفار میں مشغول رہنا۔[الأدب في الدين:٦٢]

④ نزولِ شریعت کا مشاہدہ کرنا (یعنی یہ تصور کرنا کہ، یہ وہ عظیم الشان مقام ہے جہاں احکامِ خداوندی کا نزول ہوا ہے)۔[أیضاً]

⑤ بیت اللہ کو دیکھتے رہنا۔[أیضاً]

⑥ حسبِ طاقت طواف کرتے رہنا۔[أیضاً]

⑦ پے در پے عمرے کرنا۔[أیضاً]

---

① قال النبي ﷺ : إن هذا البلد حرمه الله [بخاري، كتاب المناسك، باب فضل الحرم، ١: ٢١٦، ح: ١٥٨٧]
آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِس شہر کو محترم بنایا ہے۔

② كان ابن عمر إذا دخل أدنى الحرم ...... ويغسل، ويحدث: أن النبي ﷺ كان يفعل ذلك [بخاري، كتاب المناسك، باب الاغتسال عند دخول مكة، ١: ٢١٤، ح: ١٥٧٣] حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب حرم کی حد میں داخل ہوتے تو۔۔۔۔ غسل کرتے، اور یہ فرماتے کہ: آپ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

مدینۂ منورہ کے آداب

① مدینۂ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔[نورالإیضاح]

② سکون ووقار سے داخل ہونا۔[الأدب في الدين :٦١]

③ شریعت کے نزول کا مشاہدہ کرنا۔[أیضاً]

④ وہاں کی کسی چیز میں عیب نہ نکالنا۔

⑤ مدینہ میں پہنچنے والی بلا و سختی پر صبر کرنا[1]۔

⑥ مسجد نبوی میں اِس طرح سے آنا گویا آپ ﷺ کو نماز پڑھاتے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔[الأدب في الدين :٦١]

⑦ روضۂ اطہر پر اِس طرح آنا گویا آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہے۔[أیضاً]

⑧ قبر مبارک کے پاس آواز بلند نہ کرنا۔[أیضاً]

⑨ بہ وقتِ زیارت سب سے پہلے سلام عرض کرنا۔[أیضاً]

⑩ قبر مبارک سے واپس ہوتے وقت حتی الامکان پیٹھ نہ کرنا۔[أیضاً]

---

[1] قال النبي ﷺ: من سكن المدينة وصبر على بلائها، كنت له شهيدا وشفيعا يوم القيامة [شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة٦: ٤٧، ح: ٣٨٥٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ میں رہے اور یہاں کی بلا و سختی پر صبر کرے، تو مَیں قیامت کے دن اُس کے لیے گواہ اور سفارشی بنوں گا۔

معاشرت
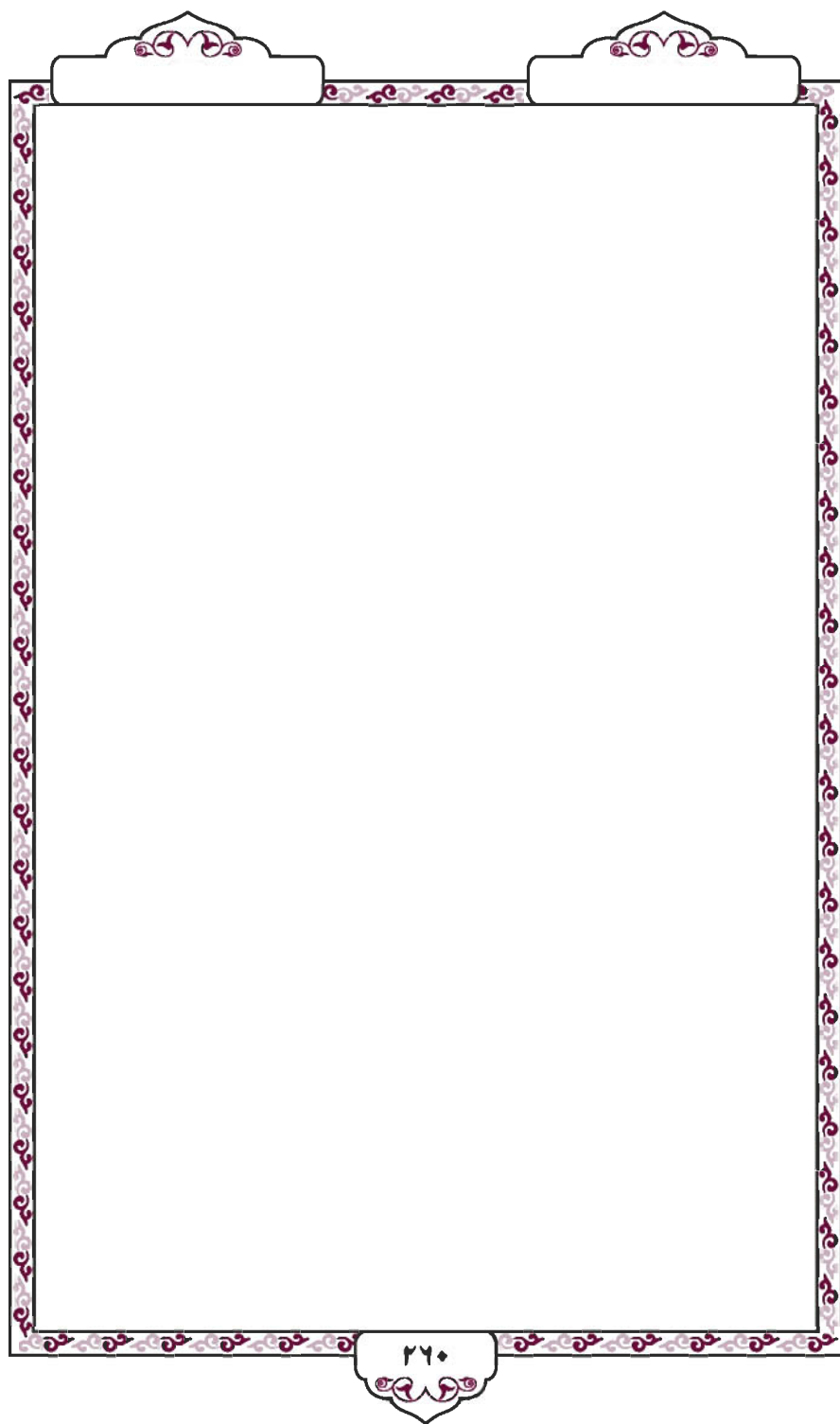
والدین کے حقوق وآداب

والدین کی زندگی سے متعلق حقوق

① احکامِ شرعیہ کی مخالفت کے علاوہ میں اُن کی اطاعت کرنا[1]۔

② اُن کے ساتھ بھلائی کرنا اور خدمت کے لیے تیار رہنا[2]۔

③ اُن کی مطلوبہ چیز اُنھیں عطا کرنا (بہ شرطے کہ استطاعت ہو)[3]۔

④ اُن کے لیے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا جیسی دعائیں مانگتے رہنا[4]۔

⑤ جہاد و تبلیغی و علمی وغیرہ سفر میں جانے سے پہلے اُن کی اجازت طلب کرنا[5]۔

---

① قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا﴾ [لقمان:١٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر وہ تم پر یہ زور ڈالیں کہ تم میرے ساتھ کسی کو (خدائی میں) شریک قرار دو، تو اُن کی بات مت مانو۔

② قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا﴾ [الأحقاف:١٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: أنت ومالك لأبيك [أبوداود، كتاب البيوع، باب الرجل يأكل من مال ولده، ٢: ٤٩٨، ح: ٣٥٣٠] آپ ﷺ نے فرمایا: تُو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

④ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ [الإسراء: ٢٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ دعا کرو کہ: یارب! جس طرح انھوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے آپ بھی اُن کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔

⑤ قال أبو سعيد الخدري: أن رجلا هاجر إلى رسول الله ﷺ من اليمن، فقال: هل لك أحد باليمن؟ قال: أبواي، قال: أذنا لك؟ قال: لا، قال: ارجع إليهما فاستأذنهما، فإن أذنا لك فجاهد؛ وإلا فبرهما [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، ٢: ٣٤٢، ح: ٢٥٣٠]

⑥ نرمی سے بات کرنا⑥۔

⑦ اُن کے ساتھ عاجزی اور نرمی سے پیش آنا⑦۔

⑧ اُن کو گالی نہ دینا اور نہ ہی گالی کا سبب بننا⑧۔(سبب بننے کا مطلب یہ ہے کہ کسی اَور کو گالی دے کر اُن کو گالی دلانا۔)

⑨ ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کو باپ کے ساتھ حسنِ سلوک پر مقدم کرنا⑨۔

حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں: ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تیرا یمن میں کوئی رشتے دار ہے؟ اُس نے کہا: والدین ہیں، فرمایا: کیا اُنھوں نے تجھے اجازت دی ہے؟ اُس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا، اور اُن سے اجازت طلب کر، اگر اجازت دے تو جہاد کر؛ ورنہ اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کر۔

⑥ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾[الإسراء:۲۳] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تو اُنھیں اُف تک نہ کہو اور نہ اُنھیں جھڑکو؛ بلکہ اُن سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾[الإسراء:۲٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ۔

⑧ قال النبي ﷺ: إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه، قيل: يارسول الله! وكيف يلعن الرجل والديه؟ قال: يسب أبا الرجل فيسب أباه، ويسب أمه فيسب أمه [بخاري، كتاب الأدب، باب لا يسب الرجل والده، ۲: ۸۸۳، ح: ۵۹۷۳] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک کبائر میں بھی سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ: آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے؟ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اِس کے باپ کو گالی دے گا، اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اِس کی ماں کو گالی دے گا۔

⑨ قال أبو هريرة: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ، فقال: من أحق الناس بحسن صحابتي؟ قال: أمك، قال: ثم من؟ قال: أمك، قال: ثم من؟ قال: أمك، قال: ثم من؟ قال: أبوك [بخاري، كتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ۲: ۸۸۳، ح: ۵۹۷۱]

⑩ عام حالات میں کھلانے میں والدین کو اولاد پر مقدم رکھنا⑩۔

⑪ بیوی کو ماں پر اور دوستوں کو باپ پر ترجیح نہ دینا⑪۔

⑫ والدین کے متعلقین کے ساتھ حسنِ سلوک کر کے اُن کو راضی کرنا⑫۔

والدین کے مرنے کے بعد کے حقوق

① اُن کے لیے دعا کرتے رہنا⑬۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: لوگوں میں میرے لیے سب سے زیادہ حسنِ سلوک کا حق دار کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، اُس نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، اُس نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، اُس نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ۔

⑩ كما فعل رجل من بني إسرائيل [أنظر : بخاري ، كتاب الادب، باب إجابة دعاء مَن بر والديه، ٢: ٨٨٣، ح:٥٩٧٤]

⑪ قال النبي ﷺ (من أشراط الساعة) : وأطاع الرجل زوجته، وعق أمه، وبر صديقه، وجفا أباه .... فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء أو خسفا أو مسخا [ترمذي،أبواب الفتن، باب، ٢: ٤٤، ح:٢٢١٠] آپ ﷺ نے قیامت کی علامتیں بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کا تابع دار بن جائے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اور اپنے دوست کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور اپنے باپ کے ساتھ بدسلوکی کرے...... تو چاہیے کہ لوگ اُس وقت انتظار کریں سرخ آندھی کا، یا زمین میں دھنسنے کا، یا شکلوں کے بگڑنے کا۔

⑫ قال النبي ﷺ: إن أبر البر صلة الولد أهل ود أبيه بعد أن يولي [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم، ٢: ٣١٤، ح:٢٥٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین نیکی باپ کے مرجانے کے بعد اُس کے اہلِ تعلق سے اچھا برتاؤ کرنا ہے (تاکہ فیض جاری رہے)۔

⑬ قال النبي ﷺ: إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة (وعدَّ منها) : ولد صالح يدعو له [مسلم، كتاب الوصية ، باب مايلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته ، ٢ : ٤١ ، ح : ١٦٣١]

② اُن کے کیے ہوئے وعدوں اور وصیتوں کو پورا کرنا⑭۔

③ ہر جمعہ کو اُن کی قبر کی زیارت کرنا⑮۔

④ اُن کے واسطے سے منسلک دیگر رشتے دار مثلاً: خالہ، چچا وغیرہ سے صلہ رحمی کرنا⑯۔

⑤ بڑے بھائی کو باپ کے درجے میں سمجھنا⑰۔

➲ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مرجاتا ہے تو سارے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں؛ مگر تین چیزیں، (اُن میں سے ایک یہ بھی ہے:) وہ نیک لڑکا جو مرنے والے کے لیے دعا کرے۔

⑭ قال النبي ﷺ : إنفاذ عهدهما من بعدهما [أبوداود، كتاب الأدب، باب في بر الوالدين، ۲: ۷۰۰، ح:۵۱۴۲] آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد (اُن سے سلوک کرنے کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ:) اُن کے وعدوں کو پورا کرنا۔

⑮ قال النبي ﷺ : من زار قبر أبويه أو أحدهما في كل جمعة غفرله وكتب برا [المعجم الصغير للطبراني، باب من اسمه محمد، ۲: ۱۶۰، ح:۹۵۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کی، تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اسے نیک سلوک لکھا جائے گا۔

⑯ قال النبي ﷺ : مَن أحب أن يصل أباه في قبره فليصل إخوان أبيه بعده [ابن حبان، كتاب بر الوالدين، باب ذكر البيان بأن بر المرء بإخوان أبيه إلخ، ۲: ۱۷۵، ح : ۴۳۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے باپ سے قبر میں (یعنی مرنے کے بعد) صلہ رحمی کرنا چاہے، وہ باپ کے مرنے کے بعد اُس کے (دینی) بھائیوں (متعلقین) سے صلہ رحمی کرے۔

⑰ قال النبيُّ ﷺ : حق كبير الإخوة على صغيرهم حق الوالد على ولده [شعب الإيمان، كتاب بر الوالدين، فصل، ۱۰: ۲۱۳، ح:۷۵۵۳] آپ ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بھائیوں کے ذمے بڑے بھائی کا حق ایسا ہی ہے جیسے والد کا حق اولاد پر۔

صلہ رحمی کے آداب

① لوجہِ اللہ صلہ رحمی کرنا[1]۔

② اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنا[2]۔

③ اپنے نسب اور رشتے داروں کو پہچاننا[3]۔

④ صلہ رحمی میں قریبی رشتے داروں کو مقدم رکھنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: من أحب لله وأبغض لله، وأعطىٰ لله ومنع لله، فقد استكمل الإيمان [أبوداود، كتاب السنة، باب في رد الإرجاء، ٢: ٦٤٣، ح: ٤٦٨٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے محبت کی تو اللہ کے خاطر اور دشمنی کی تو اللہ کے خاطر، دیا تو اللہ کے خاطر اور نہ دیا تو اللہ کے خاطر، تو اُس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

② قال النبي ﷺ: الصدقة على المسكين صدقة، وهي علىٰ ذي الرحم اثنتان: صدقة، وصلة [ترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة علىٰ ذي القرابة، ١: ١٤٢، ح: ٦٥٨] آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین کو صدقہ دینے کا ایک ہی ثواب ہے، اور رشتے دار کو صدقہ دینے کا دوگنا ثواب ہے: صدقے کا، اور صلہ رحمی کا۔

③ قال النبي ﷺ: تعلموا من أنسابكم ماتصلون به أرحاكم [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في تعلم النسب، ٢: ١٩، ح: ١٩٧٩] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے نسب کو جانو؛ تاکہ اُس کے ذریعے سے صلہ رحمی کرسکو۔

④ قال النبي ﷺ لمن سأله: من أحق الناس بحسن الصحبة؟ قال: أمك، ثم أمك، ثم أمك، ثم أبوك، ثم أدناك أدناك [بخاري، كتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ٢: ٨٨٣، ح: ٥٩٧١] کسی شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ: میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر جو رشتے میں قریب ہو۔

⑤ رشتے دار محتاج ہوں تو پہلے اُن کو صدقہ دینا[5]۔

نوٹ: زکوۃ اور صدقۂ واجبہ اپنے اصول (ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی الخ) وفروع (بیٹے بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی الخ) رشتے داروں کو اور میاں بیوی کا ایک دوسرے کو دینا جائز نہیں۔[نور الایضاح، ص:۳۷۰]

⑥ متقی رشتے داروں کو صلہ رحمی میں مقدم رکھنا۔[موسوعة الآداب الإسلامية:۵۳۳]

⑦ جو قطع رحمی کرے اُس سے بھی صلہ رحمی کرنا[6]۔

⑧ قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی پر مداومت کرنا، اور اُس کی تکلیفوں پر صبر کرنا[7]۔

---

⑤ قال النبي ﷺ: ابدأ بنفسك فتصدق عليها، فإن فضل شيء فلأهلك، فإن فضل عن أهلك شيء فلذي قرابتك [مسلم، كتاب الزكاة، باب الابتداء في النفقة بالنفس، ۱: ۳۲۲، ح: ۹۹۷]
آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ذات سے ابتدا کر اور اُس پر پہلے خرچ کر، اِس سے اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر، اُس سے اگر بچ جائے تو اپنے رشتے داروں پر خرچ کر۔

⑥ قال النبي ﷺ: ليس الواصل بالمكافي؛ ولكن الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها [بخاري، كتاب الأدب، باب ليس الواصل بالمكافي، ۲: ۸۸۶، ح:۵۹۹۱] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر سرابر کا معاملہ کرنے والا ہو، صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے رشتہ توڑنے پر (بھی) صلہ رحمی کرے۔

⑦ قال أبوهريرة: أن رجلا قال: يارسول الله! إن لي قرابة، أصلهم ويقطعوني، وأحسن إليهم ويسيئون إلَي، وأحلم عنهم ويجهلون علَي، فقال: لئن كنت كما قلت فكأنما تسفهم المل، ولايزال معك من الله ظهير مادمت على ذلك [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها، ۲: ۳۱۵، ح: ۲۵۵۸] ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے رشتہ دار ہیں، مَیں تو اُن سے رشتہ جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے رشتہ توڑتے ہیں، اور مَیں اُن سے حسن سلوک کرتا ہوں ⬅

⑨ اُن کی خیر خواہی کرتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا[8]۔

⑩ اُن کی خوشی غمی میں شریک ہونا۔[موسوعة الآداب الإسلامية، ص: ٥٣٦]

⑪ اپنے وُرثاء کو مال دار چھوڑنا[9]۔

❁❁❁❁❁

اور وہ لوگ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، اور (اگر اُن کی طرف سے کوئی ناگوار بات پیش آجائے تو) مَیں تحمل و بُردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ تو حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تُو نے کہا، تو گویا تم اُن کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو۔ اور جب تک تم اپنی اِس رَوِش پر قائم رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار فرشتہ برابر تمہارے ساتھ رہے گا۔

⑧ قال الله سبحانه وتعالى : ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء:٢١٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور (اے پیغمبر!) تم اپنے قریب ترین خاندان کو خبردار کردو۔

⑨ قال النبي ﷺ: إنك أن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس [بخاري، كتاب الجنائز، باب رثاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ١: ١٧٣، ح: ١٢٩٥] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تُو اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ کر جائے، یہ بہتر ہے اِس سے کہ تُو اُنھیں نادار چھوڑ کر جائے، کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق وآداب

① بیوی کا اپنے شوہر کے حکم کو ماننا①۔

② شوہر کی خدمت کرنا①۔

③ شوہر کے گھر میں اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل نہ کرنا②۔

④ شوہر کے مال میں اُس کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرنا، اِسی طرح اسراف نہ کرنا③۔

⑤ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھنا④۔

---

① قال النبي ﷺ: خير النساء التي تسره إذا نظر وتطيعه إذا أمر [نسائي، كتاب النكاح، باب أي النساء خير، ۲: ۶۰، ح: ۳۲۳۳] آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین بیوی وہ ہے کہ جب شوہر اُسے دیکھے تو خوش ہوجائے، اور جب وہ کسی بات کا حکم کرے تو اُس کی اطاعت کرے۔

② قال النبي ﷺ: لا تأذن امرأة في بيت زوجها إلا بإذنه [المعجم الكبير للطبراني، كتاب العين، باب مقسم عبدالله بن عباس، ۱۱: ۴۰۴، ح: ۱۲۱۴۴] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو اجازت نہ دے۔

③ قال النبي ﷺ: كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته .... والمرأة راعية في بيت زوجها [بخاري، كتاب العتق، باب كراهية التطاول على الرقيق، ۱: ۳۴۶، ح: ۲۵۵۴] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اور ہر ایک سے اپنی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔۔۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے۔

④ قال النبي ﷺ: لا تصوم المرأة وبعلها شاهد إلا بإذنه [بخاري، كتاب النكاح، باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعا، ۲: ۷۸۲، ح: ۵۱۹۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب شوہر موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

⑥ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنا⑤۔

⑦ ایک دوسرے کے برے سلوک پر صبر کرنا⑥۔

⑧ قناعت اختیار کرنا۔[الأدب في الدين:٤٢]

⑨ شوہر کی ناشکری نہ کرنا⑦۔

⑩ شوہر کی گفتگو کے وقت عورت کا خاموش رہنا۔[الأدب في الدين:٤٢]

⑪ شوہر کے گھر والوں کا اکرام کرنا۔[أيضاً]

⑫ اپنے پڑوسیوں سے کم سے کم بات چیت کرنا۔[الأدب في الدين:٤١]

---

⑤ قال النبي ﷺ: إن المرأة خلقت من ضلع، وإنك إن ترد إقامة الضلع تكسرها، فدارها تعش بها [مسند أحمد، مسند البصريين، مسند سمرة بن جندب، ٣٣ : ٢٨٣، ح: ٢٠٠٩٣] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اگر تُو اُس کو سیدھا کرنے جائے گا تو توڑ دے گا، پس اُس کے ساتھ چشم پوشی کر، تو اُس کے ساتھ زندگی گزار سکے گا۔

⑥ قال النبي ﷺ: لا يفرك مؤمن مؤمنة، إن كره منها خلقا رضي منها غيره [مسلم، كتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء، ١: ٤٧٥، ح: ٣٧٢١] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مؤمن کسی مومن عورت سے نفرت نہ کرے، اگر اُس کی ایک عادت ناپسندیدہ ہے تو دوسری عادت خوش کن ہو گی۔

⑦ قال النبي ﷺ: تصدقن، فإن أكثركن حطب جهنم، فقامت امرأة من سطة النساء سفعاء الخدين، فقالت: لِم يا رسول الله؟ قال: لأنكن تكثرن الشكاة وتكفرن العشير [مسلم، كتاب صلاة العيدين، ١: ٢٨٩، ح: ٨٨٥] آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں صدقہ کرو؛ اِس لیے کہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہے، تو درمیان سے ایک عورت—جس کے دونوں گالوں پر سیاہی تھی—کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: ایسا کیوں؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس لیے کہ تم کثرت سے شکایت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

⑬ اپنے شوہر کے دوستوں کے سامنے اپنا تعارف نہ کروانا؛ بلکہ جو پہچانتا ہو اُس کے سامنے بھی اجنبیت اختیار کرنا۔[الأدب في الدين: ٤٢]

⑭ پوری توجہ اپنی اصلاح، گھر کے نظم ونسق اور نماز وروزے کی پابندی کی طرف ہونا۔[الأدب في الدين: ٤١]

⑮ شوہر کے سامنے مزین ہوکر رہنا⑧۔

⑯ اُس کو دیکھتے وقت خوشی کا اظہار کرنا۔[الأدب في الدين:٤٢]

⑰ اُس سے قُرب کے موقع پر محبت کا اظہار کرنا۔[أيضاً]

⑱ (اگر عذر نہ ہوتو) عورت کا صحبت سے انکار نہ کرنا⑨۔

⑲ میاں بیوی کے مِلن کی باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان نہ کرنا⑩۔

⑳ شوہر کے گھر سے نکلتے وقت دروازے تک ساتھ جانا⑪۔

---

⑧ دیکھیے حاشیہ نمبر:۱ر۔

⑨ قال النبي ﷺ: إذا أراد أحدكم من امرأته حاجة فليأتها ولو كانت على تنور [مسند أحمد، مسند المدنيين، مسند طلق بن علي، ٢٦: ٢١٦، ح: ١٦٢٨٨] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ضرورت کا تقاضا کرے، تو عورت اُس کی ضرورت کو پورا کرے اگرچہ وہ تنور پر (روٹی بنارہی) ہو۔

⑩ قال النبي ﷺ: إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة: الرجل يفضي إلى امرأته وتفضي إليه، ثم ينشر سرها [مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة، ١: ٤٦٤، ح: ١٤٣٧] آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں درجے کے اعتبار سے سب سے برا وہ شخص ہے جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور بیوی شوہر سے، پھر اُس راز کو پھیلائے۔

⑪ قال بسر بن عبيد الله: كانت تحت عمر بن الخطاب امرأة تسمى عاصية فسماها

(۲۱) عورت کا کسی وجہِ وجیہ کے بغیر طلاق کا مطالبہ نہ کرنا[۱۲]۔

رسول الله ﷺ جميلة ، وكانت امرأة جميلة ، وكان عمر يحبها ، فكان اذا خرج الي صلاة مشت معه من فراشها الى الباب [مسند الفاروق لابن كثير، كتاب الطهارة، ۱: ۱۱۶]
حضرت بسر بن عبید اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ کے نکاح میں ایک عورت تھی جس کا نام عاصیہ تھا، آپ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا، وہ خوب صورت عورت تھی، اور حضرت عمر اس سے بہت محبت کرتے تھے، چناں چہ جب آپ نماز کے لیے نکلتے تو یہ آپ کے ساتھ بستر سے اٹھ کر دروازے تک آتی تھیں۔

[۱۲] قال النبي ﷺ : أيما امرأة سألت زوجها الطلاق من غير مابأس فحرام عليها رائحة الجنة [أبوداود ، كتاب الطلاق ، باب في الخلع ، ۱: ۳۰۳ ، ح : ۲۲۲۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے شوہر سے بِلا کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے تو اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

شوہر کے ذمہ بیوی کے حقوق وآداب

① شوہر کا عورت کے سامنے اچھی حالت میں رہنا[1]۔

② شوہر کا اپنی بیوی کو وہی چیز کھلانا جو خود کھا رہا ہو[2]۔

③ عورت کو اُسی معیار کے کپڑے پہنانا جس معیار کے خود پہنتا ہو[2]۔

④ نرمی سے بات کرنا۔[الأدب في الدين :٤٢]

⑤ بیوی سے حسن سلوک کرنا اور اُس سے پہنچنے والی تکالیف کو برداشت کرنا[3]۔

⑥ گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانا[4]۔

---

① كان ابن عباس يقول: إني لأحب أن أتزين للمرأة كما أحب أن تتزين لي المرأة [تفسير ابن كثير ١:٣٥٤] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے: مَیں اِس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مَیں بیوی کے لیے اچھی حالت میں رہوں، جیسا کہ مَیں اِس طرح پسند کرتا ہوں کہ بیوی میرے لیے مزین ہو۔

② قال النبي ﷺ: أطعموهن مما تأكلون، واكسوهن مما تكتسون [أبوداود، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، ١: ٢٩١، ح:٢١٤٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اِن (عورتوں) کو اُس میں سے کھلاؤ جن میں سے تم کھاتے ہو، اور اُسی میں سے پہناؤ جن میں سے تم پہنتے ہو۔

③ قال رسول الله ﷺ: المرأة كالضلع، إن أقمتها كسرتها، وإن استمتعت بها استمتعت بها وفيها عوج [بخاري، كتاب النكاح، باب المداراة مع النساء، ٢: ٧٧٩، ح:٥١٨٤] آپ ﷺ نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے اگر تُو اسے سیدھا کرنے جائے گا تو اسے توڑ دے گا، اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے گا تو اُس کے ٹیڑھے پن کے باوجود فائدہ اٹھا لے گا۔

④ قال الأسود: سألت عائشة، ما كان النبي ﷺ يصنع في أهله؟ قالت: كان في مهنة أهله، فإذا حضرت الصلاة قام إلى الصلاة [بخاري، كتاب الأدب، باب كيف يكون الرجل في أهله، ٢: ٨٩٢، ح:٦٠٣٩] حضرت اسودؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ: آپ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو فرمایا: وہ گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے، اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے۔

⑦ جائز وعدوں کو پورا کرنا۔[الأدب في الدين :٤٢]
⑧ ایک سے زیادہ بیویوں میں برابری رکھنا⑤۔
⑨ نامناسب فعل پر اولاً نصیحت کرنا⑥۔
⑩ نصیحت کارگر ثابت نہ ہو تو سونے کی جگہ کو علاحدہ کرنا⑥۔
⑪ اگر یہ طریقہ بھی مفید نہ ہو تو حدودِ شریعت میں رہ کر کچھ پٹائی کرنا⑥۔
⑫ عورتوں کو منہ پر نہ مارنا⑦۔
⑬ بیوی کی سہیلیوں (نیز رشتے داروں) کا اکرام کرنا⑧۔

---

⑤ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ [النساء: ١٢٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور عورتوں کے درمیان مکمل برابری رکھنا تو تمھارے بس میں نہیں، چاہے تم ایسا چاہتے بھی ہو؛ البتہ کسی ایک طرف پورے پورے نہ جھک جاؤ، کہ دوسری کو ایسا بنا کر چھوڑ دو جیسے کوئی بیچ میں لٹکی ہوئی چیز۔

⑥ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ واضربوهن ضربا غير مبرح [بخاري، كتاب النكاح، باب مايكره من ضرب النساء، ٢: ٧٨٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جن عورتوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) اُنھیں سمجھاؤ، اور (اگر اِس سے کام نہ چلے تو) اُنھیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اِس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) اُنھیں مار سکتے ہو۔ (یعنی ایسا مار سکتے ہو جس کی وجہ سے سخت چوٹ نہ آئے)۔

⑦ قال حكيم بن معاوية القشيري عن أبيه : قلت : يا رسول الله! ما حق زوجة أحدنا عليه؟ قال: .... ولا تضرب الوجه [أبوداود، كتاب النكاح، باب في حق المرأة علىٰ زوجها، ١: ٢٩١، ح: ٢١٤٢] حضرت حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو فرمایا: ۔۔۔اور اُس کے چہرے پر مت مارو۔

⑧ قالت عائشة : كان رسول الله ﷺ إذا ذبح الشاة يقول: أرسلوا بها إلىٰ أصدقاء خديجة [مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل خديجة، ٢: ٢٨٤، ح: ٢٤٣٥] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: اِسے خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس بھیجو۔

پڑوسی کے آداب

① اچھے پڑوسی کو اختیار کرنا①۔

② ہمیشہ اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا②۔

③ اپنے کسی عمل یا بات سے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچانا③۔

④ اُس کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرنا۔ (فضائل اعمال، فصل اول ۲: ۱۰۴)

⑤ اپنی دیوار میں پڑوسی کو لکڑی گاڑنے اور دیگر کاموں میں استعمال میں لانے سے انکار نہ کرنا (بہ شرطے کہ مکان و دیوار کو خطرہ و ضرر نہ ہو)④۔

---

① قال النبي ﷺ: أربع من السعادة: المرأة الصالحة، والمسكن الواسع، والجار الصالح، والمركب الهنيء [ابن حبان، كتاب النكاح، ذكر الأخبار عن الأشياء التي هي سعادة المرء إلخ، ۹: ۳۴۰، ح: ۴۰۳۲] آپ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں نیک بختی (کی علامت) ہیں: نیک عورت، کشادہ مکان، نیک پڑوسی، اور اچھی سواری۔

② قال النبي ﷺ: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن إلى جاره [مسلم، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار إلخ، ۱: ۵۰، ح: ۴۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اُسے چاہیے کہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

③ قال النبي ﷺ: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره [بخاري، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ۲: ۸۸۹، ح: ۶۰۱۸] وقال النبي ﷺ: والله لا يؤمن - ثلاثا - الذي لا يأمن جاره بوائقه [بخاري، كتاب الأدب، باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه، ۲: ۸۸۹، ح: ۶۰۱۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں (یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا) جس کے پڑوسی اُس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔

④ قال النبي ﷺ: لا يمنع جار جاره أن يغرس خشبة في جداره [بخاري، كتاب المظالم، ⬅

(۶) اُس کے ساتھ ہمدردی کرنا اور خوشی وغمی میں شریک ہونا۔ (فضائل اعمال ۲: ۱۰۳)

(۷) جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہی چیز اپنے پڑوسی کے لیے بھی پسند کرنا[۵]۔

(۸) بھوکے پڑوسی کے لیے حسبِ وسعت کھانے کا انتظام کرنا[۶]۔

(۹) پڑوسی کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھنا[۷]۔

(۱۰) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔

(۱۱) جب گھر کے بیچنے کا ارادہ ہو تو پہلے ہمسایہ کے سامنے پیش کرنا[۸] (ملکیت میں اور حقوق میں شریک اور ہمسایہ کو حقِ شفعہ ملتا ہے، اِس سلسلے کے تفصیلی مسائل عُلما سے معلوم کر لیے جائیں)۔

باب لا یمنع جار جاره أن یغرز خشبه في جداره، ۱: ۳۳۳، ح: ۲٤٦٣] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

(۵) قال النبي ﷺ: والذي نفسي بیده! لا یؤمن عبد حتی یحب لجاره مایحب لنفسه [مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علیٰ أن من خصال الإیمان إلخ، ۱: ۵۰، ح: ٤٥] آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے پڑوسی کے لیے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۶) قال النبي ﷺ: لیس المؤمن بالذي یشبع وجاره جائع إلیٰ جنبه [الآداب للبیهقي، باب في الإحسان إلی الجیران، ۱: ۲۹، ح: ۷۱] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھالے، اور پاس ہی اُس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(۷) قال النبي ﷺ: یانساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة [بخاري، کتاب الهبة، باب الهبة وفضلها والتحریض علیها، ۱: ۳٤۹، ح: ۲٥٦٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنے پڑوسی کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے، چاہے بکری کی کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(۸) قال النبي ﷺ: من کانت له أرض فأراد بیعها فلیعرضها علیٰ جاره [ابن ماجه،

⑫ مسلمان پر بہ حیثیت مسلمان کے عائد ہونے والے تمام حقوق کی پڑوسی کے ساتھ بھی رعایت کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: مسلمان کے مسلمان پر حقوق)

❁❁❁❁❁

⬅ أبواب الشفعة ، باب من باع رباعا فليؤذن شريكه ، ص: ۱۷۹ ، ح: ۲٤۹۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو اور اُس کے بیچنے کا ارادہ ہو، تو اپنے پڑوسی کے سامنے پیش کرے۔

دوستی کے حقوق وآداب

① مومن کو ہی دوست بنانا[1]۔

② نیک آدمی کو دوست بنانا[2]۔

③ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے محبت کرنا[3]۔

---

① قال النبي ﷺ : لا تصاحب إلا مؤمنا [أبوداود، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، ٢: ٦٦٤، ح:٤٨٣٢] آپ ﷺ نے فرمایا: مومن شخص کو ہی دوست بناؤ۔

② قال النبي ﷺ : المرء مع من أحب [بخاري، كتاب الأدب، باب علامة الحب في الله، ٢: ٩١١، ح:٦١٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔

وقال النبي ﷺ : الرجل على دين خليله، فلينظر أحدكم من يخالل [ترمذي، أبواب الزهد، ٢: ٦٣، ح:٢٣٨٧] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا دیکھ لے وہ کس کو دوست بنا رہا ہے!۔

وقال النبي ﷺ : مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير، فحامل المسك إما أن يحذيك، وإما أن تبتاع منه، وإما أن تجد منه ريحا طيبة؛ ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك، وإما أن تجد منه ريحا خبيثة [بخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب المسك، ٢: ٨٣٠، ح:٥٥٣٣] آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر اور برے ہم نشین کی مثال مُشک والے اور بھٹی دھونکنے والے آدمی کی سی ہے، کہ مشک والا یا تو تجھے مشک لگا دے گا، یا تُو اُس سے خرید لے گا، یا تجھے اُس کی اچھی خوشبو تو پہنچے گی ہی؛ اور بدتر ہم نشین کی مثال آگ کی بھٹّی دھونکنے والے کی طرح سے ہے، کہ یا تو وہ تیرے کپڑے جلا دے گا؛ ورنہ اُس کی بدبو تو کہیں گئی ہی نہیں۔

③ قال النبي ﷺ : ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان، (وعدَّ منها:) وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله [بخاري، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، ١: ٧، ح:١٦] آپ ﷺ نے فرمایا: تین صفات جس میں پائی جائیں گی اُسے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی: اُن میں سے ایک وہ شخص بھی ہے

④ دوست کو اُس کے ساتھ اپنی لوجہ اللہ محبت کی اطلاع کرنا، (اطلاع کی اہمیت اِس قدر ہے کہ، حدیثِ پاک میں گھر جا کر اطلاع دینے کی ترغیب وارد ہوئی ہے)④۔

⑤ دوستی کرنے میں مَیانہ روی اختیار کرنا⑤۔

⑥ بھائی چارگی اور دوستی کو ہمیشہ باقی رکھنا⑥۔

⬅ جو کسی سے صرف اللہ ہی کے لیے محبت رکھے۔

④ قال النبي ﷺ : إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه [أبوداود، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، ٢: ٦٩٨ ح:٥١٢٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو اُس کو اپنی محبت کی خبر کردے۔

وقال النبي ﷺ : إذا أحب أحدكم صاحبه فليأته في منزله ، فليخبره أنه يحبه لله [مسند أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي ذر، ٢٥: ٢٢٠، ح: ٢١٢٩٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو اپنے بھائی سے محبت ہو، تو اُسے چاہیے کہ اُس کے گھر جائے اور اُسے اطلاع دے، کہ وہ اُس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہے۔

⑤ عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة أراه رفعه: أحبب حبيبك هونا ما، عسىٰ أن يكون بغيضك يوما ما؛ وأبغض بغيضك هونا ما، عسىٰ أن يكون حبيبك يوما ما [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في الاقتصاد في الحب والبغض، ٢: ٢٠، ح:١٩٩٧] محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نقل فرماتے ہیں: اپنے دوست سے تھوڑی محبت کرو، ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دشمن بن جائے؛ اور اپنے دشمن سے تھوڑی دشمنی کرو، ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دوست بن جائے، (یعنی حُبّ وبُغض میں اعتدال رکھے)۔

⑥ قال النبي ﷺ : ماتواد اثنان في الله فيفرق بينهما؛ إلا بذنب يحدثه أحدهما [الأدب المفرد، باب هجرة المسلم،١: ١٤٥، ح:٤٠١] آپ ﷺ نے فرمایا: جن دو شخصوں میں اللہ کے لیے محبت ہو اور اُن میں جدائی ہوجائے، تو وہ اُن دونوں میں سے کسی ایک کے گناہ کے سبب ہوگی۔

(۷) اپنے بھائی سے بے تکلفی کا معاملہ کرنا[۷]۔

(۸) غلطیوں سے چشم پوشی کرنا[۸]۔

(۹) ادائیگیٔ حقوق میں کوتاہی نہ کرنا[۹]۔

(۱۰) اس کی غیر حاضری میں اور مرنے کے بعد اُس کے اہل وعیال سے حسنِ سلوک کرنا[۱۰]۔

(۱۱) ایسے دوست سے بچنا جو صرف عافیت اور خوش حالی کے موقع پر ہی دوست رہتا ہو۔[الأدب في الدين:۸۹]

---

(۷) قال الإمام الشافعي: ليس بأخيك مَن احتجتَ إلىٰ مداراته [سير أعلام النبلاء، الطبقة العاشرة، باب الإمام الشافعي، ۸: ۲۸۰] امام شافعیؒ نے فرمایا: وہ تیرا دوست نہیں جس کی دل جوئی کی تجھے ضرورت پیش آئے (یعنی پیش قدمی کرنا چاہیے)۔

(۸) قال الإمام الشافعي : مَن صَدَق في أُخُوَّةِ أخيه قَبِلَ عِلَلَه ، وسَدَّ خَلَلَه ، وغفرَ زَلَلَهُ [مقدمة شرح المهذب، فصل في تلخيص جملة من حال الشافعي، ۱: ۱۳] امام شافعیؒ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی محبت میں سچا ہو وہ اُس کے اعذار کو قبول کرے، اور اُس کے عیوب کی اصلاح کرے، اور اُس کی غلطیوں سے درگزر کرے۔

(۹) قال الإمام الشافعي : لاتقصر في حق أخيك اعتمادا علىٰ مودته [مقدمة شرح المهذب، فصل في تلخيص جملة من حال الشافعي، ۱: ۳۱] امام شافعیؒ نے فرمایا: اپنے بھائی کی دوستی کے بھروسے اُس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کر۔

(۱۰) قالت عائشة: كان النبي ﷺ ربما ذبح الشاة ثم يقطعها أعضاء، ثم يبعثها في صدائق خديجة [بخاري ، كتاب مناقب الأنصار ، باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها ، ۱ : ۵۳۹ ، ح : ۳۸۱۸] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ بسا اوقات بکری ذبح فرماتے تو اُس کے ٹکڑے کرکے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کے پاس بھیجتے تھے۔

عام مسلمانوں کے حقوق وآداب

① حتی المقدور نفع رسانی کی کوشش کرنا[1]۔

② بھلائی اور خدا ترسی کے کاموں میں مدد کرنا[2]۔

③ مسلمان کی مدد سے ہاتھ کھینچ کر اُس کو بے یار ومددگار نہ چھوڑنا[3]۔

---

① قال النبي ﷺ : من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه [مسلم، كتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين، ۲: ۲۲۳، ح:۲۱۹۹] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو وہ نفع پہنچائے۔

② قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ﴾ [المائدة:۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

قال النبي ﷺ : انصر أخاك ظالما أو مظلوما ، فقال رجل : يارسول الله ! أنصره إذا كان مظلوما ، أفرأيت إذا كان ظالما كيف أنصره ؟ قال: تحجزه عن الظلم ، فإن ذلك نصره [بخاري، كتاب الإكراه، باب إذا استكرهت المرأة على الزنا، ۲: ۱۰۲۸، ح:۶۲۵۹] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مظلوم ہو تب تو مدد کروں، آپ فرمایئے کہ وہ ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اُس کو ظلم سے روک دو، یہی اُس کی مدد ہے۔

③ قال النبي ﷺ : المسلم أخو المسلم، لا يخونه، ولا يكذبه، ولا يخذله [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في شفقة المسلم على المسلم، ۲: ۱۴، ح: ۱۹۲۷] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا، اور اس سے جھوٹ نہیں بولتا / اور اُس کو جھٹلاتا نہیں ہے، اور اُس کو رسوا نہیں کرتا (یعنی اُس کی مدد سے ہاتھ نہیں کھینچ لیتا، اُس کو بے یار ومددگار نہیں چھوڑتا)۔

نوٹ: روایت میں ولا يُكَذِّبُه، ولا يَكْذِبُه دونوں طرح وارد ہیں۔ [تحفۃ الألمعی ۵: ۲۶۸]

④ نصیحت کرنا④۔

⑤ خیر خواہی کرنا⑤۔

⑥ مسلمان بھائی کا تفقد کرنا۔ (یعنی مسجد وغیرہ میں نہ دِکھے تو لوگوں سے اِس کی وجہ پوچھنا، کہ شاید وہ تمھاری مدد کا محتاج ہو)⑥۔

---

④ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، (وعدَّ منها:) وإذا استنصحك فانصح له [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) جب وہ تجھ سے نصیحت (خیر خواہی) طلب کرے تو اُس کو نصیحت کر۔

⑤ قال النبي ﷺ: لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه [بخاري، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ۱: ۶، ح: ۱۳] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

⑥ قال أنس بن مالك: أن النبي ﷺ افتقد ثابت بن قيس إلخ [بخاري، كتاب التفسير، الحجرات، ۲: ۷۱۸، ح: ٤٨٤٦] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو نہ پاکر ان کے بارے میں دریافت کیا۔ (پورا واقعہ بخاری شریف میں موجود ہے۔)

قال أبو بكر بن سليمان بن أبي حثمة: إن عمر بن الخطاب فَقَدَ سليمان بن أبي حثمة في صلاة الصبح، وأن عمر غدا إلى السوق، ومسكن سليمان بين المسجد والسوق، فمر على الشفاء أم سليمان، فقال لها: لم أر سليمان في الصبح؟ فقالت: إنه بات يصلي، فغلبته عيناه، فقال عمر: لأن أشهد صلاة الصبح في جماعة أحب إلي من أن أقوم ليلة [موطأ مالك، باب ماجاء في العتمة والصبح، ص: ٤٦، ح: ٤٣٢] حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (میرے والد) سلیمان بن اَبی حَثمہ کو ایک دن صبح کی نماز میں نہیں پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سویرے بازار کی جانب تشریف لے گئے، اور حضرت سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُن کی والدہ: حضرت شفاء کے پاس سے گزر ہوا تو اُن سے پوچھا کہ: سلیمان آج

⑦ مسلمان بھائی کے ساتھ ایثار کا معاملہ کرنا[7]۔

⑧ بہ وقتِ ضرورت اپنے بھائی کی سفارش کرنا[8]۔

⑨ قسم کھانے والے مسلمان کو بری کرنا (مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ: بخدا! مَیں تجھے آج ضرور اپنے گھر لے جاؤں گا، تو اُس کے ساتھ چلا جائے؛ تاکہ وہ قسم میں حانث نہ ہو)[9]۔

⑩ مسلمان بھائی کو سلام کرنا اور اُس کے سلام کا جواب دینا[10]۔

⑪ اچھے نام سے پکارنا[11]۔

⬅ صبح کی نماز میں نہیں تھے؟ والدہ نے کہا کہ: رات بھر نفلوں میں مشغول رہا، نیند کے غلبے سے آنکھ لگ گئی، آپؓ نے فرمایا: مَیں صبح کی جماعت میں شریک ہوں یہ مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ رات بھر نفلیں پڑھوں۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر:۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُن کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں چاہے اُن پر تنگ دستی کی حالت گزر رہی ہو۔

⑧ قال النبي ﷺ: اشفعوا فلتوجروا [بخاري، كتاب الأدب، باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضا، ۲: ۸۹۰، ح:۶۰۲۷] آپ ﷺ نے فرمایا: سفارش کرو تاکہ تمھیں ثواب دیا جائے۔

⑨ قال البراء: أمرنا رسول الله ﷺ بسبع .... وإبرار المقسم [بخاري، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ۱: ۱۶۵، ح:۱۲۳۹] حضرت براءؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا: (اُن میں سے ایک) قسم کھانے والے کو حانث نہ ہونے دینا ہے۔

⑩ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، قيل: ماهن يارسول الله؟ قال: إذا لقيته فسلم عليه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو اُس سے ملے تو اُس کو سلام کر۔

⑪ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ [الحجرات:۱۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے پکارو۔

⑫ چھینکنے والے کو جواب دینا⑫۔

⑬ ہدیہ قبول کرنا⑬۔

⑭ ہدیہ دینا⑭۔

⑮ دعوت قبول کرنا⑮۔

⑯ گفتگو کے دوران خاموش رہ کر پوری بات سننا۔[الأدب في الدين :۳۹]

⑰ سچائی کا معاملہ کرنا اور خیانت نہ کرنا⑯۔

⑱ کسی کے سودے پر اپنا سودا نہ کرنا⑰۔

⑲ پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجنا⑰۔

---

⑫ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، (وعدَّ منها:) وإذا عطس فحمد الله فشمِّتْه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱٦۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) جب وہ چھینکنے کے بعد الحمدللہ کہے تو تُو اُس کو (یرحمك الله سے) جواب دے۔

⑬ قال النبي ﷺ: أجيبوا الداعي ولا تردوا الهدية [الأدب المفرد، باب حسن الملكة، ۱: ٦۷، ح: ۱۵۷] آپ ﷺ نے فرمایا: داعی (کی دعوت) کو قبول کرو اور ہدیہ کو رَد نہ کرو۔

⑭ قال النبي ﷺ: تهادوا تحابوا [الأدب المفرد، باب قبول الهدية، ۱: ۲۰۸، ح: ۵۹٤] آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ہدیہ دیا کرو، باہم محبت بڑھے گی۔

⑮ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، (وعدَّ منها:) وإذا دعاك فأجبه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱٦۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) جب وہ تجھے دعوت دے تو تُو قبول کر۔

⑯ دیکھیے حاشیہ نمبر: ۳

⑰ قال النبي ﷺ: المؤمن أخو المؤمن، فلا يحل للمؤمن أن يبتاع على بيع أخيه ،

(۲۰) خوشی وغمی میں شریک ہونا[18]۔

(۲۱) اپنے بھائی کو سچا ماننا اور (بلا وجہ) اُس کو نہ جھٹلانا[19]۔

(۲۲) عیوب کی پردہ پوشی کرنا[20]۔

(۲۳) آبرو ریزی کے موقع پر اُس کا دِفاع کرنا[21]۔

(۲۴) کسی مسلمان کی عیب جوئی نہ کرنا[22]۔

ولا يخطب على خطبة أخيه حتى يذر [مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه، ۱: ٤٥٤، ح: ۱٤۱٤] آپ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کا بھائی ہے؛ لہٰذا کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ اُس کے سودے پر سودا کرے، اور نہ یہ جائز ہے کہ اُس کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔

[18] قال النبي ﷺ: المؤمن للمؤمن كالبنيان، يشد بعضه بعضا، وشبك أصابعه [بخاري، كتاب الصلاة، باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره، ۱: ٦٩، ح: ٤٨۱] آپ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کے لیے عمارت کے مانند ہے، کہ ایک کو دوسرے سے تقویت ہوتی ہے، اور آپ ﷺ نے (سمجھانے کے لیے) اپنی انگلیاں آپس میں ملائیں۔

[19] دیکھیے حاشیہ نمبر: ۳

[20] قال النبي ﷺ: من ستر أخاه المسلم في الدنيا ستره الله يوم القيامة [مسند أحمد، مسند المدنيين، حديث رجل عن رجل، ۲۷: ۱٤۱، ح: ۱٦٥۹٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

[21] قال النبي ﷺ: مَن ذبَّ عن عرض أخيه بظهر الغيب كان حقا علَى الله أن يعتقه من النار [مسند إسحاق بن راهويه، باب مايروى عن أسماء بنت يزيد، ٥: ۱٨٤، ح: ۲۳۰۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اُس کی بے عزتی کو دفع کرے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذمے یہ حق ہے کہ اُس کو آگ سے آزاد کرے۔

[22] عن ابن عباس مرفوعاً: من ستر عورة أخيه ستره الله عورته يوم القيامة،

(۲۵) حقیر نہ سمجھنا(۲۳)۔

(۲۶) قطع تعلق نہ کرنا(۲۴)۔

(۲۷) حسد، غیبت اور بغض سے بچنا(۲۵)۔

ومن كشف عورة أخيه المسلم كشف الله عورته حتىٰ يفضحه بها في بيته [ابن ماجه، كتاب الحدود، باب الستر على المؤمن، ص: ۱۸۳، ح: ۲۵٤٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دَری کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی پردہ دَری فرماتا ہے، حتیٰ کہ گھر بیٹھے اُس کو رُسوا کر دیتا ہے۔

(۲۳) قال النبي ﷺ: بحسب امرئ من الشر أن يحتقر أخاه المسلم [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في شفقة المسلم على المسلم، ۲: ۱٤، ح: ۱۹۲۷] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے بُرا ہونے کے لیے اِتنا ہی کافی ہے، کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر سمجھے۔

(۲۴) قال النبي ﷺ: من هجر أخاه سَنَة فهو كسفك دمه [أبوداود، كتاب الأدب، باب في هجرة الرجل أخاه، ۲: ۶۷۳، ح: ٤۹۱۵] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان بھائی سے ایک سال تک بات نہ کرنا اُس کو قتل کر دینے کے برابر ہے۔

قال النبي ﷺ: لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال، فيلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا، وخيرهما الذي يبدأ بالسلام [بخاري، كتاب الأدب، باب الهجرة، ۲: ۸۹۷، ح: ٦۰۷۷] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رہے، کہ وہ دونوں آپس میں ملے تو یہ اُس سے بے رُخی کرتا ہے اور وہ اِس سے بے رُخی برتتا ہے، اور اِن دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۵) قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا﴾ [الحجرات: ۱۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

قال النبي ﷺ: ولا تحاسدوا ولا تباغضوا [بخاري، كتاب الأدب، باب ماينهىٰ عن التحاسد والتدابر، ۲: ۸۹٦، ح: ٦۰٦٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اور حسد نہ کرو اور بغض نہ رکھو۔

(۲۸) چغل خوری سے بچنا(۲۶)۔

(۲۹) مسلمانوں کے مقابل اسلحہ استعمال نہ کرنا(۲۷)۔

(۳۰) بوڑھے آدمی کا اکرام کرنا(۲۸)۔

(۳۱) بیمار ہو تو عیادت کرنا(۲۹)۔

(۳۲) غائبانہ دعا کرنا(۳۰)۔

---

(۲۶) قال النبي ﷺ : لايدخل الجنة نمام [مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة، ۱: ۷۰، ح: ۱۰۵] آپ ﷺ نے فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۷) قال النبي ﷺ : من حمل علينا السلاح فليس منا [مسلم ، كتاب الإيمان ، باب قول النبي ﷺ : من غشنا فليس منا ، ۱: ۷۰، ح: ۱۰۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۸) قال النبي ﷺ : ما أكرم شاب شيخا لسِنِّه إلا قيض الله له من يكرمه عند سنه [ترمذي ، أبواب البر والصلة ، باب ماجاء في إجلال الكبير ، ۲ : ۲۲ ، ح : ۲۰۲۲] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی جوان کسی بوڑھے کا اُس کے بوڑھاپے کی وجہ سے اکرام کرتا ہے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے لیے ایسے شخص کو مقدر فرماتے ہیں جو اُس کی عمر زیادہ ہونے کے وقت اس کا اکرام کرے۔

(۲۹) قال النبي ﷺ : حق المسلم على المسلم ست ، (وعدَّ منها :) وإذامرض فعُدْه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) جب وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کر۔

(۳۰) قال النبي ﷺ : ما من عبد مسلم يدعو لأخيه بظهر الغيب؛ إلا قال الملك: ولك بمثل [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ۲: ۳۵۱، ح: ۲۷۳۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ کسی مسلمان بھائی کے لیے اُس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے، تو ایک فرشتہ کہتا ہے: اللہ تجھے بھی ایسا ہی عطا فرمائے۔

(۳۳) جنازے میں شریک ہونا[۳۱]۔

(۳۴) مغفرت کی دعا کرنا[۳۲]۔

(۳۵) مرنے کے بعد اُس کی خوبیوں کا تذکرہ کرنا[۳۳]۔

---

(۳۱) قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، (وعدَّ منها:) وإذا مات فاتبعه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) اور جب وہ مرجائے تو اُس کے جنازے کے پیچھے چلو۔

(۳۲) قال النبي ﷺ بعد مادفن أحدأصحابه: استغفروا لأخيكم واسألوا له التثبيت، فإنه الآن يسأل [أبوداود، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف، ۲: ۴۵۹، ح: ۳۲۲۱] آپ ﷺ نے ایک صحابی کی تدفین کے بعد فرمایا: اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اُس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیوں کہ اُس سے ابھی سوالات کیے جائیں گے۔

(۳۳) قال النبي ﷺ: اذكروا محاسن موتاكم [أبوداود، كتاب الأدب، باب في النهي عن سب الموتىٰ، ۲: ۶۷۱، ح: ۴۹۰۰] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مُردوں کی خوبیوں کا تذکرہ کرو۔

اجازت طلبی کے آداب

① کسی کی ملاقات کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کرنا۔

② اجازت طلبی سے پہلے سلام کرنا[1]۔

③ زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ اجازت طلب کرنا[2]۔

نوٹ: بھیجنے والے کے قاصد کے ساتھ آجانا بہ حکمِ اجازت ہے[3]۔

④ میانہ انداز میں دروازہ کھٹکھٹانا[4]۔

---

① فإن النبي ﷺ لما لم يحسن رجل الاستئذان عليه ، قال لخادمه : اخرجي إليه ، فإنه لا يحسن الاستئذان، فقولي له : فليقل : السلام عليكم، أأدخل ؟ [أبوداود، كتاب الأدب، باب في الاستيذان، ۲: ۷۰۳، ح: ۵۱۷۷] اللہ کے نبی ﷺ کے پاس کوئی شخص اچھے طریقے سے اجازت طلب نہ کرتا تو اپنی خادمہ سے فرماتے: اُس کے پاس جا، کہ وہ اچھے طریقے سے اجازت طلب نہیں کر رہا ہے، تو اُسے کہہ کہ: وہ اِس طرح کہے: السلام علیکم، کیا مَیں داخل ہو سکتا ہوں؟۔

② قال النبي ﷺ : إذا استأذن أحدكم ثلاثا، فلم يؤذن له فليرجع [بخاري، كتاب الاستيذان، باب التسليم والاستيذان ثلاثا، ۲: ۹۲۳، ح: ٦٢٤٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے، تو واپس لوٹ جائے۔

③ قال النبي ﷺ : إذا دعي أحدكم إلى طعام فجاء مع الرسول، فإن ذلك له إذن [أبوداود، كتاب الأدب، باب في الرجل يدعى أيكون ذلك إذنه، ۲: ۷۰۵، ح: ۵۱۹۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ چلا آئے، تو یہ اس کے لیے اجازت ہے۔

④ قد ورد: أن امرأة ذهبت إلى الإمام أحمد ،فدقت عليه الباب دقا شديدا، فخرج وهو يقول : هذا دق الشرط [الأرشيف ملتقى أهل الحديث، أدب الهاتف، للشيخ بكر أبوزيد، ۲۰: ۳٦۱] ایک عورت امام احمد بن حنبلؒ کے پاس کسی مسئلے کی دریافت کی غرض سے آئی، تو سختی سے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ باہر نکلے اور ارشاد فرمایا: یہ پولیس (وارنٹ) کا کھٹکھٹانا ہے۔

⑤ ایک مرتبہ دروازہ کھٹکھٹا کر تھوڑا انتظار کرنا۔[موسوعة الآداب الإسلامية]

⑥ اجازت خواہ کا اپنا تعارف کروانا اور ''مَیں مَیں'' نہ کہنا⑤۔

⑦ دروازے کے سوراخ سے نہ جھانکنا⑥۔

⑧ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے صراحتاً یا دلالۃً اطلاع کرنا⑦۔

⑨ دروازے کے بالکل سامنے کھڑا نہ رہنا⑧۔

---

⑤ فإن النبي ﷺ أتاه جابر، فدق عليه الباب، فقال من ذا؟ فقال جابر: أنا، فقال النبي ﷺ: أنا أنا، كأنه كرهها [بخاري، كتاب الاستيذان، باب إذا قال من ذا؟ فقال أنا، ٢: ٩٢٣، ح: ٦٢٥٠] آپ ﷺ کے پاس حضرت جابرؓ تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا: مَیں ہوں، تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: مَیں مَیں۔

⑥ قال سهل بن سعد: اطلع رجل من جحر في حجر النبي ﷺ ومع النبي ﷺ مدرىً يحك به رأسه، فقال: لو أعلم أنك تنتظر لطعنت به في عينك، إنما جعل الاستيذان من أجل البصر [بخاري، كتاب الاستيذان، باب الاستيذان من أجل البصر، ٢: ٩٢٢، ح: ٦٢٤١] حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: ایک شخص نے آپ ﷺ کے حجرۂ مبارکہ میں سوراخ سے جھانکا، اُس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس کے ذریعے آپ اپنا سر مبارک کھجلاتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تُو جھانک رہا تو مَیں یہ لکڑی تیری آنکھ میں گھونپ دیتا، اجازت طلبی تو نگاہوں (کی حفاظت) کے لیے ہی متعین کی گئی ہے۔

⑦ قالت زينب (امرأة عبدالله بن مسعود): كان عبدالله إذا دخل تنحنح وصوَّت [ابن ماجه، كتاب الطب، باب تعليق التمائم، ص: ٢٥٢، ح: ٣٥٣٠] حضرت زینبؓ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجۂ محترمہ) فرماتی ہیں: عبداللہ (بن مسعودؓ) جب (گھر میں) داخل ہوتے تو کھنکھارتے اور آواز نکالتے۔

⑧ قال عبد الله بن بسر: كان النبي ﷺ إذا أتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه، ولكن من ركنه الأيمن أو الأيسر [أبوداود، كتاب الأدب، باب كم مرة يسلم الرجل

⑩ نگاہیں پست رکھنا⑨۔

⑪ اجازت نہ ملنے پر واپس ہوجانا⑩۔

⑫ نابالغ بچوں کا فجر سے پہلے، ظہر کے وقت اور عشاء کے بعد اجازت لے کر داخل ہونا (بقیہ اوقات میں یہ بلا اجازت داخل ہوسکتے ہیں)⑪۔

❁❁❁❁❁

في الاستيذان ، ۲: ۷۰۵ ، ح : ٥١٨٦] حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کسی کے مکان پر تشریف لے جاتے تو بالکل دروازے کے سامنے نہ کھڑے رہتے؛ بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے رہتے۔

⑨ قال النبي ﷺ : إنما جعل الاستئذان من أجل البصر [بخاري، كتاب الاستيذان، باب الاستيذان من أجل البصر، ۲: ۹۲۲، ح:٦٢٤١] آپ ﷺ نے فرمایا: اجازت طلبی تو نگاہوں (کی حفاظت) کے لیے ہی متعین کی گئی ہے۔

⑩ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَاَزْكٰى لَكُمْ﴾ [النور:۲۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ، یہی تمھارے (دلوں کے) لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔

⑪ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ﴾ [النور: ٥٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جو غلام لونڈیاں تمھاری ملکیت میں ہیں اور تم میں سے جو بچے ابھی بلوغ تک نہیں پہنچے، ان کو چاہیے کہ وہ تین اوقات میں (تمھارے پاس آنے کے لیے) تم سے اجازت لیا کریں: نماز فجر سے پہلے، اور جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتار کر رکھا کرتے ہو، اور نماز عشاء کے بعد؛ یہ تین وقت تمھارے پردے کے ہیں۔

ملاقات اور مصافحے کے آداب

① ملاقات کے لیے آنے والے کو بغیر شدید مجبوری کے انکار نہ کرنا[1]۔

② اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی نیت سے ملاقات کے لیے جانا[2]۔

③ اجازت حاصل کرنے کے آداب پر اہتمام سے عمل کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: اجازت طلبی کے آداب)

④ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا[3]۔

---

① قال النبي ﷺ: وإن لزورك عليك حقا [بخاري، كتاب الأدب، باب حق الضيف، ٢: ٩٠٥، ح: ٦١٣٤]
آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے۔

② قال النبي ﷺ: إن رجلا زار أخا له في قرية أخرىٰ، فأرصد الله له علىٰ مدرجته ملكا، فلما أتىٰ عليه قال: أين تريد؟ قال: أريد أخاً لي في هذه القرية، قال: هل لك عليه من نعمة تربها؟ قال: لا، غير أني أحببته في الله عزوجل، قال: فإني رسول الله إليك، بإن الله قد أحبك كما أحببته فيه [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل الحب في الله سبحانه وتعالىٰ، ٢: ٣١٧، ح: ٢٥٦٧] آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے دوسرے گاؤں جا رہا تھا، کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیجا، جب فرشتہ اُس کے پاس پہنچا تو کہنے لگا: کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: میرا ایک (دینی) بھائی اِس بستی میں ہے اُس سے ملاقات کا ارادہ ہے، فرشتے نے کہا: کیا اُس پر تیرا کوئی احسان ہے جس کو تُو بڑھانا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں، بس بات اِتنی ہے کہ مَیں اُس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں، تو فرشتے نے کہا: مَیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قاصد بن کر تیری طرف آیا ہوں (تاکہ تجھے اِس بات کی خوش خبری دوں کہ:) اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھ سے محبت کرتے ہیں جیسا کہ تُو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے اُس سے محبت کرتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: تبسمك في وجه أخيك لك صدقة [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في صنائع المعروف، ٢: ١٧، ح: ١٩٥٦] آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے۔

۵ سلام کرنا[۴]۔

۶ مصافحہ کرنا[۵]۔

۷ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا[۶]۔

۸ سفر سے آنے کے بعد معانقہ کرنا[۷]۔

۹ بہ وقتِ ملاقات (سلام کے ساتھ) مصافحہ کرنا[۸]۔

۱۰ ملاقات میں حد تجاوزی نہ کرنا یعنی بہت کثرت سے ملاقات کے لیے آمدورفت نہ رکھنا[۹]۔

---

۴ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، قيل: ماهن يارسول الله؟ قال: إذا لقيته فسلم عليه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو اُس سے ملے تو اُس کو سلام کر۔

۵ قال النبي ﷺ: ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن يفترقا [أبوداود، كتاب الأدب، باب في المصافحة، ۲: ۷۰۸، ح: ۵۲۱۲] آپ ﷺ نے فرمایا: دو مسلمان آپس میں ملے اور مصافحہ کرے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن کی جدائیگی سے پہلے اُن کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۶ قال عبد الله بن مسعود: علمني النبي ﷺ وكفي بين كفيه التشهد [بخاري، كتاب الاستيذان، باب الأخذ باليدين، ۲: ۹۲۶، ح: ۶۲۶۵] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے تشہد سکھلائی اِس حال میں کہ میرا ہاتھ اللہ کے نبی ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔

۷ قال أنس: كان أصحاب النبي ﷺ إذا قدموا من سفر تعانقوا [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب الألف، باب من اسمه أحمد، ۱: ۳۷، ح: ۹۷] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: صحابۂ کرامؓ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو معانقہ کرتے۔

۸ دیکھیے حاشیہ نمبر: ۵

۹ قال النبي ﷺ: زُرْغِباً تزدَدْ حُباً [شعب الإيمان، كتاب حسن الخلق، باب في ترك الغضب إلخ،

(۱۱) صاحبِ خانہ جس جگہ کہے اُسی جگہ بیٹھنا۔[شرح شرعة الإسلام :۳۹۲]

(۱۲) گھر کی غیر محرم عورتوں سے نگاہ کی حفاظت کرنا(۱۰)۔

(۱۳) گھر کے مال ومتاع کو دیکھتے نہ رہنا۔[شرح شرعة الإسلام :۳۹۲]

(۱۴) صاحبِ خانہ کی آپسی باتوں کی طرف کان نہ دھرنا(۱۱)۔

(۱۵) اگر اُس کے گھر میں نماز پڑھنے کی نوبت آئے تو صاحبِ خانہ کی اجازت کے بغیر اُس کے گھر میں امامت نہ کروانا(۱۲)۔

(۱۶) واپسی پر صاحبِ خانہ سے اجازت لینا(۱۳)۔

۱۰: ۵۷۱، ح:۸۰۱۶] آپ ﷺ نے فرمایا: گاہے گاہے ملاقات کیا کرو، محبت میں اضافہ ہوگا۔

(۱۰) قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ [غافر:۱۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور اُن باتوں کو بھی جن کو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔

(۱۱) قال النبي ﷺ : من استمع إلیٰ حديث قوم وهم له كارهون ، صب في أذنيه الآنك [المعجم الكبير للطبراني، كتاب العين، باب عكرمة عن ابن عباس، ۱۱: ۳۴۴، ح:۱۱۹٦۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کی باتیں (چھپ کر) سنے حالاں کہ وہ لوگ اُس کو ناپسند کر رہے ہوں، تو اُس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

(۱۲) قال النبي ﷺ : من زار قوما في بيتهم فلا يؤمهم ، وليؤمهم رجل منهم [أبوداود، كتاب الصلاة، باب إمامة الزائر، ۱: ۸۸، ح:۵۹٦] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی کے گھر ملاقات کے لیے جائے تو اُن کی امامت نہ کرائے، اور گھر والوں میں سے ہی کوئی امامت کرائے۔

(۱۳) قال النبي ﷺ : إذا زار أحدكم أخاه فجلس عنده فلا يقومن حتی يستأذن [الأحاديث المختارة، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، ۱۳: ۱۴۷، ح: ۲۳٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے جائے، تو اُس کی اجازت کے بغیر نہ اٹھے۔

موبائل کے متعلق آداب

رابطہ کنندہ کے آداب

① اولاً سلام کرنا[1]۔

② فون کرنے والے کا خود اپنی پہچان کروانا۔[موسوعة الآداب الإسلامية: ٨٤٠]

③ بلاوجہ گھنٹی بجا کر کسی کو پریشان نہ کرنا[2]۔

④ اگر فون نہ اٹھایا جائے تو تین مرتبہ سے زیادہ رابطہ (miss call) نہ کرنا[3]۔

رابطہ کیے جانے والے کے آداب

① گھنٹی بجنے پر جواب دینا۔(ٹیلی فون کے آداب ومسائل، مؤلفہ: مولانا مرغوب صاحب لاجپوری مدظلہ:۱۹)

② بلا اشد ضرورت عورت کا فون پر جواب نہ دینا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: السلام قبل الكلام [ترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب السلام قبل الكلام، ٢: ٩٩، ح:٢٦٩٩] آپ ﷺ نے فرمایا: بات سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

② قال النبي ﷺ: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده [بخاري، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون، ١: ٦، ح: ١٠] آپ ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے لوگ محفوظ رہے۔

③ قال النبيﷺ:إذا استأذن أحدكم ثلاثا فلم يؤذن له فليرجع [بخاري،كتاب الاستيذان، باب التسليم والاستيذان ثلاثا، ٢: ٩٢٣،ح:٦٢٤٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جائے۔

④ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ﴾ [الأحزاب:٣٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لہٰذا تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص

③ سلام کے بعد فوراً سامنے والے شخص کا تعارف حاصل کرنا۔ (جیسا کہ آپ ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹانے والے سے پوچھا مَنْ؟ یعنی کون ہے؟)

فون کے عمومی آداب

① بلاضرورت لمبی بات نہ کرنا[⑤]۔

② موسیقی والی گھنٹی نہ رکھنا[⑥]۔

③ فون کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنا۔ [موسوعة الآداب الإسلامية: ٨٤٦]

④ بچوں کو موبائل کے استعمال سے دور رکھنا۔ [موسوعة الآداب الإسلامية: ٨٤٨]

⑤ فون کو اِس طرح استعمال نہ کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ [موسوعة الآداب الإسلامية: ٨٤٩]

⑥ موبائل پر زور زور سے باتیں نہ کرنا[⑦]۔

⬅ بے جا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے؛ (بلکہ روکھا انداز اختیار کرو)۔

⑤ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [المؤمنون:٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ فلاح یاب مؤمنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اور جو لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

⑥ قال ابن مسعود: الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع [سنن كبرىٰ للبيهقي، كتاب جماع أبواب من تجوز شهادته، باب الرجل يغني فيتخذ الغناء صناعة إلخ، ١٠: ٣٧٧، ح: ٢١٠٠٧] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: گانا دل میں نفاق اسی طرح بڑھاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ﴾ [لقمان:١٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنی آواز آہستہ رکھو۔

⑦ مسجد میں داخل ہوتے وقت فون کو بند کر دینا۔

⑧ دو آدمیوں کی باتوں کو اُن کی اجازت کے بغیر تیسرے آدمی کا کان لگا کر یا کسی اَور طریقے سے نہ سننا[8]۔

⑧ قال النبي ﷺ: من استمع إلى حديث قوم وهم له كارهون، صب في أذنيه الآنك [المعجم الكبير للطبراني، كتاب العين، باب عكرمة عن ابن عباس، ١١: ٣٤٤، ح: ١١٩٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کی باتیں (چھپ کر) سنے حالاں کہ وہ لوگ اُس کو ناپسند کر رہے ہوں، تو اُس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

مہمانی کے آداب

میزبان سے متعلق آداب

① مہمان کا استقبال کرنا①۔

② مہمان کی مہمان نوازی اُس کا حق سمجھ کر کرنا②۔

③ صاحبِ خانہ کا مہمان کی از خود خدمت کرنا③۔

④ مہمان کے خاطر اپنی بساط سے زیادہ تکلُّف میں نہ پڑنا۔[شرح شرعة الاسلام: ٣٨٧]

⑤ مہمان جب تک رہے اُس سے اچھا سلوک کرنا۔[شرح شرعة الاسلام: ٣٨٦]

⑥ مہمان کو الوداع کرنے کے لیے گھر کے دروازے تک جانا④۔

---

① قال النبي ﷺ لفاطمة : مرحبا بابنتي [بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١: ٥١٢، ح: ٣٦٢٣] آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی تشریف آوری پر فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید۔

② قال النبي ﷺ : وإن لزورك عليك حقا [بخاري، كتاب الأدب، باب حق الضيف، ٢: ٩٠٥، ح: ٦١٣٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔

③ كما قام إبراهيم ؑ بخدمة الأضياف بنفسه: جیسا کہ حضرت ابراہیم ؑ نے خود اپنے مہمانوں کی خدمت کی تھی، (پورا واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے)۔

④ قال النبي ﷺ : إن من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار [ابن ماجة، كتاب الأطعمة، باب الضيافة، ص: ٢٤٠، ح: ٣٣٥٨] آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مسنون طریقہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کے ساتھ رخصت کرنے کے لیے (کم از کم) گھر کے دروازے تک جائے۔

مہمان سے متعلق آداب

(۱) میزبان کی دعوت قبول کرنا[۵]۔

(۲) اجازت اور ملاقات کے آداب کی رعایت کرنا۔ (دیکھیے: اجازت طلبی کے آداب)

(۳) کھانے پینے کے آداب کی رعایت کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: کھانے پینے کے آداب)

(۴) میزبان پر بوجھ نہ بننا[۶]۔

(۵) میزبان کے گھر میں اپنے بچوں کو مطلق العنان (یعنی آزاد کہ جس سے میزبان اور اُس کے گھر والوں اور گھر کی اشیاء کو نقصان پہنچائے) نہ چھوڑنا[۷]۔

(۶) مہمان نوازی پر میزبان کا شکریہ ادا کرنا[۸]۔

---

۵ قال النبي ﷺ: حق المسلم على المسلم ست، (وعدَّ منهم:) وإذا دعاك فأجبه [مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۲: ۲۱۳، ح: ۲۱۶۲] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) جب وہ تجھے دعوت دے تو تُو قبول کر۔

۶ قال النبي ﷺ: ولا يحل له أن يثوي عنده حتى يحرجه [بخاري، كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه، ۲: ۹۰۶، ح: ۶۱۳۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اُس کے پاس اِتنا ٹھہرے کہ اُس کو حرج میں ڈال دے۔

۷ قال النبي ﷺ: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده [بخاري، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون، ۱: ۶، ح: ۱۰] آپ ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے لوگ محفوظ رہے۔

۸ قال النبي ﷺ: من لم يشكر الناس لم يشكر الله [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في الشكر لمن أحسن إليك، ۲: ۱۷، ح: ۱۹۵۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اُس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر نہ کیا۔

مجلس کے آداب

① اچھی نیت سے مجلس میں شریک ہونا۔[موسوعة الآداب الإسلامية:٧٥٤]

② صالحین ہی کی مجلس میں شریک ہونا①۔

③ غیر شرعی مجالس میں شرکت نہ کرنا②۔

④ اپنے دشمنوں کی مجلس میں شریک نہ ہونا۔[موسوعة الآداب الإسلامية: ٧٥٥]

⑤ عام گزرگاہوں پر بیٹھنے سے احتراز کرنا③۔

⑥ بے فائدہ مجلسوں سے بالخصوص عشاء کے بعد مجلس لگانے سے احتراز کرنا④۔

⑦ مجلس میں پہنچے اور حاضرین کسی کام میں مشغول نہ ہو تو اُن کو سلام کرنا⑤۔

---

① قال النبي ﷺ : مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير [بخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب المسك، ٢: ٨٣٠، ح:٥٥٣٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔

② قال النبي ﷺ : من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يجلس علىٰ مائدة يدار عليها الخمر [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في دخول الحمام، ٢: ١٠٧، ح: ٢٨٠١] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دَور چلتا ہو۔

③ قال النبي ﷺ : إياكم والجلوس على الطرقات [بخاري، كتاب المظالم، باب أفنية الدور والجلوس فيها، ١: ٣٣٣، ح:٢٤٦٥] آپ ﷺ نے فرمایا: راستے میں مجلس لگانے سے احتراز کرو۔

④ قال أبوبرزة : أن النبي ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها [بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب مايكره من النوم قبل العشاء، ١: ٨٠، ح:٥٦٨] حضرت ابو برزہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

⑤ قال النبي ﷺ : إذا انتهىٰ أحدكم إلى المجلس فليسلم [أبوداود، كتاب الأدب،

⑧ مجلس میں آنے والے کے لیے جگہ کرنا[6]۔

⑨ مجلس میں جوتے اتار کر بیٹھنا[7]۔

⑩ مجلس میں جہاں جگہ ہو وہیں بیٹھ جانا[8]۔

⑪ مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان بغیر اجازت کے نہ بیٹھنا[9]۔

⑫ حلقے کے درمیان میں نہ بیٹھنا[10]۔

باب في السلام إذا قام من المجلس، ۲ : ۷۰۷ ، ح : ۵۲۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے۔

[6] قـال الله سبحـانه وتعالى : ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَـكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَـكُمْ﴾ [المجادلة:۱۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کے لیے گنجائش پیدا کرو تو گنجائش پیدا کر دیا کرو، اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمھارے لیے وسعت پیدا کرے گا۔

[7] قال ابن عباس : من السنة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه فيضعهما بجنبه [أبوداود، كتاب اللباس، باب في الانتعال، ۲: ۸۷۰، ح: ٤١٣٨] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: یہ سنت طریقہ ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنی (بائیں) طرف رکھ لے۔

[8] قال النبي ﷺ : إذا انتهى أحدكم إلى المجلس فإن وسع له فليجلس؛ وإلا فلينظر إلى أوسع مكان يراه فليجلس فيه [جمع الوسائل، باب ماجاء في تواضع رسول الله ﷺ ، ۲: ٤٩٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو اگر اُس کے لیے کشادگی کی گئی تو وہاں بیٹھے؛ ورنہ کسی اَور جگہ پر بیٹھ جائے۔

[9] قال النبي ﷺ : لا يجلس بين رجلين إلا بإذنهما [أبوداود ، كتاب الأدب ، باب في الرجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما، ۲: ٦٦٥، ح: ٤٨٤٤] آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان اُن کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

[10] قال حذيفة : أن رسول الله ﷺ لعن من جلس وسط الحلقة [أبوداود ، كتاب الأدب ،

⑬ مجلس میں کسی شخص کو اُس کی جگہ سے اٹھا کر اُس کی جگہ نہ بیٹھنا[11]۔

نوٹ: جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھنے کے بعد دوبارہ آئے تو وہ اُس جگہ کا زیادہ حق دار ہے[12]۔

نوٹ: بہتر یہ ہے کہ جاتے وقت کوئی علامت مثلاً: رومال، قلم وغیرہ رکھ کر جائے۔

(حدیث کے اصلاحی مضامین ۱۰: ۲۴۶)

⑭ دھوپ اور سایے کے درمیان میں نہ بیٹھنا[13]۔

⑮ ستر کھلنے کی ہیئت میں نہ بیٹھنا[14]۔

⬅ باب الجلوس وسط الحلق، ۲: ٦٦٤، ح: ٤٨٢٦] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حلقے کے درمیان میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

⑪ قال النبي ﷺ : لا يقيمن أحدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه [مسلم، كتاب السلام، باب تحريم إقامة الإنسان إلخ، ۲: ۲۱۷، ح: ۲۱۷۷] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص دوسرے شخص کو اُس کی جگہ سے نہ اٹھائے، کہ پھر اُس جگہ خود بیٹھ جائے۔

⑫ قال النبي ﷺ : الرجل أحق بمجلسه، وإن خرج لحاجته ثم عاد فهو أحق بمجلسه [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء إذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع فهو أحق به، ۲: ۱۰٤، ح: ۲۷۵۱] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر وہ کسی ضرورت سے باہر نکلے پھر لوٹ کر آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

⑬ لأن النبي ﷺ نهى أن يجلس بين الضح والظل، وقال : مجلس الشيطان [مسند أحمد، مسند المكيين، حديث رجل من أصحاب النبي ﷺ، ۲٤: ۱٤۷، ح: ۱٥٤۲۱] آپ ﷺ نے دھوپ اور سایے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا کہ: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

⑭ قال جابر: أن رسول الله ﷺ نهى أن يحتبي في ثوب واحد كاشفا عن فرجه [مسلم، كتاب السلام، باب النهي عن اشتمال الصماء والاحتباء إلخ، ۲: ۱۹۸، ح: ۲۰۹۹] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اِس بات سے منع فرمایا ہے کہ، اپنے اوپر اِس طرح ایک ہی کپڑا لپیٹے کہ جس سے شرمگاہ کھل جائے۔

(۱۶) حلقہ بنا کر اور مل مل کر بیٹھنا(۱۵)۔

(۱۷) ادب اور تواضع کے ساتھ بیٹھنا(۱۶)۔

(۱۸) کسی ہم نشین کی طرف پیر نہ پھیلانا(۱۷)۔

(۱۹) مجلس میں بہ کثرت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر، درود شریف اور استغفار کرنا(۱۸)۔

---

(۱۵) قال أبو واقد الليثي: أن رسول الله ﷺ بينما هو جالس في المسجد والناس معه، إذ أقبل ثلاثة نفر، فأقبل اثنان إلى رسول الله ﷺ وذهب واحد، قال: فوقفا على رسول الله ﷺ، فأما أحدهما فرأى فرجة في الحلقة فجلس فيها، وأما الآخر فجلس خلفهم، وأما الثالث فأدبر ذاهبا؛ فلما فرغ رسول الله ﷺ قال: ألا أخبركم عن النفر الثلاثة! أما أحدهم: فأوى إلى الله فآواه الله، وأما الاخر: فاستحيا فاستحيا الله منه، وأما الآخر فأعرض فأعرض الله عنه [بخاري، كتاب العلم، باب من قعد حيث ينتهي بالمجلس ومن رأى فرجة في الحلقة فجلس فيها، ۱: ۱۵، ح: ٦٦] حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ مسجد میں کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ تین شخص حاضر ہوئے، پھر دو تو حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا، پھر وہ دونوں مجلس کے کنارے کھڑے رہے، اُن میں سے ایک نے حلقے کے درمیان خالی جگہ دیکھی تو وہاں جا کر بیٹھ گیا، اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھ گیا، اور تیسرا چلا گیا، تو مجلس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو تین شخصوں کے متعلق نہ بتلاؤں! اُن میں سے ایک شخص نے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف ٹھکانا پکڑا، لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس کو ٹھکانا دیا، اور دوسرے نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے شرم کی پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھی اُس سے شرم کی، اور تیسرے نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بے رخی برتی چناں چہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھی اُس سے اعراض کیا۔

(۱۶) قال النبي ﷺ: أجلس كما يجلس العبد [شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المطاعم والمشارب، باب أكل اللحم، ۸: ۱۱۶، ح: ۵۵۷۲] آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے۔

(۱۷) قال أنس بن مالك: لم ير (النبي ﷺ) مقدما ركبتيه بين يدي جليس له [ترمذي، أبواب صفة القيامة، باب، ۲: ۷۵، ح: ۲۴۹۰] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کو اپنے کسی ہم نشین کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۱۸) قال النبي ﷺ: ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه؛ إلا قاموا عن

(۲۰) ایک ہی مجلس میں بار بار آپ ﷺ کا نامِ مبارک آئے تو ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا۔ (فضائلِ اعمال، فضائلِ درود شریف، چوتھی فصل، فوائد متفرقہ، ص: ۷۲۵، ۷۲۶)

(۲۱) جس کسی سے بات کرنی ہو تو اُس کی طرف متوجہ ہو کر بات کرنا[19]۔

(۲۲) تین شخصوں کی موجودگی میں ایک آدمی کو چھوڑ کر دو آدمیوں کا آپس میں سرگوشی نہ کرنا[20]۔

(۲۳) دو آدمیوں کی آپسی گفتگو پر کان نہ لگانا[21]۔

مثل جيفة حمار وكان عليهم حسرة [أبوداود، كتاب الأدب، باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله سبحانه وتعالى، ۲: ٦٦٦، ح: ٤٨٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ مجلس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کیے بغیر کھڑے ہوتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے مردار گدھے کے پاس سے کھڑے ہوئے، اور یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لیے باعثِ حسرت ہوگی۔

[19] قال هند بن أبي هالة: إذا التفت التفت جميعا [شمائل ترمذی، باب صفة النبي ﷺ، ص: ٤٦، ح: ٧] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ (آپ ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: جب (بات کرتے ہوئے) کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے طور پر متوجہ ہوتے۔

[20] قال النبي ﷺ: إذا كنتم ثلاثة فلا يتناجىٰ رجلان دون الآخر، حتى تختلطوا بالناس؛ أجل أن يحزنه [بخاري، كتاب الاستيذان، باب إذا كانوا أكثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارة والمناجاة، ۲: ۹۳۱، ح: ٦٢٩٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرے، یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل جاؤ؛ تاکہ اُس کے لیے باعثِ رنج نہ ہو۔

[21] قال النبي ﷺ: من استمع إلىٰ حديث قوم وهم له كارهون أو يفرون منه، صب في أذنيه الآنك يوم القيامة [بخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه، ۲: ۱۰۴۲، ح: ۷۰۴۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی آپسی گفتگو کو سنے اور وہ لوگ ناپسند کرتے ہوں یا اُس سے بھاگتے ہوں، تو اُس شخص کے کان میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا یا جائے گا۔

۲۴ اپنی اولاد کی مرغوب وپسندیدہ چیزوں کا ذکر مجلس میں نہ کرنا۔[الأدب في الدين:۸۸]

۲۵ جھگڑا، شور وشغب اور چیخ وپکار نہ کرنا۔[موسوعة الآداب الإسلامية:۷۶۳]

۲۶ بہت زیادہ نہ ہنسنا[۴۲]۔

۲۷ مجلس میں موجود لوگوں میں سے کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا۔[الأدب في الدين:۸۸]

۲۸ جب کسی میں اچھائی دیکھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اُس چیز کو طلب کرنا، اور جب کوئی برائی دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہوئے اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کو سپرد کر دینا، اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرنا۔[الأدب في الدين:۸۵]

۲۹ اہلِ مجلس کے پاس موجود چیزوں کی طمع نہ کرنا۔[أيضاً]

۳۰ اہلِ مجلس کے سامنے اپنی بڑائی نہ جتلانا۔[أيضاً]

۳۱ اُن سے اِس بات کی توقع نہ رکھنا کہ وہ غائبانہ بھی وہی معاملہ کریں جو رُو بہ رُو میں کرتے ہیں۔[أيضاً]

۳۲ دورانِ مجلس انگوٹھی وغیرہ سے نہ کھیلنا۔[الأدب في الدين:۸۷]

۳۳ دورانِ مجلس دانتوں کا خلال نہ کرنا۔[أيضاً]

۳۴ ناک میں انگلی نہ ڈالنا۔[أيضاً]

۳۵ بہ کثرت انگڑائی اور جمائی نہ لینا۔[أيضاً]

---

[۴۲] قال النبي ﷺ: لاتكثروا الضحك؛ فإن كثرة الضحك تميت القلب [ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الحزن والبكاء، ص:۳۰۹، ح:۴۱۹۳] آپ ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ مت ہنسو؛ اِس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(۳۶) مجلس کے اختتام پر یہ دعا پڑھنا: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ[۴۳]۔

(۳۷) واپسی کے وقت اہلِ مجلس کو سلام کرنا[۴۴]۔

(۳۸) مجلس کی امانت والی (رازدارانہ) باتیں کسی پر ظاہر نہ کرنا[۴۵]۔

---

[۴۳] قال النبي ﷺ : من جلس في مجلس فكثر فيه لغطه ، فقال قبل أن يقوم من مجلسه ذلك : "سبحانك اللّٰهُمَّ وبحمدك ، أشهد أن لا إله إلا أنت ، أستغفرك وأتوب إليك"؛ إلا غفر له ما كان في مجلسه ذلك [ترمذي ، أبواب الدعوات ، باب مايقول إذا قام من مجلسه ، ۲: ۱۸۱، ح :۳۴۳۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اُس میں بہت شور وغل ہوا، یعنی اِدھر اُدھر کی فضول باتیں ہوئیں، پس اُس نے اپنی اُس مجلس سے اٹھنے سے پہلے کہا: سبحانك اللّٰهُمَّ إلخ ،اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مَیں گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ تو اُس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اُس سے اُس مجلس میں سرزد ہوئے ہیں۔

[۴۴] قال النبي ﷺ : إذا انتهى أحدكم إلى المجلس فليسلم، فإذا أراد أن يقوم فليسلم؛ فليست الأولى بأحق من الآخرة [أبوداود، كتاب الأدب، باب في السلام إذا قام من المجلس، ۲: ۷۰۷، ح: ۵۲۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے، پھر جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ سلام کرے؛ اِس لیے کہ پہلا سلام، آخری سلام سے زیادہ اولیٰ نہیں ہے (یعنی کوئی ادنیٰ نہیں ہے)۔

[۴۵] قال النبي ﷺ : المجالس بالأمانة [أبوداود، كتاب الأدب ، باب في نقل الحديث ، ۲ : ۶۶۸ ، ح: ۴۸۶۹] آپ ﷺ نے فرمایا: مجلس (کی باتیں) امانت ہوتی ہیں۔

(۳۹) کسی مجلس سے گزرتے وقت (جب کہ وہ کسی اہم کام میں منہمک نہ ہوں) اُن کو سلام کرنا[۴۱]۔

(۴۰) مسلمانوں اور غیر مسلموں کی مشترکہ مجلس ہو تب بھی سلام کرنا (البتہ نیت فقط مسلمانوں کی کرنا)[۴۲]۔

---

(۴۱) قال النبي ﷺ : يسلم الراكب على الماشي، والماشي على القاعد، والقليل على الكثير [بخاري، كتاب الاستيذان باب يسلم الراكب على الماشي، ۲: ۹۳۱، ح: ٦٢٣٢] آپ ﷺ نے فرمایا: سوار آدمی پیدل چلنے والے پر، اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں پر سلام کرے۔

(۴۲) قال أسامة بن زيد (في حديث طويل) : حتیٰ مر (أي النبي ﷺ) بمجلس ، فيه أخلاط من المسلمين والمشركين وعبدة الأوثان واليهود .... فسلم عليه النبي ﷺ [بخاري ، كتاب الاستيذان ، باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ۲ : ۹۲٤ ، ح : ٦٢٥٤] حضرت اسامہ بن زیدؓ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا گزر ایک ایسی مجلس سے ہوا جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہود سبھی تھے، تو آپ ﷺ نے اُن کو سلام کیا۔

مزاح ودل لگی کے آداب

(۱) مزاح میں حد تجاوزی نہ کرنا①۔

(۲) بہت زیادہ ہنسنے سے بچنا②۔

(۳) جن کو مزاح پسند نہ ہو اُن سے مزاح نہ کرنا۔[موسوعة الآداب الإسلامية:٧٦٧]

(۴) سنجیدہ مجالس (مثلاً: سلاطین، علما، قُضاۃ وغیرہم کی مجالس) میں مزاح نہ کرنا۔[أيضاً]

(۵) مزاح کے دوران محرماتِ شرعیہ۔مثلاً: مال چھپانا، جھوٹ بولنا، تحقیر کرنا وغیرہ۔سے بچنا③۔

---

① قال النبي ﷺ: لاتمار أخاك ولاتمازحه (مزاحا يفضي إلى إيذائه من هتك العرض ونحوه) [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في المراء، ۲: ۲۰، ح:۱۹۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور اس سے مذاق بھی نہ کرو، (یعنی ایسا مذاق جس سے اس کو تکلیف پہنچے یا بے عزتی یا سُبکی ہو)۔

② قال النبي ﷺ : لاتكثروا الضحك ؛ فإن كثرة الضحك تميت القلب [ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الحزن والبكاء، ص:۳۰۹، ح: ٤١٩٣] آپ ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ مت ہنسو؛ اِس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ : لايأخذن أحدكم متاع أخيه لاعبا ولاجدا [أبوداود، كتاب الأدب، باب من يأخذ الشيء من المزاح، ۲: ۶۸۳، ح:۵۰۰۳] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا سامان (اس کی اجازت کے بغیر) نہ لے، نہ مزاح کے طور پر نہ سنجیدگی کے طور پر۔

قال النبي ﷺ : لاتمار أخاك ولاتمازحه (مزاحا يفضي إلى إيذائه من هتك العرض ونحوه) [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في المراء، ۲: ۲۰، ح:۱۹۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور اس سے مذاق بھی نہ کرو، (یعنی ایسی مذاق جس سے اس کو تکلیف پہنچے یا بے عزتی یا سُبکی ہو)۔

⑥ ہاتھ کے اشارے سے اور برے الفاظ سے-جو نزاع کا باعث بنے- مزاح نہ کرنا④-

⑦ جب کسی کو خوشی کی حالت میں یا ہنستا ہوا دیکھے تو یہ دعا دینا: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ⑤-

④ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَـقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا﴾ [الإسراء:٥٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور میرے (مؤمن) بندوں سے کہہ دو کہ: وہی بات کہا کریں جو بہترین ہو، درحقیقت شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے، شیطان یقینی طور پر انسان کا کھلا دشمن ہے۔

⑤ فدخل (عمر) والنبي ﷺ يضحك، فقال: أَضحك الله سنك [بخاري، كتاب الأدب، باب التبسم والضحك،٢: ٨٩٩،ح:٦٠٨٥] (هو دعاء بالسرور، الذي هو لازم السرور، لادعاء بالضحك، قس) [حاشية حديث] (ایک طویل واقعہ کے ذیل میں ہے:) حضرت عمرؓ (اُس حجرے میں جس میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے) داخل ہوئے، تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا (خوش) رکھے۔

گفتگو کے آداب

① بلاضرورت گفتگو نہ کرنا[1]۔

② فضول گفتگو سے اپنے آپ کو خوب بچانا[2]۔

③ ضرورت سے زیادہ گفتگو نہ کرنا[3]۔

④ گفتگو کرنے اور پوچھنے پر بڑے آدمی کا آغاز کرنا[4]۔

⑤ اچھی بات کہنا؛ ورنہ خاموش رہنا[5]۔

---

① قال هند بن أبي هالة: كان رسول الله ﷺ ...... لا يتكلم في غير حاجة [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص: ١٤٧، ح: ٢٢٨] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ بلاضرورت بات نہ کرتے تھے۔

② قال النبي ﷺ: من حسن إسلام المرء تركه مالا يعنيه [ترمذي، أبواب الزهد، باب، ٢: ٥٨، ح: ٢٣١٧] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔

③ قال هند بن أبي هالة: كلامه فصل، لافضول ولاتقصير [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص: ١٤٧، ح: ٢٢٨] ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا کلام نہ مقصد سے زائد ہوتا تھا نہ حد درجہ کم۔

④ قد ورد في حديث طويل: فقال له النبي ﷺ: كبر الكبر، قال يحيىٰ: يعني لَيلِ الكلام الأكبر [بخاري، كتاب الأدب، باب إكرام الكبير ويبدأ الأكبر بالكلام والسوال، ٢: ٩٠٧، ح: ٦١٤٣] ایک طویل حدیث میں (جس میں چھوٹے بھائی نے بات کی ابتدا کی، تو اُس کو روکتے ہوئے) اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: بڑے کو آگے کرو۔ حضرت یحییٰ بن سعید (راوی) فرماتے ہیں: یعنی بات کا حق دار بڑا آدمی ہے۔

⑤ قال النبي ﷺ: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت [بخاري، كتاب الأدب، باب إكرام الضيف، ٢: ٩٠٦، ح: ٦١٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے

⑥ پوری طرح متوجہ ہو کر گفتگو کرنا[6]۔

⑦ گفتگو جلدی جلدی نہ کرنا؛ بلکہ واضح اور صاف گفتگو کرنا[7]۔

⑧ مشکل مضمون کو تین مرتبہ دہرانا[8]۔

⑨ کبھی کبھی گفتگو کے دوران ہاتھوں کو حرکت دینا[9]۔

⑩ ہاتھ سے بہ کثرت اشارے نہ کرنا۔[الأدب في الدين :۸۸]

⬅ دن پر ایمان رکھتا ہو چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے؛ ورنہ خاموش رہے۔

⑥ قال علي : إذا التفت (رسول الله ﷺ) التفت معا [شمائل ترمذي،باب ماجاء في خلق رسول الله ﷺ ، ص: ۴۲، ح: ٦] حضرت علیؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے بدن سے متوجہ ہوتے تھے، (صرف گردن نہیں گھماتے تھے، اس سے لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے)۔

⑦ قالت عائشة : ما كان رسول الله ﷺ يسرد كسردكم هذا، ولكنه كان يتكلم بكلام بيّن فصل، يحفظه من جلس إليه [شمائل ترمذي ، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص: ۱۴٦، ح: ۲۲٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: نبی ﷺ کی گفتگو آپ لوگوں کی طرح لگاتار (جلدی جلدی) نہیں ہوتی تھی؛ بلکہ آپ ﷺ صاف واضح گفتگو فرماتے تھے، جس کو آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والا اچھی طرح سے محفوظ کر لے۔

⑧ قال أنس بن مالك :كان رسول الله ﷺ يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ ، ص:۱۴٦،ح:۲۲۷] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ (کبھی) کلام کو تین مرتبہ دوہراتے تھے؛ تاکہ آپ ﷺ کی بات اچھی طرح سمجھ لی جائے۔

⑨ قال هند بن أبي هالة : إذا أشار أشار بكفه كلها [شمائل ترمذي،باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ ، ص:۱۴۷،ح:۲۲۸] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ (دورانِ کلام) اشارہ فرماتے تو اپنی پوری ہتھیلی سے اشارہ فرماتے۔

⑪ گفتگو کے دوران کبھی کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصے پر مارنا⑩۔

⑫ تعجب کے وقت تکبیر اور تسبیح کہنا⑪۔

⑬ اپنی دلیل سوچ سمجھ کر بیان کرنا۔[الأدب في الدين :۸۸]

⑭ متکبرین کی طرح حروف کاٹ کاٹ کر نہ بولنا⑫۔

⑮ اگر غصے کی حالت میں ہو تو غصہ کافور ہو جانے کے بعد بات کرنا۔
[الأدب في الدين :۸۸]

⑯ سچ بولنا اور جھوٹ سے مکمل احتراز کرنا⑬۔

---

⑩ قال هند بن أبي هالة: .... وإذا تحدث اتصل بها، وضرب براحته اليمنى بطن إبهامه اليسرى [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص:۱۴۷، ح: ۲۲۸] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب بات فرماتے تو ہتھیلی کو ملا لیتے اور اپنے بائیں انگوٹھے کے باطن پر اپنی داہنی ہتھیلی کو مارتے۔

⑪ کما ورد: .... وقال عمر: قلت للنبي ﷺ: أطلقت نساءك ؟ قال : لا ، قلت : الله أكبر [بخاري، كتاب الأدب، باب التكبير والتسبيح عند التعجب، ۲: ۹۱۸، ح: ۶۲۱۸] حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ: کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تو میں نے کہا: الله أكبر۔

⑫ قال هند بن أبي هالة : (كان النبي ﷺ) يفتتح الكلام ويختمه بأشداقه [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص:۱۴۷، ح: ۲۲۸] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ گفتگو شروع فرماتے اور گفتگو ختم فرماتے اپنی باچھوں سے (یعنی منہ بھر کر گفتگو فرماتے تھے، نوک زبان سے کٹے ہوئے الفاظ نہیں بولتے تھے)۔

⑬ قال النبيُّ ﷺ : عليكم بالصدق، فإن الصدق يهدي إلى البر، وإن البر

⑰ فاسق کی تعریف نہ کرنا[14]۔

⑱ گفتگو میں سختی اور کسی کی تذلیل سے بچنا[15]۔

➡ يهدي إلى الجنة، وما يزال الرجل يصدق ويتحري الصدق حتى يكتب عند الله صِدِّيقا؛ وإياكم والكذب، فإن الكذب يهدي إلى الفجور، وإن الفجور يهدي إلى النار، وما يزال العبد يكذب ويتحري الكذب حتىٰ يكتب عند الله كذَّابا [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في الصدق والكذب، ۲: ۱۸، ح:۱۹۷۱] آپ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنے کو لازم پکڑو؛ اِس لیے کہ سچ بولنا نیک کاموں کی راہ دکھاتا ہے، اور نیک کام جنت میں پہنچاتے ہیں، اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کاوش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے بچو؛ اِس لیے کہ جھوٹ بولنا بدکاریوں کی راہ دکھاتا ہے، اور بدکاریاں دوزخ میں پہنچاتی ہیں، اور بندہ برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی بہانہ جوئی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک مہا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

⑭ قال النبيُّ ﷺ : إذا مدح الفاسق غضب الرب، واهتز له العرش [شعب الإيمان للبيهقي، كتاب حفظ اللسان عما لا يحتاج إليه، ٦: ٥١١، ح: ٤٥٤٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اور عرش کانپنے لگتا ہے۔

⑮ قال هند بن أبي هالة : (كان النبي ﷺ) ليس بالجافي ولا المهين [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ ، ص: ١٤٧، ح: ٢٢٨] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نہ سخت مزاج تھے نہ رسوا کرنے والے۔

معززین وشُرَفا کے آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے عاجزی اور اُس کی عظمت ملحوظ رکھنے میں اپنی پوری توجہ صَرف کرنا۔[الأدب في الدين :٧٨]

② اپنے عُلوِّ نسب پر بھروسہ نہ کیے رہنا①۔

③ اپنے شرف وعزت کی حفاظت کرنا۔[الأدب في الدين :٧٨]

④ اپنی حیثیت سے تجاوز نہ کرنا۔[أيضاً]

⑤ نسب میں اپنے سے کم درجے والے کے ساتھ اختلاط ومیل جول رکھنا۔[أيضاً]

⑥ اہلِ دین، فُقہا اور قرائے قرآن کی صحبت اختیار کرنا۔[أيضاً]

⑦ اہلِ علم کی قدردانی کرنا چاہے علم میں اُس سے کم ہو۔[أيضاً]

⑧ اپنے ہم نشینوں کا اکرام کرنا۔[الأدب في الدين :٧٩]

⑨ کمزوروں پر رحم کرنا۔[أيضاً]

⑩ پڑوسی کی مدد کرنا۔[أيضاً]

⑪ اپنے اخلاق کو درست کرنے کی فکر کرنا۔[الأدب في الدين :٧٨]

⑫ بات چیت اور غصے کے وقت اپنی زبان کی حفاظت کرنا۔[أيضاً]

---

① قال النبي ﷺ : يافاطمة ! أنقذي نفسك من النار ؛ فإني لاأملك لكم من الله شيئا [مسلم، كتاب الإيمان، باب قول الله سبحانه وتعالىٰ وأنذر عشيرتك، ١: ١١٤، ح: ٢٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچا، مَیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے تمھارے کچھ بھی کام نہیں آسکتا۔

مالدار کے آداب

① مسلسل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا۔[الأدب في الدين :٥٠]

② مال کو حصولِ ثواب کا ذریعہ بنانا۔[أيضاً]

③ مال پر بھروسہ کرنے اور اس سے حد سے زیادہ محبت کرنے سے بچنا①۔

④ تواضع اختیار کرنا۔[الأدب في الدين :٥٠]

⑤ ہر ایک کو سلام کرنا۔[الأدب في الدين :٥١]

⑥ فقیر کو دیکھ کر خوش ہونا اور اُس کا استقبال کرنا۔[أيضاً]

⑦ کسی غریب آدمی کو حقیر نہ سمجھنا②۔

⑧ کفایت شعاری اختیار کرنا۔[الأدب في الدين :٥١]

⑨ فضول خرچی نہ کرنا③۔

---

① قال النبي ﷺ : إن لكل أمة فتنة، وفتنة أمتي المال [ترمذي ، أبواب الزهد ، باب ماجاء أن فتنة هذه الأمة في المال، ٢: ٥٩، ح: ٢٣٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لیے کوئی آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

② قال النبي ﷺ : ابغوالي الضعفاء، فإنما ترزقون وتنصرون بضعفائكم [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الانتصار برذل الخيل والضعفة، ١: ٣٤٩، ح: ٢٥٩٤] آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے کمزوروں کو تلاش کرو؛ اِس لیے کہ تمھارے کمزوروں کی وجہ سے تمھیں رزق دیا جاتا ہے، اور تمھاری مدد کی جاتی ہے۔

③ قال الله سبحانه وتعالیٰ : ﴿ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ﴾ [الإسراء:٢٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں وہ شیطان کے بھائی ہیں۔

محتاج کے آداب

① مانگنے کی عادت نہ ڈالنا[1]۔

② قناعت اختیار کرنا۔[الأدب في الدين :٥١]

③ فاقے کو حتی الامکان چھپانا۔[أیضاً]

④ اپنے آپ کو ذلیل نہ کرنا۔[أیضاً]

⑤ حرص و طمع نہ کرنا۔[أیضاً]

⑥ شریف اور باعزت لوگوں کے سامنے ضرورت کے وقت بہ قدرِ کفایت سوال کرنا۔[أیضاً]

---

[1] قال النبي ﷺ : ما یزال الرجل یسأل الناس، حتیٰ یأتي یوم القیامة لیس في وجهه مزعة لحم [بخاري، کتاب الزکاة، باب من سأل الناس تکثرا، ١: ١٩٩، ح: ١٤٧٤] آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے چہرے پر ذرا سا بھی گوشت نہ رہے گا۔

عیادت کے آداب

① ثواب کی امید رکھتے ہوئے عیادت کرنا[1]۔

② مریض کی عیادت کرنا چاہے چھوٹا بچہ ہو[2]۔

③ مشرک کی بھی عیادت کرنا اور اس کو اسلام کی دعوت دینا[3]۔

④ مریض بے ہوش ہو تب بھی اُس کی عیادت کرنا[4]۔

⑤ (اگر مریض کو تکلیف نہ ہو؛ بلکہ مسرت ہو تو) بار بار مریض کی عیادت کرنا[5]۔

---

① قال النبي ﷺ: من عاد مريضا لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل عيادة المريض، ٢: ٣١٧، ح: ٢٥٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ واپس لوٹنے تک جنت کے باغات میں رہتا ہے۔

② فإن النبي ﷺ قد بعثت إليه ابنة له، ليشهد ولدها وقد حضر، فقام النبي ﷺ وذهب إليها [بخاري، كتاب المرضى، باب عيادة الصبيان، ٢: ٨٤٤، ح: ٥٦٥٥] آپ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آپ ﷺ کو بلانے کے لیے ایک شخص بھیجا؛ تاکہ آپ اُن کے بیٹے کو دیکھے جس کی موت کا وقت قریب آ گیا تھا، تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وہاں تشریف لے گئے۔

③ قال أنس: أن غلاما ليهود كان يخدم النبي ﷺ، فمرض، فأتاه النبي ﷺ يعوده، فقال له: أسلم، فأسلم [بخاري، كتاب المرضى، باب عيادة المشرك، ٢: ٨٤٤، ح: ٥٦٥٧] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: ایک یہودی لڑکا – جو آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا – بیمار ہو گیا، تو آپ ﷺ اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، اور اس سے فرمایا: اسلام لے آ، تو وہ اسلام لے آیا۔

④ قال جابر: .... فوجداني أغمي عليّ، فتوضأ النبي ثم صب وضوءه عليّ [بخاري، كتاب المرضى، باب عيادة المغمى عليه، ٢: ٨٤٤، ح: ٥٦٥١] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ میرے پاس آئے تو مجھ پر بے ہوشی طاری تھی، تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر اپنا بچا ہوا پانی میرے اوپر بہایا۔

⑤ قالت عائشة: أصيب سعد يوم الخندق، فضرب النبي ﷺ خيمة في المسجد ليعوده

⑥ مناسب وقت میں عیادت کے لیے جانا۔

⑦ (ممکن ہوتو) پیدل چل کر عیادت کرنا[6]۔

⑧ گھر والوں سے مریض کی خیر خبر معلوم کرنا[7]۔

⑨ مریض کے اہلِ خانہ کو اُس کی خدمت اور اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید کرنا[8]۔

⑩ مریض کے سرہانے بیٹھنا[9]۔

من قریب [بخاري، كتاب المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب، ٢: ٥٩٠، ح: ٤١٢٢] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب غزوۂ خندق میں حضرت سعدؓ زخمی ہوئے۔۔۔تو آپ ﷺ نے مسجد میں ایک خیمہ لگوایا تھا؛ تاکہ قریب سے ہی عیادت کر سکے۔ (یعنی بار بار عیادت کے لیے آمد و رفت میں پریشانی نہ ہو۔)

⑥ قال جابر: جاء ني رسول الله ﷺ يعودني ليس براكب بغل ولا برذون [بخاري، كتاب المرضى، باب عيادة المريض راكبا وماشيا وردفا على الحمار، ٢: ٨٥٤، ح: ٥٦٦٤] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو نہ خچر پر سوار تھے اور نہ عجمی گھوڑے پر۔

⑦ قال عبد الله بن عباس: لما خرج عليٌّ من عند رسول الله ﷺ في وجعه، سأله الناس: يا أباحسن! كيف أصبح رسول الله ﷺ؟ قال: أصبح بحمد الله بارئا [بخاري، كتاب الاستيذان، باب المعانقة وقول الرجل كيف أصبحت، ٢: ٩٢٧، ح: ٦٢٦٦] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت علیؓ جب آپ ﷺ کے مرضِ وفات میں آپ کے پاس سے واپس لوٹے، تو لوگوں نے پوچھا کہ: اے ابو حسن! آپ ﷺ نے صبح کس حالت میں کی؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے صحت یاب حالت میں صبح کی۔

⑧ قال النبي ﷺ لولي المرأة التي حبلت من الزنا: أحسن إليها [أنظر: مسلم، كتاب الحدود، باب حد الزنا، ٢: ٦٩، ح: ١٦٩٦] آپ ﷺ نے اُس عورت کے ولی کو جو زنا سے حاملہ ہو چکی تھی، فرمایا: اِس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (استدلال: یہ عورت مستحقِ رجم ہونے کی بنا پر موت کے قریب تھی، اِس سے اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا، اور یہی حال مریض کا ہوتا ہے)۔

⑨ قال أنس: كان غلام يهودي يخدم النبي ﷺ فمرض، فأتاه النبي يعوده فقعد عند

⑪ مریض سے اُس کی حالت پوچھنا[10]۔

⑫ مریض کو مرض کا اجر وثواب بتلانا[11]۔

⑬ مریض کے لیے دعا کرتے ہوئے اُس پر اپنا ہاتھ رکھنا (بہ شرطے کہ غیر محرم نہ ہو)[12]۔

رأسه [بخاري، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلىٰ عليه إلخ، ١: ١٨١، ح: ١٣٥٦]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: ایک یہودی غلام آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، چناں چہ جب وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اُس کے سرہانے بیٹھے۔

⑩ قال أنس : أن النبي ﷺ عاد رجلا من أصحابه ، فقال له : كيف تجدك ؟ [ترمذي، أبواب الجنائز، باب، ١: ١٩٢، ح:٩٨٣] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک صحابی کی عیادت کی، تو اُس سے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟۔

⑪ قد دخل النبي ﷺ على امرأة يعودها، فقال: أبشري يا أم العلاء! فإن مرض المسلم يذهب به خطاياه كما تذهب النار خبث الذهب والفضة [أبوداود، كتاب الجنائز، باب عيادة النساء، ١: ٤٤١، ح:٣٠٩٢] آپ ﷺ ایک عورت کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، تو فرمایا: اے ام علاء! خوش خبری قبول کر؛ اِس لیے کہ مسلمان کی بیماری اُس کے گناہوں کو اِس طرح دور کردیتی ہے جس طرح آگ سونے چاندی کے مَیل کو دور کرتی ہے۔

⑫ لأن النبي ﷺ لما عاد سعدا وسأله سعد عن الوصية ، فقال له النبي ﷺ : الثلث ، والثلث كثير ؛ ثم وضع يده على جبهته ، ثم مسح يده علىٰ وجهه وبطنه ، وقال : اللّٰهُمَّ اشف سعدا ، وأتمم له هجرته [بخاري، كتاب المرضىٰ، باب عيادة المشرك ، ٢: ٨٤٥، ح: ٥٦٥٩]

آپ ﷺ نے جب حضرت سعدؓ کی عیادت فرمائی، اور حضرت سعدؓ نے اُن سے وصیت کے متعلق سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ثلث، اور ثلث بھی زیادہ ہے؛ پھر اپنا ہاتھ اُن کی پیشانی پر رکھا، پھر اپنا دستِ مبارک اُن کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اور فرمایا: اے اللہ! سعد کو شفا نصیب فرما، اور اِن کی ہجرت کو مکمل فرما۔

⑭ بخار اور درد کے وقت یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ[13]۔

⑮ ہاتھ پیر کے سُن ہو جانے کے وقت سب سے زیادہ محبوب شخصیت (آپ ﷺ) کو یاد کرنا[14]۔

⑯ جب کان بجنے لگے یا اس میں جھنجناہٹ ہونے لگے تو آپ ﷺ کو یاد کر کے درود شریف پڑھنا، پھر یہ دعا پڑھنا: ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي[15]۔

---

⑬ قال ابن عباس: أن النبي ﷺ كان يعلمهم من الحمى ومن الأوجاع كلها أن يقول: بِسْمِ اللهِ الكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللهِ العَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ [ترمذي، أبواب الطب، باب ماجاء في تبريد الحمى، ح: ۲۰۷۵] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ ان کو بیمار اور دیگر تمام تکالیف سے شفاء کے لیے یہ دعا سکھلایا کرتے تھے کہ (بیمار) یہ دعا پڑھے: أعوذ بالله العظيم إلخ۔

⑭ قال ابن عباس: خدرت رجل رجل عند ابن عباس، فقال ابن عباس: اذكر أحب الناس إليك، فقال: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فذهب خدره [عمل اليوم والليلة ۱: ۱۴۱، ح: ۱۶۹] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے پاس کسی شخص کا پیر سُن ہو گیا، تو ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھیں جو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو، اس شخص نے عرض کیا: آپ ﷺ، چناں چہ فوراً اس کی وہ تکلیف جاتی رہی۔

⑮ قال النبي ﷺ: إذا طنت أذن أحدكم فليذكرني وليصل عَلَيَّ فليقل: ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي [عمل اليوم والليلة، باب مايقول إذا طنت أذنه، ۱: ۱۴۰، ح: ۱۶۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان بجنے لگے تو مجھے یاد کرے، اور مجھ پر درود پڑھے اور یہ دعا پڑھے: ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي۔

⑰ مریض کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھنا: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، أَنْ يَّشْفِيَكَ ⑬۔

⑱ عیادت کے وقت بیمار کے سینے اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ⑭۔

---

⑬ قال النبي ﷺ: من عاد مريضا لم يحضر أجله فقال عنده سبع مرار: " أسأل الله العظيم، رب العرش العظيم، أن يشفيك"؛ إلا عافاه الله من ذلك المرض [أبوداود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة، ٢: ٤٤٢، ح:٣١٠٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایسے بیمار کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہیں آیا، اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: أسأل الله إلخ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس بیماری سے اُسے شفا نصیب کرتے ہیں۔ دعا کا ترجمہ: مَیں عظیم رب سے سوال کرتا ہوں جو عظیم عرش کا مالک ہے کہ: وہ تجھے شفا دے۔

مزید کچھ دعائیں کتبِ احادیث سے نقل کی جاتی ہیں، ممکن ہو تو ان دعاؤں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

[١] بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، أُعِيذُكَ بِاللهِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَه كُفُوًا أَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ [عمل اليوم والليلة، باب دعاء المريض لنفسه، ١: ٥٠٤، ح:٥٥٣]

[٢] رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ [أبوداود، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ح: ٣٨٩٢]

[٣] بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ، بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ وَاللهُ يَشْفِيكَ. [ترمذی، أبواب الجنائز، باب ماجاء فى التعوذ للمريض، ح: ٩٧٢]

⑭ قالت عائشة: أن النبي ﷺ كان إذا عاد مريضا مسح على وجهه وصدره بيده، وقال: أذهب البأس رب الناس، واشف أنت الشافي، لاشفاء إلا شفاؤك، شفاء لا يغادر سقما ⬅

⑲ بیمار کا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ دَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ، وَاشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَاحْذَرْ عَنِّيْ أَذَاكَ[18]۔

⑳ مریض کو اللہ سے اچھی امید دلانا[19]۔

㉑ مریض سے دعا کروانا[20]۔

[شعب الإیمان، باب عیادة المریض، ١١: ٤٣٠، ح:٨٧٦٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اس کے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ مبارک پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے: أذهب البأس إلخ

⑱ قالت میمونة بنت أبي عسیب: أن امرأة من بني جرش أتت النبي ﷺ علىٰ بعیر، فنادت: یاعائشة! أغیثیني بدعوة من رسول الله ﷺ لتسكنیني بها وتطمئنیني بها، وإنه قال لها: ضعي یدك الیمنىٰ علىٰ فؤادك وامسحیه وقولي: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ دَاوِنِي بِدَوَائِكَ، وَاشْفِنِي بِشِفَائِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَاحْذَرْ عَنِّي أَذَاكَ ، قالت: فدعوت به فوجدته جیدا. [عمل الیوم واللیلة، باب ماتدعوا به المرأة الغیري، ١: ٥٧٧، ح:٦٢١] حضرت میمونہ بنت أبي عسیبؓ فرماتی ہیں کہ: بنی جرش کی ایک عورت اونٹ پر سوار ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آواز دینے لگی: اے عائشہ! آپ ﷺ سے دعا کروا کر میری مدد فرما؛ تاکہ مجھے تو سکون دلا سکے اور مجھے اطمینان ہو جائے، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے سینے پر پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھتی رہ: بسم الله اللّٰهُمَّ داوني إلخ، وہ عورت کہتی ہے کہ: میں نے اس دعا کو بہت عمدہ پایا۔

⑲ قال عبد الله بن مسعود حین عاد النبي ﷺ: إنك لتوعك وعكا شدیدا، وذاك أن لك أجرین [بخاري، کتاب المرضیٰ، باب مایقال للمریض ومایجب، ٢: ٨٤٥، ح: ٥٦٦١] حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے آپ ﷺ کی عیادت کرتے ہوئے فرمایا: آپ کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے، اور یہ اِس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔

⑳ قال عمر بن الخطاب: قال لي النبي ﷺ: إذا دخلت علىٰ مریض فمره أن یدعو لك؛

٤٢ مریض سے ہمدردی کا اظہار کرنا۔[الأدب في الدين:٤٧]

٤٣ مریض سے اُس کی مَن پسند چیز کے بارے میں دریافت کرنا، اور اگر وہ مُضِر نہ ہو تو اس کے کھانے کا انتظام کرنا[٢١]۔

٤٤ مریض کو ناراض ہونے، بیماری کو برا کہنے اور شکوہ شکایت کرنے سے روکنا[٢٢]۔

فإن لك دعاءه كدعاء الملائكة [ابن ماجه، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في عيادة المريض، ص:١٠٤، ح: ١٤٤١] حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں: مجھے نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جب تُو کسی مریض کے پاس جائے تو اُس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کر؛ اِس لیے کہ اُس کی دعا تیرے لیے ایسی ہے جیسے ملائکہ کی دعا۔

(٢١) قال ابن عباس: أن النبي ﷺ عاد رجلا، فقال: ما تشتهي؟ قال: أشتهي خبز بر، قال النبي ﷺ: من كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه، ثم قال النبي ﷺ: إذا اشتهى مريض أحدكم شيئا، فليطعمه [ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عيادة المريض، ص:١٠٤، ح:١٤٣٩] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی، تو اُس سے پوچھا: تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ تو اُس نے کہا: مجھے گیہوں کی روٹی کی خواہش ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کے پاس گیہوں کی روٹی ہو تو وہ اپنے بھائی کے پاس بھیج دے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارا بیمار کسی چیز کی خواہش کرے تو اُسے وہ چیز کھلاؤ۔

(٢٢) لأن النبي ﷺ عاد امرأة، فقال لها: ما لكِ يا أم السائب تزفزفين؟ قالت: الحمىٰ، لا بارك الله فيها، فقال: لا تسبي الحمىٰ [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، ٢: ٣١٩، ح: ٢٥٧٥] آپ ﷺ ایک عورت کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے ام سائب! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تُو کانپ رہی ہے، تو کہنے لگی: بخار ہے، اللہ اُس میں برکت نہ دے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو۔

(۲۵) نیک صالح شخصیت (عیادت کرنے والے) کا اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مریض پر ڈالنا[۲۳]۔

(۲۶) مریض کو موت کی تمنا کرنے سے منع کرنا[۲۴]۔

(۲۷) زیادہ پوچھ تاچھ نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٤٧]

(۲۸) مریض کی عیادت کے وقت اس کے پاس زیادہ دیر نہ رکنا[۲۵]۔

(۲۹) (ہسپتال اور گھر میں موجود) نامحرم تیماردار وں اور خدمت گار عورتوں سے نگاہوں کی حفاظت کرنا۔[الأدب في الدين:٤٧]

❀❀❀❀❀

---

(۲۳) قال جابر: دخل علي النبي ﷺ وأنا مريض، فتوضأ فصب عليَّ [بخاري، كتاب المرضیٰ، باب وضوء العائد للمريض، ۲: ۸٤٧، ح:٥٦٥١] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں بیمار تھا، تو آپ ﷺ نے وضو کیا اور (وضو کا پانی) مجھ پر بہایا۔

(۲۴) قالت أم الفضل: عاد النبي ﷺ عمه العباس وهو مريض، فتمنیٰ عباس الموت، فقال له النبي ﷺ: يا عم! لاتتمن الموت [المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الجنائز، ١: ٤٨٩، ح:١٢٥٤] آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کی – جب کہ وہ بیمار تھے – عیادت کی، تو حضرت عباسؓ نے موت کی تمنا کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! موت کی تمنا نہ کیجیے۔

(۲۵) قال النبي ﷺ: العيادة فواق الناقة [شعب الإيمان، فصل في آداب العيادة، ١١: ٤٣٢ ح:٨٧٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: عیادت اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر کرنی چاہیے۔

تعزیت کے آداب

① اتباعِ سنت کی نیت سے تعزیت کرنا[1]۔

② مسنون مناسب الفاظ میں تعزیت کرنا[2]۔

③ غم کا اظہار کرنا۔[الأدب في الدين: ٤٦]

④ بات چیت کم کرنا۔[أيضاً]

⑤ تعزیت کے وقت نہ ہنسنا؛ (اِس لیے کہ مصیبت کے وقت ہنسنے سے کینہ پیدا ہوتا ہے)۔[أيضاً]

---

① قال النبي ﷺ : من عزىٰ مصابا فله مثل أجره [ترمذي، أبواب الجنائز، باب ما جاء في أجر من عزىٰ مصابا، ١: ٢٠٥، ح: ١٠٧٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اُس کے لیے اُس مصیبت زدہ کے ثواب کے مانند ثواب ہے۔

② الفاظِ تعزیت اور اُس کا مضمون متعین نہیں ہے، جدا جدا ہے، صبر اور تسلی کے لیے جو الفاظ زیادہ موزوں ہوں وہ جملے کہے، مثلاً: إن لله ما أخذ وله ما أعطىٰ، وكل شيء عنده بأجل مسمىٰ، فلتصبر ولتحتسب [بخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ تعذب الميت، ١: ١٧١، ح: ٧٠١٠]

أعظم الله أجركم وغفر الله لصاحبكم [مصنف عبدالرزاق، باب التعزية، ٣: ٣٩٦، ح: ٦٠٧٤]

معاشرت کے چند متفرق آداب

① اپنے دوست اور دشمن سے ایسے ملنا کہ نہ اُن کی تذلیل ہو نہ اُن سے خوف ہو۔[الأدب في الدين:۸۷]

② اپنے دوست کے سامنے بھی ایسی چیز کا اظہار نہ کرنا جو آئندہ تکلیف کا باعث بنے[1]۔

③ جہاں چند لوگوں کی جماعت کھڑی ہو وہاں کھڑے نہ رہنا۔[الأدب في الدين:۸۷]

④ جھگڑے اور غصے میں وقار کو باقی رکھنا۔[الأدب في الدين:۸۸]

⑤ عورتوں جیسی حرکتیں نہ کرنا، اور نہ ہی غلام کے مانند بچھے جانا؛ بلکہ معتدل طریقے سے بیٹھنا۔[الأدب في الدين:۸۷]

⑥ بار بار اپنا لباس دیکھتے نہ رہنا۔[أيضاً]

⑦ بار بار گھوم کر نہ دیکھنا۔[أيضاً]

⑧ انگلیوں کو آپس میں ایک دوسرے کے اندر داخل نہ کرنا۔[أيضاً]

⑨ کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے نہ رہنا۔[احسن الفتاویٰ ۸:۲۳۰]

⑩ گھٹنوں کے بل نہ بیٹھنا۔[الأدب في الدين:۸۸]

---

① قال النبي ﷺ: أحبب حبيبك هونا ما، عسىٰ أن يكون بغيضا يوما ما [ترمذي، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في الاقتصاد في الحب والبغض، ۲: ۲۰، ح: ۱۹۹۷] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دوست سے تھوڑی دوستی کر، ممکن ہے کسی وقت وہ تمھارا دشمن بن جائے۔

(۱۱) لوگوں کے سامنے بہ کثرت نہ تھوکنا۔[أیضاً]

(۱۲) اگر بادشاہ اور صاحبِ منصب کی ہم نشینی میسر آئے تو ہمیشہ ڈرتے رہنا، اور اُس کے طور، طریق بدل جانے سے مطمئن نہ ہونا۔[أیضاً]

(۱۳) بادشاہ، صاحبِ منصب اور اُس کے اہل وعیال کے درمیان دَخل گیری نہ کرنا۔[أیضاً]

معاملات
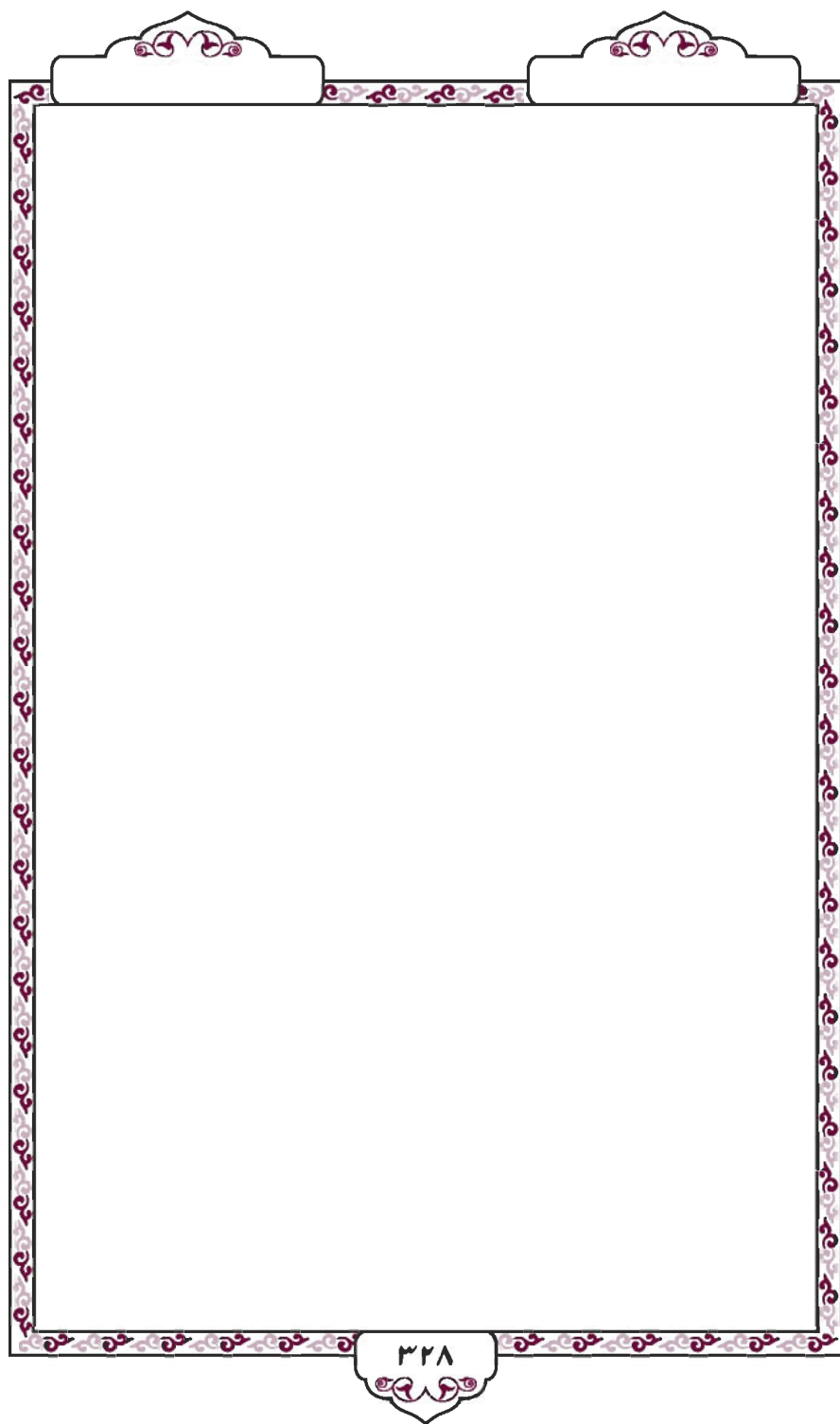
خریدوفروخت کے آداب

① خریدوفروخت کے مسائل سیکھنا[1]۔

② حرام چیزوں کی خریدوفروخت سے بچنا[2]۔

③ سچائی سے تجارت کرنا[3]۔

④ ممنوع ذخیرہ اندوزی سے بچنا[4]۔

---

① قال طاؤس: أن قوما كانوا في السوق، وكان إسلامهم حديثا لا فقه لهم، لا يحسنون يذبحون، قال: فأخرجهم عمر بن الخطاب من السوق، وأمر بإخراجهم [مصنف عبدالرزاق، كتاب المناسك، باب ذبيحة المرأة والصبي، ٤: ٤٨٢، ح: ٨٥٥٩] حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں: کچھ لوگ بازار میں تھے جو ابھی ابھی اسلام میں داخل ہوئے تھے اور انھیں مسائل کی خبر نہ تھی، اور نہ اچھی طرح ذبح کرنا جانتے تھے، حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ نے ان کو بازار سے نکال دیا، اور آئندہ ایسے لوگوں کو نکالنے کا حکم دیا۔

② قال النبي ﷺ: لعن الله الخمر، وشاربها وساقيها، وبائعها ومبتاعها، وعاصرها ومعتصرها، وحاملها والمحمولة إليه [أبوداود، كتاب الأشربة، باب العصير للخمر، ٢: ٥١٧، ح: ٣٦٧٤] آپ ﷺ نے فرمایا: شراب پر، اُس کے پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، شراب کے لیے انگور نچوڑنے والے پر، اپنی ذات کے لیے شراب بنانے والے پر، اُس کے اٹھانے والے پر اور جس کی جانب لے جایا جارہا ہے اُس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

③ قال النبي ﷺ: التاجر الأمين الصدوق المسلم مع الشهداء يوم القيامة [ابن ماجه، أبواب التجارات، باب الحث على المكاسب، ص: ١٥٥، ح: ٢١٣٩] آپ ﷺ نے فرمایا: امانت دار، سچا، مسلمان تاجر قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ (محشور) ہوگا۔

④ قال النبي ﷺ: لا يحتكر إلا خاطئ [مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم الاحتكار في الأقوات، ٢: ٣١، ح: ١٦٠٥] آپ ﷺ نے فرمایا: قصداً گنہ گار شخص ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔

⑤ صبح سویرے تجارت کے لیے جانا⑤۔

⑥ تجارت کے لیے ایسی جگہ نہ بیٹھنا جس سے لوگوں پر راستہ تنگ ہو جائے۔
[الأدب في الدين:٤٣]

⑦ بازاروں میں شور نہ مچانا⑥۔

⑧ تجارت کے ساتھ صدقہ وخیرات کرتے رہنا⑦۔

⑨ خرید وفروخت اور قیمت وسامان کی لین دین میں درگزر، نرمی اور سہولت کا معاملہ کرنا⑧۔

⑩ شریف اور ہمسایہ خریدار کا اکرام کرنا، اور ضعیف خریدار پر رحم کرنا۔
[الأدب في الدين:٤٤]

⑪ بیچتے وقت مبیع کی خواہ مخواہ تعریف نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٤٣]

---

⑤ قال النبي ﷺ : اللّٰهُمَّ بارك لأمتي في بكورها [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الابتكار في السفر، ص:٣٥٠، ح:٢٦٠٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کی صبح میں برکت نصیب فرما۔

⑥ قالت عائشة في خلق رسول الله ﷺ: ولا صخّابا في الأسواق [شمائل ترمذي، باب ماجاء في خلق رسول الله ﷺ، ص:٢١٧، ح:٣٤٥] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ بازواروں میں شور نہ مچاتے تھے۔

⑦ قال النبي ﷺ : يا معشر التجار، إن البيع يحضره اللغو والحلف، فشوبوه بالصدقة [أبوداود، كتاب البيوع، باب في التجارة يخالطها الحلف واللغو، ٢: ٤٧٢، ح:٣٣٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! خرید وفروخت کے وقت لغو باتوں اور (عمداً یا خطأً) قسموں کا ارتکاب ہوتا ہے؛ لہٰذا اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ بھی دیا کرو۔

⑧ قال النبي ﷺ: رحم الله رجلا سمحا إذا باع، وإذا اشترىٰ، وإذا اقتضى [بخاري، كتاب البيوع، باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع، ١: ٢٧٨، ح: ٢٠٧٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت اور وصولیابی میں درگزر سے کام لے۔

⑫ خریدتے وقت کسی چیز کی برائی نہ کرنا۔[أيضاً]

⑬ قسمیں کھا کھا کر مال نہ بیچنا⑨۔

⑭ نفع لینے میں حد سے تجاوز نہ کرنا⑩۔

⑮ عیب ظاہر کر دینا⑪۔

⑯ دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرنا⑫۔

⑰ قیمت پہلے سے طے کر لینا۔[المختصر القدوري]

⑱ بھاؤ تال کرتے وقت اصرار کرنے سے بچنا۔[الأدب في الدين:٤٣]

⑲ بیع میں دھوکہ نہ دینا⑬۔

---

⑨ قال النبي ﷺ: إياكم وكثرة الحلف في البيع، فإنه ينفِّق ثم يمحق [مسلم، كتاب البيوع، باب النهي عن الحلف في البيع، ٢: ٣٢، ح:١٦٠٧] آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیع میں بہ کثرت قسم کھانے سے بچو؛ کیوں کہ یہ (چیز کو) رائج کرتا ہے، پھر (برکت کو) ختم کرتا ہے۔

⑩ قال الإمام الغزالي: يبيع على قدر أسعاره، وإن نقص سعره زاد زبونه، كما أنه إن زاد سعره نقص زبونه [الأدب في الدين:٤٤] امام غزالیؒ نے فرمایا: مناسب قیمت پر بیچے، اگر اُس کی قیمت کم ہوگی تو گاہک زیادہ ہوں گے، اور اگر اُس کی قیمت زیادہ ہوگی تو گاہک کم ہو جائیں گے۔

⑪ قال عقبة بن عامر: لا يحل لامرء أن يبيع سلعة يعلم أن بها داء إلا أخبره [بخاري، كتاب البيوع، باب إذا بين البيعان ولما يكتما ونصحا، ١: ٢٧٩ تعليقاً] حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں: کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی سامان کو جس کی خرابی وہ جانتا ہو، بتلائے بغیر بیچ دے۔

⑫ قال النبي ﷺ: لا يبيع بعضكم على بيع بعض [ترمذي، أبواب البيوع، باب ما جاء في النهي عن البيع على بيع أخيه، ١: ٢٤٢، ح:١١٩٢] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔

⑬ قال النبي ﷺ: من غش فليس مني [مسلم، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ من غشنا فليس منا، ١: ٧٠، ح:١٠٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جو دھوکہ دے وہ میرے طریق پر نہیں ہے۔

(۲۰) دودھ میں پانی نہ ملانا[14]۔

(۲۱) ناپ تول میں کمی نہ کرنا[15]۔

(۲۲) جھکتا تولنا[16]۔

(۲۳) تولنے میں بہت زیادہ عجلت سے کام نہ لینا۔[الأدب في الدين:٤٣]

(۲۴) ہر دن ترازو کو صاف کرلینا اور باٹ وغیرہ کی کمی پوری کرلینا؛ (تاکہ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ کی وعید میں شامل نہ ہو)۔[الأدب في الدين:٤٤]

(۲۵) بیچی اور خریدی ہوئی چیز کو واپس لینے پر راضی ہو جانا[17]۔

(۲۶) نامحرم عورتوں اور اَمردوں سے نگاہوں کو بچانا۔[الأدب في الدين:٤٤]

---

[14] قال صفوان بن سليم: أن أبا هريرة مر بإنسان يحمل لبنا قد خلطه بالماء يبيعه، فقال له أبوهريرة: كيف لك إذا قيل لك يوم القيامة: خلص الماء من اللبن [شعب الايمان، باب الأمانات ومايجب من أدائها،٧: ٢٣١، ح:٤٩٢٧] صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہؓ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو دودھ میں پانی ملا کر بیچ رہا تھا، تو حضرت ابوہریرہؓ نے اس سے فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا! جب قیامت کے دن تجھے کہا جائے گا کہ: پانی کو دودھ سے الگ کرو۔

[15] قال الله سبحانه وتعالى: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ، الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ، وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ﴾ [المطففين:١-٢-٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کرنے والوں کی، جن کا حال یہ ہے کہ جب وہ لوگوں سے خود کوئی چیز ناپ کر لیتے ہیں تو پوری پوری لیتے ہیں، اور جب وہ کسی کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔

[16] قال النبي ﷺ: زِنْ وارجح [أبوداود، كتاب البيوع، باب في الرجحان في الوزن والوزن بالأجر، ٢: ٤٧٤، ح:٣٣٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: وزن کر اور جھکتا تول۔

[17] قال النبي ﷺ: من أقال مسلما أقاله الله عثراته [أبوداود، كتاب البيوع، باب في فضل الإقالة، ٢: ٤٩٠، ح:٣٤٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جاتا ہے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی لغزشوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

کرایے پر مزدور رکھنے کے آداب

① مسلمان کو اجرت پر رکھنا[1]۔

نوٹ: بہ وقتِ ضرورت مشرک کو اجرت پر رکھ سکتے ہیں[2]۔

② نیک آدمی کو اجرت پر رکھنا[3]۔

③ طاقت ور کو اجرت پر رکھنا[3]۔

④ عقل مند، امانت دار شخص کو نوکر رکھنا جو ناپ تول میں کمی نہ کرے۔

[الأدب في الدين :٤٣]

⑤ مزدور سے شفقت برتنا اور اُس کی استطاعت سے زیادہ کام نہ لینا[4]۔

⑥ نیک خادموں اور اجیروں کے ساتھ خصوصی طور پر نرمی کا برتاؤ کرنا[5]۔

---

① قال النبي ﷺ : فلن أستعين بمشرك [مسلم ، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة الاستعانة في الغزو، ٢: ١١٨، ح:١٨١٧] آپ ﷺ نے فرمایا: مَیں ہرگز مشرک سے (جہاد میں) مدد نہ لوں گا۔

② لأن النبي ﷺ عامل يهود خيبر [بخاري، كتاب الإجارات، باب استيجار الرجل الصالح، ١: ٣٠١، ح:٢٢٦٢] آپ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے معاملہ کیا تھا۔

③ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴾ [القصص:٢٦] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: آپ کسی سے اجرت پر کام لیں تو اُس کے لیے بہترین شخص وہ ہے جو طاقت ور بھی ہو امانت دار بھی۔

④ قال النبي ﷺ : ولا تكلفوهم مايغلبهم، فإن كلفتموهم مايغلبهم فأعينوهم [بخاري، كتاب العتق، باب قول النبي ﷺ العبيد إخوانكم، ١: ٣٤٦، ح: ٢٥٤٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کو اُن کی طاقت سے زیادہ کام کا پابند نہ بناؤ، اور اگر زیادہ بوجھ دو تو اُن کا تعاون کرو۔

⑤ قال النبي ﷺ لأبي ا لهيثم : إن المستشار مؤتمن ، خذ هذا ، فإني رأيته يصلي ،

⑦ مزدور کو برا بھلا نہ کہنا⑥۔

⑧ کام اور اجرت پہلے سے متعین کرلینا⑦۔(اِس کے بغیر معاملہ صحیح نہیں ہوتا)۔

---

⑤ واستوص به معروفا [شمائل ترمذي، باب ماجاء في عيش رسول الله ﷺ، ص: ۱۰۴، ح: ۱۳۶] حضرت ابوالہیثمؓ کے دو غلاموں میں سے ایک کے انتخاب کی درخواست پر آپ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے ایک کا انتخاب کیا تھا: بے شک جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے، آپ اِس کو لے لیجیے؛ کیوں کہ مَیں نے اِس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، اور اِس کے ساتھ بھلائی کی وصیت کو قبول کیجیے۔

⑥ قال المعرور: لقيت أباذر بالربذة، وعليه حلة وعلى غلامه حلة، فسألته عن ذلك، فقال: إني ساببت رجلا فعيرته بأمه، فقال لي النبي ﷺ: يا أباذر! أعيرته بأمه! إنك امرؤ فيك جاهلية، إخوانكم خولكم، جعلهم الله تحت أيديكم، فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل، وليلبسه مما يلبس إلخ [بخاري، كتاب الإيمان، باب المعاصي من أمر الجاهلية، ۱: ۹، ح: ۳۱] حضرت معرورؒ فرماتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابوذرؓ سے مقام ''ربذہ'' میں ہوئی، اُن کے بدن پر کپڑے کا ایک جوڑا تھا، اور اُن کے غلام کے بدن پر بھی ایک جوڑا تھا، تو مَیں نے اِس کے متعلق پوچھا (کہ دونوں کا جوڑا برابر کیوں ہے؟) تو فرمایا: مَیں نے ایک شخص کو برا بھلا کہا تھا، اور اُس کی ماں کے ذریعے اُس کو عار دلائی تھی، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تو ایسا شخص ہے جس میں جاہلیت (کی خوبو) پائی جاتی ہے، تمھارے بھائی (غلام اور خادم) تمھارے تابع ہیں، اللہ نے اُنھیں تمھارا دست نگر بنایا ہے؛ لہٰذا جس کسی کے ماتحت اُس کا بھائی (نوکر چاکر) ہو تو اُس کو وہی چیز کھلائے جو خود کھائے، اور اُس کو وہی کپڑا پہنائے جو خود پہنے۔

⑦ قال النبي ﷺ: كنت أرعاها على قراريط لأهل مكة [بخاري، كتاب الإجارات، باب رعي الغنم على قراريط، ۱: ۳۰۱، ح: ۲۲۰۷] آپ ﷺ نے فرمایا: مَیں اہلِ مکہ کی بکریوں کو چند دنانیر یا دراہم کے عوض چَرایا کرتا تھا۔

⑨ مزدور کے حق کو کام پورا ہوتے ہی فوراً ادا کر دینا[8]۔

⑩ خزانچی کا پوری خوش دلی سے مزدوری ادا کرنا[9]۔

❁❁❁❁❁

---

⑧ قال النبي ﷺ : أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه [ابن ماجه ، أبواب الرهون ، باب أجر الأجراء، ص:۱۷٦، ح:۲٤٤۳] آپ ﷺ نے فرمایا: مزدور کو اُس کی مزدوری، اُس کا پسینہ سوکھ جانے سے پہلے دے دو۔

⑨ قال النبي ﷺ : الخازن الأمين الذي يؤدي ماأمر به طيبة نفسه أحد المتصدقين [بخاري، كتاب الإجارات، باب استيجار الرجل الصالح،۱:۳۰۱، ح:۲۲۶۰] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ امانت دار خزانچی جو آمر کے حکم کے مطابق پوری خوش دلی سے دے، وہ (بھی) صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

مزدور کے آداب

① حرام اور ناپسندیدہ کاموں کی مزدوری نہ کرنا[1]۔

② پوری امانت داری سے کام کرنا[2]۔

③ مال میں خیانت نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٥٤]

④ مستأجر (مزدور کو کرایے کے طور پر رکھنے والے) کی عدمِ موجودگی میں بھی اُس کی خیر خواہی کرنا۔[أيضاً]

⑤ اُس کی عزت کا خیال رکھنا۔[أيضاً]

⑥ اُس کی اولاد کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنا۔[أيضاً]

---

① قال الله سبحانه وتعالى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو۔

② قال الله سبحانه وتعالى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ [النساء:٥٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (مسلمانو) یقیناً اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اُن کے حق داروں تک پہنچاؤ۔

نکاح کے آداب

① اچھی نیت (یعنی آنکھوں اور شرمگاہ کی حفاظت اور صالح اولاد کی غرض) سے نکاح کرنا[1]۔

② شادی کرنے میں جلدی کرنا[2]۔

③ نان ونفقہ وغیرہ کی استطاعت ہو تب ہی نکاح کرنا[3]۔

④ عورت کا اپنے ولی کے ذریعے پیغام بھیجوانا۔ (منگنی اور شادی کے مسائل کا حل، مؤلفہ: حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم)

⑤ دوسرے کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجنا[4]۔

---

① قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاۗءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾ [النساء:۲۴] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اِن عورتوں کو چھوڑ کر تمام عورتوں کے بارے میں یہ حلال کر دیا گیا ہے کہ تم اپنا مال (بہ طورِ مہر) خرچ کر کے انھیں (اپنے نکاح میں لانا) چاہو، بہ شرطے کہ تم اُن سے باقاعدہ نکاح کا رشتہ قائم کر کے عفت حاصل کرو، صرف شہوت (اور حظِّ نفس) مقصود نہ ہو۔

② قال النبي ﷺ: یاعلي! ثلاث لا تؤخرها: .... والأیم إذا وجدت لها كفواً [ترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل،۱: ۴۳، ح:۱۷۱] آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تین چیزوں میں دیر نہ کرنا:............(۳) بے نکاح شخص (مرد ہو یا عورت) جب اُس کا جوڑ مل جائے۔

③ قال النبي ﷺ: یامعشر الشباب! من استطاع منكم الباءة فلیتزوج [بخاري، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، ۲: ۷۵۸، ح:۵۰۶۶] آپ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! جو شخص تم میں سے نان نفقہ کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے۔

④ قال النبي ﷺ: ولا يخطب على خطبة أخيه إلا أن يأذن له [مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك، ۱: ۴۵۴، ح: ۱۴۱۲] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے

⑥ عورت کا اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرنا⑤۔

⑦ شادی سے پہلے مخطوبہ کو ایک نظر دیکھ لینا⑥۔

⑧ شادی سے پہلے عورت کی رائے معلوم کر لینا⑦۔

⑨ مرد عورت کا دل ایک دوسرے کی طرف راغب ہو (اور کوئی مانع نہ ہو)، تو اُن کا آپس میں نکاح کروا دینا⑧۔

⑩ دین دار اور اچھے اخلاق والی شریکِ حیات کو پسند کرنا⑨۔

➡ پیغام پر اُس کی اجازت کے بغیر پیغام نہ بھیجے۔

⑤ قال النبي ﷺ: لا يحل لامرأة تسأل طلاق أختها [بخاري، كتاب النكاح، باب الشروط التي لا تحل في النكاح، ٢: ٧٧٤، ح:٥١٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ کرے۔

⑥ قال النبي ﷺ للمغيرة: انظر إليها؛ فإنه أحرىٰ أن يؤدم بينكما [ترمذي، أبواب النكاح، باب ماجاء في النظر إلى المخطوبة، ١: ٢٠٧، ح:١٠٨٧] آپ ﷺ نے حضرت مغیرہؓ سے فرمایا: اُس کو دیکھ لو؛ اِس لیے کہ یہ تمھارے درمیان موافقت و محبت پیدا کرنے میں زیادہ مُعین ہے۔

⑦ قال النبي ﷺ: استشيروا النساء في أنفسهن [المعجم الأوسط للطبراني، باب من اسمه أحمد، ٢: ٢٤٧، ح:١٨٨٢] آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے اُن کی ذات کے متعلق مشورہ کر لو۔

⑧ قال النبي ﷺ: لم ير للمتحابين مثل النكاح [ابن ماجه، أبواب النكاح، باب ماجاء في فضل النكاح، ص: ١٣٣، ح: ١٨٤٧] آپ ﷺ نے فرمایا: دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز (مناسب) نہیں۔

⑨ قال النبي ﷺ: فاظفَرْ بذات الدين تربت يداك [بخاري، كتاب النكاح، باب الأكفاء في الدين، ٢: ٧٦٢، ح:٥٠٩٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سو تُو دین والی کے ساتھ کامیاب ہو جا، تیرے ہاتھ خاک آلود ہو (اگر تُو دین دار پر کسی اَور کو ترجیح دے تو)۔

⑪ کفو (یعنی نسب، دین، مال، آزادی، اور پیشے میں برابری) کا خیال رکھنا[10]۔

⑫ زیادہ بچے جننے والی عورت کو تلاش کرنا[11]۔

⑬ ثیبہ (بیوہ) سے نکاح میں کوئی مصلحت نہ ہو تو باکرہ (کنواری) سے نکاح کرنا[12]۔

⑭ استطاعت سے زیادہ مہر متعین نہ کرنا[13]۔

---

⑩ قال النبي ﷺ : تخيروا لنطفكم، وانكحوا الأكفاء وانكحوا إليهم [ابن ماجه، أبواب النكاح ، باب الأكفاء ، ص : ١٤١ ، ح : ١٩٦٨] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی مقدر اولاد کے لیے (دین دار عورتوں کو) پسند کرو، اور کفو سے نکاح کرو اور (اپنے ماتحتوں کا) کفو ہی میں نکاح کراؤ۔

⑪ قال النبي ﷺ : تزوجوا الودود الولود؛ فإني مكاثر بكم [أبوداود، كتاب النكاح، باب في تزويج الإبكار، ١: ٢٨٠، ح:٢٠٥٠] آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ جننے والی عورت سے شادی کرو؛ اِس لیے کہ مَیں تمھاری کثرتِ تعداد سے فخر کرنے والا ہوں۔

⑫ قال النبي ﷺ لجابر: فهلا بكرا تلاعبها وتلاعبك [بخاري، كتاب النكاح، باب الثيبات، ٢: ٧٦٠، ح:٥٠٧٩] اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا: تُو نے باکرہ سے شادی کیوں نہ کی! کہ تُو اُس سے جی بہلاتا اور وہ تجھ سے جی بہلاتی۔

⑬ قال النبي ﷺ : إن من يمن المرأة تيسير خطبتها، وتيسير صداقها، وتيسير رحمها [مسند أحمد، مسند الصديقة عائشة، ٤١: ٢٧، ح: ٢٤٤٧٨] آپ ﷺ نے فرمایا: کہ عورت کی برکت میں سے یہ بات ہے کہ: اُس کو پیغام دینا آسان ہو، اور اُس کا مہر آسان ہو، اور اُس کی بچہ دانی (یعنی حصولِ اولاد) میں آسانی ہو۔

قال عمر بن الخطاب : ألا! لا تغالوا صدقة النساء، فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا، أو تقوىٰ عند الله لكان أولاكم بها نبي الله ﷺ ، ما علمت رسول الله ﷺ نكح شيئا من نسائه ولا أنكح شيئا من بناته على أكثر من ثنتي عشرة أوقية .

[ترمذي، أبواب النكاح، باب ماجاء في مهور النساء، ١: ٢١١، ح: ١١١٤] حضرت عمرؓ نے تقریر میں فرمایا: ⬅

(۱۵) شادی کے لیے کسی دن کو منحوس نہ سمجھنا(۱۴)۔

(۱۶) علی الاعلان نکاح کرنا(۱۵)۔

(۱۷) مسجد میں نکاح کرنا(۱۵)۔

(۱۸) دولہا اور دلہن کو یہ دعا دینا: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ(۱۶)۔

(۱۹) چھوہارے تقسیم کرنا(۱۷)۔

سنو! عورتوں کی بھاری مہر مقرر مت کرو؛ اِس لیے کہ بھاری مہر اگر دنیا میں عزت کی بات اور اللہ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو تمھاری بہ نسبت اِس کے زیادہ حق دار نبیٔ کریم ﷺ تھے، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے بارہ اوقیہ سے زیادہ پر کسی بیوی سے نکاح کیا ہو، اور نہ اپنی کسی صاحب زادی کا نکاح کرایا۔

(۱۴) قال بقية: قلت لمحمد بن راشد: فقوله: صفر، قال: سمعنا أن أهل الجاهلية يستشئمون بصفر، فقال النبي ﷺ: لاصفر [أبوداود، كتاب الطب، باب في الطيرة والخط، ۲: ۵۴۶، ح: ۳۹۱۶]
حضرت بقیہؒ فرماتے ہیں: مَیں نے محمد بن راشد سے پوچھا۔۔۔آپ ﷺ کے قول لاصفر کا کیا مطلب؟ تو حضرت محمد بن راشدؒ نے فرمایا کہ: ہم نے یوں سنا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ ماہِ صفر کو منحوس سمجھتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: صفر میں کوئی نحوست نہیں ہے۔

(۱۵) قال النبي ﷺ: أعلنوا هذا النكاح، واجعلوه في المساجد [ترمذي، أبواب النكاح، باب ماجاء في إعلان النكاح، ۱: ۲۰۷، ح: ۱۰۸۹] آپ ﷺ نے فرمایا: اِس نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مساجد میں کیا کرو۔

(۱۶) قال أبو هريرة: أن النبي ﷺ كان إذا رفأ الإنسان إذا تزوج، قال: بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في خير [أبوداود، كتاب النكاح، باب ما يقال للمتزوج، ۱: ۲۹۰، ح: ۲۱۳۰]
حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ کسی کو شادی کی مبارک بادی دیتے تو یہ الفاظ ارشاد فرماتے: بارك الله لك إلخ۔

(۱۷) قالت عائشة: إن رسول الله ﷺ: تزوج بعض نسائه فنثر عليه التمر [سنن كبرىٰ للبيهقي، جماع أبواب الوليمة، باب ما جاء في النثار في الفرح، ۷: ۴۶۸، ح: ۱۴۶۸۲] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

(٢٠) (بغیر کسی رواجی پابندی اور شرما شرمی کے) دولہا دلہن کو ہدیہ دینا[١٨]۔

(٢١) سادگی سے نکاح کرنا، فضول خرچی اور زیادہ تکلفات نہ کرنا[١٩]۔

(٢٢) رسومات سے بالکلیہ احتراز کرنا۔

(٢٣) شادی کے بعد جب پہلی مرتبہ تنہائی ہو تو بیوی کے پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ[٢٠]۔

(٢٤) ولیمہ کرنا[٢١]۔

آپ ﷺ نے بعض عورتوں سے شادی کی تو کھجور کو لٹایا تھا۔

وضاحت: اگر مسجد کی بے ادبی وغیرہ کا اندیشہ ہو تو لٹانے کے بہ جائے تقسیم کرنا افضل ہے۔

(اسلامی شادی ص: ١٣١)

[١٨] أهدت أم سليم إلى النبي ﷺ عند زواجه بزينب [أنظر: بخاري، كتاب النكاح، باب الهدية للعروس، ٢: ٧٧٥، ح: ٥١٦٣] آپ ﷺ کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کے موقع پر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو ہدیہ بھیجا تھا۔

[١٩] قال النبي ﷺ: أعظم النكاح بركة أيسرها مئونة [مسند أبي داود طيالسي، مسند عائشة، ٣: ٤٦، ح: ٥٣٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم سے کم ہو۔

[٢٠] قال النبي ﷺ: إذا تزوج أحدكم امرأة أو اشترى خادما، فليقل: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ [أبوداود، كتاب النكاح، باب في جامع النكاح، ١: ٢٩٣، ح: ٢١٦٠] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم خریدے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِني إلخ۔

[٢١] قال النبي ﷺ: أولم ولو بشاة [بخاري، كتاب النكاح، باب الوليمة ولو بشاة، ٢: ٧٧٧، ح: ٥١٦٧] آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی کا ہو۔

جماع کے آداب

(۱) ذریعۂ سکون: بیوی کے میسر ہو جانے پر اللہ کی نعمت کا استحضار کرنا[۱]۔

(۲) حقوقِ زوجیت کی ادائیگی اور صالح اولاد کے حصول کی نیت کرنا[۲]۔

(۳) خوشبو لگانا۔[الأدب في الدين:۵۵]

(۴) محبت کا اظہار کرنا اور محبت کی باتیں کرنا۔[أیضاً]

(۵) جماع کے وقت قبلہ رخ نہ ہونا۔[أیضاً]

(۶) جماع سے پہلے بوس و کنار وغیرہ سے عورت کو مانوس کرنا[۳]۔

---

(۱) قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ : ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [الروم:۲۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اُس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں؛ تاکہ تم اُن کے پاس جاکر سکون حاصل کرو، اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے، یقیناً اِس میں اُن لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

(۲) قال النبي ﷺ : ...... الکیس الکیس یا جابر [بخاري، کتاب النکاح، باب طلب الولد ۲: ۷۸۹، ح: ۵۲۴۵] آپ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے ایک طویل حدیث میں فرمایا: اے جابر! اولاد کی کوشش کرو، اولاد کی کوشش کرو۔

(۳) قال النبي ﷺ : ثلاث من العجز في الرجل: .... والثالث: أن يقارب الرجل جاريته أو زوجته فيصيبها قبل أن يحدثها ويؤانسها، ويضاجعها فيقضي حاجته منها قبل أن تقضي حاجتها منه [إحياء العلوم، کتاب أداب النکاح، الباب الثالث في أداب المعاشرة، ۲: ۵۰] آپ ﷺ نے فرمایا: مرد میں تین چیزیں کمزوری کی علامت ہیں: ...... تیسری یہ کہ آدمی اپنی باندی یا بیوی سے قربت حاصل کرے اور اس سے بات کرنے اور اسے مانوس کرنے سے پہلے ہی اس سے صحبت کرے، اور صحبت کرکے اس کی شہوت پوری ہونے سے پہلے ہی اپنی شہوت پوری کرلے۔

⑦ جماع سے پہلے ستر چھپا کر بسم اللہ اور یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا④۔

⑧ شرمگاہ کو نہ دیکھنا۔[الأدب في الدين:٥٥]

⑨ چادر اوڑھ لینا اور بالکل برہنہ نہ ہونا⑤۔

نوٹ: عورت سے جس طریقے سے چاہے صحبت کر سکتا ہے؛ البتہ فرج (آگے کی راہ) میں ہی صحبت کرے، دبر میں صحبت کرنا درست نہیں⑥۔

---

④ قال النبي ﷺ: لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله قال: "بسم الله اللّٰهُمَّ جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا"، فإنه فقضي بينهما ولد لم يضره [بخاري، كتاب الوضوء، باب التسمية على كل حال وعند الوقاع، ١: ٢٦، ح: ١٤١] آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: بسم الله إلخ: پس اگر اِس جماع سے بچہ پیدا ہوا تو شیطان اُس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ دعا کا ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو ہماری اولاد سے دور رکھ"۔

⑤ (جاء في حديث طويل:) قيل يا رسول الله! فإن كان أحدنا خاليا؟ قال: فالله أحق أن يستحيٰ منه من الناس [ابن ماجه، أبواب النكاح، باب التستر عند الجماع، ص: ١٣٨، ح: ١٩٢٠] آپ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اگر ہمارے گھر میں (میاں بیوی کے سوا) کوئی نہ ہو تو؟ (کیا پھر بھی پردہ ضروری ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے مقابلے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ اُس سے حیا کی جائے۔

⑥ قال ابن عباس: أن عمر جاء إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! هلكتُ، قال: وما أهلكك؟ قال: حولتُ رحلي الليلة، فلم يرد عليه الرسول ﷺ شيئا، فأنزلت على رسول الله هذه الآية: ﴿نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنىٰ شئتم﴾ [البقرة:٢٢٣] قال: أقبل وأدبر، واتق الدبر والحيضة [ترمذي، أبواب التفسير، تفسير سورة البقرة، ٢: ١٢٧، ح: ٢٩٨٠] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

⑩ خروجِ منی کے وقت (دل میں) یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ لَا تَجعَلْ لِّلشَّیطَانِ فِیمَا رَزَقتَنَا نَصِیباً[7]۔

⑪ بیوی کی تسکین کا خیال رکھنا[8]۔

⑫ دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو درمیان میں وضو کر لینا[9]۔

نوٹ: متعدد بیویوں سے صحبت کرنے کے بعد ایک ہی غسل کافی ہے[10]۔

میں ہلاک ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے تم کو تباہ کیا؟ اُنھوں نے کہا: آج رات میں نے اپنی سواری کو گھما دیا، یعنی پیچھے رہ کر بیوی سے آگے کی راہ میں صحبت کی، تو آپ ﷺ نے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا، پھر نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: نساؤکم إلخ تمھاری بیویاں تمھارے لیے کھیتیاں ہیں؛ لہٰذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو جاؤ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگے سے آؤ، پیچھے سے آؤ؛ البتہ پچھلی راہ (میں صحبت کرنے) سے اور حیض (کی حالت میں صحبت کرنے) سے بچو۔

قال النبي ﷺ: لا ینظر الله إلیٰ رجل جامع امرأته في دبرها [ابن ماجه، أبواب النكاح، باب النهي عن إتيان النساء في أدبارهن، ص: ۱۳۸، ح: ۱۹۲۳] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے جو اپنی بیوی سے پچھلی راہ میں صحبت کرے۔

⑦ قال علقمة: أن ابن مسعود كان إذا غشیٰ أهله فأنزل، فقال: اللّٰهُمَّ لا تجعل للشيطان فيما رزقتنا نصيبا [مصنف ابن ابی شیبه، باب مایدعو به الرجل إذا دخل علیٰ أهله، ٦: ٩٢، ح: ٢٩٧٣٤] حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب اپنی بیوی سے صحبت فرماتے تو بوقتِ انزال یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ لا تجعل إلخ۔

⑧ دیکھیے حاشیہ نمبر: ۳

⑨ قال النبي ﷺ: إذا أتی أحدكم أهله ثم أراد أن يعود فليتوضأ [مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب إلخ، ۱: ۱۴۴، ح: ۳۰۸] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وضو کر لے۔

⑩ قال أنس بن مالك: أن نبي الله ﷺ كان يطوف علیٰ نسائه في الليلة الواحدة،

⑬ حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ ہو تو وضو کر لینا[11]۔

⑭ حالتِ جنابت میں کسی چیز کے کھانے پینے سے پہلے ہاتھ دھو لینا[12]۔

⑮ شدید بھوک یا بھر پیٹ ہونے پر صحبت نہ کرنا۔ (اسلامی شادی: ۲۲۶)

⑯ جماع میں حد سے تجاوز نہ کرنا۔ (اسلامی شادی: ۲۲۳)

⑰ صحبت کی باتوں کا کسی کے سامنے تذکرہ نہ کرنا[13]۔

⬅ وله يومئذ تسع نسوة [بخاري، كتاب الغسل،باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره،١: ٤٢، ح:٢٨٤] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ (بعض مرتبہ) ایک ہی رات میں تمام عورتوں سے صحبت فرماتے تھے، حالاں کہ اُس وقت آپ ﷺ کی ۹/ بیویاں تھیں۔

⑪ قالت عائشة: كان النبي ﷺ إذا أراد أن ينام وهو جنب، غسل فرجه وتوضأ للصلاة [بخاري، كتاب الغسل، باب نوم الجنب،١: ٤٢،ح:٢٨٨] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے، اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔

⑫ قالت عائشة: أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل أو يشرب وهو جنب غسل يديه ثم يأكل ويشرب [أبوداود،كتاب الطهارة، باب الجنب يأكل،١: ٢٩،ح:٢٢٣] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جنابت کی حالت میں کھانے یا پینے کا ارادہ فرماتے، تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو لیتے پھر کھاتے پیتے تھے۔

⑬ قال النبي ﷺ: إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يفضي إلى امرأته وتفضي إليه ثم ينشر سرها [مسلم، كتاب النكاح،باب تحريم إفشاء سر المرأة،١: ٤٦٤، ح:١٤٣٧] آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں درجے کے اعتبار سے سب سے بُرا وہ شخص ہے جو اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر راز کی باتوں کو پھیلائے۔

ولیمے کے آداب

① بہ نیتِ سنت ولیمہ کرنا، فخر ومباہات کے طور پر ولیمہ نہ کرنا[1]۔

② اپنی استطاعت کے بہ قدر کھانا کھلانا[2]۔

③ ولیمے میں اسراف نہ کرنا[3]۔

④ فقراء کو چھوڑ کر محض مال داروں کو دعوت نہ دینا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ : من سمَّع سمَّع الله به [بخاري، كتاب الرقاق، باب الرياء والسمعة، ٢: ٧٧٧، ح: ٦١٣٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لیے کوئی عمل کرے گا، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کا حال لوگوں کو سنائے گا (یعنی قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اُس کے عیوب کے ساتھ ذلیل ورسوا کرے گا)۔

② قال أنس ؓ : مارأيت رسول الله ﷺ أولم على امرأة من نسائه ماأولم على زينب، فإنه ذبح شاة [بخاري، كتاب النكاح ، باب الوليمة ولو بشاة ، ٢ : ٧٧٧ ، ح : ٥١٦٨] وفي حديث: جعل رسول الله ﷺ وليمتها(الصفية) التمر والأقط والسمن [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٢: ٦٠٦، ح: ٤٢١٢] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: مَیں نے آپ ﷺ کو کسی زوجہ کا اِتنا بڑا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا حضرت زینب ؓ کا، کہ اُن کے ولیمے میں ایک بکری ذبح کی تھی۔ دوسری حدیث میں وارد ہے: آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کھجور، پنیر اور گھی سے کیا تھا۔ (لہٰذا جتنی استطاعت ہو اُس کے بہ قدر ولیمہ کرنا چاہیے)۔

③ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّه لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [الأعراف: ٣١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی مت کرو، یاد رکھو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

④ قال النبي ﷺ : شر الطعام طعام الوليمة، يدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء [بخاري، كتاب النكاح، باب حق إجابة الوليمة، ٢: ٧٧٨، ح: ٥١٧٧] آپ ﷺ نے فرمایا: بدترین کھانا ولیمے کا

⑤ ولیمے میں غیر شرعی امور کا ارتکاب نہ کرنا⑤۔

⑥ ولیمے کی دعوت قبول کرنا⑥۔

⑦ روزہ دار اور غیر روزے دار کا دعوت کو قبول کرلینا۔ (روزے دار دُعا دے دے، اور غیر روزے دار کھانا کھالے⑦۔)

⑧ غیر شرعی امور کے ارتکاب والی دعوت میں شریک نہ ہونا⑧۔

نوٹ: عرف سے زیادہ دن ولیمہ کرنا دکھلاوا ہے⑨۔

← وہ کھانا ہے جس میں مال داروں کو بلایا جائے اور فُقَرا کو چھوڑ دیا جائے۔

⑤ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَه﴾ [الأنعام: ١٢٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے گناہ چھوڑ دو۔

⑥ قال النبي ﷺ: إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها [موطأ مالك، كتاب النكاح، باب ماجاء في الوليمة، ص: ١٩٨، ح: ١٦٨٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ ولیمے میں جائے۔

⑦ قال النبي ﷺ: إذا دعي أحدكم فليجب، فإن كان صائما فليصل، وإن كان مفطرا فليطعم [مسلم، كتاب النكاح، باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة: ١/ ٤٦٢، ح: ١٤٣١] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ قبول کرلے، پھر اگر روزے دار ہو تو دعا دے دے، اور اگر روزے دار نہ ہو تو کھانا کھالے۔

⑧ قد دعي النبي ﷺ إلى طعام، فلما رأى القرام قد ضرب به في ناحية الباب فرجع [أنظر: أبوداود، كتاب الأطعمة، باب الرجل يدعى فيرى مكروها، ٢: ٥٢٧، ح: ٣٧٥٥] آپ ﷺ کو (ایک موقع پر) کھانے کی دعوت دی گئی تو آپ تشریف لے گئے؛ لیکن جب گھر کے دروازے پر تصویر والا پردہ دیکھا تو واپس لوٹ آئے۔

⑨ کتنے دن ولیمہ کیا جاسکتا ہے؟ اس کا تعلق عرف سے ہے، ہمارے عرف میں ایک دن ولیمہ ہوتا ہے ←

پس دو دن ولیمہ کرنا ریا (دکھلاوا) ہے، اور حدیث میں ہے کہ: دو دن تک ولیمہ کر سکتے ہیں، تین دن ولیمہ کرنا دکھاوا ہے، اور بخاری شریف میں باب ہے باب حق إجابة الوليمة والدعوة ومن أولم سبعة أيام یعنی سات دن تک ولیمہ ہوسکتا ہے، علامہ عینی اور حافظ عسقلانیؒ نے اس باب کے تحت سات دن تک ولیمہ کرنے کے متعدد آثار بیان کیے ہیں؛ غرض علماء فرماتے ہیں کہ: اس کا تعلق عرف سے ہے، عرف سے زیادہ ولیمہ کرنا دکھاوا ہے اور ممنوع ہے۔ [تحفۃ الالمعی ۳:۵۱۰]

نام رکھنے کے آداب

① اچھا نام رکھنا۔ (شمائل کبریٰ ۵:۳۰۷)

② انبیاء کے ناموں پر نام رکھنا[1]۔

③ ایسا نام جس سے تعریف ہوتی ہو، نہ رکھنا[2]۔

④ نامناسب ناموں بالخصوص فساق کے ناموں سے اجتناب کرنا[3]۔

---

① قال سعيد بن المسيب: أحب الأسماء إلى الله أسماء الأنبياء [مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الأدب، باب ماتستحب من الأسماء، ٥: ٢٦٣، ح: ٢٥٩١٠] حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک ناموں میں سب سے بہترین نام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نام ہیں۔

② قال محمد بن عمرو بن عطاء: سميت ابنتي برة، فقالت لي زينب بنت أبي سلمة: إن رسول الله ﷺ نهي عن هٰذا الاسم، وسميت برة فقال رسول الله ﷺ: لاتزكوا أنفسكم، الله أعلم بأهل البر منكم، فقالوا: بم نسميها؟ قال: سموها زينب [مسلم، كتاب الآداب، باب تغيير اسم القبيح، ٢: ٢٠٨، ح: ٢١٤٢] حضرت محمد بن عمرو بن عطاءؒ فرماتے ہیں: میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا، تو مجھ سے زینب بنت ابی سلمہؓ نے فرمایا کہ: آپ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے، چوں کہ میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفائی خود نہ بیان کرو، تم میں سے نیکوکاروں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب جانتا ہے، تو لوگوں نے (میرے متعلق) عرض کیا کہ: ہم اِس کا کیا نام رکھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کا نام زینب رکھو۔

③ قال سمرة بن جندب: نهانا رسول الله ﷺ أن نسمي رقيقنا بأربعة أسماء: أفلح و رباح ويسار ونافع [مسلم، كتاب الاداب، باب كراهة التسمية إلخ، ٢: ٢٠٧، ح: ٢١٣٦] حضرت سمرۃ بن جندبؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمارے بچوں کا نام اُفلح، یسار، نافع اور رَباح رکھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

فائدہ: اِن ناموں میں بدفالی کا پہلو نکل سکتا ہے، اور وہ اِس طرح کہ اگر اُن کے مسمّیٰ کو پکارا جائے گا، اور وہ موجود نہیں ہوگا تو جواب دیا جائے گا: نہیں ہے، مثلاً کسی کا نام اُفلح (کامیابی) ہے

⑤ ساتویں دن نام رکھنا[۴]۔

⑥ بُرے ناموں کو اچھے ناموں سے بدل دینا[۵]۔

⑦ اللہ کے مخصوص ناموں سے لوگوں کو نہ پکارنا۔ (معارف القرآن ۴: ۱۳۲)

⑧ کسی کو برے نام سے نہ پکارنا[۶]۔

نوٹ: چھوٹے بچے کی اور بے اولاد شخص کی کنیت رکھنا جائز ہے[۷]۔

اور کسی نے آواز دی: اُفلح ہے؟ کیا گھر میں کامیابی ہے؟ اور وہ نہیں ہوگا، تو جواب دیا جائے گا: نہیں ہے، یعنی گھر میں کامیابی نہیں ہے، یہ ایک طرح کی بدفالی ہے۔ یہ ممانعت شرعی نہیں؛ بلکہ ارشادی ہے، یعنی شرعاً یہ نام ناجائز نہیں؛ البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے نام نہ رکھے جائیں۔ یہ نبی ﷺ نے لوگوں کو ایک مشورہ دیا ہے، اور اُن کو بھلائی کی بات بتائی ہے، اور یہ توجیہ اِس لیے ضروری ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کثرت سے یہ نام رکھتے تھے، اگر ناجائز ہوتے تو کیوں رکھتے؟۔ [تحفۃ الالمعی ۶: ۵۸۵]

④ قال النبي ﷺ: كل غلام رهينة بعقيقته، يذبح عنه يوم سابعه، ويحلق رأسه ويسمىٰ [أبوداود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، ۲: ۳۹۲، ح: ۲۸۳۸] آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض مرہون رہتا ہے، اُس کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے، اور سر کا حلق کرایا جائے، اور نام رکھا جائے۔

⑤ قالت عائشة: أن النبي ﷺ كان يغير الاسم القبيح [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في تغيير الأسماء، ۲: ۱۱۱، ح: ۲۸۳۹] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ برے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیتے تھے۔

⑥ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے پکارو۔

⑦ كنى النبي ﷺ غلاما صغيرا أخا لأنس ابن مالك، فقال له: يا أبا عمير! مافعل النغير؟ [بخاري، كتاب الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ۲: ۹۵۰، ح: ۶۱۲۹] آپ ﷺ نے حضرت انس بن مالکؓ کے بھائی — جو چھوٹے بچے تھے — کو کنیت سے پکارتے ہوئے کہا: اے ابوعمیر! تمھارے وہ چھوٹے بلبل کا کیا ہوا؟۔

اولاد کی تربیت اور اُن کے حقوق وآداب

(۱) اولاد پر خرچ کیے جانے والے مال اور مشقت اٹھانے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنا[۱]۔

(۲) ولادت کے بعد اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا[۲]۔

(۳) تحنیک کرنا، یعنی کسی نیک آدمی سے کھجور وغیرہ چبوا کر بچے کے تالو پر لگا دینا[۳]۔

---

(۱) قال النبي ﷺ : إذا أنفق الرجل علىٰ أهله نفقة يحتسبها، فهي له صدقة [بخاري، كتاب الإيمان، باب ماجاء أن الأعمال بالنية، ۱: ۱۳، ح:۵۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی امید سے خرچ کرتا ہے، تو وہ (بھی) اُس کے لیے صدقہ ہے۔

(۲) قال أبو رافع : رأيت رسول الله ﷺ أَذَّن في أُذُن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة [ترمذي، أبواب الأضاحي، باب الأذان في أذن المولود، ۱: ۲۷۸، ح: ۱۵۱٤] حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں: مَیں نے اللہ کے نبی ﷺ کو- جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت حسن بن علیؓ کو جنا-نماز جیسی اذان حضرت حسنؓ کے کان میں کہتے ہوئے دیکھا۔

قال رسول الله ﷺ : من ولد له مولود، فأذن في أذنه اليمنى، وأقام في أذنه اليسرى، لم يضره أم الصبيان [عمل اليوم والليلة، باب مايعمل بالولد إذا ولد، ۱: ۵۷۸، ح:۶۲۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کے یہاں بچے کی پیدائش ہو اور اس نے اس بچے کے داہنے کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں اقامت کہی تو اس بچے کو ام الصبیان (ایک بیماری جس سے بچے سوکھ کر کانٹا ہو جاتے ہیں) لاحق نہ ہوگی۔

(۳) قالت عائشة : أن رسول الله ﷺ كان يؤتىٰ بالصبيان ، فيبرك عليهم ويحنكهم [مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل، ۱: ۱۳۹، ح: ۲۸۶] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ اُن کے لیے دعائے برکت فرماتے، اور اُن کی تحنیک کرتے۔

④ ساتویں دن بچے کا نام رکھنا④۔

⑤ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرنا⑤۔

⑥ جانور ذبح کر کے بچے کا سر مونڈنا اور پھر سر پر زعفران لگانا⑥۔

⑦ بچہ کا سر مونڈ کر اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا⑦۔

---

④ قال عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده : أن النبي ﷺ أمر بتسمية المولود يوم سابعه ووضع الأذىٰ عنه والعق [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في تعجيل اسم المولود، ٢: ١١٠، ح: ٢٨٣٢] حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: نبیٔ کریم ﷺ نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے، اُس سے تکلیف دہ چیز (بال، ناخن، ختنہ کی چمڑی) کو دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

⑤ قال النبي ﷺ : الغلام مرتهن بعقيقته، يذبح عنه يوم السابع [ترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، ١: ٢٧٨، ح: ١٥٢٢] آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ اپنے عقیقے کے عوض میں گروی رکھا ہوا (معرضِ آفات میں) ہوتا ہے، اُس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے۔

⑥ قال بريدة : كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها، فلما جاء الله بالإسلام كنا نذبح شاة، ونحلق رأسه، ونلطخه بزعفران [أبوداود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، ١: ٣٩٣، ح: ٢٨٤٣] حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں: جب ہم حالتِ جاہلیت میں تھے اور ہم میں سے کسی کے یہاں بچہ پیدا ہوتا تو ایک بکری ذبح کرتا، اور اُس کے خون کو بچے کے سر پر ملتا، پھر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کی نعمت سے نوازا تو ہم ایک بکری ذبح کرتے ہیں، اور بچے کے سر کا حلق کرواتے ہیں اور اُس پر زعفران مَل دیتے ہیں۔

⑦ قال علي بن أبي طالب : عق رسول الله ﷺ عن الحسن بشاة، وقال: يا فاطمة! احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره فضة [ترمذي، أبواب الأضاحي، باب، ١: ٢٧٨، ح: ١٥١٩] حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت حسنؓ کا عقیقہ ایک بکری سے کیا، اور فرمایا: اے فاطمہ! اِس کے سر کو مونڈ دے، اور اِس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دے۔

⑧ بچپن میں ختنہ کروانا⑧۔

⑨ جب بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اُس کو کلمۂ ''لا إله إلا الله، محمد رسول الله ﷺ'' سکھانا⑨۔

⑩ بچپن ہی سے اچھائیوں کا عادی بنانا، اور برائیوں اور ناپسندیدہ اخلاق وعادات اور بری باتوں سے روکنا⑩۔

⑪ سات سال کی عمر ہوجانے پر نماز کا حکم کرنا، اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارنا⑪۔

⑫ دس سال کی عمر ہوجانے پر اولاد کے بستر جدا کردینا⑪۔

---

⑧ قال عمرو بن شعیب عن أبيه عن جده: أن النبي ﷺ أمر بتسمية المولود يوم سابعه ووضع الأذىٰ عنه والعق [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء في تعجيل اسم المولود، ٢: ١١٠، ح: ٢٨٣٢]

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے، اُس سے تکلیف دہ چیز (بال، ناخن، ختنہ کی چمڑی) کو دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ: افتحوا على صبيانكم أول كلمة لا إله إلا الله [كنز العمال، حرف النون، الباب السابع، الفصل الرابع، الفرع الثاني في الأمر بالصلاة، ١٦: ٤٤١، ح: ٤٥٣٣٢] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمۂ شہادت سکھاؤ۔

⑩ فإن النبي ﷺ لما رأى عمر بن أبي سلمة - وكان غلام في حجره - ويده تطيش في صحفة الطعام فقال لها: يا غلام! سم الله، وكل بيمينك، وكل ممايليك [بخاري، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٢: ٨٠٩، ح: ٥٣٧٦] آپ ﷺ نے حضرت عمر بن ابی سلمہ - جو کہ آپ کی پرورش میں تھے - کا ہاتھ کھانے کے برتن میں ادھر ادھر گھومتے دیکھا، تو فرمایا: اے لڑکے! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام لے، اور داہنے ہاتھ سے کھا، اور اپنے سامنے سے کھا۔

⑪ قال النبي ﷺ: مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين، واضربوهم عليها ⬅

⑬ عقائدِ حقہ اور تعلق مع اللہ کی ترغیب کے ساتھ اُن کی پرورش کرنا⑫۔

⑭ اسلامی آداب اور حسنِ اخلاق سے آراستہ کرنا⑬۔

⑮ نیکی کے کاموں میں اُن کا تعاون کرنا۔[الأدب في الدين:٤٨]

⑯ اولاد سے مُلاطفت ونرمی کا برتاؤ کرنا، اُن سے پیار ومحبت کرنا اور اُن کو بوسہ دینا⑭۔

وهم أبناء عشر سنين، وفرقوا بينهم في المضاجع [أبوداود، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، ١: ٧١، ح: ٤٩٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا حکم کرو، اور دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر مارو؛ اور (دس سال کے ہوجانے پر) اُن کے بستر علاحدہ کردو۔

⑫ كما علّم النبي ﷺ لعبد الله بن عباس وكان غلاما فقال: يا غلام! إني أعلمك كلمات، احفظ الله يحفظك، احفظ الله تجده أمامك إلخ [ترمذي، أبواب صفة القيامة، باب،٢: ٧٨، ح: ٢٥١٦] جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو- جب کہ وہ چھوٹے تھے- سکھلاتے ہوئے فرمایا تھا: اے لڑکے! مَیں تجھے چند کلمات سکھلاتا ہوں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کر اُسے اپنے سامنے پائے گا۔

⑬ قال النبي ﷺ : مانحل والد ولدا من نحل أفضل من أدب حسن [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في أدب الولد، ٢: ١٦، ح:١٩٥٣] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ نے کسی اولاد کو اچھی تربیت سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا۔

⑭ قال أبوهريرة: أن الأقرع بن حابس أبصر رسول الله ﷺ وهو يُقبِّل حُسينا، فقال: إن لي عشرة من الولد مافعلت هذا بواحد منهم، فقال رسول الله ﷺ : من لايَرحم لايُرحم [أبوداود، كتاب الأدب، باب في قبلة الرجل ولده، ٢: ٧٠٨، ح:٥٢١٨] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: اُقرع بن حابسؓ نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا کہ، حضرت حسین کو بوسہ دے رہے ہیں، تو کہنے لگے: میرے تو دس بیٹے ہیں، مَیں اُن میں سے کسی کو ایسا نہیں کرتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۱۷) بہ وقتِ ضرورت اُن کے ساتھ سختی کرنا[۱۵]۔

(۱۸) اُن کی طاقت سے زیادہ اُن پر بوجھ نہ ڈالنا۔[الأدب في الدين:٤٨]

(۱۹) اُن کی ناراضگی کے وقت اُن پر کسی کام کا اصرار نہ کرنا۔[أيضاً]

(۲۰) اولاد کے درمیان برابری کا معاملہ کرنا[۱۶]۔

(۲۱) بیٹیوں سے خوش ہونا اور اُن سے اچھا سلوک کرنا[۱۷]۔

(۲۲) بیٹیوں اور اپنے ماتحت لڑکیوں کو پردے کا پابند بنانا[۱۸]۔

---

[۱۵] قال النبي ﷺ : علقوا السوط حيث يراه أهل البيت ، فإنه أدب لهم [المعجم الكبير للطبراني، كتاب العين، باب علي بن عبد الله ، ١٠ : ٣٨٤، ح : ١٠٦٧١] آپ ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوڑا اِس طرح سے لٹکاؤ کہ گھر والے اُسے دیکھے؛ تاکہ اُن کو تنبیہ ہو (کہ سرزنش بھی ہو سکتی ہے)۔

[۱۶] قال النبي ﷺ : اعدلوا في أولادكم [بخاري،كتاب الهبة، باب الهبة للولد، ١: ٣٥٢، ح: ٢٥٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد میں برابری کا معاملہ کرو۔

[۱۷] قال النبي ﷺ : من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن، كن له سترا من النار [بخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٢: ٨٨٦،ح: ٥٩٩٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لڑکیوں کی بنا پر کسی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر (بھی) اُن سے اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں جہنم سے آڑ بنیں گی۔

[۱۸] قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنىٰ أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ [الأحزاب: ٥٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی چادریں اپنے (منھ کے) اوپر جھکا لیا کریں، اِس طریقے میں اِس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی تو اُن کو ستایا نہیں جائے گا۔

۴۳ اولاد کے لیے بددعا نہ کرنا[۱۹]۔

۴۴ اُن کی تربیت کرنے پر احسان نہ جتلانا۔[الأدب في الدين:٤٨]

۴۵ ان سے گناہ اور نامناسب کام ہوجائے تو اُنھیں تنبیہ کرنا[۲۰]۔

❁❁❁❁❁

---

۱۹ قال النبي ﷺ: ولا تدعوا على أولادكم [مسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ٢: ٤١٥، ح:٣٠٠٩] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو بددعا مت دو۔

۲۰ قال النبي ﷺ: لا يجلد أحدكم امرأته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم [بخاري، كتاب النكاح، باب ما يكره من ضرب النساء، ٢: ٧٨٤، ح: ٥٢٠٤] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کو مارنے کی طرح نہ مارے، پھر (کتنی شرمندگی کی بات ہے) کہ دن کے آخر میں اُسی سے جماع کرے۔

عن القاسم بن محمد عن عائشة زوج النبي ﷺ أنها أخبرته: أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير، فلما رآها رسول الله ﷺ قام على الباب، فلم يدخل، فعرفت في وجهه الكراهية، قالت: يارسول الله! أتوب إلى الله وإلى رسوله، ماذا أذنبت؟ قال: مابال هذه النمرقة؟ قالت: اشتريتها لتقعد عليها وتوسدها [بخاري، كتاب اللباس، باب من لم يدخل بيتا فيه صورة، ٢: ٨٨١، ح:٥٩٦١] قاسم بن محمدؒ، حضرت عائشہؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ: حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں تھیں، جب آپ ﷺ نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے، اور گھر میں تشریف نہ لے گئے، حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے آثار محسوس کیے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مَیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں، مَیں نے کیا گناہ کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پردہ کیسا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ مَیں نے اِس لیے خریدا ہے؛ تاکہ آپ اِس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں۔

طلاق کے آداب

① طلاق سے پہلے عورت کی مقدور بھر فہمائش کرنا[①]۔

② طرفین میں اصلاح کی کوشش کرنا[②]۔

③ طلاق میں جلد بازی نہ کرنا[③]۔

④ غیر معقول وجہ سے طلاق نہ دینا[④]۔

⑤ عورت کا بِلا وجہ طلاق کا مطالبہ نہ کرنا[⑤]۔

---

① قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ : ﴿وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ [النساء: ٣٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جن عورتوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) اُنھیں سمجھاؤ، اور (اگر اِس سے کام نہ چلے تو) اُنھیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اِس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) اُنھیں مار سکتے ہو۔

② قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ : ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِه وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا﴾ [النساء: ٣٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو تو (اُن کے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے) ایک مُنصِف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو، اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرما دے گا۔

③ قال النبي ﷺ : أبغض الحلال إلى الله عزوجل الطلاق [أبوداود، کتاب الطلاق، باب في المرأة تسأل زوجها طلاق امرأة له، ١: ٢٩٦، ح: ٢١٢٨] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

④ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ : ﴿فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا﴾ [النساء: ٣٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر اگر وہ تمھاری بات مان لیں تو اُن کے خلاف کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔

⑤ قال النبي ﷺ : أيما امرأة سألت زوجها الطلاق من غير ما بأس، فحرام عليها

نوٹ: مسئلہ: غصے میں یا مذاق میں طلاق واقع ہو جاتی ہے⑥۔

⑥ عورت کا اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرنا⑦۔

⑦ حالتِ حیض میں طلاق نہ دینا⑧۔

⑧ طلاقِ بدعی (یعنی ایک ہی مرتبہ میں یا ایک طہر میں تین طلاقوں) سے اجتناب کرنا⑨۔

رائحة الجنة [أبوداود، كتاب الطلاق، باب في الخلع، ١: ٣٠٣، ح: ٢٢٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے، تو اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

⑥ قال النبي ﷺ: ثلث جِدُّهن جد وهزلهن جد: النكاح، والطلاق، والرجعة [ترمذي، أبواب الطلاق واللعان، باب ماجاء في الجد والهزل في الطلاق، ١: ٢٢٥، ح: ١١٨٤] آپ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے: نکاح، طلاق، رجعت۔

⑦ قال النبي ﷺ: لاتسأل المرأة طلاق أختها [بخاري، كتاب النكاح، باب الشروح التي لا تحل في النكاح، ٢: ٧٧٤، ح: ٥١٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔

⑧ عن عبدالله بن عمر: أنه طلق امرأته وهي حائض علىٰ عهد رسول الله ﷺ، فسأل عمر بن الخطاب رسول الله ﷺ عن ذلك، فقال رسول الله ﷺ: مُره فليراجعها، ثم ليمسكها حتىٰ تطهر، ثم تحيض ثم تطهر، ثم: إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق قبل أن يمس [بخاري، كتاب الطلاق، باب قول الله يأيها النبي إلخ، ٢: ٧٩٠، ح: ٥٢٥١] آپ ﷺ کے زمانے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ ﷺ سے اِس کے متعلق دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے حکم دے کہ وہ رجوع کرلے، پھر اُسے اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر حیض آئے، پھر پاک ہو جائے، پھر اُس کے بعد چاہے تو اپنے پاس روکے رکھے اور اگر چاہے تو صحبت سے پہلے اُسے طلاق دے دے۔

⑨ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ﴾ [الطلاق: ١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو

⑨ طلاق دینے اور رجعت کرنے پر گواہ بنانا⑩۔

مسئلہ: مطلقہ عورت کا اپنے حمل کو چھپانا درست نہیں ہے⑪۔

⑩ عورت کو طلاق کے بعد شادی سے نہ روکنا⑫۔

⇐ تو اُنھیں اُن کی عدت کے وقت طلاق دو، اور عدت کو اچھی طرح شمار کرو۔

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرۃ:٢٢٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: طلاق (زیادہ سے زیادہ) دوبار ہونی چاہیے، اِس کے بعد (شوہر کے لیے دو ہی راستے ہیں:) یا تو قاعدے کے مطابق (بیوی کو) روک رکھے (یعنی طلاق سے رجوع کر لے)، یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دے (یعنی رجوع کے بغیر عدت گزر جانے دے)۔

⑩ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ [الطلاق:٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تو تم یا تو اُنھیں بھلے طریقے پر (اپنے نکاح میں) روک رکھو، یا پھر بھلے طریقے سے اُن کو الگ کر دو، اور اپنے میں سے دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنالو جو عدل والے ہوں۔

⑪ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ [البقرۃ:٢٢٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں تو اُن کے لیے حلال نہیں ہے کہ، اللہ نے اُن کے رحم میں جو کچھ (حمل یا حیض) پیدا کیا ہے اُسے چھپائیں۔

⑫ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [البقرۃ: ٢٣٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: تو (اے میکے والو!) اُنھیں اِس بات سے منع نہ کرو کہ وہ اپنے (پہلے) شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کریں، بہ شرطے کہ وہ بھلائی کے ساتھ ایک دوسرے سے راضی ہو گئے ہوں۔

قرض کے آداب

قرض دینے والے کے آداب

① اچھی نیت سے قرض دینا①۔
② قرض کا اچھے انداز سے مطالبہ کرنا②۔
③ ادائیگی کی طاقت نہ رکھنے والے کو مہلت دینا③۔
④ (گنجائش ہوتو) تنگ دست کے قرض کو معاف کرنا④۔
⑤ قرض لینے والے کو ادائیگی کے وقت یہ دعا دینا: أَوْفَيْتَنِيْ أَوفَى اللهُ لَكَ⑤۔

---

① قال النبي ﷺ: من أقرض ورقا مرتين كان كعدل صدقة مرة [السنن الكبرىٰ للبيهقي، جماع أبواب الخراج والضمان، باب ماجاء في فضل الإقراض، ٥: ٥٧٨، ح: ١٠٩٥٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو مرتبہ چاندی قرض دی، وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مرتبہ صدقہ کیا۔

② قال النبي ﷺ: رحم الله رجلا سمحا إذا باع، وإذا اشترىٰ، وإذا اقتضىٰ [بخاري، كتاب البيوع، باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع ١: ٢٧٨، ح: ٢٠٧٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت اور وصولیابی میں نرمی سے کام لے۔

③ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ﴾ [البقرة: ٢٨٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر کوئی تنگ دست (قرض دار) ہو تو اُس کا ہاتھ کھلنے تک مہلت دینی ہے۔

④ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة: ٢٨٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور صدقہ ہی کر دو تو یہ تمھارے حق میں کہیں زیادہ بہتر ہے، بہ شرطے کہ تم کو سمجھ ہو۔

⑤ قال أبو هريرة: كان لرجل علىَ النبي ﷺ سن من الإبل، فجاءه يتقاضاه، فقال: أعطوه، فطلبوا سنه، فلم يجدوا له إلا سنا فوقها، فقال: أعطوه، فقال: أوفيتني أوفى الله بك، قال النبي ﷺ: إن خياركم أحسنكم قضاء [بخاري، كتاب الوكالة، باب وكالة الشاهد والغائب جائز،

قرض لینے والے کے آداب

① بلا ضرورت اور ضرورت سے زیادہ قرض نہ لینا۔ (قرض کے شرعی احکام، ص: ۴۶، بہ حوالہ فروع الایمان اصلاحی نصاب ص: ۴۱۰)

② ادائیگی کی نیت سے قرض لینا⑥۔

③ وعدہ کے مطابق قرض ادا کردینا، اور بلا وجہ ٹال مٹول نہ کرنا⑦۔

④ ادائیگیٔ قرض کے وقت یہ دعا دینا: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ⑧۔

ح: ۲۳۰۵] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبیٔ کریم ﷺ کے ذمہ کسی شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ تھا، وہ شخص آیا اور اس نے تقاضا کیا کہ مجھے وہ اونٹ واپس دے دیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اس کو دے دو، چناں چہ تلاش کیا گیا؛ مگر اس عمر کا اونٹ نہیں ملا، اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: دے دو، تو اس نے دعا دی کہ: آپ نے میرا حق واپس کردیا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے؛ تو نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اچھی طریقے سے (قرض کی) ادائیگی کرے۔

⑥ قال النبي ﷺ: من أخذ أموال الناس يريد أداء ها أدى الله عنه [بخاري، كتاب الاستقراض، باب من أخذ أموال الناس يريد أداءها أو إتلافها، ۱: ۳۲۱، ح: ۲۳۸۷] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا مال اس کی ادائیگی کی نیت سے لے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لیے ادائیگی آسان کردیتے ہیں۔

⑦ قال النبي ﷺ: مطل الغني ظلم [بخاري، كتاب الحوالة، باب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة، ۱: ۳۰۵، ح: ۲۲۸۷] آپ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

⑧ عن إسماعيل بن إبراهيم عن أبيه عن جده قال: استقرض مني النبي ﷺ أربعين ألفا، فجاءه مال فدفعه إليّ، وقال: بارك الله لك في أهلك ومالك [نسائي، كتاب البيوع، باب الاستقراض، ۲: ۲۰۲، ح: ٤٦٨٧] حضرت اسماعیل بن ابراہیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ: مجھ سے اللہ کے نبی ﷺ نے چالیس ہزار کا قرض لیا، پھر جب آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے وہ قرض مجھے ادا کرتے ہوئے یہ دعا دی: بارك الله لك إلخ: اللہ تجھے،

نوٹ: ادائیگی کے وقت قرض لینے والا، بغیر کسی شرط کے اپنی طرف سے تبرعاً کچھ اضافہ کر کے دینا چاہے تو دے سکتا ہے (۹)۔

اہم وضاحت: اگر اِس اضافے کی پہلے سے صراحۃً یا اشارۃً شرط لگائی گئی ہو، تو یہ سودی قرض ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

قرض کے عام آداب

(۱) سودی قرض کا لین دین نہ کرنا (۱۰)۔

(۲) قرض کے معاملے کو لکھ لینا (۱۱)۔

(۳) گواہ بنا لینا (۱۲)۔

⊃ تیرے اہل وعیال اور مال میں برکت نصیب فرمائے۔

(۹) دیکھیے حاشیہ نمبر:۵

(۱۰) قال جابر: لعن رسول الله ﷺ أكل الربا، وموكله، وكاتبه، وشاهديه؛ وقال: هم سواء [مسلم، كتاب البيوع، باب الربا، ۲: ۲۷، ح: ۱۵۹۸] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا کہ: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

(۱۱) قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ [البقرة: ۲۸۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم کسی معیّن میعاد کے لیے ادھار کا کوئی معاملہ کرو تو اُسے لکھ لیا کرو۔

(۱۲) قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾ [البقرة:۲۸۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے میں سے دو مَردوں کو گواہ بنا لو۔

۴ قرض کی ادائیگی کے لیے یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ [۱۳]۔

---

۱۳ عن علي: أن مكاتبا جاء ه فقال: إني قد عجزت عن كتابتي فأعني، قال: ألا أعلمك كلمات علمنيهن رسول الله ﷺ ، لو كان عليك مثل جبل صير دينا أداه الله عنك، قال: قل : اللّٰهُمَّ اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك [ترمذي، أبواب الدعوات، أحاديث شتى من أبواب الدعوات، ۲: ۱۹۶، ح: ۳۵۶۳] حضرت علیؓ کے پاس ایک مکاتب آیا اور کہنے لگا کہ: مَیں بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں؛ لہٰذا میری مدد فرمایئے، تو حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا مَیں تجھے چند کلمات نہ سکھلاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے ہیں، کہ اگر تیرے اوپر ''صیر'' پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ اُسے ادا کروادیں گے، پھر آپؓ نے فرمایا: یہ دعا پڑھتا رہ: اللّٰهُمَّ اكفني إلخ۔

ہدیہ کے آداب

ہدیہ دینے والے کے آداب

① اخلاص سے ہدیہ دینا[1]۔

② مشتبہ یا حرام مواقع میں ہدیہ نہ دینا[2]۔

③ ہدیہ دینے کے لیے مناسب وقت اختیار کرنا[3]۔

④ رشتے داروں اور پڑوسیوں اور اہلِ فضل کو ہدیہ میں مقدم رکھنا[4]۔

⑤ مہدیٰ الیہ (جس کو ہدیہ دیا جائے) کی پسند کے مطابق ہدیہ دینا۔

[موسوعة الآداب الإسلامية: ۸۵۸]

---

① قال النبي ﷺ: تهادوا تحابوا وتذهب الشحناء [موطأ مالك، كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في المهاجرة، ص:۳۶۵، ح:۶۹۴] آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ہدیہ دو محبت ہوگی اور عداوت ختم ہوگی۔

② قال عمر بن عبدالعزيز: كانت الهدية في زمن رسول الله ﷺ هدية واليوم رشوة [بخاري، كتاب الهبة، باب من لم يقبل الهدية لعلة، ۱: ۳۵۳، تعليقاً] حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: ہدیہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہدیہ تھا، اور آج رشوت ہے۔

③ قالت عائشة: كان الناس يتحرون بهداياهم يومي [بخاري، كتاب الهبة، باب من أهدىٰ إلى صاحبه وتحرىٰ بعض نسائه دون بعض، ۱: ۳۵۱، ح: ۲۵۸۰] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: صحابۂ کرام ﷺ آپ ﷺ کو ہدیہ دینے کے لیے میری باری کا انتظار کرتے تھے۔

④ قال النبي ﷺ حين اعتقت وليدة لها: لو وصلت بعض أخوالك كان أعظم لأجرك [بخاري، كتاب الهبة، باب بمن يبدأ بالهدية، ۱: ۳۵۳، ح: ۲۵۹۴] حضرت میمونہؓ نے اپنی ایک باندی آزاد کردی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تُو یہ باندی اپنے ماموں میں سے کسی کو دے کر صلہ رحمی کرتی، تو یہ تیرے اجر کو زیادہ بڑھانے والا ہوتا۔

⑥ ہدیہ دے کر احسان نہ جتلانا⑤۔

ہدیہ قبول کرنے والے کے آداب

① ہدیہ واپس نہ لوٹانا⑥۔

نوٹ: اگر کوئی عذر ہو تو ہدیہ واپس بھی لوٹایا جا سکتا ہے⑦۔

② تکیہ، تیل اور خوشبو کو واپس نہ لوٹانا⑧۔

---

⑤ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ [البقرة: ٢٦٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع مت کرو۔

⑥ قال النبي ﷺ: أجيبوا الداعي ولا تردوا الهدية [الأدب المفرد، باب حسن الملكة، ١: ٦٧، ح: ١٥٧] آپ ﷺ نے فرمایا: دعوت قبول کرو اور ہدیہ رد نہ کرو۔

⑦ قال عبد الله بن عباس: أنه سمع الصعب بن جثامة الليثي - وكان من أصحاب النبي ﷺ- يخبر أنه أهدى لرسول الله ﷺ حمار وحش وهو بالأبواء - أو بودان - وهو محرم، فردَّه، قال صعب: فلما عرف في وجهي رده هديتي قال: ليس بنا رد عليك ولكنا حرم [بخاري، كتاب الهبة، باب من لم يقبل الهدية لعلة، ١: ٣٥٣، ح: ٢٥٩٦] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انھوں نے صعب بن جثامہ لیثی -جن کا شمار صحابۂ کرام میں ہوتا ہے- کو فرماتے ہوئے سنا کہ: انھوں نے آپ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ میں دیا جب کہ آپ احرام کی حالت میں مقام ابواء یا مقام ودان میں تشریف فرما تھے، تو آپ ﷺ نے اسے لوٹا دیا، جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ہدیہ لوٹانے کی وجہ سے ناگواری محسوس فرمائی، تو ارشاد فرمایا: ہمیں آپ کا ہدیہ واپس کرنے کی اس کے سوا اور کوئی وجہ نہ تھی کہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

⑧ قال النبي ﷺ: ثلث لا ترد: الوسائد، والدهن، والطيب [شمائل ترمذي، باب ماجاء في تعطر رسول الله ﷺ، ص: ١٤، ح: ٢١٨] آپ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں نہ لوٹائی جائیں: تکیہ، تیل اور خوشبو۔

(۳) ادنیٰ ہدیہ کو بھی حقیر نہ سمجھنا[۹]۔

(۴) ہدیہ دینے والے کے لیے غائبانہ دعا کرنا۔[الأدب في الدين:٤٩]

(۵) ہدیہ کی بنا پر چاپلوسی نہ کرنا۔[أیضاً]

(۶) اُس کے ساتھ نشست و برخواست کے موقع پر اپنے دین کی حفاظت کرنا۔[أیضاً]

(۷) آئندہ ہدیہ کی امید نہ لگائے رکھنا۔[أیضاً]

(۸) (ممکن ہو تو) ہدیہ کا بدلہ دینا[۱۰]۔

(۹) اہلِ مناصب کو اُن لوگوں کا ہدیہ قبول نہ کرنا جن سے قبل از منصب ہدیہ کی عادت نہ تھی[۱۱]۔

(۱۰) ہدیہ دینے میں اولاد کے درمیان برابری کرنا[۱۲]۔

---

(۹) قال النبي ﷺ: یانساء المسلمات! لاتحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة [بخاري، کتاب الهبة، باب الهبة وفضلها والتحریض علیها،١: ٣٤٩، ح:٢٥٦٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنے پڑوسی کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے چاہے بکری کی کھر ہی ہو۔

(۱۰) قالت عائشة: کان رسول الله ﷺ یقبل الهدیة ویثیب علیها [بخاري، کتاب الهبة، باب المکافاة في الهبة، ١: ٣٥٢، ح:٢٥٨٥] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اُس کا بدلہ بھی عطا کرتے تھے۔

(۱۱) قال النبي ﷺ: الهدیة إلی الإمام غلول [المعجم الکبیر للطبراني، کتاب العین، باب عطاء عن ابن عباس، ١١: ١٩٩، ح:١١٤٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: امام کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔

(۱۲) قال النبي ﷺ: اعدلوا في أولادکم [بخاري، کتاب الهبة، باب الهبة للولد، ١: ٣٥٢، ح: ٢٥٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد میں برابری کا معاملہ کرو۔

وصیت کے آداب

① مستقل وصیت نامہ تیار رکھنا[1]۔

② اپنے گھر والوں کو اسلام و ایمان پر قائم رہنے اور تقویٰ کی وصیت کرنا[2]۔

③ حقوق اللہ باقی ہوں تو اُس کی وصیت کرنا۔ [احسن الفتاویٰ ۹: ۲۹۱]

④ وصیت میں اعتدال اختیار کرنا[3]۔

⑤ ادائیگیٔ دَین کی وصیت اہتمام سے کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: ماحق امرئ مسلم له شيء يريد أن يوصي فيه، يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده [بخاري، كتاب الوصايا، ۱: ۳۸۲، ح: ۲۷۳۸] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ایسے مسلمان کو جس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، یہ حق نہیں کہ وہ دو رات اِس حال میں گذارے کہ اُس کی وصیت اُس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

② قال الله سبحانه وتعالىٰ حكاية عن يعقوب: ﴿أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ﴾ [البقرة: ۱۳۳] اللہ سبحانہ وتعالیٰ، حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا اُس وقت تم خود موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا تھا، جب اُنھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ: تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟۔

③ قال الله سبحانه وتعالىٰ بعد أن ذكر في كتابه الفرائض المقررة والوصية والدين: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَه يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا، وَلَه عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ [النساء: ۱۴] اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر وارث کا حصہ اور وصیت اور قرض کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا، اُسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اُس کو ایسا عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔

④ كان النبي ﷺ لا يصلي علىٰ مَن مات وعليه دين؛ إلا إذا تكفل أحد عنها [أنظر: بخاري، كتاب الحوالة، باب إذا أحال دين الميت علىٰ رجل جائز، ۱: ۳۰۵، ح: ۲۲۸۹] آپ ﷺ اس شخص پر جنازے کی نماز نہیں پڑھتے تھے جس پر قرض ہوتا تھا؛ اِلا یہ کہ کوئی اُس کی ذمہ داری لے لیتا۔

⑥ بہ شرطِ استطاعت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے کچھ مال وقف کرنا⑤۔

⑦ تہائی مال سے کم کی وصیت کرنا⑥۔ (تہائی مال کی وصیت کرنا جائز ہے۔)

نوٹ: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں⑦۔

⑧ وصیت پر گواہ بنانا⑧۔

⑨ وصیت کرنے والے کی جائز وصیتوں میں تبدیلی نہ کرنا⑨۔

---

⑤ قال النبي ﷺ: إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة:.... إلا من صدقة جارية [مسلم، کتاب الوصية، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ۲: ۴۱، ح: ۱۶۳۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اُس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں؛ مگر تین چیزوں کا ثواب باقی رہتا ہے، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) صدقۂ جاریہ۔

⑥ قال النبي ﷺ لسعد بن أبي وقاص: الثلث، والثلث كثير [بخاري، کتاب الجنائز، باب رثاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ۱: ۱۷۳، ح: ۱۲۹۵] آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا: ایک تہائی کی وصیت کر، اور ثلث بھی زیادہ ہے۔

⑦ قال النبي ﷺ: إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه، فلا وصية لوارث [أبوداود، کتاب البيوع، باب في تضمين العارية، ۲: ۵۰۲، ح: ۳۵۶۵] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر صاحبِ حق کو اُس کا حق دے دیا ہے؛ لہٰذا وارث کے لیے وصیت (جائز) نہیں ہے۔

⑧ قال اللہ سبحانه وتعالیٰ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۶] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو تو وصیت کرتے وقت آپس کے معاملات طے کرنے کے لیے گواہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ: تم میں سے دو دیانت دار آدمی ہوں (جو تمھاری وصیت کے گواہ بنیں)۔

⑨ قال اللہ سبحانه وتعالیٰ: ﴿فَمَنْ بَدَّلَه بَعْدَ مَا سَمِعَه فَاِنَّمَا اِثْمُه عَلَي الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَه اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ۱۸۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر جو شخص اِس وصیت کو سننے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی کرے گا تو اِس کا گناہ اُن لوگوں پر ہوگا جو اُس میں تبدیلی کریں گے، یقین رکھو کہ اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔

سیاسیات
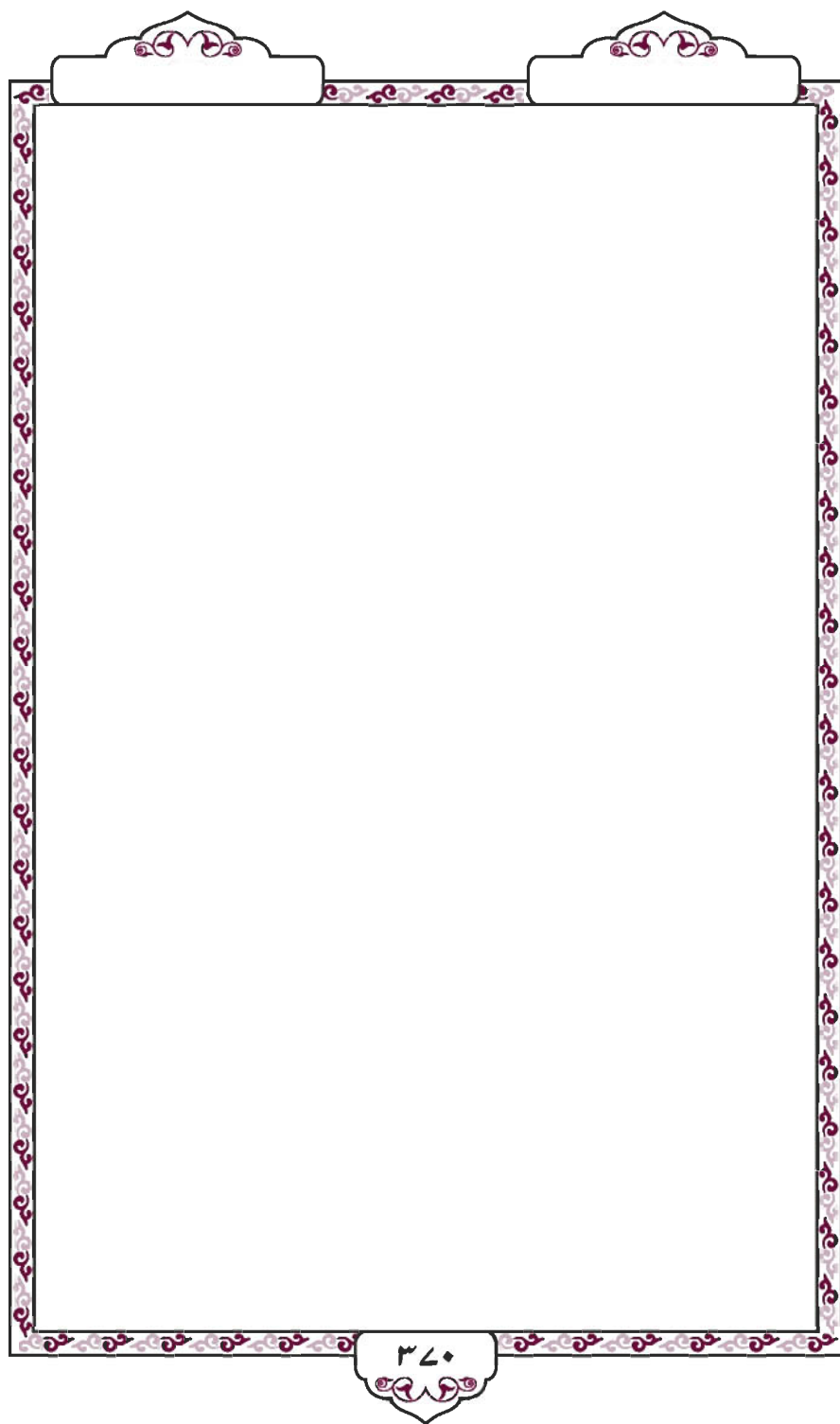
اِمارت وقیادت کے آداب

امارت کے عام آداب

① اِمارت کو طلب نہ کرنا اور نہ ہی دل میں خیال لانا[1]۔

② مرد کو امیر بنانا[2]۔

③ امانت دار اور ماہر شخص کو امیر متعین کرنا[3]۔

④ صالح وزیر ومشیر متعین کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: یاعبدالرحمن بن سمرة! لاتسأل الإمارة، فإنك إن أوتيتها عن مسألة وُكِلتَ إليها، وإن أوتيتها عن غير مسألة أُعِنْتَ عليها [بخاري، كتاب الأحكام، باب من لم يسأل الله الإمارة أعانه الله، ۲: ۱۰۵۸، ح: ۷۱۴۶] آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرنا؛ اس لیے کہ اگر یہ تیری طلب پر دی گئی تو تجھے اس کے سپرد کر دیا جائے گا، اور اگر تیری طلب کے بغیر دی گئی تو تیری اس پر مدد کی جائے گی۔

② قال النبي ﷺ: لن يفلح قوم ولّوا أمرهم امرأة [بخاري، كتاب المغازي، باب كتاب النبي ﷺ إلى كسرىٰ وقيصر، ۲: ۶۳۷، ح: ۴۴۲۵] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنا حاکم کسی عورت کو بنایا۔

③ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ﴾ [يوسف: ۵۴، ۵۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: چناں چہ جب (یوسف، بادشاہ کے پاس آ گئے اور) بادشاہ نے اُن سے باتیں کیں، تو اُس نے کہا: آج سے ہمارے پاس تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا اور تم پر پورا بھروسہ کیا جائے گا۔ یوسف نے کہا کہ: آپ مجھے ملک کے خزانوں (کے انتظام) پر مقرر کر دیجیے، یقین رکھیے کہ مجھے حفاظت کرنا خوب آتا ہے، (اور) مَیں (اِس کام کا) پورا علم رکھتا ہوں۔

④ قال النبي ﷺ: مابعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة إلا كانت له بطانتان: بطانة تأمر بالمعروف وتحضه عليه، وبطانة تأمره بالشر وتحضه عليه؛ فالمعصوم من عصمه الله [بخاري، كتاب الأحكام، باب بطانة الإمام وأهل مشورته، ۲: ۱۰۶۸، ح: ۶۶۱۱]

⑤ امیروں کا نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام کرنا⑤۔

حاکم کے ذمہ رعیت کے آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا⑥۔

② عدل وانصاف سے فیصلہ کرنا⑦۔

③ اپنی قوم کی خیرخواہی چاہنا اور اُن کو دھوکہ نہ دینا⑧۔

⬅ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا اور نہ کسی خلیفہ کو؛ مگر اُن کے دو وزیر ہوتے ہیں: ایک وزیر اچھی باتوں کا حکم کرتا ہے اور امیر کو اِس پر ابھارتا ہے، اور ایک وزیر برے کاموں کا حکم کرتا ہے اور امیر کو اِس پر ابھارتا ہے؛ لہٰذا معصوم تو وہی ہے جس کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ حفاظت فرمائے۔

⑤ قال نافع : أن عمر بن الخطاب كتب إلى عماله: إن أهم أمركم عندي الصلاة، من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه، ومن ضيعها فهو لما سواها أضيع [موطأ مالك، كتاب الصلاة، باب وقوت الصلاة، ص:٣، ح:٩] حضرت نافعؒ فرماتے ہیں: عمر بن خطابؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں تمام حاکموں کا یہ خط لکھا کہ: تمھارے تمام کاموں میں سب سے اہم میرے نزدیک نماز ہے، جو شخص اس کی حفاظت کرے اور اس پر پابندی کرے تو گویا اس نے پورے دین کی حفاظت کی، اور جس نے اس کو ضائع کردیا تو اس کے علاوہ کی چیزوں کو بہ درجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔

⑥ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ﴾ [المائدة: ٤٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور (ہم حکم دیتے ہیں) کہ: تم اُن لوگوں کے درمیان اُسی حکم کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے، اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾ [النساء:٥٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

⑧ قال النبي ﷺ: ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم؛ إلا حرم الله عليه الجنة [بخاري، كتاب الأحكام، باب من استرعى رعية فلم ينصح، ٢: ١٠٥٨، ح: ٧١٥١] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کسی قوم کا امیر بنایا گیا ہو، اور وہ اِس حال میں مرے کہ اُس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہو، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کردیتے ہیں۔

④ اپنی قوم کی ضروریات کا خیال رکھنا⑨۔

⑤ رعیت کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرنا۔[الأدب في الدين:٥٢]

⑥ رعیت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا⑩۔

⑦ بڑائی نہ جتلانا۔[الأدب في الدين:٥٢]

⑧ اہلِ علم کے ساتھ شرافت کا معاملہ کرنا۔[أيضاً]

⑨ تجسُّس نہ کرنا⑪۔

⑩ اِس عہدے سے قبل جس سے ہدیہ کے لین دین کا تعلق نہ ہو، اُس کا ہدیہ قبول نہ کرنا⑫۔

---

⑨ قال النبي ﷺ : ما من إمام أو وال يغلق بابه دون ذوي الحاجة والخلة والمسكنة؛ إلا أغلق الله أبواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته [ترمذي، أبواب الأحكام، باب ماجاء في إمام الرعية، ١: ٢٤٨، ح: ١٣٣٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جو امام یا والی محتاج، ضرورت مند اور مجبور لوگوں کے لیے اپنے دروازے کو بند رکھے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی محتاجی، ضرورت اور مجبوری کے وقت آسمان کے دروازے بند کردے گا۔

⑩ دعا النبي ﷺ للولاة : اللّٰهُمَّ مَن ولي مِن أمر أمتي شيئا، فشق عليهم فاشقق عليه؛ ومن ولي من أمر أمتي شيئا، فرفق بهم فارفق به [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الأمير العادل، ٢: ١٢٢، ح:١٨٢٨] آپ ﷺ نے حُکّام کے حق میں یہ دعا فرمائی: اے اللہ! جس شخص کو میری امت کے کسی معاملے میں حاکم بنایا جائے اور وہ اُن پر سختی کرے، تو تُو بھی اُس پر سختی کر؛ اور جس کو میری امت کا کسی معاملے میں حاکم بنایا جائے اور وہ اُن پر نرمی کرے، تو تُو بھی اُس کے ساتھ نرمی کر۔

⑪ قال النبي ﷺ : إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم [أبوداود، كتاب الأدب، باب في التجسس، ٢: ٦٧٠، ح: ٤٨٨٩] آپ ﷺ نے فرمایا: حاکم جب رعایا کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو ان کو بگاڑ دیتا ہے۔

⑫ قال النبي ﷺ : الهدية إلى الإمام غلول [المعجم الكبير للطبراني، كتاب العين، باب عطاء عن ابن عباس، ١١: ١٩٩، ح:١١٤٨٦] آپ ﷺ نے فرمایا: امام کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔

رعیت کے ذمّے حاکم کے آداب

① حاکم کی بات ماننا[1]۔

② حاکم کا ادب کرنا[2]۔

③ حاکم کا خوف غالب رکھنا خواہ نرم خو ہی کیوں نہ ہو۔[الأدب في الدين:٥٣]

④ اُس کے لیے دعا کرتے رہنا۔[أيضاً]

⑤ اُس کی عدمِ موجودگی میں اس پر تبصرہ نہ کرنا۔[أيضاً]

⑥ حاکم کے دروازے کو گھیرے نہ رکھنا۔[أيضاً]

⑦ کم سے کم مدد طلب کرنا؛ البتہ ضرورتِ مُلجِئہ میں زیادہ کا بھی مطالبہ کرسکتا ہے۔[أيضاً]

---

① قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ٥٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی بھی اطاعت کرو، اور تم میں سے جو لوگ صاحبِ اختیار ہوں اُن کی بھی۔

② قال النبي ﷺ : إذا أتاكم كريم قوم فأكرموه [ابن ماجه، كتاب الأدب، إذا أتاكم كريم قوم فأكرموه، ص: ٢٦٣، ح: ٣٧١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اُس کا اکرام کرو۔

جہاد کے آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے جہاد کرنا①۔

② جہاد کے لیے نکلنے سے پہلے تمام گناہوں سے توبہ کر لینا۔[موسوعة الآداب الإسلامية:٢٨١]

③ جہاد سے پہلے نیک اعمال کی طرف متوجہ ہو جانا②۔

④ جہاد کے لیے نکلنے سے پہلے والدین کی اجازت لے لینا③۔

⑤ جہاد میں نکلنے سے پہلے قرضہ ادا کر دینا۔[الأدب في الدين:٣٤]

⑥ جہاد کے لیے بہ قدرِ استطاعت اسباب تیار کر لینا④۔

---

① قال النبي ﷺ : مَن قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله [بخاري، كتاب العلم، باب من سأل وهو قائم عالما جالسا، ١: ٢٣، ح: ١٢٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے کلمے کی بلندی کی نیت سے قتال کرے، وہی (حقیقتاً) اللہ کے راستے میں ہے۔

② قال البراء : أتى النبي ﷺ رجل مقنع بالحديد ، فقال : يارسول الله ! أقاتل أو أسلم ؟ فقال له : أسلم ثم قاتل [بخاري، كتاب الجهاد، باب عمل صالح قبل القتال، ١: ٣٩٤، ح: ٢٨٠٨] حضرت براء فرماتے ہیں: ایک شخص ہتھیار سے مسلّح اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مَیں قتال کروں یا اسلام لے آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام لے آ، پھر قتال کر۔

③ قال النبي ﷺ لمن أتاه للجهاد بغير إذن والديه: ارجع إلى أبويك فاستأذنهما، فإن أذنا لك فجاهد؛ وإلا فبرهما [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، ص:٣٤٢، ح:٢٥٣٠] آپ ﷺ نے اُس شخص کو جو والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے آیا تھا، فرمایا: اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور اُن سے اجازت طلب کر، اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کر؛ ورنہ اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کر۔

④ قال الله سبحانه وتعالیٰ : ﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ⬅

⑦ طاقت ور اور سخت گیر مجاہدین کا انتخاب کرنا[5]۔

⑧ مجاہدین کے لیے سامان فراہم کرنا اور اُن کے اہل وعیال کی خبر گیری کرنا[6]۔

⑨ امیر کا لشکر کو نصیحت کرنا، اُن کو اطاعت کی اور معصیت سے بچنے کی تعلیم دینا، اور جہاد کے متعلق احکام بتلانا[7]۔

⑩ امیرِ لشکر اور دیگر مجاہدین کو رخصت کرنا اور یہ دعا پڑھنا: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُم وَأَمَانَتِكُم وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ[8]۔

⬅ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ [الأنفال:٦٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور (مسلمانو!) جس قدر طاقت اور گھوڑوں کی جتنی چھاؤنیاں تم سے بن پڑیں اُن سے مقابلے کے لیے تیار کرو، جن کے ذریعے تم اللہ کے دشمن اور اپنے (موجودہ) دشمن پر بھی ہیبت طاری کر سکو۔

⑤ قال اللّٰه سبحانه وتعالىٰ: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ [الفتح: ٢٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں۔

⑥ قال النبي ﷺ: من جهز غازيا في سبيل اللّٰه فقد غزا، ومن خلف غازيا في سبيل اللّٰه في أهله بخير فقد غزا [بخاري، كتاب الجهاد، باب فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير، ١: ٣٩٨، ح: ٢٨٤٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں جانے والے کا سامان تیار کرے اُس نے بھی (گویا) جہاد کیا، اور جو شخص اللہ کے راستے میں جانے والے کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرے اُس نے بھی (گویا) جہاد کیا۔

⑦ قال بريدة: كان رسول اللّٰه ﷺ إذا أمّر أميرا على جيش أو سرية .... ثم قال: اغزوا! بسم اللّٰه، وفي سبيل اللّٰه، وقاتلوا مَن كفر باللّٰه، اغزوا، لا تغلوا إلخ [مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تامير الإمام الأمراء على البعوث إلخ، ٢: ٨٢، ح: ١٧٣١] حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کسی شخص کو کسی لشکر یا سریے کا امیر بناتے...... پھر اُن سے فرماتے: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد کرو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اُس کے ساتھ قتال کرو، جہاد کرو اور خیانت نہ کرو، الخ۔

⑧ قال عبد اللّٰه الخطمي: كان النبي ﷺ إذا أراد أن يستودع الجيش قال: أستودع اللّٰه ⬅

⑪ مجاہدین کا آدابِ سفر کی رعایت کرنا۔(دیکھیے: سفر کے آداب)

⑫ (معصیت کے علاوہ کاموں میں) امیر کی اطاعت کرنا[9]۔

⑬ سچے دل سے شہادت کی تمنا کرنا[10]۔

⑭ ممکن ہو تو حدیث میں مذکور تعداد کے مطابق لشکر بنانا[11]۔

⬅ دينكم وأمانتكم وخواتيم أعمالكم [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الدعاء عند الوداع، ١: ٣٥٠، ح: ٢٦٠١] حضرت عبداللہ خطمیؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب کسی لشکر کو رخصت کرنا چاہتے تو یہ دعا پڑھتے: أستودع الله إلخ۔

⑨ قال النبي ﷺ: السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحب وكره مالم يؤمر بمعصية، فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة [بخاري، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام مالم تكن معصية ٢: ١٠٥٧، ح: ٧١٤٤] آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان شخص کے ذمے سننا اور ماننا ہے اُن چیزوں میں جو پسند ہو اور (اور اُن چیزوں میں بھی جو) ناپسند ہو، جب تک کہ گناہ کا حکم نہ کیا جائے؛ جب گناہ کا حکم کیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ماننا۔

⑩ قال النبي ﷺ: والذي نفسي بيده! لوددتُ أني أُقتل في سبيل الله، ثم أُحيىٰ ثم أُقتل، ثم أُحيىٰ ثم أُقتل، ثم أُحيىٰ ثم أُقتل [بخاري، كتاب الجهاد، باب تمني الشهادة، ١: ٣٩٢، ح: ٢٧٩٧] آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مَیں یہ چاہتا ہوں کہ مَیں اللہ کے راستے میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

⑪ قال النبي ﷺ: خير الصحابة أربعة، وخير السرايا أربع مائة، وخير الجيوش أربعة آلاف، ولن يغلب اثناعشر ألفا من قلة [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في مايستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا، ١: ٣٥١، ح: ٢٦١١] آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں، اور بہترین سریہ وہ ہے جس میں چار سو آدمی ہو، اور بہترین لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار آدمی ہو، اور بارہ ہزار کا لشکر ہرگز اپنی قلت کی بنا پر مغلوب نہیں ہوسکتا۔

⑮ لشکر کے زیادہ ہونے پر نہ اِترانا⑫۔

⑯ امیر کا اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنا⑬۔

⑰ اہم امور اور ذمہ داریاں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دینا⑭۔

⑱ دشمنوں کے لشکر میں کسی کو جاسوس بنا کر بھیجنا⑮۔

⑲ دشمنوں سے مُڈبھیڑ کی تمنا نہ کرنا⑯۔

---

⑫ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئاً وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِيْنَ﴾ [التوبة:٢٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور (خاص طور پر) حنین کے دن جب تمھاری تعداد کی کثرت نے تمھیں مگن کر دیا تھا؛ مگر وہ کثرتِ تعداد تمھارے کچھ کام نہ آئی، اور زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم نے پیٹھ دکھا کر میدان سے رخ موڑ لیا۔

⑬ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران:١٥٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُن سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔

⑭ قد ورد: أنه ﷺ كان في سفر، فأمر أصحابه بإصلاح شاة، فقال له رجل: عَلَيَّ ذبحها، وقال آخر: عَلَيَّ سلخها، وقال آخر: عَلَيَّ طبخها، فقال ﷺ: عَلَيَّ جمع الحطب [جمع الوسائل في شرح الشمائل، باب ماجاء في تواضع رسول الله ﷺ، ٢:٤٧٦] ایک روایت میں منقول ہے کہ: آپ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بکری ذبح کرنے کا حکم فرمایا، چناں چہ ایک شخص نے کہا: ذبح کی ذمہ داری میرے سر ہے، دوسرے نے عرض کیا: میں جانور کی کھال نکالوں گا، تیسرے نے عرض کیا: اُس کو پکانا میرے ذمہ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ذمہ لکڑیوں کو جمع کرنا ہے۔

⑮ قال أنس بن مالك: بعث رسول الله ﷺ بسيسة عينا، ينظر ما صنعت عير أبي سفيان [مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب ثبوت الجنة للشهيد، ٢:١٣٨، ح:١٩٠١] حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت بسیسہ ؓ کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا؛ تاکہ دیکھے کہ ابوسفیان کے لشکر نے کیا تیاری کی ہے؟۔

⑯ قال النبي ﷺ: لا تتمنوا لقاء العدو، وإذا لقيتموهم فاصبروا [بخاري، كتاب الجهاد، ←

(۲۰) دشمن کے سامنے قوت کا اظہار کرنا اور کمزوری نہ دکھلانا(۱۷)۔

(۲۱) دشمن کے سامنے اکڑ کر چلنا(۱۸)۔

(۲۲) جہاد سے پہلے دعا کرنا(۱۹)۔

باب لاتمنوا لقاء العدو، ۱: ۴۲۵، ح: ۳۰۲۶] آپ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا مت کرو، اور جب مڈبھیڑ ہو جائے تو جمے رہو۔

(۱۷) قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ۱۳۹] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (مسلمانو) تم نہ تو کمزور پڑو اور نہ غمگین رہو، اگر تم واقعی مؤمن رہو تو تم ہی سربلند رہو گے۔

قال النبي ﷺ: لا تتمنوا لقاء العدو وإذا لقيتموهم فاصبروا [بخاري، كتاب الجهاد، باب لاتمنوا لقاء العدو، ۱: ۴۲۵، ح: ۳۰۲۶] آپ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مُڈبھیڑ کی تمنا مت کرو، اور جب مڈبھیڑ ہو جائے تو جمے رہو۔

(۱۸) روىٰ محمد بن إسحاق: ومشى (أي أبودجانة) إلى الحرب متبخترا، وهو يقول .... وجعل يتبختر في مشيه بين الصفين، فقال رسول الله ﷺ: إنها لمشية يبغضها الله إلا في هذا الموطن [الحاوي الكبير، كتاب السير، باب المبارزة، ۱۴: ۲۵۱] (محمد بن اسحاقؒ روایت کرتے ہیں کہ: (آپ ﷺ نے اپنی تلوار کا حق ادا کرنے کے سلسلے میں استفسار فرمایا اور پھر حضرت ابودجانہؓ کو عطا فرمائی تو) حضرت ابودجانہ جنگ میں اکڑتے ہوئے چلے اور شعر پڑھتے جا رہے تھے...... (آگے راوی کا بیان ہے:) وہ دوصفوں کے درمیان اکڑتے ہوئے چل رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چال (عام حالات میں) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناپسند ہے؛ مگر اِس جیسے موقع پر کوئی حرج نہیں۔

(۱۹) قال أنس بن مالك: كان رسول الله ﷺ إذا غزا قال: اَللّٰهُمَّ أنت عضدي ونصيري، بك أحول، وبك أصول، وبك أقاتل [أبوداود، كتاب الجهاد، باب مايدعىٰ عند اللقاء، ۱: ۳۵۳، ح: ۲۶۳۲] حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ جب جہاد کرتے تو یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ أنت إلخ۔

(۴۳) دشمنوں کو بالترتیب تین چیزوں (اسلام، جزیہ، جنگ) میں سے کسی ایک چیز کی طرف بلانا[۲۰]۔

(۴۴) جنگ کی ابتدا دن کے شروع میں یا زوال کے وقت کرنا[۲۱]۔

(۴۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کرنا، اور اُسی سے مدد کی امید رکھنا[۲۲]۔

---

(۲۰) قال النبي ﷺ: إذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم إلى ثلاث خصال، فأيتهن ماأجابوك فاقبل منهم وكف عنهم: ثم ادعهم إلى الإسلام، فإن أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فإن هم أبوا فسلهم الجزية ، فإن هم أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم، فإن هم أبوا فاستعن بالله وقاتلهم [مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تامير الإمام الأمراء على البعوث إلخ، ۲: ۸۲، ح:۱۷۳۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تُو مشرک دشمن سے ملے تو اُنھیں تین چیزوں کی دعوت دے، اور اُن میں سے وہ جس چیز کو قبول کرے تُو اُن کی طرف سے قبول کر لے اور قتال سے رک جا: اُنھیں اسلام کی طرف دعوت دے، اگر وہ قبول کریں تو اُن کے اسلام کو قبول کر اور قتال سے رک جا، اگر وہ اِس کا انکار کرے تو جزیہ کا مطالبہ کر، اگر وہ تسلیم کر لیں تو تُو ان کی طرف سے (جزیہ) قبول کر لے، اور قتال سے رک جا، اور اگر اِس کا بھی انکار کرے تو اللہ سے مدد طلب کر اور جنگ کر۔

(۲۱) قال ابن مقرن : شهدت رسول الله ﷺ إذا لم يقاتل من أول النهار أخّر القتال حتى تزول الشمس وتهب الرياح، وينزل النصر [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في أي وقت يستحب اللقاء، ۲: ۳۶۰، ح: ۳۶۵۵] حضرت ابن مقرنؓ فرماتے ہیں: مَیں نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب دن کی ابتدا میں جنگ نہ فرماتے تو پھر جنگ کو مؤخر کر دیتے، یہاں تک کہ سورج کا زوال ہونے لگے اور ہوا چلنے لگے اور مدد اترنے لگے۔

(۲۲) قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [آل عمران:۱۶۰] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمھیں تنہا چھوڑ دے تو کون ہے جو اُس کے بعد تمھاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

(۲۶) مدد کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت سمجھنا[۴۳]۔

(۲۷) جہاد کے موقع پر بھی بہ کثرت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا[۴۴]۔

(۲۸) جہاد میں جمے رہنا اور پیٹھ نہ پھیرنا[۴۵]۔

(۲۹) بہ وقتِ جنگ میدان چھوڑ کر نہ بھاگنا[۴۶]۔

(۳۰) جنگ کے موقع پر بلا وجہ آواز بلند نہ کرنا[۴۷]۔

---

[۴۳] قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ﴾ [التوبة:۲۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: حقیقت یہ ہے کہ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمھاری بہت سے مقامات پر مدد کی ہے۔

[۴۴] قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُوْنَ﴾ [الأنفال:۴۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تمھارا کسی گروہ سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو؛ تاکہ تمھیں کامیابی حاصل ہو۔

[۴۵] قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفاً فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ﴾ [الأنفال: ۱۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب کافروں سے تمھارا آمنا سامنا ہو جائے جب کہ وہ چڑھائی کر کے آ رہے ہوں، تو اُن کو پیٹھ مت دکھاؤ۔

[۴۶] قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَه إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ [الأنفال: ۱۶] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر کوئی شخص کسی جنگی چال کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو یا اپنی کسی جماعت سے جا ملنا چاہتا ہو، اُس کی بات تو اَور ہے؛ مگر اِس کے سوا جو شخص ایسے دن اپنی پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کی طرف سے غضب لے کر لوٹے گا، اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

[۴۷] قال قیس بن عباد: کان أصحاب النبي ﷺ یکرھون الصوت عند القتال [أبوداود، کتاب الجھاد، باب فیما یؤمر بہ من الصمت عند اللقاء، ۲: ۳۶۰، ح:۲۶۵۶] حضرت قیس بن عبادؒ فرماتے ہیں: صحابۂ کرامؓ جنگ کے وقت باتیں کرنے کو نا پسند فرماتے تھے۔

(۳۱) پناہ دینے والے کے پناہ کی رعایت کرنا، چاہے پناہ دینے والی عورت ہو[۲۸]۔

(۳۲) وعدہ پورا کرنا اور دھوکہ نہ دینا[۲۹]۔

نوٹ: دشمن کو شکست دینے کے لیے سازشیں کرنا جائز ہے[۳۰]۔

(۳۳) فتح کے بعد صلاۃِ شکر ادا کرنا[۳۱]۔

(۳۴) کسی قاصد کو بھیج کر مقیم مسلمانوں کو فتح کی خوش خبری دینا[۳۲]۔ (اِس دَور میں ذرائعِ اِبلاغ اِس کے قائم مقام ہیں۔)

---

[۲۸] قال النبي ﷺ لأم هانئ لما أجارت رجلا مشركا: قد أجرنا من أجرتِ [بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به، ۱: ۵۲، ح: ۳۵۷] حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے جب ایک مشرک شخص کو پناہ دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو تُو نے پناہ دی اُس کو ہم نے بھی پناہ دی۔

[۲۹] قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ﴾ [الأنفال: ۵۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یاد رکھو! اللہ بدعہدی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

[۳۰] قال النبي ﷺ: الحرب خدعة [بخاري، كتاب الجهاد، باب الحرب خدعة، ۱: ۴۲۵، ح: ۳۰۳۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد تو تدبیر کا نام ہے۔

[۳۱] قال أبوبكرة: أن النبي ﷺ كان إذا جاءه أمر سرور أو بشر به خر ساجداً شاكرا لله [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في سجود الشكر، ۲: ۳۸۳، ح: ۲۷۷٤] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کو جب کوئی خوشی پیش آتی یا کوئی خوش خبری دی جاتی، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کے لیے سجدے میں گر جاتے۔ (بعض ائمہ کے نزدیک سجدے سے نماز مراد ہے۔)

[۳۲] فإن النبي ﷺ لما أرسل جرير بن عبدالله ليحرق ذا الخلصة -صنم معروف-، أرسل جرير رجلا يبشر النبي ﷺ بعد أن أحرقها [أنظر: بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذي الخصلة، ۲: ٦۲٤، ح: ٤۳۵۷] آپ ﷺ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذوالخلصۃ (ایک مشہور بت) کو جلانے کے لیے بھیجا، تو اُنھوں نے جلانے کے بعد ایک آدمی کو اللہ کے نبی ﷺ کے پاس خوش خبری دینے کے لیے بھیجا۔

(۳۵) مقتولین کا مُثلہ نہ کرنا (مُثلہ: یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنا)[۳۳]۔

(۳۶) عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا[۳۴]۔

(۳۷) قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا[۳۵]۔

(۳۸) قیدیوں میں ماں اور بچے (اِسی طرح چھوٹے ذی رحم محرم) کے درمیان جدائی نہ کرنا[۳۶]۔

(۳۹) مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا[۳۷]۔

---

[۳۳] قال سمرة بن جندب: كان رسول الله ﷺ يحثنا على الصدقة وينهانا عن المثلة [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في النهي عن المثلة، ۲: ۳٦۲، ح:۲٦٦۷] حضرت سمرة بن جندبؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ ہمیں صدقہ کی ترغیب دیتے تھے، اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

[۳۴] قال عبد الله: أن النبي ﷺ أنكر قتل النساء والصبيان [بخاري، كتاب الجهاد، باب قتل الصبيان في الحرب، ۱: ۴۲۳، ح: ۳۰۱۴] حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

[۳۵] قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّه مِسْكِيْناً وَّيَتِيْماً وَّأَسِيْراً﴾ [الدهر: ۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

[۳۶] قال علي: أنه فرق بين جارية وولدها فنهاه النبي ﷺ عن ذلك، ورد البيع [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في التفريق بين السبي، ۲: ۳٦۸، ح:۲٦۹٦] حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب اُنھوں نے باندی اور اُس کے بیٹے کے درمیان جدائی کی، تو اللہ کے نبی ﷺ نے اُن کو اِس سے منع فرمایا، اور بیع کو فسخ کر دیا۔

[۳۷] قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [آل عمران:۱٦۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جو اُس نے خیانت کر کے لی ہوگی۔

(۴۰) مالِ غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے استعمال نہ کرنا[۳۸]۔ (ہاں البتہ کھانے پینے اور ضرورت کی چیزیں بہ قدرِ حاجت دارالاسلام آنے سے پہلے استعمال کی جاسکتی ہیں)۔

(۴۱) مفتوحہ علاقے میں کچھ دن قیام کرنا[۳۹]۔

(۴۲) مفتوحہ علاقے میں فساد نہ مچانا[۴۰]۔

(۴۳) واپسی پر مقیم مسلمانوں کا مجاہدین کے استقبال کے لیے باہر نکلنا[۴۱]۔

---

[۳۸] قال عبدالرحمن بن سمرة: سمعت رسول الله ﷺ ینھیٰ عن النھبیٰ [أبوداود، کتاب الجهاد، باب في النهي عن النهبیٰ، ۲: ۳۶۹، ح:۲۷۰۳] حضرت عبدالرحمن بن سمرةؓ فرماتے ہیں: مَیں نے اللہ کے نبی ﷺ کو نہبیٰ (مالِ غنیمت کو تقسیم سے پہلے استعمال کرنے) سے منع فرماتے ہوئے سنا۔

[۳۹] قال أبوطلحة: أن النبي ﷺ کان إذا ظهر علیٰ قوم أقام بالعرصة ثلاث لیال [بخاري، کتاب الجهاد، باب من غلب العدو فأقام علیٰ عرصتهم ثلثا، ۱: ۴۳۱، ح: ۳۰۶۵] حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں: جب اللہ کے نبی ﷺ کسی قوم پر غلبہ پاتے تو وہاں پر تین رات قیام فرماتے۔

[۴۰] قال الله سبحانه وتعالیٰ عن المؤمنین: ﴿الَّذِيْنَ إِن مَّكَّنّٰهُمْ فِيْ الْأَرْضِ أَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ﴾ [الحج :۴۱] اللہ سبحانہ وتعالیٰ مؤمنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم اُنھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، اور زکوۃ ادا کریں، اور لوگوں کو نیکی کی تاکید کریں اور برائی سے روکیں۔

[۴۱] قال السائب بن یزید: ذھبنا نتلقی رسول الله ﷺ مع الصبیان إلیٰ ثنیة الوداع [بخاري، کتاب الجهاد، باب استقبال الغزاة، ۱: ۴۳۳، ح: ۳۰۸۳] حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں: ہم نے بچوں کے ساتھ اللہ کے نبی ﷺ کا ثنیۃ الوداع سے استقبال کیا۔

قیدیوں کے آداب

① اپنی پوری توجہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف مبذول کرنا۔[الأدب في الدين:٣٤]

② اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔[أيضاً]

③ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کسی سے رہائی کی توقع نہ کرنا۔[أيضاً]

④ مخلوقات سے شکوہ شکایت نہ کرنا۔[أيضاً]

⑤ اگر حالتِ قید میں شہادت کا موقع آئے تو پہلے دو رکعت نماز پڑھنا[1]۔

① قال أبوهريرة: فخرجوا [المشركين] به [أي خبيبا] من الحرم ليقتلوه، فقال: دعوني أصلي ركعتين، ثم انصرف إليهم فقال: لولا أن تروا أن مابي جزع من الموت لزدت، فكان أول من سن ركعتين عند القتل هو [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الرجيع، ٢: ٥٨٥، ح: ٤٠٨٦]

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: جب مشرکینِ مکہ حضرت خبیبؓ کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے، تو اُنھوں نے فرمایا: مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دو، پھر نماز پڑھنے کے بعد اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم یوں سمجھو کہ مَیں موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے تاخیر کر رہا ہوں، تو مَیں اَور نماز پڑھ لیتا، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: شہادت کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت سب سے پہلے اِنھوں نے جاری کی۔

قضاء کے آداب

① منصبِ قضاء کی اہمیت کا احساس رکھنا[1]۔

② منصبِ قضاء کو طلب نہ کرنا[2]۔

③ نااہل کا اِس منصب کو قبول نہ کرنا[3]۔

④ شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا[4]۔

⑤ فیصلہ کرتے وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔[الأدب في الدين:٥٨]

---

① قال النبي ﷺ: من ولي القضاء فقد ذبح بغير سكين [ترمذي،أبواب الأحكام، باب ماجاء عن رسول الله ﷺ في القاضي، ١: ٢٤٧، ح: ١٣٢٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو قضا کا کام سپرد کیا گیا، (گویا) اُسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

② قال النبي ﷺ: من ابتغى القضاء وسأل وكل إلى نفسه، ومن أكره عليه أنزل الله عليه ملكا يسدده [ترمذي، كتاب الأحكام، باب القاضي، ١: ٢٤٧، ح: ١٣٢٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص منصب قضاء کو طلب کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسے اس کی ذات کے سپرد کر دیتے ہیں، اور جو شخص منصبِ قضاء کو اضطراراً قبول کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک فرشتہ نازل کرتے ہیں جو اُس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: إذا وسد الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة [بخاري، كتاب العلم، باب من سأل علما وهو مشتغل، ١: ١٤، ح: ٥٩] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی معاملہ کسی نااہل کے حوالے کیا جائے تو قیامت کا انتظار کیجیے۔

④ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [ص:٢٦] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے داود! ہم نے تمھیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے؛ لہٰذا تم لوگوں کے درمیان برحق فیصلے کرو، اور نفسانی خواہش کے پیچھے نہ چلو؛ ورنہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔

⑥ غور وفکر کر کے اطمینان سے فیصلہ کرنا[5]۔

⑦ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرنا[6]۔

⑧ فریقین کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرنا[7]۔

⑨ کسی کی چرب زبانی سے متأثر ہو کر اُس کی طرف مائل نہ ہونا[8]۔

---

⑤ قال معاذ : اجتهد برأيي ولا آلو [أبوداود، كتاب القضاء، باب اجتهاد الرأي في القضاء، ٢: ٥٠٥، ح: ٣٥٩٢] حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا: (اگر مَیں کتاب اللہ اور سنتِ رسول میں کوئی حکم نہ پاؤں گا تو) اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اور مَیں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

⑥ قال النبي ﷺ: لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان [بخاري، كتاب الأحكام، باب هل يقضي الحاكم أو يفتي وهو غضبان، ٢: ١٠٥٩، ح: ٧١٥٨] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی فیصل غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

⑦ قال النبي ﷺ : فإذا جلس بين يديك الخصمان فلاتقضين حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الأول [أبوداود، كتاب القضاء، باب في هدايا العمال، ٢: ٥٠٤، ح: ٣٥٨٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب دونوں فریق تیرے سامنے بیٹھے، تو تُو ایک کے لیے فیصلہ نہ کر یہاں تک کہ دوسرے کا کلام بھی سن لے، جیسا کہ تُو نے پہلے کا کلام سنا۔

⑧ قال النبي ﷺ: إنما أنا بشر، وإنكم تختصمون إلي، ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض، فأقضي له على نحو ما أسمع، فمَن قضيت له بحق أخيه فلا يأخذه، فإنما أقطع له قطعة من النار [بخاري، كتاب الحيل، باب، ٢: ١٠٣٠، ح: ٦٩٦٧] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مَیں انسان ہی ہوں، اور تم اپنا جھگڑا میرے پاس لاتے ہو، اور ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنی دلیل کو پیش کرنے میں چرب زبان ہو، تو مَیں اُس کے لیے اپنے سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں، لہٰذا جس کے لیے مَیں اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اُسے نہ لے؛ کیوں کہ مَیں تو اُس کو جہنم کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔

⑩ فریقین کے درمیان برابری کرنا⑨۔

⑪ فیصلہ وغیرہ کے لیے رشوت نہ لینا⑩۔

⑫ عہدۂ قضاء سے قبل جن لوگوں سے ہدیہ کی لین دین نہ ہو، اُن کا ہدیہ قبول نہ کرنا⑪۔

⑬ موضعِ تہمت سے اپنے آپ کو بچانا⑫۔

⑭ ایک ہی معاملے میں دو الگ الگ فیصلے نہ کرنا⑬۔

---

⑨ قال عبدالله بن الزبير: قضىٰ رسول الله ﷺ أن الخصمين يقعدان بين يدي الحكم [أبوداود، كتاب القضاء، باب كيف يجلس الخصمان بين يدي القاضي، ۲: ۵۰۵، ح: ۳۵۸۸] حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ: دونوں فریق حاکم کے سامنے (یکساں طور پر) بیٹھیں گے۔

⑩ قال أبوهريرة: لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي في الحكم [ترمذي، أبواب الحكم، باب ماجاء في الراشي والمرتشي في الحكم، ۱: ۲٤۸، ح: ۱۳۳٦] حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے فیصلہ کرنے میں رشوت لینے والے پر اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

⑪ قال النبي ﷺ: مابال العامل! نبعثه فيأتي فيقول: هذا لك وهذا لي، فهلا جلس في بيت أبيه وأمه! فينظر أيهدىٰ له أم لا؟ [بخاري، كتاب الأحكام، باب هدايا العمال، ۲: ۱۰٦٤، ح: ۷۱۷٤] آپ ﷺ نے فرمایا: عامل کا کیا حال ہو گیا ہے کہ ہم اُسے (زکوۃ کی وصول یابی کے لیے) بھیجتے ہیں، تو وہ آکر کہتا ہے کہ: یہ آپ کا ہے اور یہ میرا، تو وہ کیوں اپنے ماں باپ کے گھر میں نہیں بیٹھا رہتا! پھر دیکھتا کہ اُس کو ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟۔

⑫ قال عمر: من سلك مسلك الظن اتهم [كشف الخفاء، حرف الهمزة مع التاء المثناة، ۱: ٤٤] حضرت عمرؓ نے فرمایا: جو بدگمانی والی راہ اختیار کرے گا وہ متہم ہوگا۔

⑬ قال النبي ﷺ: لا يقضين أحد في قضاء بقضائين [نسائي، كتاب أداب القضاة، باب النهي

⑮ قاضی کا اپنے رشتے داروں اور باعزت لوگوں کے ساتھ خصوصی امتیاز نہ برتنا[۱۴]۔

⑯ یتیموں کے معاملے میں احتیاط کرنا۔[الأدب في الدين :٥٨]

⑰ لوگوں کے لیے اُسوہ اور مثالی نمونہ ثابت ہونا۔

⑱ قاضی کا اپنے وزیروں کو فساد اور سرکشی سے روکنا۔[أيضاً]

⑲ خاموشی اور وقار اختیار کرنا۔[أيضاً]

عن أن يقضي في قضاء بقضاء ين،٢: ٢٦٤، ح: ٥٤٢٣] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایک ہی معاملے میں دو فیصلے نہ کرے۔

⑭ قال النبي ﷺ : يأيها الناس! إنما أهلك مَن كان قبلكم: أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه، وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد، وأيم الله! لوأن فاطمة بنت محمد سرقت لقطع محمد يدها [بخاري،كتاب الحدود، باب كراهية الشفاعة في الحد إذا رفع إلى السلطان،٢: ١٠٠٣، ح: ٦٧٨٨] آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم سے اگلے لوگ اِسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ اُن میں کا کوئی باعزت آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے، اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اُس پر حد جاری کرتے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو محمد (ﷺ) اُس کے ہاتھ کاٹتا۔

گواہ کے آداب

① گواہ کا رشوت نہ لینا[1]۔

② حق بات پر گواہی دینا۔[الأدب في الدين :٥٩]

③ بہ وقتِ ضرورت پوری امانت داری سے گواہی دینا[2]۔

④ سچی شہادت پر جمے رہنا۔[الأدب في الدين :٥٩]

⑤ شہادت کو اچھی طرح یاد رکھنا۔[أيضاً]

⑥ حاکم کے سامنے بحث ومباحثہ کم کرنا۔[أيضاً]

---

① قال النبي ﷺ : الراشي والمرتشي في النار [المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، باب من اسمه أحمد، ٢: ٢٩٥، ح: ٢٠٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: رشوت لینے والا اور دینے والا جہنم میں جائیں گے۔

② قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿وَلَا تَكْتُمُوْا الشَّهَادَةَ﴾ [البقرة:٢٨٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور گواہی کو نہ چھپاؤ۔

عِلمیات
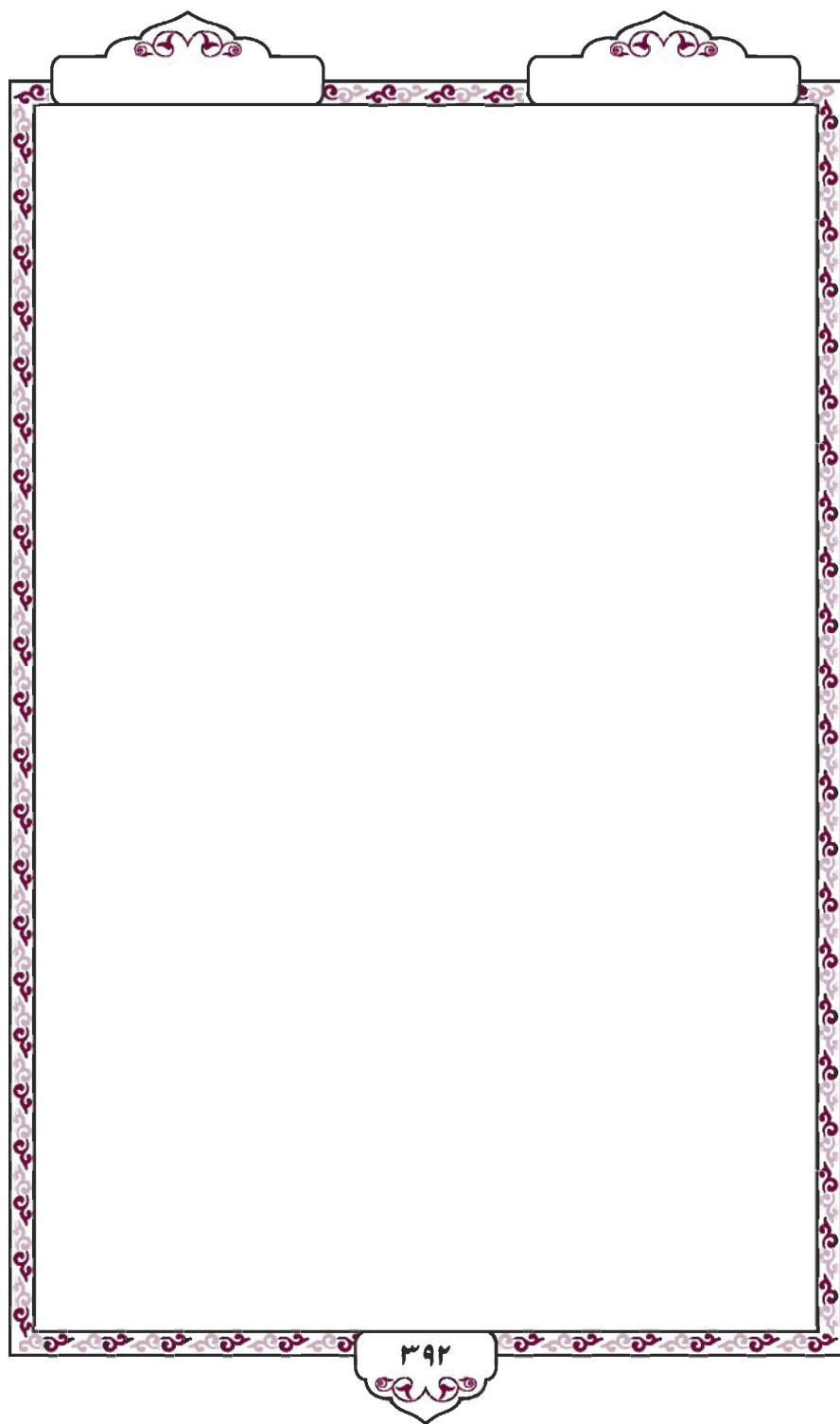
مدارس کے آداب

① تعلیم وتربیت کے لحاظ سے عمدہ سے عمدہ مدرسے کا انتخاب کرنا۔

② بلا وجہ مدرسہ نہ بدلنا۔

③ مدرسے میں قیام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم نعمت سمجھتے ہوئے اس کی حددرجہ قدر کرنا۔

④ مدرسے کے تمام قوانین کی رعایت کرنا۔

⑤ مدرسے کے قیام کے زمانے میں (خصوصاً) حصولِ علم میں مشغول رہنا۔

⑥ اپنے ساتھیوں سے کم سے کم اختلاط رکھنا۔

⑦ بلا وجہ مدرسے کے صدر دروازے پر بیٹھے نہ رہنا۔

⑧ دورانِ درس (بلا وجہ) درس گاہ کے سامنے سے نہ گزرنا۔

⑨ تکرار اور آپسی گفتگو بلند آواز سے نہ کرنا۔

⑩ مدرسے میں مقیم اپنے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت کرنا۔

⑪ اگر فوقانی منزل میں رہنے کا موقع ملے تو تحتانی منزل والوں کو تکلیف پہنچانے والی حرکتوں سے اجتناب کرنا۔

⑫ دوسرے کے کمرے میں تاک جھانک سے احتراز کرنا۔

⑬ دار الاقامہ کی عام گزرگاہ پر کھلے بدن یا ننگے سر نہ رہنا۔

⑭ دروازوں اور کھڑکی وغیرہ کو آہستہ سے بند کرنا۔

⑮ مدرسے کی درودیوار پر کوئی چیز نہ لکھنا۔

(ماخوذ از: تذکرۃ السامع والمتکلم، مؤلفہ: علامہ بدرالدین حمویؒ)

متعلم کے آداب

اپنی ذات سے متعلق آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے علم حاصل کرنا①۔

② ماہر اور متقی عُلما سے علم حاصل کرنا②۔

③ علم پر عمل کرنا③۔

④ ظاہراً و باطناً مخالفِ شرع اُمور سے بچنا۔

⑤ جوانی کی عمر میں (خصوصاً) علم کے حصول کی سعی کرنا۔

---

① قال النبي ﷺ: من تعلم علما ممايبتغى به وجه الله، لايتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا، لم يجد عرف الجنة يوم القيامة، يعني: ريحها [أبوداود، كتاب العلم، باب في طلب العلم لغير الله، ٢: ٥١٥، ح: ٣٦٦٤] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا علم جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضامندی مطلوب ہونی چاہیے (علمِ دین وشریعت)، اِس لیے سیکھے تاکہ اُس کے ذریعے دنیا کی چیزیں حاصل کرلے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

② قال محمد بن سيرين: إن هذا العلم دين، فانظروا عمن تأخذون دينكم [مقدمة صحيح مسلم، باب في أن الإسناد من الدين، ١: ١١] محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں: بے شک یہ علم، دین ہے؛ لہٰذا دیکھ لو! کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

③ قال النبي ﷺ: لاتزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن خمس، (وعدَّ منها:) وعن علمه ماذا عمل فيه [ترمذي، أبواب صفة القيامة، باب ماجاء في شان الحساب والقصاص، ٢: ٦٧، ح: ٢٤١٧] آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کے قدم اُس وقت تک نہیں ٹل سکتے جب تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے، (اُن میں سے ایک یہ ہے:) اور جو جانتا تھا اُس پر کیا عمل کیا؟۔

⑥ علم کے لیے بالکلیہ فارغ ہو جانا اور دیگر مشاغل میں مشغول نہ ہونا④۔

⑦ تعلیم و تعلم کے لیے نظام الاوقات متعین کرنا۔

نوٹ: حفظ کے لیے سحر کا، بحث و مباحثہ کے لیے صبح کا، لکھنے کے لیے دوپہر کا اور مطالعہ و تکرار کے لیے رات کا وقت سب سے بہترین وقت ہے۔

⑧ دوستی سے بچنا، اور ضرورت ہو تو اچھے دوست اختیار کرنا⑤۔

⑨ زیادہ بات چیت سے احتراز کرنا⑥۔

⑩ لایعنی باتوں اور کاموں سے خوب اجتناب کرنا۔

⑪ کم سے کم سونا۔

---

④ قال مالك بن أنس: لايبلغ أحد من هذا العلم مايريد حتى يضربه الفقر، ويؤثره على كل شيء [الفقيه والمتفقه ٢: ٩٣] حضرت مالک بن انسؒ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اِس علم کو حاصل نہیں کرسکتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے، یہاں تک کہ اُس کو فقر کی تکلیف پہنچے، اور وہ اِس علم کو ہر چیز پر ترجیح نہ دے۔

⑤ قال النبي ﷺ: مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير، فحامل المسك: إما أن يحذيك، وإما أن تبتاع منه، وإما أن تجد منه ريحا طيبة؛ ونافخ الكير: إما أن يحرق ثيابك، وإما أن تجد منه ريحا خبيثة [بخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب المسك، ٢: ٨٣٠، ح: ٥٥٣٣] آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر اور برے ہم نشیں کی مثال مُشک والے اور بھٹی والے آدمی کی سی ہے، کہ مشک والا یا تو تجھے مشک لگا دے گا، یا تُو اُس سے خرید لے گا، یا تجھے اُس کی اچھی خوشبو تو پہنچے گی ہی؛ اور بدتر ہم نشیں کی مثال آگ کی بھٹی والے کی طرح سے ہے، کہ یا تو وہ تیرے کپڑے جلا دے گا؛ ورنہ اُس کی بدبو تو کہیں گئی ہی نہیں۔

⑥ قال يزيد بن أبي حبيب: إن المتكلم لينتظر الفتنة، وإن المنصت لينتظر الرحمة [فضل العلم، باب جامع في آداب العالم والمتعلم، فصل في فضل الصمت إلخ، ١: ٥٤٩، ح: ٩١٢] یزید بن ابو حبیبؒ فرماتے ہیں: بات کرنے والے کو چاہیے کہ فتنے کا منتظر رہے، اور خاموش رہنے والے کو چاہیے کہ رحمت کا انتظار کرے۔

⑫ بدن کو نقصان دہ کھانوں (مثلاً ترش چیزیں، تمباکو، سگریٹ، گٹکھا وغیرہ) سے خوب احتراز کرنا۔

⑬ تکرار و مذاکرہ کا اہتمام کرنا۔

⑭ ہمیشہ اپنے پاس قلم اور کاپی رکھنا۔

⑮ علم کو لکھ کر محفوظ کرنا[7]۔

⑯ مرتَّب اور منظَّم طریقے سے لکھنا۔

⑰ علم سیکھنے کے بعد اُسے نہ چھپانا[8]۔

⑱ علم کی نشر واشاعت کرنا[9]۔

---

⑦ قال النبي ﷺ : قيدوا العلم بالكتاب [سنن الدارمي،باب من رخص في كتابة العلم، ١: ٤٣٧، ح:٥١٤] آپ ﷺ نے فرمایا: علم کو لکھ کر مقید کرلو۔

⑧ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ [البقرة:١٥٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یکہ ہم اُنھیں کتاب میں کھول کھول کر لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے، اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔

⑨ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ [المائدة:٦٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے رسول! جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اُس کی تبلیغ کرو۔

قال النبي ﷺ : نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه، فرب مبلغ أوعى من سامع [ترمذي، أبواب العلم،باب ماجاء في الحث على تبليغ السماع، ٢: ٩٤،ح:٢٦٥٧] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھیں جس نے ہم سے کوئی چیز سنی پس اس کو پہنچائی

⑲ دنیوی چیزوں میں جو میسر آجائے اس پر قناعت کرنا۔

استاذ سے متعلق آداب

① اساتذہ کا ادب واحترام بجالانا⑩۔

② تواضع سے پیش آنا۔[الأدب في الدين:۳۷]

③ استاذ کی بات ماننا۔

④ استاذ کی خدمت میں حاضری سے پہلے صدقہ کرنا اور یہ دعا کرنا:
اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَیبَ شَیخِي ، عَنِّي وَلاتُذھِبْ بَرکَۃَ عِلمِہ عَنِّي⑪۔

⑤ سلام میں پہل کرنا۔[الأدب في الدين:۳۷]

⑥ اسباق میں استاذ سے پہلے پہنچنے کا اہتمام کرنا۔

⑦ استاذ کے پاس حاضری کے موقع پر آدابِ دخول کی رعایت کے ساتھ ساتھ کپڑوں اور بدن کی نظافت کا بھی اہتمام کرنا۔

⑧ پڑھنے سے پہلے استاذ سے اجازت طلب کرنا۔[الأدب في الدين:۳۷]

⊃ جیسی اس نے سنی؛ کیوں کہ بعض جن کو علم پہنچایا جارہا ہے وہ سننے والے (یعنی علم پہنچانے والے) سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

⑩ قال طاؤس: مِن السنة أن يوقر العالم [جامع بيان العلم،باب جامع في أداب العالم والمتعلم، ۱: ۵۱۹،ح:۸۴۰] حضرت طاؤسؒ سے منقول ہے: عالم کا احترام کرنا سنت ہے۔

⑪ كان بعض السلف إذا ذهب إلى شيخه تصدق بشيء وقال: اللّٰهُمَّ استر عيب شيخي عني ولا تذهب بركة علمه عني [تذكرة السامع والمتكلم،الباب الثالث في أداب المتعلم، ص:۸۹]

⑨ اپنی پوری توجہ استاذ کی طرف رکھنا۔[أيضاً]

⑩ حصولِ علم میں انتہائی حریص بن جانا[12]۔

⑪ استاذ کی ہر بات کو ایسی توجہ سے سننا گویا اس سے پہلے کبھی سنی ہی نہیں۔

⑫ دورانِ درس نیند وغیرہ سے احتراز کرنا۔

⑬ استاذ کی مجلس میں اپنے ساتھی سے سوال نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٣٧]

⑭ استاذ سے گفتگو کے موقع پر اچھے انداز سے بات کرنا۔

⑮ استاذ کے سامنے یوں نہ کہنا: فلاں نے آپ کے خلاف اِس طرح کہا تھا۔

[الأدب في الدين:٣٧]

⑯ استاذ سے بات چیت کرتے وقت مسکراتے نہ رہنا۔[أيضاً]

⑰ راستے میں اُن سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کرنا۔[أيضاً]

⑱ اُن کی ناراضگی کے وقت سوال نہ کرنا۔[أيضاً]

⑲ اُن کی رائے کے خلاف اُن کو مشورے نہ دینا۔[أيضاً]

⑳ استاذ سے جنگ وجدال سے بچنا[13]۔

---

[12] إنما ينتفع المتعلم بكلام العالم إذا كان في المتعلم ثلاث خصال: التواضع، والحرص على التعلم، والتعظيم للعالم [تذكرة السامع والمتكلم، الباب الثالث في أداب المتعلم، ص:٩٠]

[13] قال ميمون بن مهران: لاتمار مَن هو أعلم منك، فإذا فعلت ذلك خزن عنك علمه، ولم يضره ما قلت شيئا [جامع بيان العلم، باب جامع في أداب العالم والمتعلم، ١: ٥١٧، ح: ٨٣٦]

حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں: اپنے سے زیادہ جاننے والے سے جھگڑا نہ کر؛ اِس لیے کہ جب تُو ایسا کرے گا تو تجھ سے اُس کا علم رک جائے گا، اور تو نے اسے جو کہا اس سے اس کا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔

(۲۱) استاذ کی سختی پر صبر کرنا۔

(۲۲) (بلا کسی وجہ کے) استاذ کے آگے نہ چلنا۔

(۲۳) استاذ سے غلطی سرزد ہو جانے پر انتہائی نرم اور مناسب انداز سے ان کو متنبہ کرنا۔

ضروری وضاحت: جن آداب کے حوالے نہیں دیے گئے ہیں وہ تمام آداب "تذكرة السامع والمتكلم" (مؤلفہ: علامہ بدر الدین حموی شافعیؒ [المتوفی ۷۳۳ھ]) سے ماخوذ ہیں۔

معلم کے آداب

اپنی ذات سے متعلق آداب

① ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا استحضار رکھنا۔

② اپنے آپ کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرنا۔

③ شعائرِ اسلام (مثلاً اذان اور نماز باجماعت) کا اہتمام کرنا۔

④ غور وتدبر سے تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرنا۔

⑤ اوراد واشغال کی پابندی کرنا۔

⑥ اپنا نظام الاوقات متعین کرنا۔

⑦ معلم کا اپنی ذات کی اولاً اصلاح کرنا۔[الأدب في الدين:۷۵]

⑧ صحیح بات کو قبول کرنا۔[الأدب في الدين:۷۳]

⑨ قوتِ برداشت پیدا کرنا۔[أيضاً]

⑩ تکلُّف نہ کرنا۔[أيضاً]

⑪ کوئی مسئلہ نہ آتا ہو تو اُس کا اظہار کردینا۔[أيضاً]

⑫ اپنے سے کم عمر والے شخص سے علم حاصل کرنے میں عار محسوس نہ کرنا[1]۔

---

① قال سعيد بن أبي بردة : الحكمة ضالة المؤمن يأخذها إذا وجدها [مصنف ابن ابی شیبة، كتاب الزهد، باب ماقالوا في البكاء من خشية الله، ۷:۲٤۰، ح:۳٥٦۸۱] حضرت سعید بن ابی بردہؒ فرماتے ہیں: حکمت مومن کی گمشدہ پونجی ہے؛ لہٰذا جہاں اسے پائے لے لے۔

⑬ تہمت کی جگہوں سے اپنے آپ کو بچانا[۲]۔

⑭ برے اخلاق سے اپنے آپ کو خوب بچانا۔

⑮ کسی سے حرص وطمع نہ رکھنا۔

⑯ مشغولیوں سے اکتا جانے پر تھوڑی دیر استراحت کر لینا۔

طلبہ سے متعلق آداب

① متعلم سے نرمی کا معاملہ کرنا۔[الأدب في الدين:۷۲]

② اُس کے ساتھ محبت سے پیش آنا۔[أيضاً]

③ غریب طلبہ سے زیادہ محبت سے پیش آنا۔

④ غم زدہ طالبِ علم کے ساتھ ہمدردی کا معاملہ کرنا۔

⑤ طالبِ علم کا اکرام کرنا۔

⑥ وہ غیر حاضر ہو تو اُس کے متعلق سوال کرنا۔[الأدب في الدين:۷۲]

⑦ طالبِ علم کے صحیح جواب دینے پر اس کی حوصلہ افزائی کرنا۔

⑧ کند ذہن کو مسئلہ اچھی طریقے سے سمجھانا۔[الأدب في الدين:۷۳]

⑨ طلبہ کی ظاہری وباطنی تربیت کرتے رہنا۔

⑩ طالبِ علم سے بے ادبی سرزد ہو جانے پر تنبیہ کرنا۔

⑪ طہارت اور نماز سکھلانے کا خصوصی اہتمام کرنا۔[الأدب في الدين:۷٦]

---

② قال عمر: من سلك مسلك الظن اتهم [كشف الخفاء،حرف الهمزة مع التاء المثناة،۱: ٤٤]
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: جو بدگمانی والی روش اختیار کرے گا وہ متہم ہوگا۔

(۱۲) طَلبہ کے سامنے غیبت کی بُرائی بیان کرنا۔[الأدب في الدين:۷۵]

(۱۳) جھوٹ اور چغلی کی نفرت اُن کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ [الأدب في الدين:۷۶]

(۱۴) اُن کو اُن کی طاقت سے زیادہ کسی امر کا مکلَّف نہ کرنا۔[أيضاً]

(۱۵) طَلبہ کا ہدیہ قبول کرنے سے احتراز کرنا۔[الأدب في الدين:۷۵]

(۱۶) اُن کے گھر والوں سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرنا۔[الأدب في الدين:۷۶]

(۱۷) طَلبہ کے سامنے کسی اَور سے مذاق نہ کرنا۔[الأدب في الدين:۷۵]

(۱۸) اُن کو آپس میں بات چیت نہ کرنے دینا، کہ وہ معلم کے سامنے ہنسی مذاق کرنے لگیں۔[أيضاً]

(۱۹) اُن سے اِتنا بے تکلُّف نہ ہونا کہ وہ جَری ہو جائیں۔[أيضاً]

(۲۰) بچوں کو زیادہ نہ مارنا؛ بلکہ ڈرا دھمکا کر تادیب کرنا۔[أيضاً]

درس کے متعلق آداب

(۱) درس کی مکمل تیاری کرنا۔

(۲) درس میں جانے سے پہلے یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ؛ اَللّٰهُمَّ اثْبِتْ جِنَانِيْ، وَأَدِرِ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِيْ .

(۳) اگر ممکن ہو تو اسباق میں الافضل فالافضل پر عمل کرنا۔(یعنی پہلے قرآن کا پھر حدیث کا پھر فقہ وغیرہ کتب کا درس دینا)۔

④ درس میں آواز کو بہت زیادہ بلند نہ کرنا۔

⑤ افہام وتفہیم کا خیال رکھنا۔

⑥ سمجھانے میں آسان سے آسان تر انداز اختیار کرنا۔

⑦ اختتامِ درس پر اختتامِ مجلس کی دعا پڑھنا۔

ضروری وضاحت: جن آداب کے حوالے نہیں دیے گئے ہیں وہ تمام آداب "تذکرة السامع والمتكلم" (مؤلفہ: علامہ بدرالدین حموی شافعیؒ) سے ماخوذ ہیں۔

کتاب کے آداب

(۱) کتاب اچھی نیت سے خریدنا۔

(۲) فخر وتکبر کے لیے نہ خریدنا۔

(۳) غیر شرعی کتب نہ خریدنا۔

(۴) اہم کتابوں کو پہلے خریدنا۔

(۵) بہ قدرِ وسعت کتابوں کو زیادہ سے زیادہ خریدنے کا اہتمام کرنا۔

(۶) ممکن ہو تو ایک کتاب کے متعدد ایڈیشن (جن میں باہمی فرق ہو) خریدنا۔

(۷) کتابوں کا ادب واحترام کرنا۔

(۸) کتاب کو زمین یا فرش پر نہ رکھنا۔

(۹) کتابوں کو مرتب رکھ کر اُس کی فہرست بنانا۔

(۱۰) کتابوں کی پوری حفاظت کرنا، اِس کے لیے حسبِ ذیل طریقوں یا اس کے مثل دیگر طریقوں کو اختیار کرنا:

[۱] کتابوں کو ایسی جگہ رکھنا جہاں چھوٹے بچوں وغیرہ کا ہاتھ نہ پہنچے۔

[۲] کتابوں کو ایسی جگہ رکھنا جہاں ہوا کی آمد ورفت ہوتی ہو۔

[۳] کیڑوں مکوڑوں سے حفاظت کی اَدوِیہ استعمال کرنا۔

(۱۱) کسی کو ضرورت ہو تو اُس کو عاریۃً کتاب دینا[1]۔

---

[1] قال النبي ﷺ: من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه [مسلم، كتاب السلام،

⑫ مستعار (عاریۃً لی ہوئی) کتاب کی حفاظت کرنا۔

⑬ مستعار کتاب پر کوئی چیز نہ لکھنا۔

⑭ وقف شدہ کتابوں میں کوئی اصلاح نہ کرنا۔

⑮ مستعار کتاب، ضرورت پوری ہونے پر لوٹا دینا[2]۔

ضروری وضاحت: جن آداب کے حوالے نہیں دیے گئے ہیں وہ "تذکرة السامع والمتكلم" (مؤلف: علامہ بدرالدین حموی شافعیؒ) اور "موسوعة الآداب الإسلامية" (ص: ۷۲۵ تا ۷۳۲) سے ماخوذ ہیں۔

باب استحباب الرقية من العين، ۲: ۲۲۳، ح: ۲۱۹۹] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو وہ نفع پہنچائے۔

② قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ [النساء:۵۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ: تم امانتیں اُن کے حق داروں تک پہنچاؤ۔

حاملینِ قرآن کے آداب

① قرآن کریم کی تعظیم کرنا(۱)۔

② قرآن کی درس وتدریس میں مشغول ہونا(۲)۔

③ بہ کثرت تلاوت کرنا اور اُس پر مداومت کرنا(۳)۔

④ نماز میں بہ کثرت تلاوت کرنا (بالخصوص بہ وقتِ شب)(۴)۔

⑤ تلاوتِ قرآن کے آداب کی رعایت کرنا۔(تفصیل کے لیے "تلاوتِ قرآن کے آداب" ملاحظہ فرمائیں۔)

---

(۱) قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾ [البروج:۲۱،۲۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (اُن کے جھٹلانے سے قرآن پر کوئی اثر نہیں پڑتا؛) بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے، جو لوحِ محفوظ میں درج ہے۔

(۲) قال النبي ﷺ: خيركم من تعلم القرآن وعلمه [بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، ۲: ۷۵۲، ح:۵۰۲۷] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۳) قال النبي ﷺ: تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده! لهُو أشد تفصّياً من الإبل في عُقُلها [بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب استذكار القرآن وتعاهده، ۲: ۷۵۳، ح: ۵۰۳۳] آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن شریف کی خبر گیری کیا کرو، قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ، قرآن پاک سینوں سے جلد نکل جانے والا ہے، بہ نسبت اُس اونٹ کے جس کا بازو بند کھل گیا ہو۔

(۴) قال مغيرة: قام النبي ﷺ حتى تورمت قدماه [بخاري، كتاب التفسير، سورة الفتح، ۲: ۷۱۶، ح:۴۸۳۶] حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اِتنا (طویل) قیام فرماتے کہ، آپ کے قدمِ مبارک پر ورم آجاتا۔

⑥ تلاوتِ قرآن کو کمائی کا ذریعہ نہ بنانا⑤۔

⑦ لوگوں سے مستغنی رہنا⑥۔

⑧ تلاوتِ قرآن کو غور سے سننا⑦۔

⑨ قرآنی اخلاق سے مزین ہونا⑧۔

⑩ بہ کثرت روزے رکھنا⑨۔

---

⑤ قال النبي ﷺ: لاتأكلوا به [مصنف ابن أبي شيبة، كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة، باب في الرجل يقوم بالناس في رمضان فيعطى،٢: ١٦٨،ح:٧٧٣٨] آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو پیٹ بھرائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔

⑥ قال الفضيل بن عياض: ينبغي لحامل القرآن ألا يكون له حاجة إلى أحد من الخلفاء فمن دونهم [التبيان للنووی ص:٤٤] حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں: حاملِ قرآن کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی کوئی ضرورت خلیفہ یا کسی اَور شخص کے سامنے پیش نہ کرے۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَه وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [الأعراف: ٢٠٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو؛ تاکہ تم پر رحمت ہو۔

⑧ لما سئلت عائشة عن أخلاق النبي ﷺ قالت: فإن خلق النبي ﷺ كان القرآن [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل إلخ، ١: ٢٥٦، ح: ٧٤٦] حضرت عائشہؓ سے اللہ کے نبی ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا: آپ ﷺ کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

⑨ قال ابن مسعود: ينبغي لحامل القرآن أن يعرف بليله إذ الناس نائمون، وبنهاره إذ الناس مفطرون [مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الزهد، باب ماقالوا في البكاء من خشية الله، ٧: ٢٣١، ح: ٣٥٥٨٤] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: حامل قرآن کے لیے مناسب یہ ہے کہ جب لوگ سوئے ہوں تو (شب بیداری کرکے) رات کی قدر پہچانے، اور جب لوگ بے روزہ ہوں تو (روزے رکھ کر) دن کی قدر پہچانے۔

⑪ تواضع اختیار کرنا[10]۔

⑫ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اور آخرت کے خوف سے) بہ کثرت رونا[11]۔

❀❀❀❀❀

---

⑩ قال النبي ﷺ: من تواضع لله رفعه الله [مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الزهد، باب كلام سلمان، ٧: ١٢٠، ح: ٣٤٦٦٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسے بلند کرے گا۔

⑪ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا﴾ [التوبة:٨٢] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: سو وہ ہنس لیویں تھوڑا، اور رویں بہت سا۔

محدِّث کے آداب

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اِس نعمت پر شکر ادا کرنا۔[الأدب في الدین:۷۳]

② ثقہ راویوں سے نقل کرنا۔[أیضاً]

③ غلطی، ہیرا پھیری، کمی بیشی وغیرہ نقائص سے اپنی حفاظت کرنا۔[أیضاً]

④ سچی حدیثیں بیان کرنا اور جھوٹی حدیثیں نہ بیان کرنا۔[أیضاً]

⑤ احادیث کو آپس میں گڈ مُڈ کرنے سے بچنا۔[الأدب في الدین:۷٤]

⑥ جو حدیث نہ جانتا ہو اُسے ہرگز بیان نہ کرنا۔[أیضاً]

⑦ اکثر ایسی حدیثیں بیان کرنا جن کا تعلق فرائض، اور سنن و آداب سے ہوں۔

[الأدب في الدین:۷۳]

⑧ اُمراء و وُزراء کے لیے خاص طور پر مجلسِ درس قائم نہ کرنا۔[أیضاً]

⑨ اُمَرا سے اجتناب کرنا۔[أیضاً]

⑩ تواضع اختیار کرنا۔[أیضاً]

⑪ کھیل کود میں مشغول نہ رہنا۔[أیضاً]

طلبۂ حدیث کے آداب

① بڑائی کی غرض سے علمِ حدیث حاصل نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٧٥]

② حدیث کی طلب میں نماز وغیرہ فرائض سے غافل نہ ہونا۔[أيضاً]

③ دین دار محدِّث سے حدیث کا علم حاصل کرنا۔[أيضاً]

④ احادیث سنتے وقت بالکل خاموش رہنا۔[الأدب في الدين:٧٤]

⑤ مشہور حدیثیں لکھنا۔[أيضاً]

⑥ اپنے نسخے کی اصلاح میں پوری تندہی سے کام لینا۔[أيضاً]

⑦ غیبت سے خصوصاً بالکلیہ اجتناب کرنا۔[أيضاً]

فتویٰ کے آداب

مستفتی کے آداب

① عمل کی نیت سے فتویٰ پوچھنا[1]۔

② دنیوی سہولت حاصل کرنے کی غرض سے متعدِّد مفتیانِ کرام سے مسئلہ نہ پوچھنا۔

③ رخصتوں کو تلاش نہ کرتے رہنا۔[فتاویٰ الإمام النووي: ٢٣٦]

④ جو مسئلہ واقع نہ ہوا ہو اُس کا (بِلا وجہ) سوال نہ کرنا[2]۔

⑤ جاننے والے سے فتویٰ پوچھنا[3]۔

⑥ مسئلہ پوچھنے میں پوری دِقّتِ نظر اور امانت داری سے کام لینا، (یعنی دھوکہ دہی سے کام نہ لینا)[4]۔

---

① قال وفد عبد القيس: فمرنا بشيء بأمر نعمل به وندعوا إليه مَن وراءنا [مسلم، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله، ١: ٣٣، ح: ١٢٤] وفد عبدالقیس نے آپ ﷺ کی خدمت میں (مِن جملہ اَور باتوں کے) یہ بات عرض کی کہ: آپ ہمیں کوئی ایسی بات کا حکم فرما دیجیے جس پر ہم خود بھی عمل کریں، اور ہمارے غائبین کو اُس پر عمل کی دعوت دیں۔

② كان السلف يكرهون أن يكثر عامة الناس الأسئلة في الأمور التي هم غني عنها في حياتهم العملية [أصول الإفتاء وآدابه: ٢٩١]

③ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [الأنبياء: ٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لہٰذا اگر تمھیں خود علم نہیں ہے تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو۔

④ قال النبي ﷺ: إنما أنا بشر، وإنكم تختصمون إلي، ولعل بعضكم أن يكون

⑦ قابلِ تفصیل چیزوں میں مکمل تفصیل سے سوال کرنا۔ (آداب الافتاء والاستفتاء:۱۹۱)

مفتی کے آداب

① اخلاصِ نیت سے جواب دینا۔

② جس چیز کا علم ہو اُسی کا جواب دینا⑤۔

③ مستفتی کی سمجھ کے مطابق جواب دینا⑥۔

⬅ ألحن بحجته من بعض، فأقضي له علیٰ نحو ما أسمع، فمن قضيت له بحق أخيه فلا يأخذه، فإنما أقطع له قطعة من النار [بخاري، كتاب الحيل، باب، ۲: ۱۰۳۰، ح: ۶۹۶۷] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مَیں انسان ہی ہوں، اور تم اپنا جھگڑا میرے پاس لاتے ہو، اور ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنی دلیل کو پیش کرنے میں چرب زبان ہو، تو مَیں اس سے متأثر ہو کر اُس کے لیے اپنے سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں، لہٰذا جس کے لیے مَیں اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اُسے نہ لے؛ کیوں کہ مَیں تو اُس کو جہنم کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔

⑤ قال النبي ﷺ: .... حتیٰ إذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤوسا جهالا، فسئلوا، فأفتوا بغير علم فضلوا وأضلُّوا [بخاري، كتاب العلم، باب الحرص على الحديث، ۱: ۲۰، ح: ۱۰۰] آپ ﷺ نے فرمایا:...... یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، پس اُن سے مسئلہ پوچھیں گے، اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے، سو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

⑥ قال علي: حدثوا الناس بما يعرفون، أتحبون أن يكذّب الله ورسوله [بخاري، كتاب العلم، باب من خص العلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا، ۱: ۲۴، ح: ۱۲۷] حضرت علیؓ نے فرمایا: لوگوں سے وہ بات بیان کرو جو وہ جانتے ہوں، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟۔

تبلیغیات
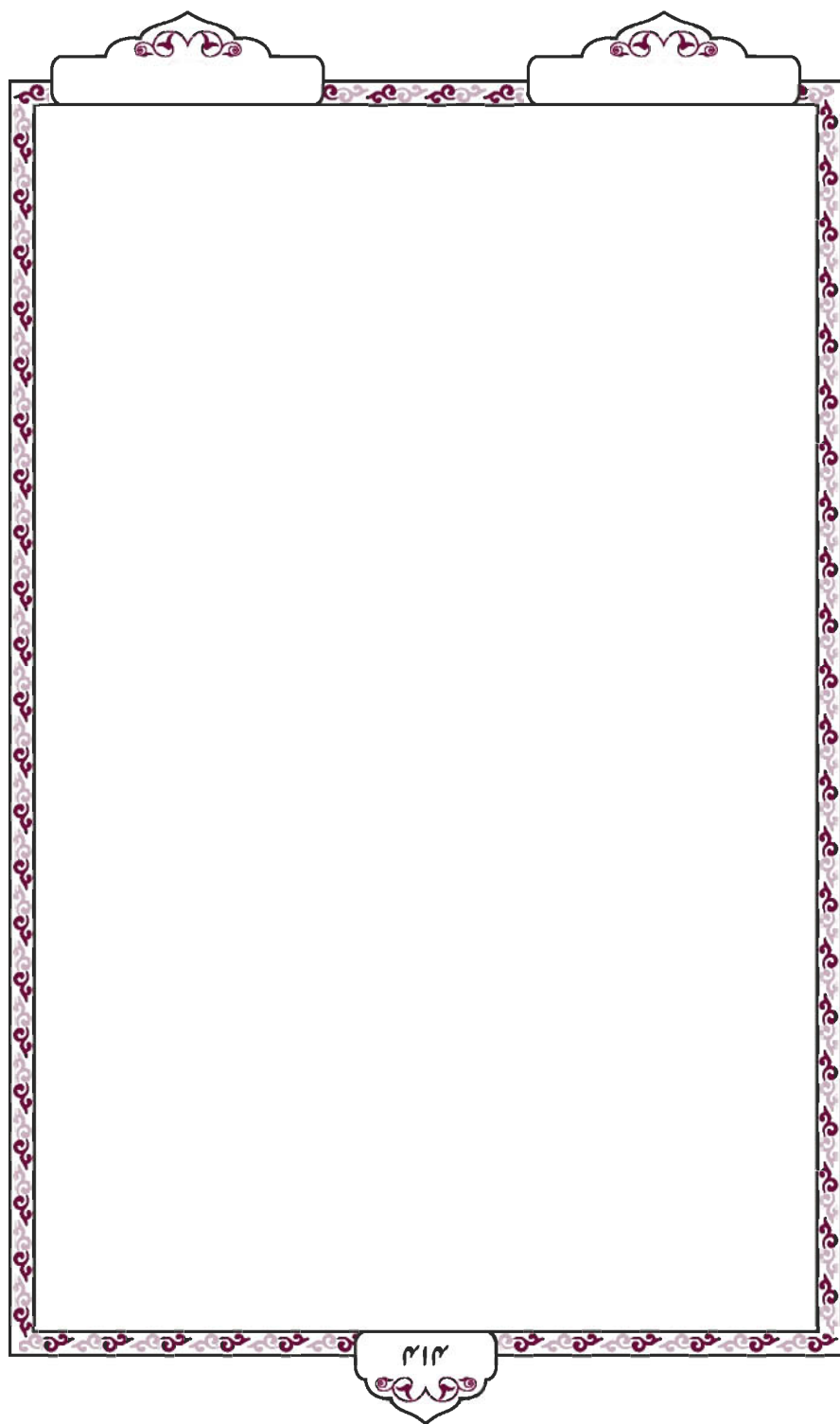
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آداب

① اچھے اخلاق سے اپنے آپ کو مزین کرنا①۔

② اپنے آپ کو اُن چیزوں کا جن کی دعوت دے رہا ہے، پابند بنانا②۔

③ لوگوں سے سوال نہ کرنا اور نہ ہی اُن سے طمع رکھنا③۔

④ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مواقع کو جاننا④۔

⑤ امر و نہی میں نرمی اختیار کرنا⑤۔

---

① قال النبي ﷺ: بعثت لأتمم حسن الأخلاق [موطأ مالك، باب ماجاء في حسن الخلق: ٣٦٤]
آپ ﷺ نے فرمایا: میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

② قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [البقرة: ٤٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالاں کہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو۔ کیا تمھیں اِتنی بھی سمجھ نہیں؟۔

③ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ [الأنعام: ٩٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (مخالفین سے) کہہ دو کہ: مَیں تم سے اِس (دعوت) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

④ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل: ١٢٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کرکے دعوت دو۔ (وجہ استدلال: حکمت سے مراد وہ بصیرت ہے جس کے ذریعے انسان مقتضیاتِ احوال کو معلوم کرکے اُس کے مناسب کلام کرے، وقت اور موقع ایسا تلاش کرے کہ مخاطب پر بار نہ ہو۔ [معارف القرآن ۵: ۴۰۸])

⑤ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ [طٰه: ٤٤]

⑥ نہی عن المنکر چپکے سے کرنا⑥۔

⑦ امر و نہی کرتے ہوئے مخاطب کو حقیر سمجھنے سے بچنا⑦۔

⑧ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اہم چیز کو مقدم کرنا⑧۔

⬅ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: جا کر دونوں اُس سے نرمی سے بات کرنا، شاید وہ نصیحت قبول کرے یا (اللہ سے) ڈر جائے۔

وقال النبي ﷺ: إن الله رفيق يحب الرفق [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل الرفق، ۲: ۳۲۲، ح: ۲۵۹۳] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نرم ہیں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔

⑥ قال الإمام الشافعي: من وعظ أخاه سرا فقد نصحه وزانه [حلية الأولياء، ذكر الإمام الشافعي ۹: ۱۴۰] امام شافعیؒ فرماتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کو چپکے سے نصیحت کی اُس نے اُس کو (واقعی) نصیحت کی اور اُس کو مزین کیا۔

⑦ قال رسول الله ﷺ: لا تحقرن أحدا من المسلمين؛ فإن صغير المسلمين عند الله كبير [كنز العمال، كتاب الترغيبات، باب الثلاثي، ۱۶: ۲۳۷، ح: ۴۴۲۷۹] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھے؛ اِس لیے کہ بسا اوقات جو مسلمانوں میں چھوٹا ہوتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں اُس کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

⑧ لما بعث النبي ﷺ معاذا إلى اليمن فقال: إنك تقدم على قوم أهل كتاب فليكن أول ما تدعوهم إليه عبادة الله، فإذا عرفوا الله فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم إلخ [بخاري، كتاب الزكاة، باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة، ۱: ۱۹۶، ح: ۱۴۵۸] اللہ کے نبی ﷺ نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کی جانب (امیر بنا کر) بھیجا، تو فرمایا کہ: تُو اہلِ کتاب کی ایک قوم کے سامنے پیش ہوگا؛ لہٰذا سب سے پہلے اُنھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانا، جب وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پہچان لے تو اُنھیں بتلانا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہے۔ (وجہِ استدلال: حضرت معاذؓ کو أهم فالأهم کی دعوت دینے کی ترغیب دی جارہی ہے۔)

(۹) انکار کے طریقے میں اُس کے درجات کی رعایت کرنا[۹]۔ (یعنی ہاتھ سے ممکن ہو تو ہاتھ سے؛ ورنہ زبان سے؛ ورنہ کم از کم دل سے برا خیال کرنا۔)

❀❀❀❀❀

---

۹ قال النبي ﷺ: من رأىٰ منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه؛ وذلك أضعف الإيمان [مسلم، كتاب الإيمان، باب كون النهي عن المنكر من الإيمان، ۱: ۵۰، ح:۴۹] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ناجائز اَمر کو ہوتے ہوئے دیکھے، اگر اِس پر قدرت ہو کہ اُس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اُس کو بند کر دے، اگر اِتنی مَقدرَت نہ ہو تو زبان سے اُس پر انکار کر دے، اگر اِتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اُس کو بُرا سمجھے، اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

دعوت وتبلیغ کے آداب

① اخلاص کا ہونا[1]۔

② سب سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ کرنا[2]۔

③ دعوت دیتے وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا[3]۔

④ پوری امید کے ساتھ دعوت دینا[4]۔

⑤ بصیرت کے ساتھ دعوت دینا[5]۔

---

① قال النبي ﷺ : إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم، ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم [مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره، ٢: ٣١٧، ح: ٢٥٦٤]
آپ ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ شانہ تمھاری صورتوں اور تمھارے مالوں کو نہیں دیکھتے؛ بلکہ تمھارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

② قال الله سبحانه وتعالى : ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الأنبياء:٢٥] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سے پہلے ہم نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس پر ہم نے یہ وحی نازل نہ کی ہو، کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے؛ لہٰذا میری عبادت کرو۔

③ قال الله سبحانه وتعالى : ﴿وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ﴾ [طٰه:٤٢] (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف دعوت کے لیے بھیجتے وقت) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور میرا ذکر کرنے میں سستی نہ کرنا۔

④ قال الله سبحانه وتعالى : ﴿لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ [طٰه:٤٤] (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف دعوت کے لیے بھیجتے وقت) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: شاید وہ نصیحت قبول کرے یا (اللہ سے) ڈر جائے۔

⑤ قال الله سبحانه وتعالى : ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾

⑥ جس چیز کی دعوت دے اُس پر خود بھی عمل کرنا⑥۔

⑦ مسلسل دعوت وتبلیغ کا کام کرتے رہنا⑦۔

⑧ خود بھی ان اعمال پر جن کی دعوت دے رہا ہے، جمے رہنا⑦۔

⑨ اپنے آپ کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرنا⑧۔

⑩ امت کا غم اپنے دل میں پیدا کرنا⑨۔

⇐ [یوسف: ۱۰۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ: یہ میرا راستہ ہے، مَیں بھی پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں، اور جنھوں نے میری پیروی کی ہے وہ بھی۔

⑥ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [البقرۃ: ۴۴] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالاں کہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو۔ کیا تمھیں اِتنی بھی سمجھ نہیں؟۔

⑦ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ﴾ [الشوریٰ: ۱۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لہٰذا (اے پیغمبر!) تم اِسی بات کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہو، اور جس طرح تمھیں حکم دیا گیا ہے (اُسی دین پر) جمے رہو، اور اِن لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو۔

⑧ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [حٰمٓ السجدۃ: ۳۳] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُس شخص سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف دعوت دے، اور نیک عمل کرے، اور یہ کہے کہ: مَیں فرماں برداروں میں شامل ہوں۔

⑨ قال هند بن أبي هالة: كان رسول الله ﷺ متواصل الأحزان دائم الفكرة [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص: ۱۴۷، ح: ۲۲۸] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ مسلسل غمگین اور ہمیشہ سوچ میں ڈوبے رہتے تھے۔

⑪ درجہ بہ درجہ امورِ اسلام کی دعوت دینا⑩۔

⑫ اچھے انداز سے اور مناسب موقع پر دعوت دینا⑪۔

⑬ دعوت کے لیے ہر ممکن موقع کو غنیمت جاننا۔ (جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں بھی دعوت دی)⑫۔

⑭ دعوت کی کامیابی کے لیے ایسے شخص کی مدد حاصل کرنا جس کی دعوت مؤثر ہو⑬۔

---

⑩ قال ابن عباس: أن رسول الله ﷺ لما بعث معاذا على اليمن، قال: إنك تقدم على قوم أهل كتاب، فليكن أول ما تدعوهم إليه عبادة الله، فإذا عرفوا الله فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم إلخ [بخاري، كتاب الزكاة، باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة، ۱: ۱۹۶، ح: ۱۴۵۸] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب (امیر بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ: تُو اہلِ کتاب کی ایک قوم کے سامنے پیش ہوگا؛ لہٰذا سب سے پہلے اُنھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانا، جب وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پہچان لیں تو اُنھیں بتلانا کہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہے۔

⑪ قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل: ۱۲۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو۔

⑫ قال الله سبحانه وتعالیٰ حكاية عن يوسف: ﴿اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ [يوسف: ۳۷] اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعوت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بات یہ ہے کہ مَیں نے اُن لوگوں کا دین چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے، اور جو آخرت کے منکر ہیں۔

⑬ قال الله سبحانه وتعالیٰ حكاية عن موسیٰ: ﴿وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْ﴾ [القصص: ۳۴] اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے؛ اِس لیے اُن کو بھی

⑮ قدرت ہو تو مدعو (جس کو دعوت دی جائے) کی لغت (زبان) میں دعوت دینا[14]۔

⑯ نرمی سے دعوت دینا[15]۔

⑰ دعوت کے قبول کرنے پر مدعو کو مجبور نہ کرنا[16]۔

⑱ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی نسبت پر ہر قسم کا مجاہدہ برداشت کرنا[17]۔

⑲ فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں کسی کی مخالفت کی پرواہ نہ کرنا[18]۔

میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج دیجیے، کہ وہ میری تائید کریں۔

⑭ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ [ابراھیم: ٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا خود اُس قوم کی زبان میں بھیجا؛ تاکہ وہ اُن کے سامنے حق کو اچھی طرح واضح کر سکے۔

⑮ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا﴾ [طٰہٰ:٤٤] (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف دعوت کے لیے بھیجتے وقت) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جا کر دونوں اُس سے نرمی سے بات کرنا۔

⑯ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿لَنَا أَعمَالُنَا وَلَكُم أَعمَالُكُمْ﴾ [الشوریٰ:١٥] قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ کہنے کا حکم فرمایا: ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمھارے اعمال تمھارے لیے۔

⑰ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾ [الحج:٧٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے۔

وضاحت: ''جہاد'' کے لفظی معنیٰ جدوجہد اور کوشش کے ہیں، اور یہ لفظ دِین کے راستے میں ہر کوشش کو شامل ہے، اِس میں مسلّح جدوجہد یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستے میں جنگ کرنا بھی داخل ہے، پُرامن جدوجہد بھی، اور انسان اپنی اصلاح کے لیے جو محنت کرے، وہ بھی۔ (توضیح القرآن آسان ترجمۂ قرآن ص:١٠٣٧)

⑱ قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: ﴿فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ﴾

(۲۰) مدعو کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرنا[19]۔

(۲۱) بہ کثرت دعوت کے باوجود مدعو کے قبول نہ کرنے سے نہ اُکتانا[20]۔

(۲۲) مدعو کو حقیر نہ جاننا[21]۔

❁❁❁❁❁

[الشوریٰ: ۱۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لہٰذا (اے پیغمبر!) تم اِسی بات کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہو، اور جس طرح تمھیں حکم دیا گیا ہے (اُسی دین پر) جمے رہو، اور اِن لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو۔

[19] قال الله سبحانه وتعالى: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ [الأحقاف:۳۵] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: غرض (اے پیغمبر!) تم اُسی طرح صبر کیے جاؤ جیسے اولوا العزم پیغمبروں نے صبر کیا ہے۔

[20] کما قال الله سبحانه وتعالىٰ عن نوح عليه السلام: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا﴾ [العنکبوت:۱۴] اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں: اور ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا تھا، چناں چہ پچاس کم ایک ہزار سال تک وہ اُن کے درمیان رہے۔

[21] قال النبي ﷺ: لا تحقرن أحدا من المسلمين؛ فإن صغير المسلمين عند الله كبير [كنزالعمال، كتاب الترغيبات، باب الثلاثي، ١٦: ٣٧، ح: ٤٤٢٧٩] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھے؛ اِس لیے کہ (ممکن ہے) جو مسلمانوں میں چھوٹا ہو، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں اُس کا بڑا مقام ہو۔

امیر اور مامور کے آداب

① اِمارت کو طلب نہ کرنا اور نہ ہی دل میں خیال لانا[1]۔

② مرد کو امیر بنانا[2]۔

③ جو سب سے زیادہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے والا ہو (یعنی متقی اور پرہیز گار) اسے امیر بنانا[3]۔

④ مامورین کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ : ياعبدالرحمن بن سمرة! لاتسأل الإمارة، فإنك إن أوتيتها عن مسألة وُكِّلتَ إليها، وإن أوتيتها عن غير مسألة أُعِنْتَ عليها [بخاري، كتاب الأحكام، باب من لم يسأل الله الإمارة أعانه الله، ٢: ١٠٥٨، ح:٧١٤٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرنا؛ اس لیے کہ اگر یہ تیری طلب پر دی گئی تو تجھے اس کے سپرد کردیا جائے گا، اور اگر تیری طلب کے بغیر دی گئی تو تیری اس پر مدد کی جائے گی۔

② قال النبي ﷺ : لن يفلح قوم ولّوا أمرهم امرأة [بخاري، كتاب المغازي، باب كتاب النبي ﷺ إلىٰ كسرىٰ وقيصر، ٢: ٦٣٧، ح:٤٤٢٥] آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے اپنا حاکم کسی عورت کو بنایا۔

③ قال النبي ﷺ : من استعمل رجلا من عصابة وفي تلك العصابة من هو أرضى لله منه، فقد خان الله، وخان رسوله وخان المؤمنين [مستدرك حاكم، كتاب الأحكام، ٤: ١٠٤، ح: ٧٠٢٣] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جماعت کا امیر بنا حالاں کہ اس جماعت میں اس کے مقابلے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے والا شخص موجود ہے، تو اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے خیانت کی، رسول سے خیانت کی اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی۔

④ دعا النبي ﷺ للولاة: اللّٰهُمَّ من ولي من أمر أمتي شيئا، فشق عليهم فاشقق عليه؛

⑤ اپنے ساتھیوں کی خیر خواہی چاہنا اور اُن کو دھوکہ نہ دینا⑤۔

⑥ اپنے ساتھیوں کی ضروریات کا خیال رکھنا⑥۔

⑦ امیر کا جماعت کے پیچھے چلنا⑦۔

⑧ تجسُّس نہ کرنا⑧۔

ومن ولي من أمر أمتي شيئا، فرفق بهم فارفق به [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الأمير العادل، ۲: ۱۲۲، ح: ۱۸۲۸] آپ ﷺ نے حُکّام کے حق میں یہ دعا فرمائی: اے اللہ! جس شخص کو میری امت کے کسی معاملے میں حاکم بنایا جائے اور وہ اُن پر سختی کرے، تو تُو بھی اُس پر سختی کر؛ اور جس کو میری امت کا کسی معاملے میں حاکم بنایا جائے اور وہ اُن پر نرمی کرے، تو تُو بھی اُس کے ساتھ نرمی کر۔

⑤ قال النبي ﷺ: ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم؛ إلا حرم الله عليه الجنة [بخاري، كتاب الأحكام، باب من استرعي رعية فلم ينصح، ۲: ۱۰۵۸، ح: ۷۱۵۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کسی قوم کا امیر بنایا گیا ہو، اور وہ اِس حال میں مرے کہ اُس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہو، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس پر جنت حرام کر دیتے ہیں۔

⑥ قال النبي ﷺ: ما من إمام أو وال يغلق بابه دون ذوي الحاجة والخلة والمسكنة؛ إلا أغلق الله أبواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته [ترمذي، أبواب الأحكام، باب ماجاء في إمام الرعية، ۱: ۲۴۸، ح: ۱۳۳۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جو امام یا والی محتاج، ضرورت مند اور مجبور لوگوں کے لیے اپنے دروازے کو بند رکھے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی محتاجی، ضرورت اور مجبوری کے وقت آسمان کے دروازے بند کر دے گا۔

⑦ قال جابر بن عبد الله: كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير فيزجي الضعيف، ويردف ويدعو لهم [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في لزوم الساقة، ۱: ۳۵۴، ح: ۲۶۳۹] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ چلنے میں پیچھے رہتے تھے، اور کمزور (جانور) کو ہانکتے تھے، اور (پیدل شخص کو) سوار کر لیتے تھے، اور ان کے لیے دعا کرتے تھے۔

⑧ قال النبي ﷺ: إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم [أبوداود، كتاب الأدب،

⑨ بڑائی نہ جتلانا۔[الأدب في الدين:٥٢]

⑩ امیر کی بات ماننا⑨۔

⑪ امیر کا ادب کرنا⑩۔

⑫ اس کی عدمِ موجودگی میں اس پر تبصرہ نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٥٣]

⑬ اُس کے لیے دعا کرتے رہنا۔[أيضاً]

⬅ باب في التجسس، ٢: ٦٧٠، ح:٤٨٨٩] آپ ﷺ نے فرمایا: حاکم جب (بلاوجہ) رعایا کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو ان کو بگاڑ دیتا ہے۔

⑨ قال اللہ تعالی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ٥٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی بھی اطاعت کرو، اور تم میں سے جو لوگ صاحبِ اختیار ہوں اُن کی بھی۔

⑩ قال النبي ﷺ: إذا أتاكم كريم قوم فأكرموه [ابن ماجه، كتاب الأدب، إذا أتاكم كريم قوم فأكرموه، ص:٢٦٣، ح: ٣٧١٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اُس کا اکرام کرو۔

مشورہ کے آداب

① سنت کی نیت سے مشورہ کرنا[1]۔

② مشورہ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت سمجھ کر اس کا اہتمام کرنا[2]۔

③ دین کی سمجھ رکھنے والے اور عبادت گزاروں سے مشورہ کرنا[3]۔

---

① قال أبو هريرة: ما رأيت أحدا أكثر مشورة لأصحابه من رسول الله ﷺ [ترمذي، أبواب الجهاد، باب ماجاء في المشورة، ۱: ۳۰۱، ح: ۱۷۱۴] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

② قال ابن عباس، قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿وشاورهم في الأمر﴾ قال رسول الله ﷺ: أما إن الله ورسوله غنيان عنهما، ولكن جعلها الله رحمة لأمتي، فمن شاور منهم لم يعدم رشدا، ومن ترك المشورة منهم لم يعدم عناء [شعب الإيمان، كتاب الحكم بين الناس، ۱۰: ۴۱، ح: ۷۱۳۶] حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وشاورهم في الأمر﴾ آپ ان سے اہم کاموں میں مشورہ کیجیے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول کو تو مشورہ کی حاجت نہیں؛ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِسے میری امت کے لیے رحمت بنایا ہے؛ لہٰذا اُن میں سے جو کوئی مشورہ کرے گا وہ سیدھی راہ سے محروم نہ رہے گا، اور اُن میں سے جو مشورہ نہیں کرے گا وہ دشواری اور پریشانی سے بچ نہیں سکتا۔

③ قال علي: قلت: يا رسول الله! إن نزل بنا أمر ليس فيه بيان: أمر ولا نهي، فما تأمرنا؟ قال: تشاورون الفقهاء والعابدين، ولا تمضوا فيه رأي خاصة [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب الألف، باب من اسمه أحمد، ۲: ۱۷۲، ح: ۱۶۱۸] حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر ہمارے ساتھ ایسا کوئی معاملہ پیش آجائے جس میں ہمارے لیے کوئی واضح حکم کرنے یا نہ کرنے کا موجود نہ ہو، تو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والوں اور عبادت گزاروں سے مشورہ کرنا، اور کسی کی انفرادی رائے پر عمل نہ کرنا۔

وعظ ونصیحت کے آداب

وعظ کرنے والے کے آداب

① اچھی نیت سے نصیحت کرنا[1]۔

② جو کہے اس پر خود یقین کے ساتھ عمل کرنا۔[الأدب في الدين:۳۸]

③ اپنے خالق کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے رہنا۔[أيضاً]

④ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے شرم وحیا کرتے رہنا۔[أيضاً]

⑤ واعظ کا باعمل ہونا[2]۔

⑥ (اکیلا آدمی ہوتو) چپکے سے نصیحت کرنا[3]۔

---

① قال الله سبحانه وتعالیٰ عن شعيب: ﴿اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [هود: ۸۸] اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت شعیب علیہ السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرا مقصد اپنی استطاعت کی حد تک اصلاح کے سوا کچھ نہیں ہے، اور مجھے جو کچھ توفیق ہوتی ہے صرف اللہ کی مدد سے ہوتی ہے۔

② قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ﴾ [البقرة: ٤٤] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالاں کہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو۔

③ قال الإمام الشافعي: من وعظ أخاه سرا فقد نصحه وزانه [حلية الأولياء، ذكر الإمام الشافعي۹: ۱٤۰] امام شافعیؒ فرماتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کو چپکے سے نصیحت کی اُس نے اُس کو (واقعی) نصیحت کی اور اُس کو سنوار لیا۔

⑦ مسلمان کو اس کی طلب کے بغیر بھی نصیحت کرتے رہنا④۔

⑧ تکبر نہ کرنا۔[الأدب في الدين:٣٨]

⑨ سامعین کو حقارت سے نہ دیکھنا، اور اُن سے حسنِ ظن رکھنا۔[أيضاً]

⑩ لوگوں سے کسی شیٔ کی امید نہ باندھنا۔[أيضاً]

⑪ مناسب طریقے سے نصیحت کرنا⑤۔

⑫ لوگوں کی رغبت کے وقت وعظ کہنا⑥۔

⑬ وعظ و بیان میں ایسا طریقہ نہ اپنانا کہ جس سے لوگ اکتا جائیں⑦۔

⑭ افہام و تفہیم کا خیال رکھنا⑧۔

---

④ قال النبي ﷺ : الدين النصيحة [مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ١: ٥٤، ح:٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔

⑤ كان النبي ﷺ يقول : ما بال أقوام يقولون كذا إلخ: آپ ﷺ اپنے خطبے میں اِس طرح ارشاد فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسا کہتے ہیں!۔(یعنی جس کو تنبیہ کرنا ہوتا اُس کا نام نہ لیتے؛ بلکہ عام خطاب فرماتے؛ تاکہ خطا وار کی سُبکی بھی نہ ہو، اور مقصود بھی حاصل ہو جائے)۔

⑥ قال ابن عباس لعكرمة : فإذا أمروك فحدثهم وهم يشتهونه [بخاري، كتاب الدعوات، باب مايكره من السجع من الدعاء، ٢: ٩٣٨، ح:٦٣٣٧] حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عکرمہؒ سے فرمایا: جب لوگ تجھے وعظ کا حکم کرے اور ان کو رغبت بھی ہو تو ان کے سامنے بیان کر۔

⑦ قال ابن مسعود: كان النبي ﷺ يتخولنا بالموعظة في الأيام كراهة السامة علينا [بخاري، كتاب العلم، باب ماكان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة إلخ، ١: ١٦، ح: ٦٨] حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں مختلف دنوں میں وعظ کہا کرتے تھے (یعنی وعظ کہنے میں ہمارے اوقات کی رعایت فرمایا کرتے تھے)، کیوں کہ ہماری اکتاہٹ آپ ﷺ کو ناپسند تھی۔

⑧ قال أنس : أن النبي ﷺ كان إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا ، حتى تفهم عنه

وعظ سننے والے کے آداب

① وعظ پورے دھیان سے سننا۔[الأدب في الدين:۳۸]

② دورانِ وعظ بات چیت نہ کرنا۔[أیضاً]

③ واعظ کے متعلق دل صاف رکھنا۔[أیضاً]

④ اُس کے وعظ پر یقین کرنا۔[أیضاً]

[بخاري، کتاب العلم، باب من أعاد الحدیث ثلاثا لیفهم، ۱: ۲۰، ح:۹۶] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دوہراتے؛ تاکہ وہ خوب سمجھ میں آجائے۔
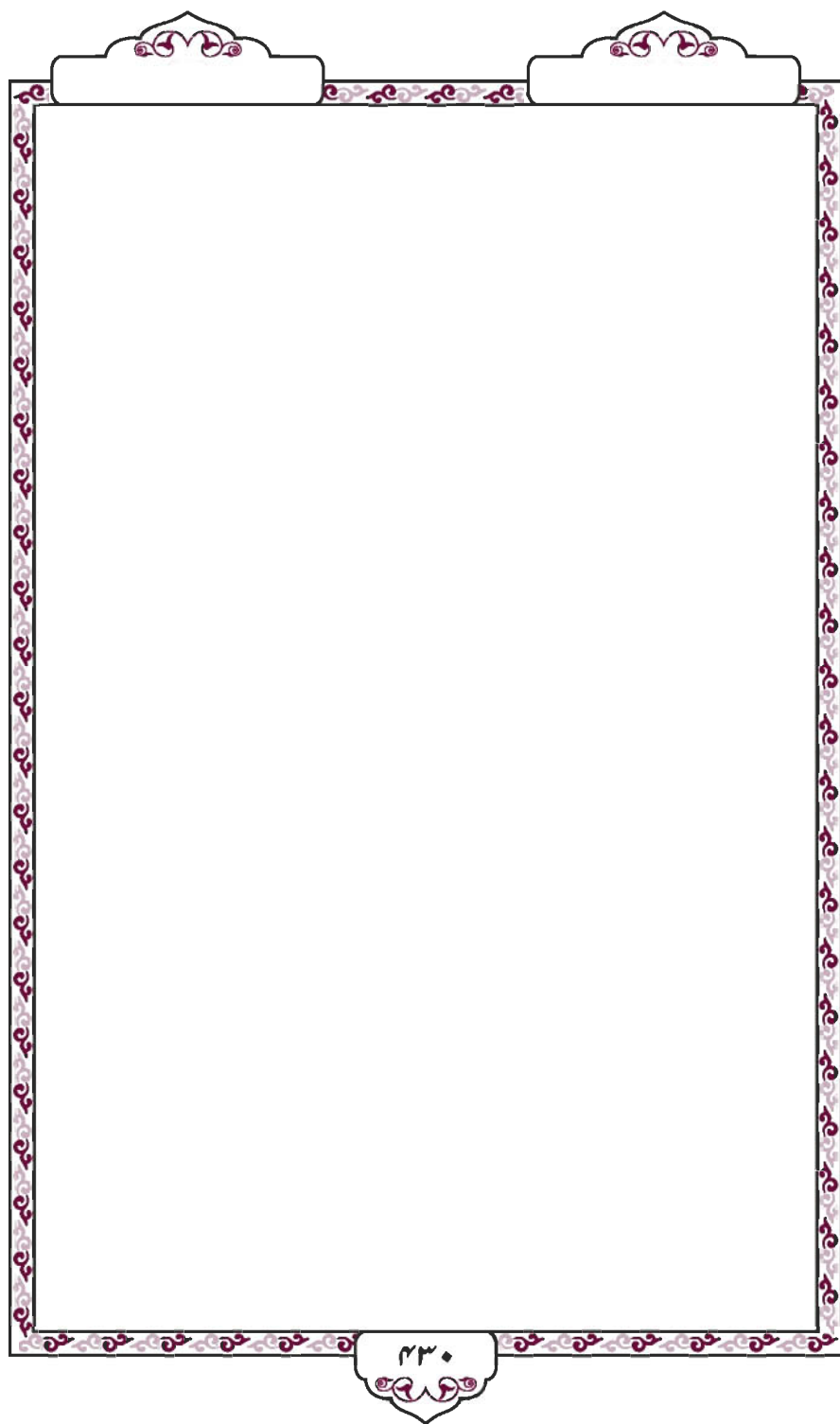
سلوکیات
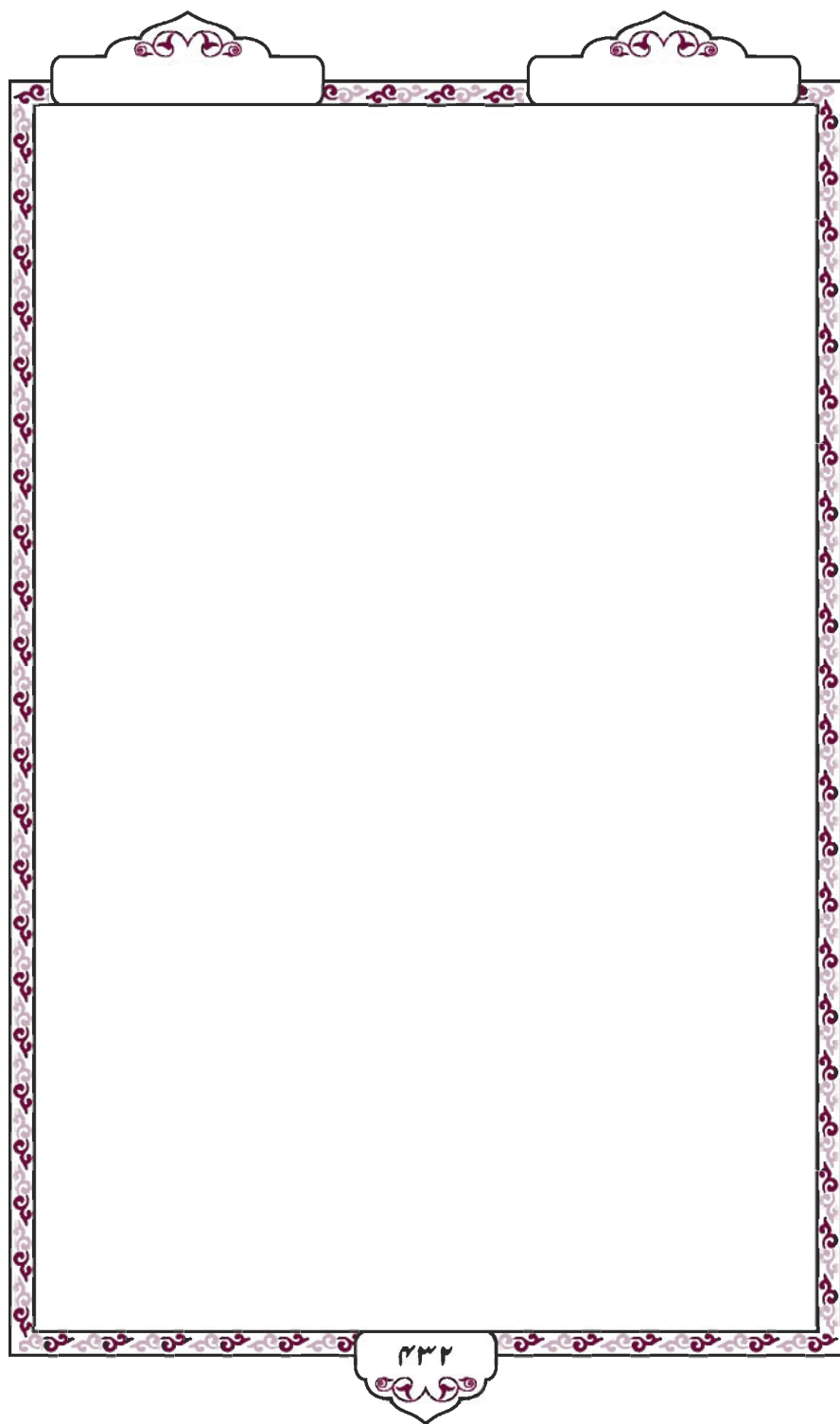
اپنی ذات سے متعلق آداب

① اپنے گناہوں پر توبہ کرتے رہنا①۔

② تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرنا②۔

③ اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنانا③۔

④ توکل اختیار کرنا④۔

⑤ زہد اختیار کرنا اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنا⑤۔

---

① قال الله سبحانه وتعالىٰ : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوا اِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [التحريم:٨]
اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو۔

② قال رسول الله ﷺ : عليك بتلاوة القراٰن وذكر الله؛ فإنه نور لك في الأرض وذخر لك في السماء [صحيح ابن حبان، باب ماجاء في الطاعات وثوابها، ذكر استحباب المرء أن يكون له كل خير إلخ، ٢: ٧٨، ح: ٣٦١] آپ ﷺ نے (حضرت ابوذر ؓ کی جانب سے نصیحت کی درخواست پر) فرمایا: تلاوت قرآن اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کرو؛ اِس لیے کہ یہ چیز تمھارے لیے زمین میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔

③ قال النبي ﷺ: إن خياركم أحسنكم أخلاقا [بخاري، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء، ٢: ٨٩٢، ح: ٦٠٣٥] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہو۔

④ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائدة:٢٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنا بھروسہ صرف اللہ پر رکھو اگر تم واقعی صاحبِ ایمان ہو۔

⑤ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ .... وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ [الحديد:٢٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: خوب سمجھ لو کہ اس دنیا والی زندگی کی حقیقت بس یہ ہے کہ وہ نام ہے کھیل کود کا،

⑥ دل میں دنیا کی محبت نہ رکھنا[6]۔

⑦ امورِ دنیوی میں تنافس نہ کرنا[7]۔

⑧ دنیا کے معاملے میں اپنے سے کم تر آدمی کو دیکھنا[8]۔

⑨ تقویٰ اختیار کرنا[9]۔

⊃ ظاہری سجاوٹ کا، تمھارے ایک دوسرے پر فخر جتانے کا، اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے کا۔ (آگے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:) اور دنیا والی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

⑥ قال عیسی ابن مریم عليه السلام: حب الدنيا رأس كل خطيئة [حلية الأولياء، باب سفيان الثوري، ٦: ٣٨٨] حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے: دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

⑦ قال النبي ﷺ: فوالله ما الفقر أخشىٰ عليكم، ولكني أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم، كما بسطت علىٰ مَن كان قبلكم، فتنافسوها كما تنافسوها، وتهلككم كما أهلكتهم [مسلم،أول كتاب الزهد، ٢: ٤٠٧،ح:٢٩٦١] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں؛ لیکن مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ، یہ دنیا تم پر بکھیر (پھیلا) دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر بکھیر (پھیلا) دی گئی تھی، اور پھر تم اِس میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو جیسا کہ وہ کیا کرتے تھے، اور پھر یہ دنیا تمھیں اُسی طرح ہلاک کر دے جس طرح اُن کو ہلاک کر دیا تھا۔

⑧ قال النبي ﷺ: انظروا إلىٰ مَن أسفل منكم، ولا تنظروا إلىٰ مَن هو فوقكم، فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله [مسلم، أول كتاب الزهد، ٢: ٤٠٧، ح: ٢٩٦٣] آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم تر ہے، اور اس شخص کو نہ دیکھو جو تم سے بڑھا ہوا ہے؛ کیوں کہ اس میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کو (جو تم پر ہیں) حقیر نہ سمجھو گے۔

⑨ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ [التوبة:١١٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔

⑩ حلم و بردباری کی صفت سے متصف ہونا⑩۔

⑪ شجاعت اختیار کرنا⑪۔

⑫ قناعت اختیار کرنا⑫۔

⑬ سخاوت اختیار کرنا⑬۔

---

⑩ قال النبي ﷺ لأشج عبد القيس : إن فيك خصلتين يحبهما الله : الحلم، والأناة . [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في التأني والعجلة، ۲:۲۱، ح:۲۰۱۱] آپ ﷺ نے وفد عبد القیس کے اشج شخص (منذر بن عائذ، چوں کہ اِن کی پیشانی پر زخم تھا اس لیے وہ ''اشج'' کہلاتے تھے) سے فرمایا: تمھارے اندر دو ایسی عادتیں ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پسند فرماتے ہیں: ایک بردباری، اور دوسرا اطمینان سے کام کرنا۔

⑪ قال أنس بن مالك : كان رسول الله ﷺ أحسن الناس، وكان أجود الناس، وكان أشجع الناس [مسلم، كتاب الفضائل، باب في شجاعته ﷺ، ۲: ۲۵۲، ح: ۲۳۰۷] حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بااخلاق تھے، اور سب سے زیادہ سخی تھے، اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

⑫ قال النبي ﷺ : قد أفلح من أسلم، ورزق كفافا، وقنعه الله بما آتاه [مسلم، كتاب الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ۱: ۳۳۷، ح: ۱۰۵٤] آپ ﷺ نے فرمایا: کامیاب ہوگیا وہ شخص جو اسلام لے آیا، اور بہ قدرِ ضرورت اُسے رزق مل گیا، اور جو کچھ ملا اُس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُسے قناعت کی توفیق دی۔

⑬ قال النبي ﷺ : السخي قريب من الله، قريب من الجنة، قريب من الناس، بعيد من النار، والبخيل بعيد من الله، بعيد من الجنة، بعيد من الناس، قريب من النار؛ والجاهل السخي أحب إلى الله عز وجل من عابد بخيل [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في السخاء، ۱: ۱۷، ح: ۱۹۶۱] آپ ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے؛ اور بخیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے؛ اور جاہل سخی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

⑭ تواضع اختیار کرنا⑭۔

⑮ رِفق اور نرمی اختیار کرنا⑮۔

⑯ باحیاء رہنا⑯۔

⑰ باوقار رہنا⑰۔

⑱ امت کا غم اپنے دل میں پیدا کرنا⑱۔

⑲ کم بولنا⑲۔

---

⑭ قال النبي ﷺ: من تواضع لله رفعه الله [مسند أحمد، باب من اسمه أحمد، ٣: ٧٦، ح:١١٧٤٢]
آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے بلند کرے گا۔

⑮ قال النبي ﷺ: إن الله رفيق يحب الرفق [مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل الرفق، ٢: ٣٢٢، ح:٢٥٩٣] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نرم ہیں، نرمی کو پسند کرتے ہیں۔

⑯ قال ابن عمر: أن النبي ﷺ مر على رجل من الأنصار وهو يعظ أخاه في الحياء، فقال رسول الله ﷺ: دعه، فإن الحياء من الإيمان [أبوداود، كتاب الأدب، باب في الحياء، ٢: ٦٦١، ح: ٤٧٩٥]
حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا گزر ایک انصاری صحابی کے پاس سے ہوا اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت فرمارہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، حیاء تو ایمان کا شعبہ ہے۔

⑰ قال النبي ﷺ: إن الهدي الصالح، والسمت الصالح، والاقتصاد جزء من خمسة وعشرين جزءا من النبوة [أبوداود، كتاب الأدب، باب في الوقار، ٢: ٦٥٩، ح:٤٧٧٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا طریقہ، اچھی سیرت اور میانہ روی سے کام لینا نبوت کے پچیسویں حصے میں سے ایک حصہ ہے۔

⑱ قال هند بن أبي هالة: كان رسول الله ﷺ متواصل الأحزان دائم الفكرة [شمائل ترمذي، باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ، ص: ١٤٧، ح: ٢٢٨] حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ مسلسل غمگین اور ہمیشہ سوچ میں ڈوبے رہتے تھے۔

⑲ قال النبي ﷺ: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت [بخاري، كتاب الأدب، باب إكرام الضيف، ٢: ٩٠٦، ح:٦١٣٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر

(۲۰) کسی سے بدگمانی نہ کرنا[۲۰]۔

(۲۱) اَذکار واَورَاد کو پوری پابندی سے ادا کرنا[۲۱]۔

(۲۲) ہر ایک صاحبِ حق کا حق ادا کرنا[۲۲]۔

(۲۳) موت کو یاد رکھنا اور اُس کی تیاری میں مشغول رہنا[۲۳]۔

ایمان رکھتا ہو وہ یا تو بھلی بات کہے؛ ورنہ خاموش رہے۔

(۲۰) قال النبي ﷺ : إياكم والظن؛ فإن الظن أكذب الحديث [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في ظن السوء، ٢: ١٩، ح: ١٩٨٨] آپ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو؛ اس لیے کہ بدگمانی نہایت جھوٹی بات ہے۔

(۲۱) قال النبي ﷺ : أحب الأعمال أدومها إلى الله وإن قل [بخاري، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٢: ٩٥٧، ح: ٦٤٦٤] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جس پر مداومت ہو چاہے کم ہو۔

(۲۲) قال سلمان (الفارسي) لأبي الدرداء : فأعط كل ذي حق حقه [بخاري، كتاب الأدب، باب صنع الطعام والتكلف للضيف، ٢: ٩٠٦، ح: ٦١٣٩] حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت ابودرداءؓ سے فرمایا: ہر حق دار کا حق ادا کرو۔

(۲۳) قال النبي ﷺ : الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، والعاجز من أتبع نفسه هواها وتمنىٰ على الله [ترمذي، أبواب صفة القيامة، باب، ٢: ٧٢، ح: ٢٤٥٩] آپ ﷺ نے فرمایا: عقل مند شخص وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے، اور درماندہ وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے چھوڑے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے آرزو باندھے۔

دل کو سنوارنے کے آداب

① ہمہ وقت دل کی اصلاح کی فکر کرنا①۔

② ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے گناہوں کو چھوڑ دینا②۔

③ دل کو کینہ اور دیگر تمام رذائل سے پاک رکھنا③۔

④ دل میں دنیا کی محبت نہ رکھنا④۔

⑤ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مطیع ہو جانے کی دعا کرنا⑤۔

---

① قال النبي ﷺ: ألا! وإن في الجسد مضغة: إذا صلحت صلح الجسد كله، وإذا فسدت فسد الجسد كله، ألا! وهي القلب [بخاري، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ۱: ۱۳، ح: ۵۲]
آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! بدن میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہوتا ہے تو پورا بدن درست ہوتا ہے، اور جب وہ بگڑتا ہے تو پورا بدن بگڑتا ہے، دھیان سے سنو! وہ (گوشت کا لوتھڑا) دل ہے۔

② قال الله تعالىٰ: ﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَه﴾ [الأنعام: ۱۲۰] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے گناہ چھوڑ دو۔

③ قال أنس بن مالك: قال لي رسول الله ﷺ: يابُني! إن قدرتَ أن تصبح وتمسي ليس في قلبك غش لأحد فافعل [ترمذي، أبواب العلم، باب الأخذ بالسنة واجتناب البدعة، ۲: ۹۶، ح: ۲۶۷۶]
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ تُو صبح اور شام اس حال میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے متعلق بدخواہی (کینہ) نہ ہو، تو ایسا کر۔

④ قال عيسىٰ ابن مريم عليه السلام: حب الدنيا رأس كل خطيئة [حلية الأولياء، باب سفيان الثوري، ۶: ۳۸۸] حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے: دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

⑤ قال النبي ﷺ: إن قلوب بني اٰدم كلها بين إصبعين من أصابع الرحمن، كقلب واحد، يصرفه حيث يشاء، ثم قال رسول الله ﷺ: اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ! صَرِّفْ قُلُوبَنَا

⑥ قلب کو دین پر ثابت قدم رکھنے کی دعا کرتے رہنا⑥۔

✽✽✽✽✽

عَلٰی طَاعَتِكَ [مسلم، كتاب القدر، باب يصرف الله سبحانه وتعالى القلوب كيف يشاء،٢: ٣٣٥، ح:٢٦٥٤] آپ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جیسا کہ ایک ہی دل ہو، اللہ جیسے چاہتے ہیں پھرا دیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے یہ دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ مصرف إلخ: اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو تیری اطاعت کی طرف پھیر دے۔

⑥ قال أنس: كان رسول الله ﷺ يكثر أن يقول: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ [ترمذي، أبواب القدر، باب ماجاء أن القلوب بين أصبعي الرحمن،٢: ٣٥، ح: ٢١٤٠] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ بہ کثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے دلوں کو الٹنے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جمادے۔

بیعت کے آداب

① سنت کی نیت سے بیعت ہونا۔

② اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات سننے اور ماننے پر بیعت لینا[1]۔

③ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے، پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام کرنے اور سوال نہ کرنے پر بیعت لینا[2]۔

④ رائج گناہوں کے ترک پر بیعت کرنا[3]۔

---

① قال عبادة بن الصامت: بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة في المنشط والمكره [بخاري، كتاب الأحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس، ٢: ١٠٦٩، ح: ٧١٩٩] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر سننے اور ماننے پر بیعت کی، خوش گواری اور ناگواری (ہر حالت) میں۔

② قال عوف بن مالك الأشجعي: كنا عند النبي ﷺ سبعة أو ثمانية أو تسعة، فقال: ألا تبايعون رسول الله؟ فبسطنا أيدينا، فقال قائل: يا رسول الله! إنا قد بايعناك، فعلى ما نبايعك؟ فقال: أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا، وتقيموا الصلوات الخمس، وتسمعوا وتطيعوا، وأسر كلمة خفية: ولا تسألوا الناس شيئا [ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب البيعة، ص: ٢٠٦، ح: ٢٨٦٧] حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سات یا آٹھ یا نو آدمی اللہ کے نبی ﷺ کے پاس موجود تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ کے نبی سے بیعت نہیں ہوتے؟ چناں چہ ہم نے ہاتھ پھیلا دیے، تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت تو ہو جائیں، مگر آپ سے ہم کس بات پر بیعت کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس بات پر کہ تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور پنج وقتہ نماز قائم کرو، اور سنو اور مانو، اور ایک جملہ آہستہ سے فرمایا کہ: کسی سے کوئی چیز نہ مانگو۔

③ قال عبادة بن الصامت: كنت فيمن حضر العقبة الأولى وكنا اثني عشر رجلا، فبايعنا رسول الله ﷺ على بيعة النساء، -وذلك قبل أن تفترض الحرب- على: أن لا نشرك بالله

⑤ زکوۃ کی ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کرنا[4]۔

⑥ عورت کو اس کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہ کرنا[5]۔

❁❁❁❁❁

⬅ شيئا، ولا نسرق، ولا نزني، ولا نقتل أولادنا، ولا نأتي ببهتان نفتريه بين أيدينا وأرجلنا، ولا نعصيه في معروف؛ فإن وفيتم فلكم الجنة، وإن غشيتم من ذلك شيئا، فأمركم إلى الله إن شاء عذبكم، وإن شاء غفر لكم [مسند أحمد، باب حديث عبادة بن الصامت، ٣٧: ٤١٥، ح: ٢٢٧٥٤] حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں: میں اُن لوگوں میں شریک تھا جو بیعتِ عقبۂ اولیٰ کے وقت حاضر تھے، چناں چہ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر عورتوں کی طرف سے بیعت کی-اور یہ مشروعیتِ جنگ سے پہلے کی بات ہے-اِس بات پر کہ: ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، اور ہم چوری نہیں کریں گے، اور ہم زنا نہیں کریں گے، اور ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے، اور نہ ہم کوئی ایسا بہتان باندھیں گے جسے ہمارے ہاتھوں اور پیروں نے گھڑ لیا ہو، اور ہم کسی نیک کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔ اگر تم نے یہ وعدہ پورا کیا تو تمھارے لیے جنت ہے، اور اگر تم نے اِس میں کچھ بھی خیانت کی تو تمھارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے: وہ چاہے تو تم کو عذاب دے، اور اگر وہ چاہے تو تم کو معاف کر دے۔

④ قال جرير بن عبد الله : بايعت النبي ﷺ على إقام الصلاة ، وإيتاء الزكاة ، والنصح لكل مسلم [بخاري، كتاب الزكاة، باب البيعة علىٰ إيتاء الزكاة، ١: ١٨٨، ح: ١٤٠١] حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

⑤ قالت عائشة : ولا والله ما مست يدُه يد امرأة قط في المبايعة، ما يبايعهن إلا بقوله: قد بايعتُكِ علىٰ ذلك [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله إذا جاءكم المؤمنت، ٢: ٧٢٦، ح: ٤٨٩١] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم! کبھی کسی عورت کا ہاتھ بیعت کے وقت آپ ﷺ کے ہاتھ سے نہیں لگا، آپ ﷺ ہمیشہ بات سے ہی بیعت لیتے اور یہ کہہ کر بیعت فرماتے: میں نے تجھے فلاں چیز پر بیعت کیا۔

غصے کے آداب

① تحمّل وغصہ محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرنا①۔

② بہ وقتِ غصہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کا استحضار کرنا②۔

③ غصے سے حتی المقدور بچنا③۔

④ غصے کو دبانا④۔

⑤ أعوذ باللہ پڑھنا⑤۔

① قالت عائشة : واللہ ماانتقم لنفسه في شيء يؤتى إليه قط حتى تنتهك حرمات الله، فينتقم لله [بخاري، كتاب الحدود، باب ظهر المؤمن حمىً إلا في حد أو في حق، ۲: ۱۰۰۳، ح: ٦٧٨٦] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا، یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی پامالی کی جاتی، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے بدلہ لیتے۔

② قال النبي ﷺ لأبي مسعود حين كان يضرب مملوكه: لله أقدر عليك منك عليه [ترمذي، أبواب البر والصلة، باب النهي عن ضرب الخدام وشتمهم، ۲: ۱٦، ح: ۱۹٤۷] آپ ﷺ نے حضرت ابو مسعود انصاریؓ کو— جب کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے— فرمایا کہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھ پر اِس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں جتنی کہ تُو اِس غلام پر رکھتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ : لا تغضب [بخاري، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، ۲: ۹۰۳، ح: ٦١١٦] آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کر۔

④ قال الله سبحانه وتعالیٰ عن المؤمنين: ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۳٤] اللہ تعالیٰ کا مؤمنین کے بارے میں ارشاد ہے: اور جو غصے کو دبادے اور لوگوں کو معاف کردینے کے عادی ہیں۔

⑤ قال النبي ﷺ: إذا غضب الرجل فقال: أعوذ بالله، سكن غضبه [كنز العمال، حرف الهمزة، كتاب الأخلاق، الفصل الثاني في الأخلاق والأفعال المذمومة، ۳: ۵۱۹، ح: ۷٦۹۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی غصہ میں ہو اور أعوذ باللہ کہے، تو اُس کا غصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔

⑥ غصے کے وقت خاموش ہو جانا[6]۔

⑦ جس حالت میں غصہ آئے اُس حالت کو بدل دینا (مثلاً کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پھر بھی اگر غصہ ختم نہ ہو تو لیٹ جائے)[7]۔

⑧ وضو یا غسل کر لینا[8]۔

⑨ معاف کرنا اور صبر کرنا[9]۔

⑩ برائی کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرنا[10]۔

---

⑥ قال النبي ﷺ: إذا غضب أحدكم فليسكت [الأدب المفرد، باب العفو والصلح عن الناس، ۱: ۹۵، ح: ۲۴۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی غصہ ہو تو خاموش رہے۔

⑦ قال النبي ﷺ: إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس، فإن ذهب عنه الغضب؛ وإلا فيضطجع [أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقال عند الغضب، ۲: ۶۵۹، ح: ۴۷۸۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پس اگر غصہ ختم ہو جائے تو فبہا؛ ورنہ لیٹ جائے۔

⑧ قال النبي ﷺ: إن الغضب من الشيطان، وإن الشيطان خلق من النار، وإن تطفأ النار بالماء؛ فإذا غضب أحدكم فليتوضأ [أبوداود، كتاب الأدب، باب مايقال عند الغضب، ۲: ۶۶۰، ح: ۴۷۸۴] آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ تو پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے؛ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اُس کو وضو کر لینا چاہیے۔

⑨ قال الله سبحانه وتعالىٰ عن المؤمنين: ﴿وَإِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ [الشورىٰ: ۳۷] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مؤمنین کے بارے میں ارشاد ہے: اور جب اُن کو غصہ آتا ہے تو وہ درگزر سے کام لیتے ہیں۔

⑩ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ﴾ [النحل: ۱۲۶] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر تم لوگ (کسی کے ظلم کا) بدلہ لو تو اُتنا ہی بدلہ لو جتنی زیادتی تمھارے ساتھ کی گئی ہے، اور اگر صبر ہی کر لو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت بہتر ہے۔

مصیبت اور تکلیف کے آداب

① مصیبت پر صدمہ پہنچتے ہی صبر کرنا[1]۔

② مصیبت پر ثواب کی امید رکھنا[2]۔

③ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ پڑھنا، اور یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ آجِرْنِي فِي مُصِيبَتِيْ وَاخلُفْ لِي خَيراً مِّنهَا[3]۔

④ موت کو یاد کر کے اپنی مصیبت کو ہلکا بنانا[4]۔

⑤ اللہ کے نبی ﷺ کی وفات کو یاد کر کے اپنی مصیبت کو ہلکا بنانا[5]۔

---

① قال النبي ﷺ: إنما الصبر عند الصدمة الأولى [بخاري، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ۱: ۱۷۱، ح: ۱۲۸۳] آپ ﷺ نے فرمایا: اصل صبر تو صدمہ پہنچتے ہی کرنا ہے؛ (اِس لیے کہ بعد میں تو ہر انسان کو قرار آ ہی جاتا ہے)۔

② قال النبي ﷺ لامرأة: فلتصبر ولتحتسب [بخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ يعذب الميت، ۱: ۱۷۱، ح: ۷۰۱۰] آپ ﷺ نے ایک مصیبت زدہ عورت سے فرمایا: صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔

③ قال النبي ﷺ: ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ما أمره الله: "إنا لله وإنا إليه راجعون، اللّٰهُمَّ آجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها" إلا أخلف الله له خيرا منها [مسلم، كتاب الجنائز، ۱: ۳۰۰، ح: ۹۱۸] آپ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ وہ بات کہے جس کا اللہ نے اُسے حکم دیا: إنا لله إلخ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس سے بہتر چیز اُسے عطا فرماتے ہیں۔

④ قال النبي ﷺ: أكثروا ذكر هاذم اللذات؛ فإنه ماذكره أحد في ضيق من العيش إلا وسعه عليه [مسند البزار، مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ۱۳: ۳۵۳، ح: ۶۹۸۷] آپ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (موت) کو بہ کثرت یاد کیا کرو؛ اِس لیے کہ جو شخص بھی اِس کو تنگی میں یاد کرے گا یہ اُس پر کشادگی لائے گی۔

⑤ قال النبي ﷺ: إذا أصاب أحدكم مصيبة فليذكر مصيبته بي، فإنها من أعظم

⑥ عین مصیبت کے موقع پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا[6]۔

⑦ اپنی قضاء وقدر کو یاد کرنا[7]۔

⑧ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اِس مصیبت کے دور ہونے کی امید رکھنا[8]۔

⑨ پریشانی اور اضطراب کے موقع پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ پڑھنا[9]۔

المصائب [مقدمة سنن الدارمي، باب في وفاة النبي ﷺ ١: ٢٢٢، ح: ٨٥] آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو میری (وفات کی) مصیبت کو یاد کرے؛ اِس لیے کہ وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

⑥ قال عمر بن الخطاب: مانزلت بي مصيبة إلا كان لله عليَّ فيها ثلاث نعم: إذ لم تكن في ديني، وإذ لم تكن أعظم من ذلك، وإذ ألهمني الله الصبر عليها [موسوعة الآداب الإسلامية: ٧٩٠]
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: عین مصیبت کے وقت مجھ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تین انعامات ہوتے ہیں: [١] اُس مصیبت کا تعلق میرے دین سے نہیں ہے [٢] پیش آمدہ مصیبت سے بڑی مصیبت نہیں پہنچی [٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے اُس پر صبر کی توفیق عطا فرمائی۔

⑦ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ، لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ﴾ [الحديد: ٢٢، ٢٣] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں نازل ہوتی یا تمھاری جانوں کو لاحق ہوتی ہو؛ مگر وہ ایک کتاب میں اُس وقت سے درج ہے جب ہم نے اِن جانوں کو پیدا بھی نہیں کیا۔ تھا یقین جانو! یہ بات اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ یہ اِس لیے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے اُس پر تم غم میں نہ پڑو، اور جو چیز اللہ تمھیں عطا فرمادے اُس پر تم اِتراؤ نہیں۔

⑧ قال النبي ﷺ حكاية عن قوله تعالىٰ: أنا عند ظن عبدي بي [ترمذي، أبواب الزهد، باب في حسن الظن بالله تعالىٰ، ٢: ٦٤، ح: ٢٣٨٨] آپ ﷺ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا: مَیں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ مجھ سے رکھتا ہے۔

⑨ قال النبي ﷺ: دعوة ذي النون إذ دعا وهو في بطن الحوت: لا إله إلا أنت سبحنك

⑩ مخلوق کے سامنے شکوہ شکایت نہ کرنا[10]۔

⑪ مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا[11]۔

➲ إني كنت من الظلمين؛ فإنه لم يدع بها رجل مسلم في شيء قط إلا استجاب الله له [ترمذي، أبواب الدعوات، باب، ۲: ۱۸۸، ح:۳۵۰۵] آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو اُنھوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی: ﴿لا إله إلا أنت سبحنك إني كنت من الظلمين﴾ ہے، سو جو مسلمان شخص کبھی بھی کسی چیز کے متعلق اِس کے ذریعے سے دعا مانگے گا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کی اُس دعا کو ضرور قبول فرمائیں گے۔

قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ وإذا رأى ما يكرهه قال: الحمدلله علىٰ كل حال [ابن ماجه، أبواب الآداب، باب فضل الحامدين، ص: ۲۷۰، ح: ۳۸۰۳] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب آپ ﷺ کو کوئی ناگوار چیز پیش آتی تو آپ ﷺ فرماتے: الحمدلله علىٰ كل حال: ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

⑩ قال الله سبحانه وتعالیٰ عن يعقوب: ﴿قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ [يوسف:۸۶] اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مَیں اپنے رنج وغم کی فریاد (تم سے نہیں) صرف اللہ سے کرتا ہوں۔

⑪ قال النبي ﷺ: من رأىٰ صاحب بلاء فقال: "الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به، وفضلني علىٰ كثير ممن خلق تفضيلا "؛ إلا عوفي ذلك البلاء كائنا ما كان، ماعاش [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء يقول إذا رأى مبتلى، ۲: ۱۸۱، ح: ۳۴۱۳] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے: الحمد لله الذي إلخ: تو جب تک بھی وہ زندہ رہے گا اُس مصیبت سے اُس کو عافیت رہے گی۔

متفرقات
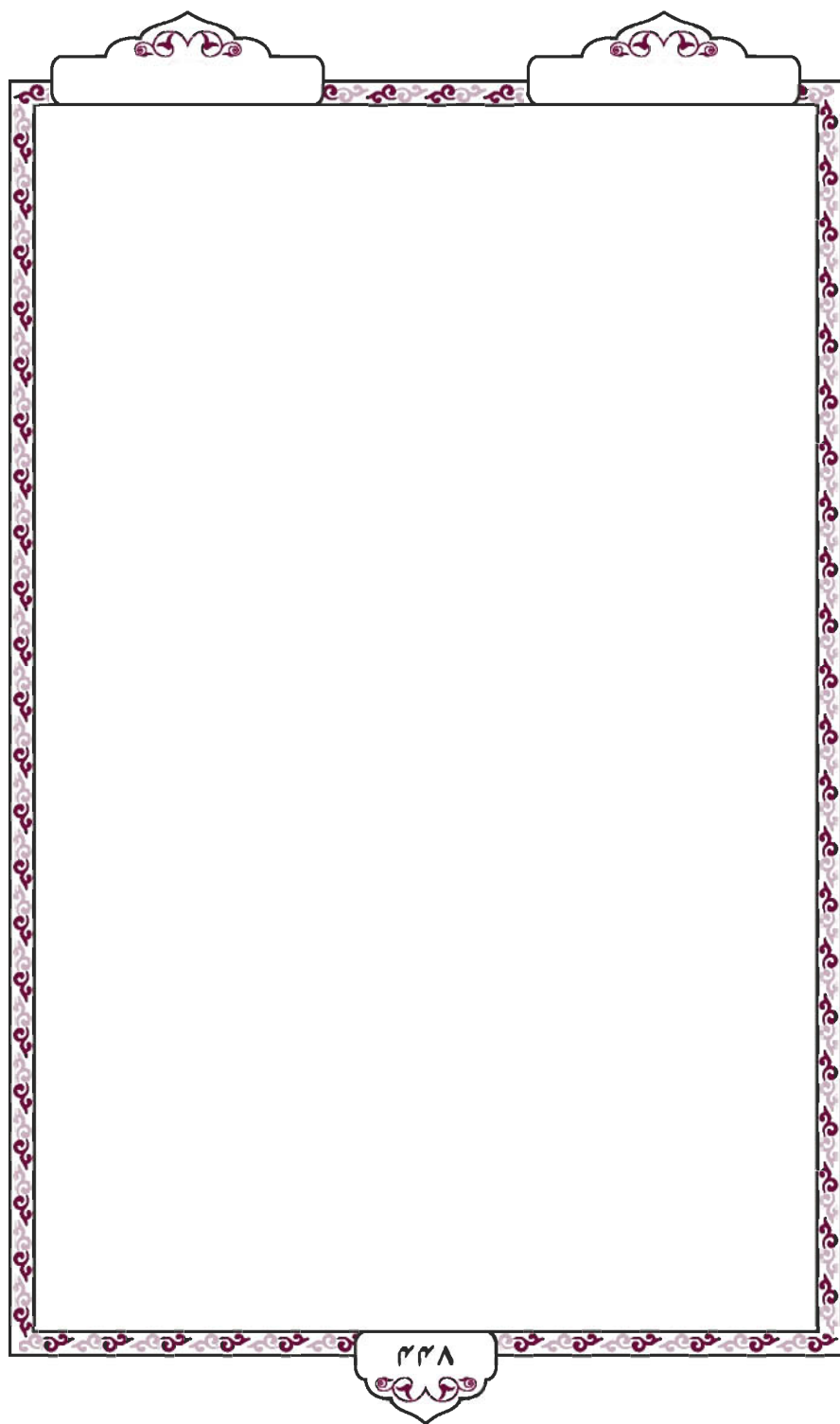
سفر کے آداب

① اچھی نیت سے سفر کرنا۔[موسوعة الآداب الإسلامية: ٤٢٥]

② سفر سے پہلے استخارہ کرلینا①۔

③ تجربہ کاروں سے مشورہ کرلینا۔[موسوعة الآداب الإسلامية: ٤٢٧]

④ لوگوں کے حقوق ادا کردینا②۔

مسئلہ: عورت کا بغیر محرم کے سفر نہ کرنا③۔

⑤ (فرض سفر کے علاوہ میں) والدین کی اجازت لے لینا۔[موسوعة الآداب الإسلامية: ٤٢٩]

⑥ وصیت کر کے جانا④۔

① قال النبي ﷺ: إذا همَّ أحدكم بالأمر فليركع ركعتين إلخ [بخاري، كتاب التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنیٰ مثنیٰ، ١: ١٥٥، ح: ١١٦٢] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو دو رکعتیں پڑھے۔

② قال الله سبحانه وتعالیٰ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ [النساء: ٥٨] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اُن کے حق داروں تک پہنچاؤ۔

③ قال النبي ﷺ: لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر تسافر مسيرة يوم وليلة؛ إلا مع ذي محرم منها [بخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب في كم يقصر الصلاة، ١: ١٤٧، ح: ١٠٨٨] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں ہے کہ محرم کے بغیر ایک دن رات سے زائد کا سفر کرے۔

④ قال النبي ﷺ: ما حق امرئ مسلم له شيء يريد أن يوصي فيه، يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده [بخاري، كتاب الوصايا، ١: ٣٨٢، ح: ٢٧٣٨] آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ایسے مسلمان کو

⑦ گھر میں کسی کو اپنا نائب متعین کر کے جانا⑤۔

⑧ گھر والوں کو نفقہ دے کر جانا۔[موسوعة الآداب الإسلامية: ٤٣٠]

⑨ بہ قدرِ ضرورت نفقہ ساتھ لینا⑥۔

⑩ سفر میں کام آنے والی ضروری چیزوں کو ساتھ لینا۔[عمدة القاري]

⑪ طویل و مختصر سفر کے مناسب سواری کا پہلے سے انتظام کرنا⑦۔

⑫ مختلف بیویوں میں سے کسی ایک کو ہمراہی کے لیے قرعہ اندازی کرنا⑧۔

⑬ نیک ساتھی کو ہم سفر بنانا⑨۔

➲ جس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، یہ حق نہیں کہ وہ دو رات اِس حال میں گذارے کہ اُس کی وصیت اُس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

⑤ لأن رسول الله ﷺ خرج إلى تبوك فاستخلف عليا [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك، ٢: ٦٣٣، ح: ٤٤١٦] آپ ﷺ جب غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے، تو حضرت علیؓ کو اپنا نائب بنایا۔

⑥ قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ [البقرة: ١٩٧] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور زادِ راہ ساتھ لے جایا کرو؛ کیوں کہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

⑦ قالت عائشة: فجهزناهما أحث الجهاز وصنعنا لهما سفرة من جراب [بخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ١: ٥٥٣، ح: ٣٩٠٥] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ہم نے اُن کے لیے ضروری سامانِ سفر تیار کیا، اور اُسے چمڑے کے تھیلے میں رکھا۔

⑧ قالت عائشة: كان النبي ﷺ إذا أراد أن يخرج أقرع بين نسائه [بخاري، كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، ١: ٤٠٣، ح: ٢٨٧٩] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔

⑨ قال النبي ﷺ: اللّٰهُمَّ إني أعوذبك من يوم السوء ..... ومن صاحب السوء [المعجم الكبير، ١٧: ٢٩٤، ح: ٨١٠] آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مَیں پناہ چاہتا ہوں برے دن سے ...... اور برے ساتھی سے۔

⑭ کم سے کم تین ساتھیوں کا ہونا۔ (اگر کوئی ساتھی نہ بھی ہو تو سفر کیا جا سکتا ہے، آغازِ اسلام میں اِس میں شدت تھی) [10]۔

⑮ ساتھیوں میں سے کسی کو امیر بنانا [11]۔

⑯ امیر کی اطاعت کرنا [12]۔

⑰ (ممکن ہو تو) جمعرات کو سفر شروع کرنا [13]۔

⑱ صبح سویرے سفر کرنا [14]۔

⑲ سفر میں جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا [15]۔

---

⑩ قال النبي ﷺ : الراكب شيطان ، والراكبان شيطانان ، والثلاثة ركب [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر وحده، ١: ٣٥١، ح: ٢٦٠٧] آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار شیطان ہے، اور دو سوار دو شیطان ہیں، اور تین آدمی قافلہ ہے۔

⑪ قال النبي ﷺ : إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، ١: ٣٥١، ح: ٢٦٠٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی سفر کے لیے نکلیں تو اُن میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔

⑫ قال النبي ﷺ : اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد حبشي [بخاري، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام، ٢: ١٠٥٧، ح: ٧١٤٢] آپ ﷺ نے فرمایا: سنو اور مانو اگرچہ تم پر حبشی غلام کو حاکم بنایا جائے۔

⑬ قال كعب بن مالك: لقلما كان رسول الله ﷺ يخرج إذا خرج في سفر إلا يوم الخميس [بخاري، كتاب الجهاد، باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام، ١: ٤١٤، ح: ٢٩٤٩] حضرت کعب بن مالک ؓ فرماتے ہیں: بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ سفر کے لیے جمعرات کے علاوہ نکلتے۔

⑭ قال النبي ﷺ : اللّٰهُمَّ بارك لأمتي في بكورها [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الابتكار في السفر، ص: ٣٥٠، ح: ٢٦٠٦] آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کی صبح میں برکت نصیب فرما۔

⑮ قال النبي ﷺ : ما خلف عبد على أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم

⑳ مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھنا: أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ[١٦]۔

㉑ گھر والوں اور رشتے داروں کو الوداع کہتے ہوئے مسافر کا یہ دعا پڑھنا: أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُه[١٧]۔

㉒ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا: بِسمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ، أَوْ نَضِلَّ، أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ، أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا[١٨]۔

حين يريد السفر [مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الصلوات، باب الرجل يريد السفر إلخ، ١: ٤٣٤، ح: ٤٨٧٩] آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے گھر والوں کے پاس اُن دو رکعتوں سے بہتر کوئی نائب نہیں چھوڑتا جو وہ سفر میں جاتے وقت پڑھتا ہے۔

[١٦] قال قزعة: قال لي ابن عمر: هلم أودعك كما ودعني رسول الله ﷺ، أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الدعاء عند الوداع، ١: ٣٥٠، ح: ٢٦٠٠] حضرت قزعہؒ فرماتے ہیں: مجھے ابن عمرؓ نے فرمایا: آؤ! میں تم کو ایسے رخصت کروں جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے رخصت فرمایا تھا: (پھر یہ دعا پڑھی) استودع الله إلخ۔

[١٧] كان النبي ﷺ عند السفر يقول لأهله مودعا عنهم: أستودعك الله الذي لاتضيع ودائعه [ابن ماجه، أبواب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ص: ٢٠٢، ح: ٢٨٢٥] آپ ﷺ سفر کے لیے نکلتے تو اپنے گھر والوں سے رخصت ہوتے ہوئے یہ دعا فرماتے: أستودعك إلخ مَیں تمھیں اُس اللہ کے پاس بہ طورِ امانت رکھتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

[١٨] قالت أم سلمة: أن النبي ﷺ كان إذاخرج من بيته قال: بسم الله توكلت على الله، اللّٰهُمَّ إنا نعوذبك من أن نزل، أو نضل، أو نَظلِم أو نُظلَم، أو نجهل أو يجهل علينا [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا خرج من بيته، ٢: ١٨١، ح: ٣٤٢٧] حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بسم الله إلخ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں،

(۲۳) کسی کی سواری میں اس کی اجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا[19]۔

(۲۴) سواری پر پیر رکھتے ہی بسم اللہ پڑھنا، پھر سوار ہونے کے بعد الحمد للہ کہہ کر یہ دعا پڑھنا: سُبحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَه مُقرِنِيْنَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ[20]۔

(۲۵) تین مرتبہ الحمد للہ، پھر تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا، اور پھر یہ دعا پڑھنا: سُبحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ، إِنَّه لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ[20]۔

⬅ اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں اِس سے کہ ہم پھسل جائیں، یا گمراہ ہو جائیں، یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم نادانی کریں یا ہم پر نادانی کی جائے۔

[19] قال أبو بريدة : بينما النبي ﷺ يمشي إذ جاءه رجل ومعه حمار فقال: يا رسول الله! اركب، وتأخر الرجل، فقال رسول الله ﷺ : لا، أنت أحق بصدر دابتك؛ إلا أن تجعله لي؛ قال: قد جعلته لك، قال: فركب [ترمذي، أبواب الآداب، باب ماجاء أن الرجل أحق بصدر دابته، ۲: ۱۰۶، ح: ۲۷۷۳] حضرت ابو بریدہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ پیدل جا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُس کے پاس گدھا تھا، اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سوار ہو جائیے، اور وہ آدمی پیچھے ہو گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اپنی سواری کے اگلے حصے کے زیادہ حق دار ہو؛ مگر یہ کہ وہ تم میرے لیے کر دو، تو اُس شخص نے عرض کیا: وہ میں نے آپ کے لیے کر دی، راوی فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے۔

[20] قال علي بن ربيعة : شهدت عليا أتي بدابة ليركبها، فلما وضع رجله في الركاب قال: بسم الله، فلما استوىٰ علىٰ ظهرها قال: الحمدلله، ثم قال: سبحان الذي سخر لنا هٰذا وما كنا له مقرنين، وإنا إلىٰ ربنا لمنقلبون، ثم قال: الحمد لله ثلاث مرات، ثم قال: الله أكبر ثلاث مرات، ثم قال: سبحانك إني ظلمت نفسي فاغفرلي، إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت، ثم ضحك .... ثم قال: رأيت رسول الله ﷺ فعل كما فعلت [أبوداود، كتاب الجهاد، باب مايقول الرجل إذا ركب، ۱: ۳۵۰، ح: ۲۶۰۲] حضرت علی بن ربیعہؒ فرماتے ہیں: حضرت علیؓ کو میں نے دیکھا کہ اُن کے پاس سواری کے لیے جانور لایا گیا، تو آپ نے جب سواری میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا، ⬅

(٢٦) سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھنا:
سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَه مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوىٰ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضىٰ، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ؛ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ [٢١]۔

(٢٧) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں میں غور وفکر کرنا اور شکر بجالانا [٢٢]۔

➡ پھر جب اُس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا: الحمدللہ، پھر یہ دعا پڑھی: سبحان الذي إلخ پھر تین مرتبہ الحمدللہ کہا، پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر یہ دعا پڑھی: سبحانك إني إلخ پھر آپ مسکرائے...... پھر فرمایا: مَیں نے اللہ کے نبی ﷺ کو اِسی طرح کرتے دیکھا ہے جیسا مَیں نے کیا۔

(٢١) قال ابن عمر: أن رسول الله ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفر، كبّر ثلاثا، ثم قال: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَه مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوىٰ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضىٰ، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ؛ اللهم إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ [مسلم، كتاب الحج، باب فضل استحباب الذكر إذا ركب دابته إلخ، ١: ٤٣٤، ح: ١٣٤٢] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوتے، تو تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: سبحان الذي إلخ۔

(٢٢) قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ﴾ [يٰسٓ: ٧١] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کیا اِنھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے اُن کے لیے مویشی پیدا کیے، اور یہ اُن کے مالک بنے ہوئے ہیں۔

(۲۸) بہ وقتِ ضرورت سفر کی نمازوں میں ہلکی قرأت کرنا[۴۳]۔

(۲۹) امیر کا اپنے ساتھیوں سے مشورہ لینا[۴۴]۔

(۳۰) امیر کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا[۴۵]۔

(۳۱) اپنے ہم سفر کی اعانت کرنا[۴۶]۔

(۳۲) سفر میں اپنے ساتھیوں کی حتی الامکان خدمت کرنا[۴۷]۔

(۳۳) ممکن ہو تو زیادہ تر سفر رات میں اختیار کرنا[۴۸]۔

---

[۴۳] وفي السفر يقرأ بفاتحة الكتاب وأي سورة شاء [هدايه ١: ١١٩]

[۴۴] قال الله سبحانه وتعالىٰ: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران: ١٥٩] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُن سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔

[۴۵] قال جابر بن عبدالله: كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير، فيزجي الضعيف، ويردف، ويدعو لهم [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في لزوم الساقة، ١: ٣٥٤، ح: ٢٦٣٩] حضرت جابرؓ نے فرمایا: نبیٔ کریم ﷺ سفر میں پیچھے رہتے، اور (جو) کمزور (پیچھے رہ جاتا اُس کو) آگے بڑھاتے، اور جس کی سواری کام نہ کر رہی ہوتی اُس کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے تھے، اور اُس کے لیے دعا بھی فرما دیتے تھے۔

[۴۶] قال النبي ﷺ: مَن كان عنده فضل ظهر فليعد به علىٰ مَن لا ظهر له، ومن كان له فضل زاد فليعُد به علىٰ مَن لا زاد له [مسلم، كتاب اللقطة، باب استحباب المواساة بفضول المال، ٢: ٨١، ح: ١٧٢٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہو وہ ایسے شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو، اور جس کے پاس زائد توشہ ہو وہ اُس کو توشہ دے دے جس کے پاس توشہ نہ ہو۔

[۴۷] قال النبي ﷺ: سيد القوم في السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلا الشهادة [شعب الإيمان للبيهقي، كتاب حسن الخلق، فصل في ترك الغضب، ١٠: ٥٨٢، ح: ٨٠٥٠] آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو اُن کی خدمت کرے، سو جو شخص خدمت میں سب سے بڑھ جائے تو کوئی شخص اُس سے شہادت کے سوا کسی عمل سے سبقت نہیں کر سکتا۔

[۴۸] قال النبي ﷺ: عليكم بالدُّلجة؛ فإن الأرض تطوىٰ بالليل [أبوداود، كتاب الجهاد،

۳۴ سفر میں صبح ہو جائے تو یہ دعا پڑھنا: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَحَسَنَ بَلَائَه عَلَينا، رَبُّنَا صَاحِبْنَا، وَأَفضَلَ عَلَينَا، عَائِذاً بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ[۲۹]۔

۳۵ وقت کو ذکر وطاعت کے لیے غنیمت سمجھنا، اور گناہوں اور لغویات سے بچانا[۳۰]۔

۳۶ بہ کثرت دعا مانگنا[۳۱]۔

۳۷ دورانِ سفر سواری کو آرام دینا[۳۲]۔

باب في الدلجة، ۱: ۳۴۷، ح: ۲۵۷۱] آپ ﷺ نے فرمایا: تم سفر کا تھوڑا سا حصہ رات میں کیا کرو؛ اِس لیے کہ زمین رات میں لپیٹ دی جاتی ہے۔

[۲۹] قال أبوهريرة: أن النبي ﷺ كان إذاكان في سفر و أسحر يقول: سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا، ربنا صاحبنا، وأفضل علينا عائذا بالله من النار [مسلم، باب في الأدعية، ۲: ۳۴۹، ح: ۲۷۱۸] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سفر میں صبح فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: سمع سامع إلخ۔

[۳۰] قال النبي ﷺ: ما من راكب يخلو في مسيره بالله وذكره؛ إلا كان ردفه ملك، ولا يخلو بشعر ونحوه إلا كان ردفه الشيطان [المعجم الكبير للطبراني، باب العين، عبدالله بن شراحبيل عن عقبة بن عامر، ۱۷: ۳۳۴، ح: ۸۹۵] آپ ﷺ نے فرمایا: جو سوار اپنے سفر کے دوران اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو فرشتہ اُس کا ہم نشین ہوتا ہے، اور جو سوار اپنے سفر کے دوران شعر وغیرہ پڑھتا ہے تو شیطان اُس کا ہم نشین ہوتا ہے۔

[۳۱] قال النبي ﷺ: ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن: ..... ودعوة المسافر [أبوداود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ۱: ۲۱۵، ح: ۱۵۳۶] آپ ﷺ نے فرمایا: تین (لوگوں کی) دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں، (اُن میں سے ایک) مسافر کی دعا (ہے)۔

[۳۲] قال النبي ﷺ: إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حظها من الأرض [مسلم، كتاب الإمارة، باب مراعاة مصلحه الدواب في السير، ۲: ۱۴۴، ح: ۱۹۲۶] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز وشاداب زمین میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اُس کا حصہ (چارہ) دو۔

٣٨ کسی منزل پر ٹھہرے تو یہ دعا پڑھنا: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ دوسری دعا: "يَا أَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ، وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَمَا وَلَدَ"۔ [٣٣]

٣٩ جس بستی میں جانا ہے جب وہ نظر آنے لگے تو یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا؛ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اور پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر آگے بڑھنا [٣٤]۔

---

٣٣ قال النبي ﷺ: من نزل منزلا ثم قال: "أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق"، لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، ٢: ٣٤٧، ح: ٢٧٠٨] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی منزل پر پہنچ کر یہ کلمات پڑھے: أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق، تو اُس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، یہاں تک کہ وہ اُس منزل سے کوچ کرے۔
قال عبدالله بن عمر: كان رسول الله ﷺ إذا سافر فأقبل الليل قال: يا أرض إلخ [أبوداود، كتاب الجهاد، باب مايقول الرجل إذا نزل المنزل، ١: ٣٥٠، ح: ٢٦٠٣] حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو یہ دعا پڑھتے: يا أرض إلخ۔

٣٤ عن أبي مروان الأسلمي، عن أبيه عن جده قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى خيبر حتى إذا كنا قريبا وأشرفنا عليها، قال رسول الله ﷺ للناس: قفوا فوقف الناس فقال: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا؛ وَنَعُوذُ بِكَ

(۴۰) جب کسی بستی میں پہنچے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اِس کے بعد یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا[۳۵]۔

(۴۱) راحت کے لیے ٹھہرنے کی جگہ پر اکٹھا رہنا[۳۶]۔

(۴۲) راستے کے درمیان میں پڑاؤ نہ ڈالنا[۳۷]۔

⬅ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا، أقدموا بسم الله الرحمن الرحيم [البداية والنهاية، غزوة المريسيع، ٤: ٢٠٩] حضرت ابو مروان اسلمیؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ: ہم آپ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، یہاں تک کہ جب ہم قریب پہنچے اور ہماری نظریں اس پر پڑنے لگی، تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ٹھہر جاؤ! چناں چہ جب تمام لوگ ٹھہر گئے تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی: اللّٰهُمَّ رب السموات إلخ (یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:) اُس اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو جو بہت مہربان ہے، سب پر مہربان ہے۔

[۳۵] قال ابن عمر: كنا نسافر مع رسول الله ﷺ، فإذا رأى القرية يريد أن يدخلها قال: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا ثلاث مرات، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب العين، باب من اسمه عبدالرحمن، ٥: ٨٨، ح:٤٧٥٥] حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: ہم آپ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے، چناں چہ جب آپ ﷺ اس بستی کو دیکھتے جس میں جانے کا ارادہ ہوتا تو تین مرتبہ اللّٰهُمَّ بارك لنا فيها پڑھتے، پھر یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ ارزقنا إلخ۔

[۳۶] قال عمرو: كان الناس إذا نزل رسول الله ﷺ منزلا تفرقوا في الشعاب والأودية، فقال لهم رسول الله ﷺ: إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية إنما ذلكم من الشيطان [أبوداود، كتاب الجهاد، باب مايؤمر من انضمام العسكر، ١: ٣٥٣، ح: ٢٦٢٨] حضرت عمروؓ فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ کسی منزل پر اترتے تو لوگ مختلف حصوں اور وادیوں میں تقسیم ہو جاتے، چناں چہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمھارا گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جانا شیطان کے اثر سے ہے۔

[۳۷] قال النبي ﷺ: إذا عرستم بالليل فاجتنبوا الطريق [مسلم، كتاب الإمارة، باب مراعاة ⬅

(۴۳) کسی جگہ قیام کے بعد وہاں سے نکلتے وقت دو رکعت نماز پڑھنا[۳۸]۔

(۴۴) مقصدِ سفر حاصل ہو جانے پر جلدی لوٹ آنا[۳۹]۔

(۴۵) گھر والوں کو اپنی واپسی کی اطلاع کرنا[۴۰]۔

(۴۶) رات کو گھر پر بغیر اطلاع کے نہ پہنچنا[۴۱]۔

(۴۷) اہل وعیال کے لیے کوئی چیز لے جانا۔ (شمائل کبریٰ ۳:۲۵۶ بہ حوالہ دار قطنی ۲:۳۰۰۔ شرح شرعۃ الاسلام ۲:۳۶۸)

⇐ مصلحة الدواب في السير، ۲: ۱٤٤، ح: ۱۹۲٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رات میں پڑاؤ ڈالو، تو راستے (میں پڑاؤ ڈالنے) سے بچو۔

[۳۸] قال أنس: كان النبي ﷺ إذا نزل منزلا لم يرتحل حتى يصلي ركعتين [المعجم الأوسط للطبراني، كتاب الحاء، باب من اسمه الحسن، ۳: ۳۷۵، ح: ۳٤٤۱] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہاں دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے کوچ نہ فرماتے۔

[۳۹] قال النبي ﷺ: السفر قطعة من العذاب، يمنع أحدكم طعامه وشرابه ونومه، فإذا قضى أحدكم نهمته فليعجل إلىٰ أهله [بخاري، كتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب، ۱: ۲٤۲، ح: ۱۸۰٤] آپ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، یہ تم کو کھانے، پینے اور سونے سے رکاوٹ بنتا ہے؛ لہٰذا جس مقصد سے سفر کیا تھا جب وہ پورا ہو جائے تو آدمی کو چاہیے کہ جلدی سے گھر لوٹ جائے۔

[۴۰] قال النبي ﷺ لأصحابه حين رجعوا من السفر: أمهلوا حتى تدخلوا ليلا، حتى تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة [بخاري، كتاب النكاح، باب تستحد المغيبة وتمتشط، ۲: ۷۸۹، ح: ۵۲٤۷] آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے – جب کہ وہ ایک سفر سے لوٹے تھے – فرمایا: ٹھہرو یہاں تک کہ رات ہو جائے؛ تاکہ بکھرے بالوں والی کنگھی کر لے، اور جس عورت کا شوہر غائب ہے وہ موئے زیر ناف صاف کر لے۔

[۴۱] قال جابر بن عبدالله: نهى النبي ﷺ أن يطرق الرجل أهله ليلا [بخاري، كتاب العمرة، باب لا يطرق أهله إذا بلغ المدينة، ۱: ۲٤۲، ح: ۱۸۰۱] حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے رات کو اچانک گھر پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۸) واپسی پر پہلے مسجد میں جا کر نماز پڑھنا(۳۲)۔

(۴۹) واپسی پر یہ دعا پڑھنا: اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْن(۳۳)۔

(۵۰) مسافر کی واپسی پر اُس کا استقبال کرنا(۳۴)۔

(۵۱) واپسی پر معانقہ کرنا(۳۵)۔

(۵۲) اگر گنجائش ہو تو لوگوں کو کھانا کھلانا(۳۶)۔

---

(۳۲) قال كعب بن مالك : وكان (النبي ﷺ) إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد، فيركع فيه ركعتين [بخاري، كتاب المغازي، باب حديث كعب بن مالك، ۲: ۶۳۴، ح: ۴۴۱۸] حضرت کعب بن مالک ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے، اور دوگانہ ادا فرماتے۔

(۳۳) قال البراء : أن النبي ﷺ إذا قدم من سفر قال: اٰئبون تائبون عابدون، لربنا حامدون [ترمذي، أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا رجع من سفره، ۲: ۱۸۲، ح: ۳۴۴۰] حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: اٰئبون إلخ: لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

(۳۴) قال السائب بن يزيد : ذهبنا نتلقیٰ رسول الله ﷺ مع الصبيان إلیٰ ثنية الوداع [بخاري، كتاب الجهاد، باب استقبال الغزاة، ۱: ۴۳۳، ح: ۳۰۸۳] حضرت سائب بن یزید ؓ فرماتے ہیں: ہم نے بچوں کے ساتھ اللہ کے نبی ﷺ کا ثنیۃ الوداع پر استقبال کیا۔

(۳۵) قال أنس : كان أصحاب النبي ﷺ إذا تلاقوا تصافحوا، وإذا قدموا من سفر تعانقوا [المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، باب من اسمه أحمد، ۱: ۳۷، ح: ۹۷] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے صحابہ جب ملتے تو مصافحہ کرتے، اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو معانقہ کرتے۔

(۳۶) قال جابربن عبدالله : أن رسول الله ﷺ لما قدم المدينة نحر جزورا أو بقرة [بخاري، كتاب الجهاد، باب الطعام عند القدوم، ۱: ۴۳۴، ح: ۳۰۸۹] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لاتے تو ایک اونٹ یا گائے ذبح فرماتے۔

سواری کے آداب

① سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا۔ [شرح شرعة الإسلام: ٣٣٧]

② سواری کو آرام کا موقع دینا①۔

③ سواریوں کو منبر نہ بنانا② (یعنی کسی جگہ روک کر اس پر بیٹھے بیٹھے دیر تک باتیں نہ کرتے رہنا)۔

④ جانوروں کو بھوکا پیاسا نہ رکھنا③۔

① قال النبي ﷺ: إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حظها من الأرض [مسلم، كتاب الإمارة، باب مراعاة مصلحه الدواب في السير، ٢: ١٤٤، ح: ١٩٢٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز وشاداب زمین میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اُس کا حصہ (چارہ) دو۔

② قال النبي ﷺ: إياكم أن تتخذوا ظهور دوابكم منابر [أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الوقوف على الدابة، ١: ٣٤٧، ح: ٢٥٦٧] آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے جانور کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچو۔

③ قال النبي ﷺ: عذبت امرأة في هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت فيها النار، لا هي أطعمتها وسقتها إذ حبستها، ولا هي تركتها تأكل من خشاش الأرض [مسلم، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة، ٢: ٣٢٨، ح: ٢٢٤٢] آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو اس بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اُس نے قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی، چناں چہ وہ عورت دوزخ میں داخل کی گئی، اُس نے جب اُسے باندھ رکھا تھا تو کھلاتی پلاتی نہ تھی، اور نہ ہی اُسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کی گھاس وغیرہ کھالے۔

فطرتِ اسلامی کے آداب

① استنجاء میں پانی استعمال کرنا①۔

② مسواک کرنا②۔

③ کلی کرنا③۔

④ ناک میں پانی ڈالنا④۔

⑤ جوڑوں کو اچھی طرح دھونا⑤۔

⑥ زیرِ ناف بالوں کو صاف کرنا⑥۔

---

① قال النبي ﷺ : عشر من الفطرة: ...... وانتقاص الماء [مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ۱: ۱۲۹، ح: ۲۶۱] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......استنجاء میں پانی استعمال کرنا۔

② قال النبي ﷺ : عشر من الفطرة: ......والسواك [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......مسواک کرنا۔

③ قال مصعب(أحد رواة الحديث):ونسيت العاشرة؛ إلا أن تكون المضمضة [مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ۱: ۱۲۹، ح: ۲۶۱ به حواله فتح الملهم] حدیث کے ایک راوی مصعب فرماتے ہیں: مَیں دسویں چیز بھول گیا؛ ممکن ہے کہ وہ کلی کرنا ہو۔

④ قال النبي ﷺ : عشر من الفطرة: ......واستنشاق الماء [مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ۱: ۱۲۹، ح: ۲۶۱] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......اور ناک میں پانی ڈالنا۔

⑤ قال النبي ﷺ : عشر من الفطرة: ...... وغسل البراجم [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......جوڑوں کو اچھی طرح دھونا۔

⑥ قال النبي ﷺ : عشر من الفطرة: ...... وحلق العانة [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......اور زیرِ ناف کے بال صاف کرنا۔

⑦ (اگر ہوسکے تو) بغل کے بال اُکھاڑنا⑦؛ ورنہ نفسِ سنت حلق سے بھی ادا ہوجاتی ہے۔ (فتح الملہم ۲: ۵۰۴)

⑧ مونچھوں کو کتروانا⑧۔

⑨ ڈاڑھی کو بڑھانا⑨۔

⑩ ناخن کاٹنا⑩۔

⑪ ختنہ کروانا⑪۔

نوٹ: ختنہ کی دعوت کرنا بے اصل ہے⑫۔

---

⑦ قال النبي ﷺ: عشر من الفطرة: ......ونتف الإبط [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......بغل کے بال اکھاڑنا۔

⑧ قال النبي ﷺ: عشر من الفطرة: قص الشارب [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: مونچھوں کو کتروانا۔

⑨ قال النبي ﷺ: عشر من الفطرة: ...... وإعفاء اللحية [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......اور ڈاڑھی بڑھانا۔

⑩ قال النبي ﷺ: عشر من الفطرة: ...... وقص الأظفار [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ......ناخن کاٹنا۔

⑪ قال النبي ﷺ: الفطرة خمس: الاختتان [بخاري، كتاب اللباس، باب قص الشارب، ۲: ۸۷۵، ح: ۵۸۸۹] آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرتِ اسلامی کی ہیں: ختنہ کرنا۔

⑫ قد ورد: أن عثمان بن العاص دعي إلى ختان فلم يجب، وقال: لم يكن يدعىٰ له علىٰ عهد رسول الله ﷺ [إرشاد الساري، ۸: ۷۲، ح: ۸۱۷۳] حضرت عثمان ابن العاص رضی اللہ عنہ کو ختنہ کی دعوت دی گئی تو قبول نہیں فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ: آپ ﷺ کے زمانے میں ختنہ کی دعوت نہیں کی جاتی تھی۔

چھینکنے کے آداب

① چھینک آئے تو ہاتھ یا کپڑا منھ پر رکھ لینا①۔

② چھینکتے وقت آواز آہستہ نکالنا①۔

③ چھینکنے کے بعد اَلحَمدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہنا②۔

④ الحمدللہ سننے والے کا یَرْحَمُكَ اللهُ کہنا، اِس کے جواب میں پھر چھینکنے والے کا یَھدِیکُمُ اللهُ وَیُصلِحُ بَالَکُم کہنا②۔

⑤ چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو اُس کو جواب بھی نہ دینا③۔

---

① قال أبوهريرة: كان رسول الله ﷺ إذا عطس وضع يده أو ثوبه على فيه، وخفض بها صوته [أبوداود، كتاب الأدب، باب في العطاس، ۲: ٦٨٦، ح: ٥٠٢٩] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنے منھ پر اپنا ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے، اور آہستہ آواز نکالتے۔

② قال النبي ﷺ : إذا عطس أحدكم فليقل: الحمدلله على كل حال، وليقل الذي يرد عليه: يرحمك الله، وليقل هو: يهديكم الله ويصلح بالكم [ترمذي، أبواب الدعوات، ۲: ۱۰۳، ح:۲۷٤۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے: الحمد للہ علیٰ کل حال، اور وہ شخص جو اِس کا جواب دے کہے: یرحمك الله، تو اُس کے جواب میں یہ کہے: یهدیکم الله ویصلح بالکم۔

③ قال النبي ﷺ : إذا عطس أحدكم فحمدالله فشمتوه، فإن لم يحمدالله فلاتشمتوه [مسلم، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس، ۲: ٤١٣، ح:۲۹۹۲] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد بیان کرے، تو اُس کو جواب دو، اور اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے تو اُس کو جواب مت دو۔

⑥ چھینکنے والا الحمدللہ بھول جائے تو اُسے یاد دلانا[4]۔

⑦ تین مرتبہ چھینک کا جواب دینے کے بعد پھر جواب نہ دینا[5]۔

⑧ غیر مسلم کی چھینک کا جواب نہ دینا[6]۔

---

④ يسن تذكير من عطس، ولم يحمد الله تعالى الحمد، لأنه إعانة على معروف [إعانة الطالبين على حل ألفاظ فتح المعين، ٤: ٢٢٠]

⑤ قال النبي ﷺ: إذا عطس أحدكم فليشمته جليسه، فإن زاد على ثلاث فهو مزكوم، ولا يشمت بعد ثلاث [عمل اليوم والليلة، باب النهي عن أن يشمت الرجل بعد ثلاث، ١: ٢٢١، ح: ٢٥١]
آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اُس کا ساتھی اُس کا جواب دے، پس اگر تین مرتبہ سے زیادہ آئے تو وہ زکام زدہ ہے، اور تین مرتبہ کے بعد جواب نہ دے۔

⑥ قال أبوبردة عن أبيه: اليهود تعاطس عند النبي ﷺ رجاء أن يقول لهم: يرحمك الله، فكان يقول: يهديكم الله ويصلح بالكم [أبوداود، كتاب الأدب، باب كيف يشمت الذمي، ٢: ٦٨٧، ح: ٥٠٣٨] حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ: یہودی لوگ عمداً آپ ﷺ کے پاس آ کر چھینک کھاتے تھے، اِس امید پر کہ آپ اُن کو یرحمك الله کہے، تو آپ ﷺ اُن کو فرماتے: يهديكم الله ويصلح بالكم: اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حال کی اصلاح کرے۔

جمائی کے آداب

① جمائی کو حتی الامکان روکنا[1]۔

② جمائی کے وقت منہ پر بایاں ہاتھ رکھ لینا[2]۔

③ ہاء ہاء کی آواز نہ نکالنا[3]۔

❀❀❀❀❀

---

① قال النبي ﷺ: إذا تثاوب أحدكم في الصلاة فليكظم ما استطاع؛ فإن الشيطان يدخل [مسلم، کتاب الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، ٢: ٤١٣، ح: ٢٩٩٥] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جتنا ممکن ہو اُتنا روکے؛ کیوں کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

② قال النبي ﷺ: فإذا تثاءب أحدكم فليمسك بيده على فيه، فإن الشيطان يدخل [أيضاً] آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر (بایاں) ہاتھ رکھ لے؛ کیوں کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: إذا قال أه أه فإن الشيطان يضحك من جوفه [ترمذي، كتاب الآداب، باب ماجاء أن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب، ٢: ١٠٣، ح: ٢٧٤٦] آپ ﷺ نے فرمایا: جب انسان (جمائی کے وقت) ہاء ہاء کرتا ہے، تو شیطان قہقہہ لگاتا ہے۔

علاج ومعالجہ کے آداب

(۱) بہ نیتِ سنت وتعمیلِ حکمِ شرع علاج کرانا①۔

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں شفا ہونے کا یقین رکھنا②۔

(۳) ماہر ڈاکٹروں سے علاج کرانا③۔

(۴) دواؤں کے ذریعے علاج کرنا، نیز معالج کا بتایا ہوا پرہیز بھی کرنا④۔

---

① قال أسامة بن شريك: قالت الأعراب: يا رسول الله! ألا نتداوى؟ قال: نعم، يا عباد الله! تداووا، فإن الله لم يضع داء إلا وضع له شفاء، أوقال: دواء [ترمذي، أبواب الطب، باب ماجاء في الدواء والحث عليه، ٢: ٢٤، ح:٢٠٣٨] حضرت اسامہ بن شریک فرماتے ہیں: چند دیہاتیوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج نہ کرائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اے اللہ کے بندو! علاج کراؤ؛ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں پیدا کی جس کا علاج نہ اتارا ہو۔

② قال الله سبحانه وتعالىٰ حكاية عن قول إبراهيم: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ [الشعراء: ٨٠] اللہ سبحانہ وتعالیٰ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اور جب مَیں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے شفا دیتا ہے۔

③ قال النبي ﷺ: إن الله سبحانه وتعالىٰ لم ينزل داء إلا أنزل له دواء، علمه من علمه وجهله من جهله؛ إلا السام وهو: الموت [مستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطب، ٤: ٤٤١، ح:٨٢٢٠] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موت کے سوا ہر بیماری کی دوا اُتاری ہے، جو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔

④ قالت أم المنذر: دخل علَي رسول الله ﷺ ومعه عَلِيٌّ، ولنا دوال معلقة، قالت: فجعل رسول الله ﷺ يأكل وعَلِيٌّ معه يأكل، فقال رسول الله ﷺ لعلِيّ: مه مه يا عَلِيُّ! فإنك ناقه، قال: فجلس عَلِيٌّ والنبي ﷺ يأكل، قالت: فجعلت لهم سلقا وشعيرا، فقال النبي ﷺ:

⑤ سترہویں یا انیسویں یا اکیسویں چاند کو پچھنا لگوانا⑤۔

➡ یاعلي! مِن هذا فأصب، فإنه أوفق لك [ترمذي، أبواب الطب، باب ماجاء في الحمية، ۲: ۲۳، ح: ۲۰۳۷]
حضرت ام المنذر انصاریہؓ کہتی ہیں: نبی ﷺ میرے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے، ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے، نبی ﷺ نے کھجوریں کھانی شروع کیں، حضرت علیؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: علی! رکو، تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو، یعنی ابھی تمھارے لیے کھجوریں مضر ہیں، پس حضرت علیؓ بیٹھ گئے، اور آپ ﷺ کھاتے رہے۔ ام المنذرؓ کہتی ہیں: پھر میں نے اُن کے لیے چقندر اور جَو کا کھانا (کھچڑا) تیار کیا، (یہ دونوں بارد ہیں)، پس نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! اِس میں سے لو، یہ آپ کے لیے زیادہ موافق ہے۔
⑤ قال أنس بن مالك: كان النبي ﷺ يحتجم ...... وكان يحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدىٰ وعشرين [ترمذي، أبواب الطب، باب ماجاء في الحجامة، ۲: ۲۵، ح: ۲۰۵۱] حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ پچھنا لگواتے تھے...... اور الخ، آپ ﷺ سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو پچھنا لگواتے تھے۔

جھاڑ پھونک کے آداب

① معوّذات پڑھ کر خود اپنے اوپر دم کرنا اور مریض پر بھی دم کرنا[1]۔

② نظر بد کے لیے تعویذ کرنا[2]۔

③ سحر سے حفاظت کے لیے یہ الفاظ پڑھنا: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيمِ، الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ. وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ. وَبِأَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ؛ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ[3]۔

---

① قالت عائشة: كان رسول الله ﷺ إذا أوىٰ إلىٰ فراشه، نفث في كفيه بقل هو الله أحد وبالمعوذتين جميعا، ثم يمسح بهما وجهه، وما بلغت يداه من جسده،قالت عائشة: فلما اشتكىٰ كان يأمرني أن أفعل ذلك به [بخاري، كتاب الطب،باب النفث في الرقية، ٢: ٨٥٥، ح:٥٧٤٨]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی ہتھیلیوں پر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر پھونکتے، پھر اپنے چہرے پر اور اپنے بدن پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب آپ ﷺ بیمار ہوئے تو مجھے حکم فرماتے تو میں آپ کے ساتھ یہی عمل کرتی تھی۔

② قالت عائشة : أمرني النبي ﷺ أن تسترقیٰ من العين [بخاري، كتاب الطب، باب رقية العين، ٢: ٨٥٤، ح: ٥٧٣٨] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ نظر بد کو جھڑوایا جائے۔

③ قال كعب الأحبار : لولا كلمات أقولهن لجعلتني يهود حمارا ، فقيل له : وما هن؟ فقال : أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيمِ ، الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ . وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ . وَبِأَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا ، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمُ ؛ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ [موطأ مالك ، مايؤمر بالتعوذ ، ص: ٣٧٧، ح: ٣٥٠٢]

④ سانپ کے کاٹنے پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دَم کرنا④۔

❁❁❁❁❁

➡ حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں: اگر میں یہ کلمات نہ پڑھتا ہوتا تو یہ یہودی (اپنے سحر کے زور سے) مجھے گدھا بنا دیتے، ان سے پوچھا گیا کہ: وہ کلمات کیا ہیں؟ تو فرمایا: أعوذ بوجه الخ ۔

④ كما فعل أصحاب النبي ﷺ حين لدغ سيد حي من أحياء العرب [أنظر: بخاري، كتاب الطب، باب الرقى بفاتحة الكتاب، ۲: ۸٥٤، ح: ٥٧٣٦] قبیلۂ عرب کے ایک سردار کو سانپ کے کاٹ لینے پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا تھا۔

ذبح کے آداب

① چھری تیز کر لینا[1]

② جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرنا[2]۔

③ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرنا۔[موسوعة الآداب الإسلامية:٣٨٥]

④ اونٹ کا نحر اور دیگر جانوروں کو ذبح کرنا[3]۔

⑤ حتی الامکان دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبحة، وليحد أحدكم شفرته [مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح، ٢: ١٥٢، ح: ١٩٥٥] آپ ﷺ نے فرمایا: اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طریقے سے ذبح کرو، اور تم اپنی چھری کو تیز کر لو۔

② قال النبي ﷺ لمن فعل ذلك: أتريد أن تميتها موتات؟ هلَّا حددتَ شفرتك قبل أن تضجعها! [مستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الأضاحي، أما حديث شعبة، ٤: ٢٥٧، ح: ٧٥٦٣] آپ ﷺ نے ایک شخص کو جانور کے سامنے چھری تیز کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تُو یہ چاہتا ہے کہ اِس کو کئی موتوں سے مارے؟ تُو نے اِس کو لِٹانے سے پہلے ہی اپنی چھری کیوں تیز نہ کر لی!۔

③ قال الله سبحانه وتعالى: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ﴾ [الحج:٣٦] اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اور قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے تمھارے لیے اللہ کے شعائر میں شامل کیا ہے، تمھارے لیے اُن میں بھلائی ہے، چناں چہ جب وہ ایک قطار میں کھڑے ہوں اُن پر اللہ کا نام لو۔

والمستحب في الإبل النحر، فإن ذبحها جاز ويكره؛ والمستحب في البقر والغنم الذبح، فإن نحرهما جاز ويكره [هدايه ٤: ٤٢٨]

④ قال النبي ﷺ: لا تذبحن ذات در [ترمذي، أبواب الزهد، باب ماجاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ٢: ٦٢، ح: ٢٣٦٩] آپ ﷺ نے فرمایا: دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرو۔

⑥ جانور کے شانے پر پیر رکھ کر ذبح کرنا⑤۔

⑦ دوست واحباب کو گوشت ہدیۃً بھیجنا⑥۔

⑤ قال أنس : ضحى النبي ﷺ بكبشين أملحين أقرنين، فرأيته واضعا قدمه على صفاحهما وذبحهما بيده [بخاري، كتاب الأضاحي، باب من ذبح الأضاحي بيده، ۲: ۸۳٤، ح: ۵۵۵۸] حضرت انسؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگ والے مینڈھوں کی قربانی فرمائی، اور مَیں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے قدم مبارک کو جانور کے شانے پر رکھا تھا، اور اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

⑥ قالت عائشة : كان النبي ﷺ إذا ذبح الشاة يقول: أرسلوا بها إلى أصدقاء خديجة [مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل خديجة، ۲: ۲۸٤، ح: ۲٤۳۵] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: اِسے خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس بھیجو۔

قربانی کے آداب

① بھلا چنگا جانور قربانی کے لیے پسند کرنا[1]۔

② اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا[1]۔

③ قربانی کرنے والے کا یکم ذی الحجہ سے قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخن کو نہ کتروانا[2]۔

④ ذبح کے تمام آداب کی رعایت کرنا۔

❁❁❁❁❁

① قال أنس: ضحى النبي ﷺ بكبشين أملحين أقرنين فرأيته واضعا قدمه على صفاحهما وذبحهما بيده [بخاري، كتاب الأضاحي، باب من ذبح الأضاحي بيده، ٢: ٨٣٤، ح: ٥٥٥٨] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگ والے مینڈھوں کی قربانی فرمائی، اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے قدم مبارک کو جانور کے شانے پر رکھا تھا، اور اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

② قال النبي ﷺ: إذا دخلت العشر وأراد أحدكم أن يضحي، فلا يمس من شعره وبشره شيئا [مسلم، كتاب الأضاحي، باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة إلخ، ٢: ١٦٠، ح: ١٩٧٧] آپ ﷺ نے فرمایا: جب ذی الحجہ شروع ہو جائے اور آدمی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو، تو اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ کاٹے۔

قَسم کے آداب

① صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قَسم کھانا۔(مسئلہ: غیر اللہ کی قَسم کھانا جائز نہیں)[1]۔

② ایک ہی بات میں بار بار قَسم نہ کھانا[2]۔

③ قَسم کو سامان کی بِکری کے لیے ذریعہ نہ بنانا[3]۔

④ قَسم پوری کرنا[4]۔

---

① قال النبي ﷺ: من حلف بغير الله فقد أشرك [أبوداود، كتاب الأيمان والنذور، باب في كراهية الحلف بالآباء، ۲: ۴۶۳، ح: ۳۲۵۱] آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کی قسم کھائی اُس نے شرک کیا۔

② قال النبي ﷺ: إذا استلج أحدكم في اليمين فإنه آثم له عند الله [ابن ماجه، أبواب الكفارات، باب النهي أن يستلج الرجل في يمينه ولا يكفر، ص: ۱۵۳، ح: ۲۱۱۴] آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم میں تکرار کرے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہے۔

③ قال النبي ﷺ: ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة، ولا يزكيهم، ولهم عذاب أليم: (وعدَّ منهم) ورجل جعل الله عز وجل له بضاعة، فلا يبيع إلا بيمينه، ولا يشتري إلا بيمينه [شعب الإيمان،باب حفظ اللسان عما لا يحتاج إليه، ۶: ۴۸۷، ح: ۴۵۱۱] آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن نہ دیکھیں گے، اور نہ اُن کا تزکیہ کریں گے، اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا، (اُن میں سے ایک) وہ شخص ہے: جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قَسم کو اپنی پونجی بنا رکھا ہو، کہ قسم کے بغیر بیچتا نہیں اور قسم کے بغیر خریدتا نہیں۔

④ قال النبي ﷺ: احلفوا بالله وبرو واصدقوا؛ فإن الله يحب أن يحلف به [كنز العمال، كتاب اليمين، الباب الأول في اليمين، الفصل الأول في لفظ اليمين، ۱۶: ۶۸۷، ح: ۴۶۳۳۰] آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قَسم کھاؤ، اور اُس کو پورا کرو اور سچا کرو؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس کو

⑤ حرام چیز کی قَسم نہ کھانا، اور اگر قسم کھالے تو پورا نہ کرنا⑤۔

⑥ قسم کھانے والے کی قَسم پوری کرنے میں مدد کرنا (یعنی اگر کسی نے دوسرے شخص سے متعلق کوئی جائز قَسم کھائی ہو، تو دوسرے شخص کا اُس کی قَسم پوری کرنے میں اعانت کرنا)⑥۔

❀❀❀❀❀

➲ پسند فرماتے ہیں کہ اُس کی قسم کھائی جائے۔

⑤ قال النبي ﷺ : من حلف في قطيعة رحم أو فيما لا يصلح فبره ألا يتم على ذلك [ابن ماجه، أبواب الكفارات، باب من قال كفارتها تركها، ص: ۱۵۳، ح: ۲۱۱۰] آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قطع رحمی کی یا غیر مناسب قسم کھائے، تو اُس کا پورا کرنا یہ ہے کہ اُس کی تکمیل نہ کرے۔

⑥ قال البراء : أمرنا رسول الله ﷺ بسبع ...... وإبرار المقسم [بخاري، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ۱: ۱۶۵، ح: ۱۲۳۹] حضرت براءؓ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا: (ان میں سے ایک یہ ہے کہ:) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد کرنا۔

اہم مراجع ومصادر

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
	کتب تفاسیر	
۱	قرآن مجید	....
۲	تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل بن عمرو دمشقیؒ
۳	تفسیر روح المعانی	شہاب الدین محمود بن عبداللہ آلوسیؒ
۴	ترجمۂ شیخ الہند	حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ
۵	بیان القرآن	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۶	معارف القرآن	حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ
۷	توضیح القرآن	مفتی محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ
	کتب احادیث	
۸	موطأ مالک	امام مالک بن انس مدنیؒ
۹	مسند ابی داود طیالسی	ابوداود سلیمان بن داود طیالسیؒ
۱۰	مسند الشافعی	ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعیؒ
۱۱	مصنف عبدالرزاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانیؒ
۱۲	المصنف فی الاحادیث والاثار	امام ابوبکر بن اَبی شیبۃؒ
۱۳	مسند اسحاق بن راہویہ	ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ
۱۴	مسند احمد	امام احمد بن حنبل شیبانیؒ
۱۵	سنن دارمی	امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمیؒ
۱۶	بخاری شریف	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
۱۷	الادب المفرد	// //

۱۸	مسلم شریف	امام مسلم ابن الحجاج قشیریؒ
۱۹	ابن ماجہ شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینیؒ
۲۰	ابوداود شریف	امام سلیمان ابن اشعث سجستانیؒ
۲۱	ترمذی شریف	امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذیؒ
۲۲	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزارؒ
۲۳	نسائی شریف	امام احمد بن شعیب خراسانیؒ
۲۴	مسند ابویعلیٰ	ابویعلیٰ احمد بن علی موصلیؒ
۲۵	صحیح ابن خزیمہ	ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوریؒ
۲۶	شرح معانی الاٰثار	امام ابوجعفر محمد بن محمد طحاویؒ
۲۷	صحیح ابن حبان	امام محمد بن حبان دارمیؒ
۲۸	معجم ابن الاعرابی	ابوسعید بن الاعرابی بصریؒ
۲۹	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد شامی طبرانیؒ
۳۰	المعجم الاوسط	// //
۳۱	المعجم الصغیر	// //
۳۲	کتاب الدعاء	// //
۳۳	عمل الیوم واللیلۃ	احمد بن محمد دینوریؒ المعروف بہ ابن السنی
۳۴	سنن دار قطنی	ابوالحسن علی بن عمر بغدادی دار قطنیؒ
۳۵	المستدرک علی الصحیحین	ابوعبداللہ حاکم محمد بن عبداللہ نیساپوریؒ
۳۶	حلیۃ الاولیاء	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانیؒ
۳۷	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقیؒ
۳۸	السنن الکبریٰ	// //
۳۹	جامع بیان العلم	ابوعمر یوسف بن عبداللہ قرطبیؒ
۴۰	مسند الفردوس	شیرویہ بن شہردار دیلمیؒ

۴۱	شرح السنۃ	ابو محمد حسین بن مسعود بغویؒ
۴۲	شرح مسلم	امام ابو زکریا محی الدین نوویؒ
۴۳	ریاض الصالحین	// //
۴۴	شرح المہذب	// //
۴۵	مشکوۃ شریف	علامہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ تبریزیؒ
۴۶	مسند الفاروق	ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقیؒ
۴۷	مجمع الزوائد	ابو الحسن علی بن أبی بکر ہیثمیؒ
۴۸	فتح الباری	احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ
۴۹	ارشاد الساری	احمد بن محمد قسطلانیؒ
۵۰	کنز العمال	علی بن حسام الدین برہان پوریؒ
۵۱	مرقاۃ المفاتیح	ملا علی قاریؒ
۵۲	جمع الوسائل	//
۵۳	جمع الفوائد	محمد بن محمد سوسی مالکیؒ
۵۴	کشف الخفاء	ابو الفداء اسماعیل بن محمد دمشقیؒ
۵۵	مظاہر حق جدید	نواب محمد قطب الدین خاں دہلویؒ
۵۶	فضائل اعمال	حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ
۵۷	صحیح الجامع	ابو عبد اللہ محمد بن ناصر الدین البانی
۵۸	تحفۃ الالمعی	مفتی سعید صاحب پالنپوری مدظلہ
۵۹	حدیث کے اصلاحی مضامین	حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ

کتب فقہ وفتاویٰ

۶۰	فتاوی الامام النوویؒ	امام ابو زکریا محی الدین نوویؒ
۶۱	ہدایہ	علی بن ابوبکر ابو الحسن مرغینانیؒ

۶۲	تبیین الحقائق	عثمان بن علی حنفی زیلعیؒ
۶۳	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبداللہ (ابن ہمامؒ)
۶۴	بحر الرائق	زین الدین بن ابراہیم، ابن نجیم مصریؒ
۶۵	فتاویٰ حدیثیہ	احمد بن محمد ہیثمی انصاری
۶۶	نور الایضاح	حسن بن عمار الشرنبلالیؒ
۶۷	طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح	احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاویؒ
۶۸	شامی	محمد امین بن عمر بن عابدین شامیؒ
۶۹	عالمگیری	لجنۃ علماء بریاسۃ نظام الدین البلخیؒ
۷۰	کبیری	شیخ ابراہیم حنفی حلبی
۷۱	احکام الطہارۃ	
۷۲	اعانۃ الطالبین	ابوبکر بن محمد دمیاطیؒ
۷۳	احکام الخواتیم	
۷۴	مالابدمنہ	قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ
۷۵	مجموعۃ الرسائل	علامہ عبدالحی لکھنویؒ
۷۶	اسلامی شادی	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۷۷	احسن الفتاویٰ	مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ
۷۸	آپ کے مسائل اور ان کا حل	مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ
۷۹	شادی کے مسائل	مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم
۸۰	کتاب المسائل	مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری مدظلہ
۸۱	ٹیلی فون کے آداب ومسائل	مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری مدظلہ
۸۲	آداب افتاء واستفتاء	حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ
۸۳	قرض کے شرعی احکام	
۸۴	الاوزان المحمودہ	مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی

کتب شمائل ومتفرقات

۸۵	الشمائل المحمدیہ	امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذیؒ
۸۶	قیام اللیل	ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزیؒ
۸۷	کتاب الآداب	امام احمد بن حسین بیہقیؒ
۸۸	احیاء العلوم	ابو حامد محمد بن محمد الغزالیؒ
۸۹	الأدب فی الدین	// //
۹۰	الأذکار	ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نوویؒ
۹۱	التبیان	// //
۹۲	سیر أعلام النبلاء	شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان
۹۳	البدایۃ والنہایۃ	ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن کثیر دمشقیؒ
۹۴	مطالع البدور ومنازل السرور	علی بن عبداللہ دمشقیؒ
۹۵	سبل الہدیٰ	محمد بن یوسف صالحی شامیؒ
۹۶	شرح شرعۃ الاسلام	
۹۷	تذکرۃ السامع والمتکلم	علامہ بدرالدین حمویؒ
۹۸	حصن حصین	امام محمد بن محمد جزریؒ
۹۹	فضل العلم	
۱۰۰	موسوعۃ الآداب الاسلامیۃ	ابو عمر عبدالعزیز بن فتحی بن السید عیدندا
۱۰۱	اسوۂ رسول اکرم ﷺ	مولانا ڈاکٹر عبدالحی صاحبؒ
۱۰۲	القاموس الوحید	مولانا وحیدالزماں صاحب کیرانویؒ
۱۰۳	شمائل کبریٰ	مفتی محمد ارشاد صاحب گورینی القاسمیؒ
۱۰۴	ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ
۱۰۵	برکات دعا	مولانا محمد ایوب صاحب ماکھنکویؒ
۱۰۶	مسائل ومعلومات حج وعمرہ	حاجی معین الدین صاحبؒ
۱۰۷	آداب وسنن	مولانا اسلام الحق صاحب مظاہری مدظلہ